درسِ قرآن بورڈ

ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور نے درس قرآن کی ترتیب و تدوین کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا ہوا ہے۔ اس بورڈ کے مندرجہ ذیل حضرات نے اس ساتویں منزل کو مرتب کیا۔

۱۔ مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی مرحوم سابق صدر شعبۂ اسلامیات و عربی اسلامیہ کالج لاہور۔

۲۔ مولانا حافظ مرغوب احمد صاحب مرحوم منشی فاضل، مولوی فاضل، ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل سابق صدر اسلامیات و عربی ڈھاکہ یونیورسٹی۔

۳۔ الحاج عبدالواحد صاحب ایم۔ اے سابق انسپکٹر آف سکولز۔

سرٹیفکیٹ

میں نے اس قرآن مجید کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے سورۃ نمبر، آیت نمبر، پارہ نمبر اور متن میں کوئی کمی و بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

مولوی محمد منان
رجسٹرڈ پروف ریڈر
حکومت پاکستان

میں نے اس ساتویں منزل درس قرآن کے متن کو حرفاً حرفاً پڑھا۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اب اس کے متن میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

مدرس شعبہ تجوید، قاری محمد اقبال
مدرسہ تجوید القرآن، کوچہ کندی گراں، لاہور

Marfat.com

فہرست صفحات المنزل السّابع (ساتویں)

درس قرآن (ساتویں منزل)	
درس قرآن بورڈ	۲
فہرست مضامین	۳ تا ۱۰
پارہ حٰمٓ ۲۶	۱۱ تا ۳۱
سورۃ قٓ ۵۰	۱۱ تا ۲۴
سورۃ الذّٰریٰت ۵۱	صفحہ ۲۵ تا ۳۸
پارہ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ۲۷	صفحہ ۳۲ تا ۱۱۹
سورۃ الطّور ۵۲	صفحہ ۳۹ تا ۴۹
سورۃ النّجم ۵۳	صفحہ ۵۰ تا ۶۲
سورۃ القمر ۵۴	صفحہ ۶۳ تا ۷۳
سورۃ الرّحمٰن ۵۵	صفحہ ۷۴ تا ۸۵
سورۃ الواقعۃ ۵۶	صفحہ ۸۶ تا ۹۸
سورۃ الحدید ۵۷	صفحہ ۹۹ تا ۱۱۸
سورۃ المجادلۃ ۵۸	صفحہ ۱۱۹ تا ۱۳۴
پارہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ۲۸	صفحہ ۱۲۰ تا ۲۱۲
سورۃ الحشر ۵۹	صفحہ ۱۳۵ تا ۱۵۰
سورۃ الممتحنۃ ۶۰	صفحہ ۱۵۱ تا ۱۶۴
سورۃ الصّف ۶۱	صفحہ ۱۶۵ تا ۱۷۲
سورۃ الجمعۃ ۶۲	صفحہ ۱۷۳ تا ۱۷۸
سورۃ المنافقون ۶۳	صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۵
سورۃ التّغابن ۶۴	صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۳
سورۃ الطّلاق ۶۵	صفحہ ۱۹۴ تا ۲۰۳

سورۃ التّحریم ۶۶	صفحہ ۲۰۴ تا ۲۱۲
پارہ تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹	صفحہ ۲۱۳ تا ۲۰۵
سورۃ الملک ۶۷	صفحہ ۲۱۳ تا ۲۲۳
سورۃ القلم ۶۸	صفحہ ۲۲۴ تا ۲۳۳
سورۃ الحاقۃ ۶۹	صفحہ ۲۳۴ تا ۲۴۲
سورۃ المعارج ۷۰	صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۹
سورۃ النوح ۷۱	صفحہ ۲۵۰ تا ۲۵۶
سورۃ الجنّ ۷۲	صفحہ ۲۵۷ تا ۲۶۵
سورۃ المزّمّل ۷۳	صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۳
سورۃ المدّثر ۷۴	صفحہ ۲۷۴ تا ۲۸۲
سورۃ القیامۃ ۷۵	صفحہ ۲۸۳ تا ۲۸۸
سورۃ الدّھر ۷۶	صفحہ ۲۸۹ تا ۲۹۷
سورۃ المرسلٰت ۷۷	صفحہ ۲۹۸ تا ۳۰۵
پارہ عمّ ۳۰	صفحہ ۳۰۶ تا ۴۱۶
سورۃ النّبا ۷۸	صفحہ ۳۰۶ تا ۳۱۴
سورۃ النّازعات ۷۹	صفحہ ۳۱۵ تا ۳۲۳
سورۃ عبس ۸۰	صفحہ ۳۲۴ تا ۳۲۹
سورۃ التّکویر ۸۱	صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۵
سورۃ انفطار ۸۲	صفحہ ۳۳۶ تا ۳۴۰
سورۃ المطفّفین ۸۳	صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۷
سورۃ انشقاق ۸۴	صفحہ ۳۴۸ تا ۳۵۳
سورۃ البروج ۸۵	صفحہ ۳۵۴ تا ۳۵۸

Marfat.com

سُوْرَةُ الطَّارِقُ	۸۶	صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۱
سُوْرَةُ الْاَعْلٰی	۸۷	صفحہ ۳۶۲ تا ۳۶۴
سُوْرَةُ الْغَاشِيَة	۸۸	صفحہ ۳۶۵ تا ۳۶۸
سُوْرَةُ الْفَجْر	۸۹	صفحہ ۳۶۹ تا ۳۷۵
سُوْرَةُ الْبَلَدَ	۹۰	صفحہ ۳۷۶ تا ۳۷۹
سُوْرَةُ الشَّمْس	۹۱	صفحہ ۳۸۰ تا ۳۸۳
سُوْرَةُ اللَّيْل	۹۲	صفحہ ۳۸۴ تا ۳۸۶
سُوْرَةُ وَالضُّحٰی	۹۳	صفحہ ۳۸۷ تا ۳۸۸
سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ	۹۴	صفحہ ۳۸۹
سُوْرَةُ وَالتِّيْنُ	۹۵	صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۱
سُوْرَةُ الْعَلَقْ	۹۶	صفحہ ۳۹۲ تا ۳۹۳
سُوْرَةُ الْقَدْرِ	۹۷	صفحہ ۳۹۴ تا ۳۹۵
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةُ	۹۸	صفحہ ۳۹۶ تا ۳۹۸
سُوْرَةُ الزِّلْزَال	۹۹	صفحہ ۳۹۹ تا ۴۰۰
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	۱۰۰	صفحہ ۴۰۱ تا ۴۰۲

سُوْرَةُ الْقَارِعَة	۱۰۱	صفحہ ۴۰۳
سُوْرَةُ التَّكَاثُر	۱۰۲	۴۰۴
سُوْرَةُ الْعَصْر	۱۰۳	۴۰۵
سُوْرَةُ الْهُمَزَة	۱۰۴	۴۰۶
سُوْرَةُ الْفِيْل	۱۰۵	۴۰۷
سُوْرَةُ الْقُرَيْش	۱۰۶	۴۰۸
سُوْرَةُ الْمَاعُوْنَ	۱۰۷	۴۰۹
سُوْرَةُ الْكَوْثَر	۱۰۸	۴۱۰
سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ	۱۰۹	۴۱۱
سُوْرَةُ النَّصْر	۱۱۰	۴۱۲
سُوْرَةُ اللَّهَب	۱۱۱	۴۱۳
سُوْرَةُ الْاِخْلَاص	۱۱۲	۴۱۴
سُوْرَةُ الْفَلَق	۱۱۳	۴۱۵
سُوْرَةُ النَّاس	۱۱۴	۴۱۶

خداوندکریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ درس قرآن کا یہ سلسلہ جو کہ مئی ۱۹۵۵ء کو پندرہ روزہ درسِ قرآن رسالہ کی صورت میں جاری کیا گیا تھا۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوگیا تھا۔ اسی سلسلہ کو ہمیشہ کے لئے محفوظ و قائم دائم رکھنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ اس کو کتابی صورت میں بھی چھپوا دیا جائے۔ چنانچہ جب پہلی منزل کے (سوا پانچ پاروں تک) درس رسالے میں شائع ہوگئے ان کو نظر ثانی کرنے کے بعد از سرِ نو کتابت کروا کر پہلی منزل درسِ قرآن چھپوا دی گئی اس طرح یکے بعد دیگرے سات منزلوں میں یہ سلسلہ خداوند قدوس کے فضل و کرم سے مکمل ہوگیا ہے گویا یہ ساتویں منزل جو آپ کے ہاتھ میں ہے اس سلسلہ کی آخری منزل ہے اور یہ محض اللہ رب العزت کی عنایت، مہربانی اور فضل و کرم ہے کہ یہ سلسلہ کتابی صورت میں بھی پورا ہوگیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری بے سروسامانی کے باوجود اس سلسلہ کو محض اپنے لطف و کرم سے پورا کروا دیا ہے۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کی گئی ہے کہ یہ سلسلہ ہر قسم کی اغلاط سے مبرا ہو۔ لیکن پھر بھی غلطی رہنے کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس لئے ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی نظر میں اگر کوئی غلطی آجائے تو مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔

دُعا کا طالب :۔ عبدالعزیز سیکرٹری ادارہ اصلاح و تبلیغ آسٹریلین بلڈنگس لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین و آیات المنزل السّابعُ (۷) ساتویں

نمبر شمار و صفحہ	مضمون	آیت نمبر	نمبر شمار و صفحہ	مضمون	آیت نمبر	نمبر شمار و صفحہ	مضمون	آیت نمبر
	پارہ حٰمٓ ۲۶			پارۃ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ۲۷		۵۳	ذرا ان دیویوں کو دیکھنا	۱۹ تا ۲۲
۱۱	سُوْرَۃ قٓ		۳۲	فرشتوں کا اصل کام	۳۱ تا ۳۶	۵۴	اپنی خواہش چھوڑ دو	۲۳ تا ۲۶
۱۲	مر کر پھر جینا ہوگا	۱ تا ۵	۳۳	نافرمان قومیں	۳۷ تا ۴۰	۵۵	فرشتوں کو غلط سمجھا	۲۷ تا ۲۹
۱۳	قدرت کی نشانیاں (ا)	۶ تا ۸	۳۴	دوسری گناہگار قومیں	۴۱ تا ۴۶	۵۶	انکی پہنچ یہیں تک ہے	۳۰ تا ۳۱
۱۴	قدرت کی نشانیاں (ب)	۹ تا ۱۱	۳۵	آنکھیں کھولو	۴۷ تا ۵۱	۵۷	اچھے لوگ	۳۲
۱۵	منکروں کا انجام	۱۲ تا ۱۵	۳۶	ایسا ہی پہلوں نے کیا (ا)	۵۲ تا ۵۶	۵۸	غلط خیالوں والوں کو تنبیہ (ا)	۳۳ تا ۴۱
۱۶	نامۂ اعمال کی تیاری	۱۶ تا ۱۹	۳۷	ایسا ہی پہلوں نے کیا (ب)		۵۹	" " (ب)	۴۲ تا ۵۰
۱۷	موت کے بعد	۲۰ تا ۲۳	۳۸	بندگی کرو	۵۷ تا ۶۰	۶۰	" " (ج)	۵۱ تا ۵۵
۱۸	اللہ کا حکم	۲۴ تا ۲۷	۳۹	سُوْرَۃ الطُّوْر		۶۱	اب بھی سمجھ لو	۵۶ تا ۶۲
۱۹	دونوں پر ڈانٹ پڑیگی	۲۸ تا ۳۱	۴۰	اللہ کی قدرت	۱ تا ۱۰	۶۲	سورہ النجم کیا سکھاتی ہے	
۲۰	جنت اور جنت والے	۳۲ تا ۳۵	۴۱	گناہگاروں کا حال	۱۱ تا ۱۵	۶۳	سُوْرَۃ الْقَمَر	
۲۱	پہلے لوگ	۳۶ تا ۳۷	۴۲	پرہیزگاروں کا انجام	۱۶ تا ۲۰	۶۴	منکروں کا مگر اپن	۱ تا ۵
۲۲	اللہ کی عبادت	۳۸ تا ۳۹	۴۳	ایمانداروں کی اولاد	۲۱ تا ۲۲	۶۵	قیامت کو کیا ہوگا؟	۶ تا ۱۰
۲۳	قیامت آنی ہے۔	۴۰ تا ۴۳	۴۴	جنتیوں کی خوش طبعی	۲۳ تا ۲۸	۶۶	نافرمانوں کا انجام	۱۱ تا ۱۶
۲۴	جو ڈرتا ہو اسے سنا دو	۴۴ تا ۴۵	۴۵	مخالفوں کی بوکھلاہٹ	۲۹ تا ۳۳	۶۷	منکروں کا انجام (ا)	۱۷ تا ۲۲
۲۵	سُوْرَۃ الذّٰرِیٰت		۴۶	آخر انکار کی وجہ کیا ہے؟	۳۴ تا ۳۸	۶۸	" " (ب)	۲۳ تا ۲۷
۲۶	ہوا اور بارش	۱ تا ۹	۴۷	غلط خیالات	۳۹ تا ۴۳	۶۹	" " (ج)	۲۸ تا ۳۲
۲۷	قیامت کیا ہے؟	۱۰ تا ۱۴	۴۸	یہ لوگ ماننے والے نہیں	۴۴ تا ۴۶	۷۰	" " (د)	۳۳ تا ۳۷
۲۸	پرہیزگاروں کا انعام	۱۵ تا ۱۹	۴۹	انکی اس سے پہلے بھی بری گت بنیگی	۴۷ تا ۴۹	۷۱	" " (ہ)	۳۸ تا ۴۲
۲۹	اللہ کی نشانیاں	۲۰ تا ۲۳	۵۰	سُوْرَۃ النَّجْم		۷۲	جھٹے پر مت اتراؤ	۴۴ تا ۴۹
۳۰	بھلوں اور بروں کا ذکر	۲۴ تا ۲۷	۵۱	محمدؐ سچے آخری رسول ہیں	۱ تا ۱۰	۷۳	جزا سزا مقرر ہو چکی ہے	۵۰ تا ۵۵
۳۱	خوشخبری	۲۸ تا ۳۰	۵۲	سب کچھ ٹھیک دیکھا	۱۱ تا ۱۸	۷۴	سُوْرَۃ الرحمٰن	

Marfat.com

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر	نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر	نمبر شمار صفحہ	مضمون	نمبر شمار صفحہ
۷۵	اللہ کی رحمت کا ظہور	۱ تا ۱۳	۹۹	سُوْرَۃ الحدید		۱۲۲	اللہ کی نافرمانی مت کرو	۴ تا ۵
۷۶	پیدائش	۱۴ تا ۲۱	۱۰۰	اللہ کی صفتیں (ا)	۱ تا ۳	۱۲۳	اللہ ہر وقت ساتھ ہے	۶
۷۷	دریا کے فائدے	۲۲ تا ۲۸	۱۰۱	" " (ب)	۴ تا ۶	۱۲۴	قیامت کو سب معلوم ہو جائیگا	۷
۷۸	مخلوق کی بے بسی	۲۹ تا ۳۳	۱۰۲	اللہ کا حکم	۷ تا ۸	۱۲۵	مسلمانوں کو نصیحت	۸ تا ۹
۷۹	قیامت کی سختیاں	۳۴ تا ۳۸	۱۰۳	اللہ کی عنایتیں	۹	۱۲۶	آدابِ مجلس (ا)	۱۰
۸۰	بچنے کا سامان کرلو	۳۹ تا ۴۵	۱۰۴	اصل چیز ایمان ہے	۱۰ تا ۱۱	۱۲۷	" " (ب)	۱۱ تا ۱۲
۸۱	اچھوں کا انجام	۴۶ تا ۵۵	۱۰۵	ایمان کا پھل		۱۲۸	" " (ج)	
۸۲	پاکیزہ بیویاں	۵۶ تا ۶۱	۱۰۶	آخرت کی کامیابی	۱۲	۱۲۹	حکم موقوف ہوگیا	۱۳
۸۳	دو اور باغ	۶۲ تا ۷۱	۱۰۷	الگ کر دیا گیا	۱۳ تا ۱۴	۱۳۰	نہ ادھر نہ اُدھر کے	۱۴ تا ۱۶
۸۴	خوبصورت خواتین	۷۲ تا ۷۸	۱۰۸	اب مسلمان کی باری ہے	۱۵	۱۳۱	شیطانی ٹولہ	۱۷ تا ۱۹
۸۵	اعلانِ عام		۱۰۹	بُروں جیسے مت بنو	۱۶ تا ۱۸	۱۳۲	جیت اللہ ہی کی ہوگی	۲۰ تا ۲۱
۸۶	سُوْرَۃ واقعہ		۱۱۰	دنیا میں کیا دھرا ہے	۱۹	۱۳۳	ایمانداروں کا انعام	۲۲
۸۷	احوال قیامت	۱ تا ۹	۱۱۱	دُنیا کی مثال	۲۰	۱۳۴	سورۃ المجادلہ کیا سکھاتی ہے	
۸۸	بڑے درجہ والے	۱۰ تا ۱۹	۱۱۲	نہ گھبراؤ نہ اتراؤ	۲۱ تا ۲۲	۱۳۵	سورۃ الحشر	
۸۹	جنّت کی نعمتیں	۲۰ تا ۲۹	۱۱۳	گھمنڈ کا ہے کا	۲۳ تا ۲۴	۱۳۶	بنی نضیر کا حشر	۱
۹۰	سامانِ عیش	۳۰ تا ۴۱	۱۱۴	فائدے کی ایک اور چیز	۲۵ تا ۲۶	۱۳۷	نیا عذاب	۲ تا ۴
۹۱	دوزخیوں کا حال	۴۲ تا ۴۸	۱۱۵	حضرت عیسٰے کے ماننے والے	۲۷	۱۳۸	ضروریات جنگ	۵ تا ۶
۹۲	اعتراض کا جواب	۴۹ تا ۵۶	۱۱۶	نئے نئے طریقے یا ڈھونگ		۱۳۹	کفار کی جائیداد کا حکم	۷
۹۳	قدرت کی نشانیاں	۵۷ تا ۶۲	۱۱۷	ایمان والوں کو نصیحت	۲۸ تا ۲۹	۱۴۰	ملک کی آمدنی کے مستحق	۸
۹۴	اور نشانیاں دیکھو	۶۳ تا ۶۹	۱۱۸	سُوْرَۃ الحدید پر ایک نظر		۱۴۱	انصار کی خوبیاں	۹ تا ۱۰
۹۵	ایک اور نشانی	۷۰ تا ۷۶	۱۱۹	سُوْرَۃ المُجَادِلَہ		۱۴۲	دولت کی تقسیم	
۹۶	قرآن کیا ہے	۷۷ تا ۸۴		پارہ قَدْ سَمِعَ اللّٰہ ۲۸		۱۴۳	منافقوں کا حال (ا)	۱۱
۹۷	تمہیں سوجھتا نہیں	۸۵ تا ۹۱	۱۲۰	ایک عورت کے جھگڑے	۱ تا ۲	۱۴۴	" " (ب)	۱۲ تا ۱۳
۹۸	جھوٹا سمجھنے والے	۹۲ تا ۹۶	۱۲۱	ظہار کا کفارہ	۳	۱۴۵	" " (ج)	۱۴ تا ۱۷

Marfat.com

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۴۶	مسلمانوں کا طرزِ عمل	۱۸ تا ۲۰
۱۴۷	قرآن کی تاثیر	۲۱ تا ۲۲
۱۴۸	اللہ کی صفتیں	۲۳ تا ۲۴
۱۴۹	سورۃ الحشر کے مضامین	
۱۵۰	سورۃ الحشر سے سبق	
۱۵۱	اَلْمُمْتَحِنَۃ	
۱۵۲	ترک موالات	۱
۱۵۳	انکی دشمنی معمولی نہیں	۱ تا ۲
۱۵۴	ابراہیمی طریقہ	۳
۱۵۵	مذہبی جھگڑا ختم نہیں ہوسکتا	۴
۱۵۶	یہی تم بھی کرو	۵ تا ۶
۱۵۷	یہ جھگڑا تھوڑے دن کا ہے	۷ تا ۸
۱۵۸	لڑائی کس سے ہے اور کیوں ہے	۹
۱۵۹	ایمان والیوں کو کافروں میں مت بھیجو	
۱۶۰	انصاف کی تعلیم	۱۰
۱۶۱	ایمان کا امتحان	۱۱
۱۶۲	ان سے اقرار لے لو	۱۲ تا ۱۳
۱۶۳	سورۃ الممتحنہ کیا سکھاتی ہے	(الف)
۱۶۴	" " "	(ب)
۱۶۵	سورۃ الصف	
۱۶۶	ڈینگیں مت مارو	۱ تا ۴
۱۶۷	حضرت موسیٰؑ کی قوم	۵
۱۶۸	حضرت عیسیٰؑ کیساتھ سلوک	۶

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۶۹	منکر بڑے ظالم ہیں	۷ تا ۹
۱۷۰	ایمان والوں کو ہدایت	۱۰ تا ۱۲
۱۷۱	حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کی مثال	۱۳ تا ۱۴
۱۷۲	سورۃ الصف کا پیغام	
۱۷۳	سورۃ الجمعۃ	
۱۷۴	اللہ کی تسبیح	۱ تا ۳
۱۷۵	یہود کی طرح مت بنو	۴ تا ۶
۱۷۶	وہ تو موت سے بھاگتے ہیں	۷ تا ۸
۱۷۷	مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے	۹ تا ۱۰
۱۷۸	آداب جمعہ	۱۱
۱۷۹	سورۃ المنافقون	
۱۸۰	منافق جھوٹے ہیں	۱ تا ۳
۱۸۱	موٹے تازے مگر بزدل	۴ تا ۵
۱۸۲	لو اور سنو	۶ تا ۷
۱۸۳	ایک اور بکواس	۸ تا ۹
۱۸۴	مال جوڑنے کیلئے نہیں	۱۰ تا ۱۱
۱۸۵	سورۃ المنافقون کیا بتاتی ہے	
۱۸۶	سورۃ التغابن	
۱۸۷	اللہ کی خوبیاں	۱ تا ۳
۱۸۸	منکر مارے گئے	۴ تا ۵
۱۸۹	انہوں نے رسول کو نہ مانا	۶ تا ۸
۱۹۰	قیامت کیا چیز ہے	۹ تا ۱۰
۱۹۱	ہر جگہ اللہ کا حکم جاری ہے	۱۱ تا ۱۳
۱۹۲	برداشت کا سبق	۱۴ تا ۱۶

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۹۳	اللہ کا وعدہ	۱۷ تا ۱۸
۱۹۴	سورۃ الطلاق	
۱۹۵	طلاق دینے کا طریقہ (ا)	۱
۱۹۶	" " (ب)	
۱۹۷	طلاق رجعی	۲
۱۹۸	بوڑھیوں اور نابالغ لڑکیوں کی عدت	۳ تا ۴
۱۹۹	حاملہ مطلقہ	۵
۲۰۰	سلجھا ہوا معاملہ	۶ تا ۷
۲۰۱	نافرمان پکڑے جائیں گے	۸ - ۹
۲۰۲	قرآن اور رسولؐ	۱۰ تا ۱۱
۲۰۳	اللہ کی قدرت	۱۲
۲۰۴	سورۃ التحریم	
۲۰۵	بے جا رعایت مت کرو	۱ تا ۲
۲۰۶	خفیہ باتیں	۳
۲۰۷	سخت دھمکی	۴ تا ۵
۲۰۸	مسلمانوں کا اصل کام	۶ تا ۷
۲۰۹	سچے دل سے توبہ کرو	۸
۲۱۰	فسادیوں کا علاج اور انجام	۹ تا ۱۰
۲۱۱	نیکوں کا حال اور انجام	۱۱ تا ۱۲
۲۱۲	سورۃ التحریم کی تعلیم	
	پارۃ تبارک الذی	
۲۱۳	سورۃ الملک	
۲۱۴	اللہ ہی کا راج ہے	۱ تا ۳

Marfat.com

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۲۱۵	روشن ستارے	۴ تا ۶
۲۱۶	دوزخ کا حال	۷ تا ۹
۲۱۷	گناہ کا اقرار	۱۰ تا ۱۴
۲۱۸	اللہ کو مانو اور اس سے ڈرو	۱۵ تا ۱۷
۲۱۹	فضا کا منظر	۱۸ تا ۲۰
۲۲۰	اللہ کے سوا کون دے	۲۱ تا ۲۳
۲۲۱	قیامت آنی ہے۔	۲۴ تا ۲۷
۲۲۲	کڑے سوالات	۲۸ تا ۳۰
۲۲۳	سورت الملک سے سبق	
۲۲۴	سُورَۃُ القَلَم	
۲۲۵	قلم اور تاریخ کی گواہی	۱ تا ۷
۲۲۶	تم اپنا کام کرو	۸ تا ۱۶
۲۲۷	مغروروں کا حال	۱۷ تا ۲۳
۲۲۸	کنجوسوں کے خیالات	۲۴ تا ۳۰
۲۲۹	واویلا اور ندامت	۳۱ تا ۳۵
۲۳۰	آخر یہ ڈھیٹ پن کیوں ہے	۳۶ تا ۴۱
۲۳۱	جب حقیقت کھل جائیگی	۴۲ تا ۴۵
۲۳۲	صبر کرو	۴۶ تا ۵۰
۲۳۳	ایک اور حرکت	۵۱ تا ۵۲
۲۳۴	سُورَۃُ الحاقہ	
۲۳۵	کچھ قیامت کی بھی خبر ہے	۱ تا ۷
۲۳۶	منکروں کا انجام	۸ تا ۱۲
۲۳۷	قیامت کا حال	۱۳ تا ۱۸
۲۳۸	خوش قسمت	۱۹ تا ۲۴

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۲۳۹	بدقسمت	۲۵ تا ۳۲
۲۴۰	دنیا میں وہ کیسا تھا	۳۳ تا ۴۰
۲۴۱	جھوٹ چل نہیں سکتا	۴۱ تا ۴۸
۲۴۲	کچھ لوگ نہ مانیں گے	۴۹ تا ۵۲
۲۴۳	سُورَۃُ المَعَارِج	
۲۴۴	قیامت میں شک مت کرو	۱ تا ۸
۲۴۵	قیامت میں کیا ہوگا؟	۹ تا ۱۸
۲۴۶	انسانی کمزوریاں اور انکا علاج (ا)	۱۹ تا ۲۷
۲۴۷	" " (ب)	۲۸ تا ۳۵
۲۴۸	ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے	۳۶ تا ۴۱
۲۴۹	یہ جانیں اور انکا کام	۴۲ تا ۴۴
۲۵۰	سُورۃ نوحؑ	
۲۵۱	حضرت نوحؑ کی تبلیغ	۱ تا ۴
۲۵۲	عرض حال	۵ تا ۹
۲۵۳	کیا کیا سمجھایا	۱۰ تا ۱۵
۲۵۴	آخر نہ مانا	۱۶ تا ۲۲
۲۵۵	نتیجہ کیا ہوا	۲۳ تا ۲۶
۲۵۶	ان سے برائی پھیلے گی	۲۷ تا ۲۸
۲۵۷	سُورَۃُ الجِنّ	
۲۵۸	جنوں کا ایمان لانا	۱ تا ۴
۲۵۹	غلطی کا اعتراف	۵ تا ۸
۲۶۰	وحی کا انتظام	۹ تا ۱۲
۲۶۱	ہم تو ایمان لائے	۱۳ تا ۱۵
۲۶۲	اب اور سنو۔	۱۶ تا ۱۹

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۲۶۳	پیغام حق	۲۰ تا ۲۳
۲۶۴	عنقریب راز کھل جائے گا	۲۴ تا ۲۶
۲۶۵	وحی کی حفاظت	۲۷ تا ۲۸
۲۶۶	سُورَۃُ المزّمّل	
۲۶۷	انسان کی اصلاح کی تیاری	۱ تا ۶
۲۶۸	پہلا قدم	۷ تا ۱۱
۲۶۹	منکروں کی سزا	۱۲ تا ۱۶
۲۷۰	عذاب سے نجات کا راستہ	۱۷ تا ۱۹
۲۷۱	سہولت اور آسانی	
۲۷۲	فرض ادا کرتے رہو	۲۰
۲۷۳	سورۃ المزّمّل کیا سکھاتی ہے	
۲۷۴	سُورَۃُ المدّثّر	
۲۷۵	اصلاح انسان کی تیاری	۱ تا ۱۰
۲۷۶	منکروں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو	۱۱ تا ۲۱
۲۷۷	منکر نے کیا کیا	۲۲ تا ۳۰
۲۷۸	وہاں فرشتوں سے پالا پڑیگا	
۲۷۹	ایک ہی چیز میں ہدایت بھی اور گمراہی بھی	۳۱ تا ۳۷
۲۸۰	عمل کی اہمیت	۳۸ تا ۴۸
۲۸۱	آخر لوگوں کو ہو کیا گیا ہے؟	۴۹ تا ۵۶
۲۸۲	سُورۃ المدثر سے سبق	
۲۸۳	سُورَۃُ القیامۃ	
۲۸۴	قیامت سے خبردار رہو	۱ تا ۱۰
۲۸۵	اللہ سے کہیں نہیں بھاگ سکتے	۱۱ تا ۱۹

Marfat.com

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۲۸۶	آخرت کو بھول گئے	۲۰ تا ۳۰
۲۸۷	انسان سوچتا نہیں	۳۱ تا ۳۹
۲۸۸	یقین کیوں نہیں کرتے	۴۰
۲۸۹	سورۃ الدھر	
۲۹۰	پہلے انسان کا نام اور نشان تک نہ تھا	۱ تا ۴
۲۹۱	نیکوں کا انجام	۵ تا ۸
۲۹۲	کھلانے کی غرض	۹ تا ۱۲
۲۹۳	جنت کی نعمتیں (ا)	۱۳ تا ۱۷
۲۹۴	〃 〃 (ب)	۱۸ تا ۲۲
۲۹۵	ہمارے لئے جو کچھ ہے قرآن ہی ہے۔	۲۳ تا ۲۷
۲۹۶	اللہ پھر بنا سکتا ہے	۲۸ تا ۳۱
۲۹۷	سورۃ الدھر کیا سکھاتی ہے	
۲۹۸	سورۃ المرسلت	
۲۹۹	ہواؤں اور فرشتوں کا کام	۱ تا ۱۳
۳۰۰	اللہ کی قدرت کو سمجھو (ا)	۱۴ تا ۲۳
۳۰۱	〃 〃 (ب)	۲۴ تا ۳۲
۳۰۲	قیامت کیا ہے؟	۳۳ تا ۴۰
۳۰۳	نیک لوگوں کا حال	۴۱ تا ۴۵
۳۰۴	منکروں کو تنبیہ	۴۶ تا ۵۰
۳۰۵	سورۃ المرسلت پر غور	
	پارۂ عَمَّ یَتَسَاءَلُونَ	۲۰
۳۰۶	سورۃ النبآء	

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۳۰۷	یہ پوچھ گچھ کیسی؟	۱ تا ۵
۳۰۸	کام کی باتیں	۶ تا ۱۳
۳۰۹	قدرت کے کرشمے	۱۴ تا ۲۰
۳۱۰	کافروں کا انجام	۲۱ تا ۳۰
۳۱۱	پرہیزگاروں کا انعام	۳۱ تا ۳۷
۳۱۲	یہ سب کچھ قیامت کے دن ہوگا۔	۳۸ تا ۴۰
۳۱۳	سورۃ النباء کیا سکھاتی ہے؟	
۳۱۴	دنیا میں کیسے رہنا چاہیئے	
۳۱۵	سورۃ النازعات	
۳۱۶	فرشتوں کے کام	۱ تا ۱۱
۳۱۷	قیامت میں شک بیکار ہے	۱۲ تا ۱۹
۳۱۸	منکروں کا انجام	۰۰
۳۱۹	فرعون کا انجام	۲۰ تا ۲۸
۳۲۰	زمین کا سامان	۲۹ تا ۳۶
۳۲۱	قطعی فیصلہ	۳۷ تا ۴۲
۳۲۲	قیامت کا ٹھیک وقت	۴۳ تا ۴۶
۳۲۳	سورۃ النازعات پر غور	
۳۲۴	سورۃ عَبَسَ	
۳۲۵	اصلاح کہاں سے شروع ہو	۱ تا ۱۰
۳۲۶	قرآن کا مقصد	۱۱ تا ۲۱
۳۲۷	اللہ کو پہچانو	۲۲ تا ۳۲
۳۲۸	قیامت کیسی ہوگی؟	۳۳ تا ۴۲
۳۲۹	سورۃ عَبَسَ سے سبق	

نمبر شمار صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۳۳۰	سورۃ التکویر	
۳۳۱	قیامت کی تصویر (ا)	۱ تا ۱۰
۳۳۲	〃 〃 (ب)	
۳۳۳	〃 〃 (ج)	۱۱ تا ۱۹
۳۳۴	قرآن کا پیغام	۲۰ تا ۲۸
۳۳۵	قرآن سے فائدہ کون اٹھائیگا	۲۹
۳۳۶	سورۃ الانفطار	
۳۳۷	قیامت میں کیا ہوگا؟	۱ تا ۵
۳۳۸	انسان اپنے رب کو بھول گیا	۶ تا ۱۲
۳۳۹	فیصلہ کا دن	۱۳ تا ۱۹
۳۴۰	سورۃ انفطار کا خلاصہ	
	سورۃ المطففین مکیۃ	
۳۴۱	خود غرضی بری چیز ہے	۱ تا ۶
۳۴۲	بدکاروں کا انجام (ا)	۷ تا ۱۱
۳۴۳	〃 〃 (ب)	۱۲ تا ۱۷
۳۴۴	نیکوں کا انعام (الف)	۱۸ تا ۲۴
۳۴۵	اچھے لوگوں کی مہمانی	۲۵ تا ۲۹
۳۴۶	دنیا میں بروں کا طرز عمل	۳۰ تا ۳۴
۳۴۷	کرتوتوں کا بدلہ	۳۵ تا ۳۶
۳۴۸	سورۃ الانشقاق	
۳۴۹	یہ سب کارخانہ تلپٹ ہو جائیگا	۱ تا ۶
۳۵۰	اعمالنامہ کی تقسیم	۷ تا ۱۲
۳۵۱	منکروں کی حالت	۱۳ تا ۱۹
۳۵۲	ایمان کیوں نہیں لاتے	۲۰ تا ۲۳

Marfat.com

۳۵۳	نہ ماننے والوں کی سزا	۲۴ - ۲۵	۳۷۸	افسوس جو کرنا تھا نہ کیا	۱۱ تا ۲۰	۴۰۰	قیامت کا زلزلہ (ب)		
	سُورَۃُ البُرُوج		۳۷۹	سُورۃ البلد سے سبق			سُورۃ العٰدیٰت		
۳۵۴	ستانے والے تباہ ہوئے	۱ تا ۷	۳۸۰	سُورۃ والشمس		۴۰۱	گھوڑوں کی وفاداری	۱ تا ۱۱	
۳۵۵	ایمان کی وجہ سے دشمنی	۸ تا ۹	۳۸۱	دنیا کی اور انسان کی پیدائش	۱ تا ۸	۴۰۲	گھوڑوں سے سبق		
۳۵۶	ایمان والوں کے دشمنوں کا انجام	۱۰ تا ۱۲	۳۸۲	منکروں کا انجام	۹ تا ۱۵		سُورۃ القارعۃ		
۳۵۷	اللہ کی عظمت و شان	۱۳ تا ۲۰	۳۸۳	قوم ثمود کی مثال		۴۰۳	قیامت کیا ہے	۱ تا ۱۱	
۳۵۸	جھٹلانا بے کار ہے۔	۲۱ تا ۲۲	۳۸۳	سُورۃ اللیل		۴۰۴	سُورۃ التکاثر پنجرہ نری دنیا ہی نہیں آخرت بھی ایک	۱ تا ۸	
	سورۃ الطارق		۳۸۴	حالات اور اعمال کا اختلاف	۱ تا ۱۰		سُورۃ العصر		
۳۵۹	ہر شخص کی دیکھ بھال ہو رہی ہے	۱ تا ۷	۳۸۵	اللہ کی سزا سے مال نہیں بچا سکتا	۱۱ تا ۱۶	۴۰۵	راہِ نجات	۱ تا ۳	
۳۶۰	جو کہ دیا گیا وہ اٹل ہے	۸ تا ۱۴	۳۸۶	آگ سے کون بچے گا	۱۷ تا ۲۱	۴۰۶	سُورۃ الھمزۃ وہ اعمال جن کی سزا دوزخ ہے	۱ تا ۹	
۳۶۱	منکروں کی کچھ نہ چلے گی	۱۵ تا ۱۷		سُورۃ والضحیٰ			سُورۃ الفیل		
″	سُورۃ الاعلیٰ		۳۸۷	اللہ نے تجھے ہرگز نہیں چھوڑا	۱ تا ۸	۴۰۷	کعبہ کا واقعہ یاد کرو	۱ تا ۵	
۳۶۲	اللہ کی تسبیح کرو	۱ تا ۵	۳۸۸	اب کیا کرنا چاہیئے	۹ تا ۱۱		سُورۃ القریش		
۳۶۳	قرآن جوں کا توں باقی رہیگا	۶ تا ۱۲	″	سُورۃ الانشراح		۴۰۸	اللہ کو مانو جو تمہارا محسن ہے	۱ تا ۴	
۳۶۴	فلاح کا رستہ	۱۳ تا ۱۹	۳۸۹	مصیبت کے بعد راحت	۱ تا ۸		سُورۃ ماعون		
۳۶۵	سُورۃ الغاشیہ		″	سُورۃ والتین		۴۰۹	اکڑ اور بداخلاق لوگ	۱ تا ۷	
۳۶۶	قیامت کے دن کیا ہوگا	۱ تا ۹	۳۹۰	انسان کی نجات کا انتظام	۱ تا ۶		سُورۃ الکوثر		
۳۶۷	جنتیوں کا حال	۱۰ تا ۱۷	۳۹۱	پھر روزِ جزا کو کیوں نہیں مانتے	[illegible]	۴۱۰	اللہ کی فرمانبرداری میں لگو	[illegible] تا ۳	
۳۶۸	قدرت کے کرشمے	۱۸ تا ۲۶		سُورۃ العلق			سُورۃ الکافرون		
۳۶۹	سُورۃ الغاشیہ کا خلاصہ		۳۹۲	اللہ کا نام لے کر پڑھ	۱ تا ۱۳	۴۱۱	دین کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا	۱ تا ۶	
	سُورۃ الفجر		۳۹۳	زمانے کا تو تباہ ہو جائے گا	۱۴ تا ۱۹		سُورۃ النصر		
۳۷۰	توجہ کے قابل واقعات	۱ تا ۵	۳۹۴	سورۃ القدر		۴۱۲	اللہ کی تسبیح کرو اور بخشش طلب کرو		
۳۷۱	انسان کے خیالات کی اصلاح	۶ تا ۱۲	۳۹۵	قرآن شب قدر میں اترنا شروع ہوا	۱ تا ۵		سُورۃ اللھب		
۳۷۲	انسان کیا سوچتا ہے	۱۳ تا ۱۶	۳۹۶	سُورۃ البینۃ		۴۱۳	ابو لہب اور اس کی بیوی	۱ تا ۵	
۳۷۳	ہونا کیا چاہیئے؟	۱۷ تا ۲۲		ہدایت کی فقط ایک ہی صورت ہے	۱ تا ۳	۴۱۴	سُورۃ الاخلاص اللہ کی صفتیں	۱ تا ۴	
۳۷۴	آخری منظر	۲۳ تا ۳۰	۳۹۷	بات تو بہت اچھی بتائی گئی تھی	۵ تا ۷		سُورۃ الفلق		
۳۷۵	سُورۃ الفجر کی تعلیم		۳۹۸	ایمان والوں کی جزا	۸	۴۱۵	بیرونی خطرات سے اللہ کی پناہ	۱ تا ۵	
۳۷۶	سُورۃ البلد			سُورۃ الزلزال			سُورۃ والناس		
۳۷۷	شہری زندگی کی طرف نظر کرو	۱ تا ۱۰	۳۹۹	قیامت کا زلزلہ (ل)	۱ تا ۸	۴۱۶	برے خیالات کے اثر سے پناہ	۱ تا ۶	

Marfat.com

سُوْرَۃ قٓ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی پچاسویں سورت ہے اور اسی سے ساتویں اور آخری منزل قرآن حکیم کی شروع ہوتی ہے۔ یہ قیام مکہ کے درمیانی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس کے تین رکوع ہیں۔ اس میں ہدایت کی گئی ہے کہ اس قرآن مجید کی طرف پوری توجہ کرو اور اس کو غور سے پڑھو اور سمجھو۔ اس کے بعد تمھیں ذرا شک نہ رہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ انسانوں ہی میں سے ایک انسان بُرے کاموں کے نتیجوں سے ڈرانے کے لیے آئے اور پھر اسی سے یہ بھی سمجھ میں آجائے گا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی ملے گی اور جس نے جو کچھ دنیا میں کیا ہے اس کا اسے بدلہ ملے گا۔ یہ مانا کہ انسان مر کر مٹی ہو جائے گا اور اس کے اجزا زمین میں بکھر جائیں گے، لیکن اللہ کو معلوم ہے کہ زمین نے انسان کے کون کون سے حصے گھٹائے اور وہ کہاں کہاں ہیں اور یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے، اور وہ یہ سب کچھ جانتا ہے۔

ارشاد ہے کہ ہم ہر جگہ سے سمیٹ کر ان اجزا کو پھر اکٹھا کریں گے اور انسان پھر زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ یہ واقعی اور سچی بات ہے جو یہ قرآن تمھیں بتاتا ہے۔ اس میں شکلیں مت پیدا کرو، اور اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرت سے پہچانو۔ جو اس کی بنائی ہوئی چیزوں سے ظاہر ہے۔ جس نے یہ سب کچھ بنایا اسے انسان کے پہلی دفعہ یا دوسری بار بنانے میں کیا مشکل پیش آسکتی ہے۔ آسمان کی طرف دیکھو، اتنی بڑی چھت بغیر کسی نظر آنے والے سہارے کے کھڑی ہے اور جگ مگ جگ مگ کر رہی ہے، نہ کوئی سوراخ دکھائی دیتا ہے، نہ کوئی دراڑ نظر آتی ہے۔ پھر زمین کو دیکھو۔ کہ دور دور تک پھیلی ہوئی ہے وزنی پہاڑ اس پر کھڑے ہیں اور قسم قسم کی چیزیں اس میں اُگ رہی ہیں۔ پھر اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسا کر میوے اور غلے زمین میں پیدا کیے۔ یہ زمین خشک اور مردہ ہونے کے بعد بارش سے پھر ہری بھری ہو جاتی ہے اور اس میں جان پڑ جاتی ہے اسی طرح انسان بھی مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جائے گا۔ اللہ کا انکار کر کے پہلے لوگ تباہ ہوئے۔ تم اسے نہ مان کر اپنی تباہی کا سامان کر رہے ہو۔ انسان کو چاہیے کہ اللہ کو پہچانے اور موت کو یاد رکھے، اور موت کے بعد کی زندگی کو اچھا بنانے کی کوشش کرے۔ دنیا میں جو وہ کر رہا ہے وہ سب لکھا جا رہا ہے، اور قیامت میں وہ اپنے اعمال کے مطابق دوزخ میں جائے گا یا جنت میں۔ انسان اللہ سے منہ موڑ کر دنیا میں جن کو اپنا ساتھی بنا رہا ہے وہ قیامت کے دن اس کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ وہاں تو انہی کی نجات ہوگی جو دنیا میں بے دیکھے اللہ سے ڈرتا رہے گا اور دل سے اللہ کی طرف رجوع کرتا رہے گا۔ اس سے غافل نہ ہوگا۔ یہ وہ تعلیم ہے جو اس سورت میں دی گئی ہے۔ اللہ کو مانو اور دنیا میں اس طرح زندگی گزارو کہ تمھاری کرتوتوں کی وجہ سے تمھاری آخرت کی زندگی بھی خراب نہ ہو جائے۔

Marfat.com

سورۃ قٓ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ آیات ۴۵ رکوعات ۳

مرکر پھر جینا ہوگا!

قٓ ۚ وَ - الْقُرْاٰنِ - الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ - عَجِبُوْٓا -
قاف قسم قرآن شاندار کی بلکہ انھوں نے تعجب کیا۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا
قٓ قسم ہے اس بڑے شان والے قرآن کی بلکہ ان کو تعجب ہوا

اَنْ - جَآءَهُمْ - مُّنْذِرٌ - مِّنْهُمْ - فَقَالَ
کہ آیا ان کے پاس ایک ڈرانے والا انہی میں سے پس کہا

اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈرسنانے والا آیا تو منکر

الْكٰفِرُوْنَ - هٰذَا - شَيْءٌ - عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا -
زماننے والوں نے یہ بات ہے اچنبھے کی کیا جب

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا
کہنے لگے یہ تعجب کی چیز ہے۔ کیا جب

مِتْنَا - وَكُنَّا - تُرَابًا ۚ - ذٰلِكَ - رَجْعٌ
ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی یہ لوٹنا

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌ
ہم مرجائیں اور مٹی ہوجائیں تو پھر واپس آنا بہت

بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ - عَلِمْنَا - مَا - تَنْقُصُ - الْاَرْضُ -
دور ہے تحقیق جانا ہم نے جتنا گھٹاتی ہے زمین

بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ
دور ہے ہم کو معلوم ہے جتنا زمین ان میں سے گھٹاتی

مِنْهُمْ ۚ - وَعِنْدَنَا - كِتٰبٌ - حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ - كَذَّبُوْا -
ان میں سے اور ہمارے پاس کتاب ہے محفوظ کرنے والی بلکہ انھوں نے جھٹلایا

مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا
ہے اور ہمارے پاس کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔

بِالْحَقِّ - لَمَّا - جَآءَهُمْ - فَهُمْ - فِيْٓ - اَمْرٍ - مَّرِيْجٍ ۝٥
سچ کو جب وہ آیا ان کے پاس پس وہ ایک بات میں ہیں الجھی ہوئی

بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥
کوئی نہیں پر سچے دین کو جھٹلاتے ہیں جب ان تک پہنچا سو وہ الجھن میں پڑے ہیں۔

مَرِيْجٌ (الجھا ہوا۔ خلط ملط) صفت کا صیغہ ہے۔ م۔ ر۔ ج سے مَرَجَ کے معنی مل جانا۔ گڈمڈ ہوجانا۔ مَرِيْج ایسی بات جو صاف اور واضح نہ ہو، گڈمڈ۔ قٓ : حروف مقطعات میں سے ہے۔

ارشاد ہے کہ قرآن جو ایک عظیم الشان کتاب ہے ہر طرح سے توجہ کے قابل ہے، اس کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد کسی عقلمند کو اس میں شبہ نہیں رہ سکتا کہ یہ اللہ عزوجل کی بھیجی ہوئی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جو لوگ انکار پر تلے ہوئے ہیں وہ تعجب کرتے ہیں کہ ایک ہم ہی جیسا انسان ایسی باتیں جاننے اور سکھانے کا دعویٰ کرے جو ہم نہیں جانتے اور نہ وہ ہماری سمجھ میں آنے کے قابل ہیں۔

بھلا مرنے کے بعد جب ہم مٹی ہوگئے تو پھر دوبارہ کیسے زندہ ہوں گے، یہ واپس آنے کا راستہ بہت لمبا اور دور کا ہے، یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ ہمیں ان کے بدن کے ذرہ ذرہ کا علم ہے اور ہم جانتے ہیں کہ زمین نے ان کے بدن میں سے کتنا گھٹا دیا ہے وہ گھٹے ہوئے حصے کہاں کہاں ہیں، ایک ایک ذرہ کو جہاں کہیں بھی ہو ہم جانتے ہیں اور اسے پھر لاکر اس کی پہلی جگہ پر بٹھا سکتے ہیں ہمارے پاس تو ایک دفتر ہے جس میں ہر چیز لکھ کر محفوظ کردی گئی ہے۔ اس کی شکل بدل سکتی ہے لیکن وہ ضائع نہیں ہوسکتی۔ افسوس کہ ان سے سچی بات کہی گئی اور یہ اسے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان کے خیالات صاف صاف نہیں ہیں وہ پیچیدہ اور الجھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

قُدرت کی نشانیاں (۱)

اَفَلَمْ - يَنْظُرُوْٓا - اِلَى - السَّمَآءِ - فَوْقَ - هُمْ
کیا پس نہیں دیکھتے وہ آسمان کی طرف اوپر اپنے
كَيْفَ - بَنَيْنٰهَا - وَزَيَّنّٰهَا - وَمَا - لَهَا - مِنْ
کیسا بنایا ہم نے اس کو اور سجایا ہم نے اس کو اور نہیں اس کے واسطے کوئی
فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ - مَدَدْنٰهَا - وَ -
سوراخ اور زمین پھیلایا ہم نے اسے اور
اَلْقَيْنَا - فِيْ - هَا - رَوَاسِيَ - وَاَنْۢبَتْنَا -
ڈالا ہم نے اس میں پہاڑوں کو اور اگائی ہم نے
فِيْ - هَا - مِنْ كُلِّ - زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧
اس میں ہر ہر قسم کی چیز خوشنما
تَبْصِرَةً - وَّذِكْرٰى - لِ - كُلِّ - عَبْدٍ
سمجھانے کے لیے اور یاد دلانے کے لیے واسطے ہر بندہ
مُّنِيْبٍ ۝٨
توجہ کرنے والے کے

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ
کیا نہیں دیکھتے آسمان کو اوپر کیسا بنایا ہم نے
كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ
اس کو اور رونق دی اور اس میں کوئی
فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ
سوراخ نہیں اور زمین کو پھیلایا اور
اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
اس میں پہاڑ ڈالے اور اس میں اگائی
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧
ہر ہر قسم کی رونق کی چیز
تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ
سمجھانے کو اور یاد دلانے کو اس بندہ کے لیے
مُّنِيْبٍ ۝٨
جو رجوع کرے

رَوَاسِيَ (گڑے ہوئے) رَاسِيَةٌ کی جمع ہے، جو ر-س-و سے اسم فاعل ہے اور پہلے گزر چکا ہے ؛

بَهِيْج : (بارونق) صفت کا صیغہ ہے، ب-ہ-ج سے بهجة : رونق، پہلے گزر چکا ہے ؛

ارشاد ہے کہ جو لوگ مرکر دوبارہ جینے کا انکار کرتے ہیں انھوں نے اللہ کو اچھی طرح نہیں پہچانا اور اس کی قدرت کا ٹھیک اندازہ نہیں کیا۔ کیا انھیں آسمان نہیں سجھائی دیتا جو ان کے سر پر ہر طرف چھایا ہوا ہے، اس میں نہ کوئی دراڑ ہے اور نہ کوئی سوراخ، یہ شاندار چھت بغیر کسی ظاہری سہارے کے کھڑی ہے۔ پھر کیا یہ زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس قدر دور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور اس پر بڑے بڑے بھاری بھرکم پہاڑ گڑے ہوئے ہیں اور اس میں طرح طرح کی خوشنما اور دل لبھانے والی چیزیں۔ پھل، پھلواری، میوے وغیرہ اُگے ہوئے ہیں، یہ چیزیں ہر ایک کی آنکھوں کے سامنے ہیں اور جو اللہ کا بندہ اللہ کی طرف جھکنے والا ہے اور اس کی طرف توجہ کرنے کے لیے تیار ہے یقیناً اس کے لیے ان چیزوں میں بہت سی باتیں سوجھ بوجھ پیدا کرنے والی موجود ہیں اور ان باتوں کی یاد دلانے والی ہیں جنھیں انسان غفلت میں پھنس کر بھول گیا ہے جو دل سے متوجہ ہوگا وہ انھیں پائے گا۔

Marfat.com

قُدرت کی نشانیاں (ب)

وَنَزَّلْنَا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ۔ مَآءً ۔ مُّبٰرَكًا
اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت والا

فَاَنْۢبَتْنَا ۔ بِهٖ ۔ جَنّٰتٍ ۔ وَّحَبَّ
پس اُگایا ہم نے اس سے باغوں کو اور دانے

الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ ۔ بٰسِقٰتٍ ۔ لَّهَا
کٹتی کھیتی کے اور کھجور کے درخت لمبے لمبے جس کے لیے

طَلْعٌ ۔ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا ۔ لِّلْعِبَادِ ۙ
خوشہ ہے گتھا ہوا روزی واسطے بندوں کے

وَاَحْيَيْنَا ۔ بِهٖ ۔ بَلْدَةً ۔ مَّيْتًا ؕ
اور زندہ کیا ہم نے اس سے ملک مردہ کو

كَذٰلِكَ ۔ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾
اسی طرح ہے پھر زندہ ہو کر نکلنا

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
اور آسمان سے برکت کا پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ
پھر ہم نے اس سے باغ اُگائے اور اناج

الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا
جن کا کھیت کاٹا جاتا ہے اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا

طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ
خوشہ تہ بہ تہ ہے بندوں کو روزی دینے کے لیے

وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ
اور ہم نے اس سے ایک مردہ دیس زندہ کر دیا

كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾
یونہی ہوگا قبر سے نکل کھڑے ہونا

حَصِيْدِ (کٹا ہوا کھیت) اس کا مصدر حِصَاد ہے اور سورۃ الانعام میں گزر چکا ہے ؛

بَاسِقَاتٌ (لمبی) بَاسِقَةٌ کی جمع ہے جو ب ۔ س ۔ ق سے بنا ہے۔ بُسُوْقٌ کے معنی بڑھنا۔ لمبا ہونا۔ باسق باسقۃ اسی سے اسم فاعل ہے ؛

نَضِيْدٌ (گتھا ہوا) صفت کا صیغہ ہے۔ ن ۔ ض ۔ د سے نَضْدٌ کے معنی ایک دوسرے سے مل جانا پیوست ہو جانا ؛

ارشاد ہے کہ پھر اس پر غور کرو کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ جس سے ہر چیز بڑھتی اور پھولتی ہے پھر اس سے زمین میں باغ اُگائے جن میں میوہ دار درخت پھولتے پھلتے ہیں اور ان سے بغیر کاٹے میوہ حاصل ہوتا ہے اور غلہ پیدا کیا جسے کھیت کاٹ کر حاصل کیا جاتا ہے، کھجور کے لمبے لمبے اونچے درختوں کو دیکھو کہ ان میں کیسے گتھے ہوئے اور گچھے ہوئے خوشے لگتے ہیں یہ سب ہم نے اپنے بندوں کے لیے رزق کا سامان کیا ہے، یہی پانی ہے کہ جب برستا ہے تو مردہ زمین میں جان پڑ جاتی ہے اور مرجھائی ہوئی زمین پھر تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ ان سب چیزوں پر غور کرنے سے اللہ کی قدرت صاف نظر آتی ہے، خاص کر پانی سے مردہ زمین میں دوبارہ جان پڑتی دیکھ کر کسی عقلمند کو اس میں شبہ نہیں رہنا چاہیے کہ اسی طرح انسان مردہ ہو کر پھر زندہ ہوگا۔ جیسے اللہ کے پاس زمین کے زندہ کرنے کا پانی ہے ایسے ہی اس کے پاس ایسا پانی بھی ہے جس سے مردہ انسان زندہ ہو جائے۔

Marfat.com

منکروں کا انجام

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّأَصْحٰبُ الرَّسِّ
جھٹلایا پہلے ان سے نوح کی قوم نے اور اصحاب الرس نے
وَثَمُودُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ
اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور برادروں نے
لُوطٍ ﴿۱۳﴾ وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ
لوط کے اور بن والوں نے اور تبع کی قوم نے
كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾
سب نے جھٹلایا رسولوں کو پس ٹھیک ہوگیا ڈرانا میرا
أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي
پس کیا تھک گئے ہم بنا کر پہلی بار نہیں بلکہ وہ شک
لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۵﴾ ع
میں ہیں پیدائش سے نئی

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّأَصْحٰبُ الرَّسِّ
جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم اور کنوئیں والے
وَثَمُودُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ
اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کی
لُوطٍ ﴿۱۳﴾ وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ
برادری اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم
كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾
ان سب نے ان کو جھٹلایا پھر ٹھیک پڑا میرا ڈرانا
أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي
کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے کوئی نہیں ان کو
لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۵ ۱۵
نئے بنانے میں دھوکا ہے۔

اَصْحٰبُ الرَّسِّ (کنوئیں والے) رَسٌّ کے معنی پرانے کنوئیں کے ہیں، اَصْحٰبُ الرَّسِّ کنوئیں والے ان کا ذکر سورۂ فرقان میں گزر چکا ہے۔ اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ (ایکہ والے) اَیْکَۃٌ گھنے درخت کو کہتے ہیں۔ اصحاب الایکہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا نام ہے۔ سورۃ الشعراء میں گزر چکا ہے۔ تُبَّعٌ (پیچھے پیچھے چلنے والا) اس کا مادہ ت۔ب۔ع تبع پیچھے چلنا۔ تبع سایہ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ یہ یمن کے قدیم بادشاہوں کا لقب ہے۔

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل کا اور اس کے رسول کا انکار کر کے کسی نے بھی پھل نہ پایا بلکہ انکار کرنے والے بری طرح ہلاک ہوئے۔ دیکھو کتنی قومیں تمہارے ملک یعنی عربوں کے گرداگرد رہتی تھیں، اور فرعون مصر کا بادشاہ تھا۔ یہ لوگ اپنی شان و شوکت اور قوت پر گھمنڈ کر کے اللہ عزوجل کا انکار کر بیٹھے اور اس کے رسولوں کا کہنا ٹھکرا دیا بلکہ ان کو اذیتیں پہنچائیں ان سب کا حال تمہیں قرآن مجید میں سنا دیا گیا ہے ان کا انجام دنیا میں بھی بہت برا ہوا، اور آخرت میں بھی یہ بڑے عذاب میں مبتلا ہوں گے انھوں نے اللہ کے رسولوں کو جھوٹا سمجھا جو ان کے پاس سمجھانے اور اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجے گئے تھے اس لیے ان پر اللہ کا وہی عذاب آپڑا جس سے انھیں ڈرایا گیا تھا۔ اے لوگو تمہیں ان کے حالات سن کر ان سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اللہ کو مانو۔ اس کے رسول کے کہنے پر چلو اور مرنے کے بعد دوبارہ جینے پر ایمان لاؤ۔

ارشاد ہے کہ ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک نہیں گئے لوگوں کا دوبارہ پیدا ہونے سے انکار کرنا ان کی پریشان خیالی اور شک و شبہ کا نتیجہ ہے، ورنہ ہماری قدرت میں سب کچھ ہے۔

Marfat.com

نامۂ اعمال کی تیاری

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا
اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو
تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
باتیں اس کے جی میں آتی ہیں اور ہم اس سے رگ جان
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى
سے زیادہ قریب ہیں جب لیتے جاتے ہیں
الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
دو لینے والے ایک دائیں اور ایک بائیں
قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
بیٹھا ہوا نہیں بولتا کوئی بات کہ جن کے پاس
رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ
ایک راہ دیکھنے والا تیار نہیں ہوتا اور آئی بے ہوشی موت کی
بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾
تحقیق یہ وہ ہے جس سے تو ٹلتا رہتا ہے۔

اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو چپکے چپکے کہتا ہے اس سے اس کا جی اور ہم زیادہ قریب ہیں اس کی طرف اس کی رگ جان سے جب لیتے رہتے ہیں دو لینے والے ایک دائیں اور بائیں جانب بیٹھا ہوا نہیں بولتا کوئی لفظ مگر پاس اس کے ایک نگہبان تیار رہتا ہے اور آئی بے ہوشی موت کی سچ مچ یہ ہے وہ کہ تھا تو جس سے کتراتا پھرتا۔

تُوَسْوِسُ (چپکے سے کہتا ہے) مضارع کا صیغہ ہے و ۔ س ۔ و ۔ س سے وَسْوَسَةٌ چپکے سے کہنا، بے تکے خیالات پیدا کرنا۔ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (شہ رگ) وہ رگ جس کے کٹنے سے سارا خون بہہ جاتا ہے اور اس کے ساتھ جان نکل جاتی ہے۔ تَحِيْدُ (کتراتا ہے، ٹلتا ہے) مضارع کا صیغہ ہے۔ ح ۔ ی ۔ د سے حَيْدٌ راستہ چھوڑ کر اور طرف مڑ جانا۔

ارشاد ہے کہ آدمی کو ہم نے اپنے ارادہ سے پیدا کیا ہے، یہ آپ ہی آپ نہیں بن گیا اور اس کے دل میں جو خیالات گزرتے ہیں ہمیں ذرا ذرا معلوم ہیں اور ہم تو اس سے اتنے قریب ہیں کہ اس کی اپنی جان بھی ہم سے زیادہ اس سے قریب نہیں۔ انسان کے دائیں بائیں دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں دائیں طرف والا نیکی لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدی، آدمی جو لفظ منہ سے نکالتا ہے، اسے ان میں سے کوئی ایک فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے۔ وہ اس کے اعمال کی تاک میں تیار بیٹھا رہتا ہے۔ ادھر اس نے کچھ کہا یا کیا اور ادھر اس نے جھٹ لکھ لیا۔ آخر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ آدمی نہ کچھ کہہ سکتا ہے نہ کر سکتا ہے اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور موت کی علامتیں سچ مچ شروع ہو جاتی ہیں یہ موت کا آنا یقینی ہے کیونکہ اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، اے انسان یہی موت ہے جس سے تو بچتا تھا اور ادھر ادھر کتراتا پھرتا تھا۔ کہ کسی طرح ٹل جائے۔

Marfat.com

موت کے بعد

وَ۔ نُفِخَ ۔ فِی الصُّوْرِ ؕ۔ ذٰلِكَ ۔ یَوْمُ ۔ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾
اور پھونک ماری گئی صور میں یہ ہے دن ڈرانے کا

وَجَآءَتْ ۔ كُلُّ نَفْسٍ ۔ مَّعَهَا ۔ سَآئِقٌ ۔ وَّ
اور ہر جی اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا اور

شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ ۔ كُنْتَ ۔ فِیْ غَفْلَةٍ ۔ مِّنْ هٰذَا
حال بتانے والا البتہ تحقیق تھا تو اندر غفلت کے اس سے

فَكَشَفْنَا ۔ عَنْكَ ۔ غِطَآءَكَ ۔ فَبَصَرُكَ
پس دور کر دیا ہم نے تجھ سے سر ڈھکن تیرا پس نگاہ تیری

الْیَوْمَ ۔ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ ۔ قَرِیْنُهٗ
آج کے دن بڑی تیز ہے اور کہا اس کے ساتھی فرشتے نے

هٰذَا ۔ مَا ۔ لَدَیَّ ۔ عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾
یہ ہے جو میرے پاس تیار ہے

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾
اور صور پھونکا گیا یہ ہے ڈرانے کا دن

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ
اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا اور

شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
ایک احوال بتانے والا تو اس دن سے بے خبر رہا اب ہم

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ
نے کھول دی تجھ پر سے تیری اندھیری سو آج تیری

الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِیْنُهٗ
نگاہ بڑی تیز ہے اور بولا اس کے ساتھ والا

هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾
فرشتہ یہ ہے جو میرے پاس حاضر تھا۔

سَآئِقٌ (چلانے والا جو پیچھے ہو) اسم فاعل ہے ۔س۔ و ۔ق سَوْقٌ چلانا ۔ شَهِیْدٌ گواہ ۔ غِطَآءٌ (پردہ جو کسی چیز کو ڈھک لے) مادہ غ ۔ ط ۔ و حَدِیْدٌ تیز حِدَّةٌ (تیزی سے) عَتِیْدٌ (تیار ۔ حاضر) صفت کا صیغہ ہے۔ ع ۔ت ۔ د سے عَتَادٌ (تیار ہو جانا) یا تیار سامان ؛

ارشاد ہے کہ جب انسان کو موت آگئی اس کی دنیا کی زندگی ختم ہوئی ، اس کے بعد جب وقت آئے گا تو صور میں پھونک ماری جائے گی ۔ اس وقت سب لوگ جہاں بھی ہوں گے پھر زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ ہولناک دن شروع ہو جائے گا جس سے اللہ کے نبی اور رسول اور کتابیں سب ڈراتے چلے آئے ہیں ۔ ہر شخص میدانِ قیامت کی طرف دوڑتا چلا جائے گا ۔ اس طرح کہ ایک فرشتہ پیچھے سے ہانکتا ہوگا اور دوسرا اس کا اعمال نامہ لیے اس کے ساتھ ہوگا ۔ جس میں اس کے چھوٹے بڑے سارے کام لکھے ہوں گے ۔ اس وقت ہر شخص سے کہا جائے گا کہ تو دنیا کے دھندوں میں پھنس کر اس دن کو بھلا بیٹھا تھا ۔ تجھ کو ہمارے رسول اسی دن سے ڈراتے تھے مگر تو ان کی ایک نہ سنتا تھا ، اور اپنے کام سے کام رکھتا تھا ۔ تیری آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے تھے ، آج وہ پردے سب ہٹا دیے گئے اور تیری نگاہ تیز ہو گئی ۔ اب تجھے وہ دن اور اس کے ہولناک احوال نظر آ رہے ہیں ادھر وہ فرشتے جو دنیا میں ہر وقت اس کے ساتھ رہتے تھے ، اور جو کچھ وہ کہتا یا کرتا تھا اسے لکھتے جاتے تھے اور جن کا نام کرام کاتبین ہے ۔ اس کا اعمال نامہ اس کے سامنے لا حاضر کریں گے اور کہیں گے یہ تیرا کچا چٹھا ہے ، جو میرے پاس تیار اور موجود ہے ۔

Marfat.com

اللہ کا حکم

اَلْقِيَا - فِيْ جَهَنَّمَ - كُلَّ - كَفَّارٍ - عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾
ڈال دو تم دونوں جہنم میں ہر کفر کرنے والے ضدی

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾
تم دونوں ڈال دو دوزخ میں ہر ناشکرے مخالف

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ نِ الَّذِيْ
بھلائی سے روکنے والے حد سے نکل جانے والے شبہ ڈالنے والے کو جس نے

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ نِ الَّذِيْ
نیکی سے روکنے والے حد سے بڑھ جانے والے کو شبہ ڈالنے والے کو

جَعَلَ - مَعَ اللّٰهِ - اِلٰهًا - اٰخَرَ - فَاَلْقِيٰهُ
ٹھہرایا اللہ کے ساتھ معبود دوسرا پس ڈال دو تم اسے

جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ
جس نے اللہ کے ساتھ اور کا پوجنا ٹھہرایا سو ڈال دو

فِي الْعَذَابِ - الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ - قَرِيْنُهٗ
میں عذاب سخت بولا ساتھی شیطان اس کا

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ
اس کو سخت عذاب میں بولا اس کا ساتھی شیطان

رَبَّنَا - مَآ - اَطْغَيْتُهٗ - وَلٰكِنْ - كَانَ -
اے رب ہمارے نہیں سرکش کیا میں نے اسے اور لیکن تھا وہی

رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ
اے ہمارے رب میں نے اسے شرارت میں نہیں ڈالا پر

فِيْ - ضَلٰلٍ - بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾
گمراہی میں دور پڑا ہوا۔

فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾
یہ تمہارا راہ کا بھولا ہوا دور پڑا ہوا۔

عَنِيْدٌ (ضدی) صفت کا صیغہ ہے، ع ۔ ن ۔ د سے عناد کے معنی جان بوجھ کر ٹھیک بات کی مخالفت کرنا۔ مَنَّاعٍ (روکنے والا) مبالغہ کا صیغہ ہے م ۔ ن ۔ ع منع کے معنی روکنا مُعْتَدٍ (حد سے نکل جانے والا) اسم فاعل ہے۔ اِعْتِدَاءٌ سے جس کا مادہ ع ۔ د ۔ د ہے عَدَّ کے معنی دوڑنا۔ اعتداءٌ دوڑتے ہوئے حد سے آگے بڑھ جانا۔ مُرِيْبٌ (شک وشبہ پیدا کرنے والا) اسم فاعل ہے ــــ اِرَابَةٌ سے جس کا مادہ ر ۔ ی ۔ ب ہے، ریب کے معنی شبہ اور شبہ میں پڑنا۔ اِرَابَةٌ اس کا متعدی ہے۔ یعنی دوسرے کو شبہ میں ڈالنا۔ اَطْغَيْتُ (شریر بنانا) ماضی کا صیغہ ہے۔ اِطْغَاءٌ سے جس کا مادہ ط ۔ غ ۔ ی ہے۔ طُغْيَانٌ انکار میں بڑھ جانا۔ اِطْغَاءٌ اس کا متعدی ہے، دوسرے کو انکار پر آمادہ کرنا۔

ارشاد ہے کہ جب فرشتے ہر ایک کے سامنے اس کا نامۂ اعمال رکھ دیں گے اور مجرم جرم کا اقبال کر لیں گے تو دو فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ایسے لوگوں کو جو دنیا میں ہمارا انکار کرتے رہے، دھاندلی پر کمر باندھ لی، نیک کام سے روکتے رہے، شرارت میں حد سے بڑھ گئے، لوگوں کو شک وشبہ میں ڈالتے رہے اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی معبود ٹھہراتے رہے، دوزخ میں جھونک دو۔ یہ کم بخت سخت عذاب کے قابل ہیں۔ یہ اقبالی مجرم عرض کرے گا کہ مجھے تو شیطان مردود نے بہکایا۔ جو ہر دم میرے دم کے ساتھ لگا رہتا تھا۔ شیطان کہے گا کہ اے ہمارے رب میں نے اس شخص پر زبردستی نہیں کی تھی کہ برے کام کر اور شرارت کے لیے ہر وقت تیار رہ، یہ تو ایک اشارہ میں خود ہی جھٹ پٹ راستہ سے الگ ہٹ گیا اور بھٹکتے بھٹکتے بہت دور نکل گیا اور بلانے والوں کی ایک نہ سنی۔

Marfat.com

دونوں پر ڈانٹ پڑے گی

قَالَ - لَا تَخْتَصِمُوْا - لَدَیَّ - وَقَدْ - قَدَّمْتُ
فرمائے گا مت جھگڑو میرے سامنے حالانکہ تحقیق پہلے ہی بھیج چکا ہوں

اِلَیْکُمْ - بِالْوَعِیْدِ (۲۸) مَا - یُبَدَّلُ - الْقَوْلُ
تمہاری طرف ڈراوا نہیں بدلی جاتی بات

لَدَیَّ - وَ - مَآ - اَنَا - بِظَلَّامٍ - لِّلْعَبِیْدِ (۲۹) ع
میرے ہاں اور نہیں میں ظلم کرنے والا بندوں پر

یَوْمَ - نَقُوْلُ - لِجَهَنَّمَ - هَلِ - امْتَلَاْتِ - وَ
جس دن ہم کہیں گے دوزخ سے کیا بھر گئی تو اور

تَقُوْلُ - هَلْ - مِنْ - مَّزِیْدٍ (۳۰) وَاُزْلِفَتِ
وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے اور قریب لائی جائے گی

الْجَنَّةُ - لِلْمُتَّقِیْنَ - غَیْرَ - بَعِیْدٍ (۳۱)
جنت پرہیزگاروں کے لیے کہ دور نہ رہے گی

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ
فرمایا میرے پاس جھگڑا نہ کرو میں تو تمہیں پہلے ہی

اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ (۲۸) مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ
عذاب سے ڈرا چکا تھا میرے پاس بات نہیں

لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (۲۹) ع ۲ ۱۴ ۱۶
بدلتی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ
جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی چکی اور

تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ (۳۰) وَاُزْلِفَتِ
وہ بولے گی کچھ اور بھی ہے اور بہشت ڈرنے

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ (۳۱)
والوں کے لیے نزدیک لائی جائے گی دور نہیں ہوگی۔

تَخْتَصِمُوْا (جھگڑا مت کرو) نہی کا صیغہ ہے۔ اِخْتِصَامٌ سے جس کا مادہ خ۔ص۔م ہے۔ خصم کے معنی دوسرے کو بات میں دبا لینا۔ اِخْتِصَام باہم ایک دوسرے کو بات میں دبانے کی کوشش کرنا۔ قَدَّمْتُ (پہلے ہی بھیج دیا میں نے) ماضی کا صیغہ ہے تقدیم سے جو ق۔د۔م سے بنا ہے۔ قدوم کے معنی آگے بڑھانا۔ پہلے ہی بھیج دیا۔ اِمْتَلَاْتِ (بھر گئی تو) ماضی کا صیغہ ہے، اِمْتِلَاءٌ جو م۔ل۔ء سے بنا ہے۔ مِلْءٌ کے معنی بھرنا۔ اِمْتِلَاءٌ بھر جانا۔

ارشاد ہے کہ جب آدمی اور شیطان دو بدو ہوں گے اور ایک دوسرے پر الزام رکھنے کی کوشش کریں گے تو اللہ ارشاد فرمائے گا۔ میرے سامنے آپس میں جھگڑا مت کرو۔ میں تو تمہارے پاس پہلے ہی دنیا میں رسول اور کتاب بھیج کر آج کے دن کے عذاب سے ڈرا چکا ہوں۔ آج وہی ہوگا جو میں نے اپنی کتاب میں کہہ دیا تھا۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔ جو کہہ دیا وہی ہو کر رہنا ہے اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جو کرے گا وہ بھرے گا۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ لوگو اس دن کو یاد کرو جب دوزخ سے پوچھا جائے گا کیا تو بھر چکی اور وہ کہے گی، کہ اور کچھ ہے تو لاؤ۔ میرے اندر ڈال دو۔ ادھر جنت پرہیزگاروں سے بالکل قریب کر دی جائے گی اور دور نہ رہے گی۔

Marfat.com

جنّت اور جنّت والے

هٰذَا - مَا - تُوْعَدُوْنَ - لِكُلِّ - اَوَّابٍ
یہ ہے وہ جو تم سے وعدہ کیا گیا تھا واسطے ہر جھکنے والے
حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ - خَشِيَ - الرَّحْمٰنَ - بِالْغَيْبِ
نگہداشت کرنے والے کے جو ڈرا رحمٰن سے بے دیکھے
وَ - جَآءَ - بِقَلْبٍ - مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ نِ ادْخُلُوْهَا
اور آیا لے کر ایک دل رجوع ہونے والا داخل ہو اس میں
بِسَلٰمٍ - ذٰلِكَ - يَوْمُ - الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ
ساتھ امن کے یہ ہے دن ہمیشگی کا واسطے ان کے ہے
مَّا - يَشَآءُوْنَ - فِيْهَا - وَلَدَيْنَا
جو چاہیں وہ اس کے اندر اور ہمارے پاس
مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾
اور زیادہ ہے

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ
یہ ہے جس کا تم سے وعدہ ہوا تھا ہر ایک رجوع کرنے والے
حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
یاد رکھنے والے کے واسطے جو ڈرا رحمٰن سے بن دیکھے
وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ نِ ادْخُلُوْهَا
اور دل لایا رجوع کرنے والا چلے جاؤ اس میں
بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ
سلامت یہ ہے دن ہمیشہ رہنے کا وہاں ان کے
مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
واسطے ہے جو چاہیں اور ہمارے پاس
مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾
زیادہ بھی ہے۔

حفیظ نگہداشت کرنے والا، اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کے حکم یاد رکھتا ہے اور انھیں پابندی کے ساتھ پورا کرتا ہے، مُنِيْبٌ (رجوع کرنے والا) اسم فاعل ہے۔ اِنَابَةٌ سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر بات میں ہر وقت اللہ ہی کی طرف رجوع رہتا ہے اور یہی معنی توبہ کے بھی ہیں جس کا مطلب ہے جہاں کوئی خطا ہوئی وہیں اللہ کی طرف رجوع کیا اور اس سے معافی مانگی۔ سَلَامٌ چین۔ امن امان، حاصل مصدر ہے یعنی وہ ہر حالت میں بے چینی سے بچے رہنے کے یقین سے پیدا ہوتی ہے۔

ارشاد ہے کہ جو لوگ دنیا میں احتیاط سے رہتے تھے اور گناہوں سے بچ بچ کر چلتے تھے، آخرت میں جنت ان کے قریب لائی جائے گی اور ان میں اور جنت میں کچھ فاصلہ نہ رہے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا لو دیکھو یہ ہے وہ جنت جس کا تم سے قرآن میں وعدہ کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ یہ ان لوگوں کے لیے تیار ہے، جو ہر وقت اللہ ہی کا خیال رکھتے ہیں اور اس کے حکموں کو یاد رکھتے اور پابندی کے ساتھ بجا لاتے ہیں، اب جاؤ امن چین کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ یہ دن ایسا ہے کہ جس میں جسے جنت مل گئی، وہ اس میں ہمیشہ رہنے کا حقدار ہو گیا، جو وہاں گیا وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ نہ کبھی اس میں سے نکالا جائے گا اور نہ اکتا کر خود نکلنا چاہے گا۔ کیونکہ اس میں اس کو ہر چیز ملے گی، جس کی وہ خواہش کرے گا۔ پھر وہ کہیں اور جانے کا نام کیوں لینے لگا۔ اور جب اسے یقین ہو جائے گا کہ یہاں سے اسے نکالا بھی نہ جائے گا تو پھر اس کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہے۔ اس کے بعد یقین دلایا جاتا ہے کہ یہ جنت تو تمہارے لیے ہی ہے لیکن ہمارے پاس اس کے علاوہ اور بھی ہے۔ جو ہم عنایت کریں گے اس سے جو خوشی ہو گی اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

پہلے لوگ

وَ۔کَمْ۔اَهْلَكْنَا۔قَبْلَهُمْ۔مِّنْ قَرْنٍ۔هُمْ
اور بہت سے ہلاک کر چکے ہم پہلے ان سے پہلے زمانے والے کہ جو
اَشَدُّ۔مِنْهُمْ۔بَطْشًا۔فَنَقَّبُوْا۔فِی الْبِلَادِ
سخت تھے ان سے پکڑ میں۔ پس بھاگ دوڑ کرنے لگے شہروں میں
هَلْ۔مِنْ۔مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ۔فِیْ۔ذٰلِكَ
کیا ہے کوئی جائے پناہ تحقیق اس کے اندر
لَذِكْرٰى۔لِمَنْ۔كَانَ۔لَهٗ۔قَلْبٌ۔اَوْ۔
البتہ یاد دہانی ہے واسطے اس کے کہ ہے جس کے لیے دل یا
اَلْقَى۔السَّمْعَ۔وَ۔هُوَ۔شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾
لگا دے کان اور ہو وہ حاضر دل والا

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ
اور ہم ان سے پہلے کتنی جماعتیں تباہ کر چکے ہیں جن کی
اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ
قوت ان سے زبردست تھی پھر لگے شہروں میں کریدنے
هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
کہ کہیں بھاگ جانے کا ٹھکانہ ہے اس میں
لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ
سوچنے کی جگہ ہے اس کو جس کے اندر دل ہے یا
اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾
جو کوئی کان لگائے دل لگا کر

نَقَّبُوْا (ڈھونڈا، جستجو کی انھوں نے) ماضی کا صیغہ، تَنْقِيْبٌ سے جس کا مادہ ن۔ق۔ب ہے معنی کھودنا تنقیب بہت زور سے تلاش کرنا، اَلْقٰى ڈال دے۔ ماضی ہے اِلْقَاءٌ سے جس کا مادہ ل۔ق۔ی لِقَاءٌ۔ ملنا۔ اِلْقَاءٌ ملا دینا۔ ڈالنا۔ اَلْقَى السَّمْعَ ڈالے کان۔ یعنی کان لگا دے۔

ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو ان لوگوں کے حال سے سبق حاصل کرنا چاہیے جو ان سے پہلے گزرے اور خوب غور سے سوچنا چاہیے کہ انھوں نے کیا کیا اور جو کچھ کیا اس کا نتیجہ کیا ہوا اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے بہت سی قوموں کو ان سے پہلے تباہ کر دیا وہ ان سے زیادہ طاقتور لوگ تھے اور دوسروں پر بہت زور سے حملہ کرتے تھے۔ اور ان میں دوسروں کو دبا لینے کی ان سے کہیں زیادہ قوت تھی، وہ اپنے آگے کسی کی نہ سنتے تھے، انھوں نے رسولوں کے کہنے کی بھی پروا نہ کی اور سمجھے کہ یہ بھی معمولی لوگ ہیں اور ہمیں دبا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے ان پر بھی ظلم و ستم کرنے پر کمر باندھی یہ نہ سمجھے کہ یہ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے ہیں اور انھیں سمجھانے آئے ہیں کہ یہ ظلم و ستم چھوڑ دو اور اللہ کے فرمانبردار بندے بن کر دنیا کی زندگی بسر کرو۔ آخر وہ کسی طرح نہ مانے تو ہم نے ان پر اپنا عذاب بھیجا اور انھوں نے گھبرا کر چاروں طرف ٹٹولنا شروع کیا کہ کہیں کوئی بھاگ کر بچنے کی جگہ مل جائے تو جان بچائیں۔ لیکن اللہ سے بچ کر بھاگنے کی جگہ کہاں ملنی تھی۔ چنانچہ سب کے سب تباہ ہوئے۔ یہ بے وقوف اللہ کے آگے جھک جاتے تو ان کو دنیا میں اتنی سخت سزا نہ بھگتنی پڑتی اور آخرت کے صدموں سے بھی بچ جاتے، ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو دل رکھتے ہیں یا کان لگا کر توجہ سے سنتے ہیں بڑی نصیحت ہے، جو نہ مانیں گے وہ پچھتائیں گے۔

Marfat.com

اللہ کی عبادت

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
اور البتہ تحقیق بنایا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ہے
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا
ان دونوں کے اندر چھ دن میں اور نہ چھوا ہمیں
مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
کسی قسم کی تکان نے پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
اور پاکی بیان کر ساتھ خوبی رب اپنے کے پہلے نکلنے سے
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾
سورج کے اور پہلے ڈوبنے کے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا
کے بیچ میں ہے چھ دن میں اور ہم کو کچھ تکان
مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
نہیں ہوئی سو تو سہتا رہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اور
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
پاکی بول اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ سورج نکلنے سے
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾
پہلے اور ڈوبنے سے پہلے

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دن میں، اس کا ذکر پہلے کئی جگہ مثلاً سورۃ الاعراف وغیرہ میں گزر چکا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ رفتہ رفتہ بنے۔ لُغُوْب (تھک کر چور ہو جانا) مصدر ہے ل۔ غ۔ ب سے کسی کام کے بعد تھک کر نڈھال ہونا۔

ارشاد ہے کہ انسان کا اس دنیا میں بس یہی کام ہے کہ اللہ کو پہچانے اور اس کی بندگی میں لگ جائے جو اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کام میں لگ گئے انھوں نے اپنی تباہی کا سامان کر لیا۔ انسان کی پچھلی تاریخ اس کی گواہ ہے بڑے بڑے سورما، بڑے بڑے سرکش یہاں گزرے جو سمجھتے تھے کہ بس ہم ہی ہم ہیں جو چاہیں کریں، کوئی ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتا، یہ لوگ کچھ دن پھولے پھلے۔ بہت کچھ سیکھا بہت کچھ کیا۔ لیکن جو سیکھنا اور کرنا تھا، وہی نہ سیکھا اور نہ کیا۔

پہلی آیتوں میں کہا جا چکا ہے کہ اپنے سے پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرو اور ان کی سی سرکشی اختیار نہ کرو۔ آخر اللہ کا پہچاننا کیا مشکل ہے۔ اس کی قدرت کو دیکھو۔ یہ آسمان اور زمین تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ آخر یہ کس نے بنائے۔ خود نہیں سوجھتا تو لو ہم بتاتے ہیں کہ یہ ہم نے بنائے اور چھ دن میں مکمل کیے لیکن اس کی وجہ سے ہمیں ذرا بھی تکان نہ ہوئی۔ یہود و نصاریٰ وغیرہ کا یہ خیال غلط ہے کہ اللہ نے چھ دن کام کیا اور ساتویں دن (نعوذ باللہ) تھک کر آرام کیا۔ ان لوگوں کی باتیں صبر سے سنتے جاؤ لیکن اپنے کام سے غافل مت ہو۔ وہ کام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں مصروف ہو جاؤ اور سورج نکلنے سے پہلے اور پھر غروب ہونے سے پہلے خاص طور پر اس کا ذکر کرو اور اس کی اچھی صفتیں یاد کرو اور کہو کہ وہ ہر عیب سے پاک ہے اور ساری خوبیوں کا مالک ہے۔

85923

Marfat.com

قیامت آنی ہے

وَمِنَ - الَّيْلِ - فَسَبِّحْهُ - وَ - اَدْبَارَ
اور رات کے کچھ حصہ میں پس پاکی بیان کر اس کی پیچھے

السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ - يَوْمَ - يُنَادِ - الْمُنَادِ
نماز کے اور کان لگا کر سن ایک دن آئے گا کہ پکارے گا پکارنے والا

مِنْ مَّكَانٍ - قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ - يَسْمَعُوْنَ
جگہ سے قریب کی جس دن سنیں گے

الصَّيْحَةَ - بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ - يَوْمُ
چیخ سچ مچ وہ ہوگا دن

الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا - نَحْنُ - نُحْيٖ - وَنُمِيْتُ
نکل پڑنے کا بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں

وَاِلَيْنَا - الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾
اور طرف ہمارے لوٹنا ہے

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ
اور کچھ رات میں اس کی پاکی بیان کر پیچھے

السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ
سجدہ کے اور کان رکھ جس دن پکارنے والا پکارے

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ
نزدیک کی جگہ سے جس دن چنگھاڑ

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ
سنیں گے تحقیق وہ ہے دن

الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ
نکل پڑنے کا ہم ہی جلاتے اور مارتے

وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾
اور ہم تک ہے سب کو پہنچنا۔

اَدْبَارَ السُّجُوْدِ (بعد سجدہ کرنے یعنی نماز پڑھنے کے) اَدْبَارٌ - دُبُرٌ کی جمع ہے، دُبُرٌ کے معنی پیچھے کے ہیں، سُجُوْدٌ مصدر ہے۔ سجدہ کرنا۔ نماز پڑھنا۔ اس سے مراد ہے، فرض نماز پڑھ کر ذکر کرنا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار اور ایک بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر کہے اس کے گناہ صغیرہ بخش دیے جاتے ہیں، پہلے ارشاد ہوا کہ سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھو جس میں فجر کی نماز اور ظہر و عصر کی نمازیں آگئیں ؛

اس آیت میں ارشاد ہے کہ رات کا کچھ حصہ بھی نماز میں گزارو۔ اس میں مغرب اور عشا کی نمازیں آگئیں اور نماز کے بعد اللہ کی تسبیح اور حمد و ثنا کیا کرو۔ جس کا طریقہ اوپر بیان ہوا ؛

اس کے بعد قیامت کے آنے کا ذکر ہے کہ اے انسان کان لگا کر سن۔ ایک دن ہمارا فرشتہ صور پھونکے گا اور ہر شخص اس کی چیخ کو ایسے سنے گا جیسے کہ اس کے پاس ہی سے آواز آ رہی ہے اور یہ آواز سچ مچ کی ہوگی جس کا مطلب ہر ایک یہ سمجھے گا کہ اے انسان اٹھ کھڑے ہو۔ آج کا دن باہر نکل کھڑے ہونے کا ہے۔ یاد رکھو یہ سب کچھ اسی طرح ہو کر رہے گا۔ پس یقین کرو کہ ہم ہی نے پہلی بار زندہ کیا اور ہم ہی ماریں گے اور مرنے کے بعد ہم ہی پھر تم سب کو دوبارہ زندہ کریں گے اور تم سب جہاں بھی ہوگے اٹھ کر باہر میدان میں نکل کھڑے ہوگے اور پھر فرشتے سب کو للکارتے ہوئے ہمارے دربار میں سامنے لاکر حاضر کر دیں گے، اور تم سب لوٹ کر ہمارے پاس آ جاؤ گے ؛

Marfat.com

جو ڈرتا ہو اُسے سُنا دو

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ
جس دن زمین پھٹ کر وہ سب نکل پڑیں دوڑتے ہوئے
ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ
یہ اکٹھا کرنا ہم کو آسان ہے ہم
اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ
خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور تو ان پر زور
عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ
کرنے والا نہیں ہے سو تو قرآن سے اسے سمجھا
مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۳
جو میرے ڈرانے سے ڈرے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۔ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

جَبَّار (قوت سے دبانے والا) مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ج۔ ب۔ ر سے جَبْرٌ کے معنی دبانا۔ جَبَّارٌ وہ جو مار مار کر سیدھا کرے۔ اور زبردستی منوائے ؂

وَعِيْدٌ (ڈراوا، دھمکی) اصل میں وَعِيْدِیْ ہے۔ یعنی میری دھمکی سے۔ وقف کی وجہ سے ی گر گئی۔

ارشاد ہے کہ اس دن کو ہرگز مت بھولو جس دن زمین پھٹ پڑے گی اور سب مردے اس کے اندر سے زندہ ہو کر نکل کھڑے ہوں گے۔ اللہ عزوجل سب کو اپنے سامنے اکٹھے ہونے کا حکم دے گا اور وہ سب دوڑتے ہوئے حشر کے میدان کی طرف جھپٹیں گے ؂

ارشاد ہے کہ یہ سب کو سمیٹ کر ایک جگہ اکٹھا کر دینا ہمارے لیے کچھ مشکل نہیں بڑی آسان بات ہے۔ ہم سارے اگلے پچھلے لوگوں کو گھیر کر ایک جگہ جمع کر دیں گے۔ جو لوگ قیامت کے دن اور اللہ کے سامنے اکٹھے ہو کر حاضر ہونے کا انکار کرتے ہیں، انھیں باتیں بنانے دو، ان کی ساری باتیں ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کا معاملہ ہمارے ساتھ ہے۔ ہم ان سے اچھی طرح نمٹ لیں گے۔ تم کو ہم نے ان پر زبردستی کرنے کے لیے نہیں بھیجا۔ تمھارا فرض یہ نہیں ہے کہ ان کو مار مار کر سیدھا کرو اور اپنی بات منوا کر چھوڑو۔ تمھارا کام اچھی طرح سمجھا کر کہہ دینا ہے کوئی سنے یا نہ سنے، مانے یا نہ مانے۔ اس لیے تم بس اتنا کرو کہ جو ہماری ان سزاؤں سے ڈرتا ہو جو ہم نے منکروں کے لیے بیان کی ہیں اسے قرآن پڑھ پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دو۔ تاکہ وہ ان سے بچنے کا سامان کر لے ؂

Marfat.com

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی (۵۱) اکیاونویں سورت ہے اور مکہ کے قیام کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ قرآن مجید ان باقاعدہ باتوں کی طرف توجہ دلاکر جو اس دنیا میں ہو رہی ہیں، ان سے انسان کو وہ نتیجے نکالنا سکھاتا ہے جن پر اس کے تمام کاموں کی بنیاد ہونی چاہیے، یہ نتیجے وہ تین بڑے اصول ہیں جن پر اسلام کا دارومدار ہے اور جن کو ہر رسول اپنے اپنے زمانہ میں مناسب طریقے سے بتانے چلے آئے ہیں یعنی توحید، رسالت اور قیامت، سارے جہان کا بنانے والا اور قائم رکھنے والا ایک اللہ ہے، اس نے انسان کی ہدایت کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رسول دنیا میں بھیجے۔ جن میں سے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہر انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگا اور دنیا میں جو اس نے کیا ہے، اس کا پھل پائے گا۔ اس کو معاد کہتے ہیں، اس سورت میں اسی کی طرف توجہ دلائی ہے ؂

ارشاد ہے کہ تم نے ہواؤں کے چلنے پر کبھی غور نہیں کیا۔ جب خشکی اور گرمی بڑھ جاتی ہے تو پہلے آندھیاں آتی ہیں، اور گرد و غبار ادھر ادھر اڑاتی ہیں، پھر یہی ہوائیں پانی سے بھرے بادل اٹھالاتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ چل کر انہیں جگہ جگہ لے جاتی ہیں، اور ادھر ادھر اللہ کے حکم کے مطابق بارش برساتی ہیں، اس سے سمجھو کہ جیسے ہواؤں کے چلنے کا ایک مقصد ہے اسی طرح انسان کی اس دنیا کی زندگی کا بھی مقصد ہے اس کے کاموں کے نتیجے ایک دن نکلیں گے اور انصاف کے ساتھ ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا، اور جس نے یہ ہر جگہ ہوائیں چلائیں جالدار راستوں والا آسمان بنایا ہے، وہی قیامت کے دن انسان کی قسمت کا فیصلہ کرے گا، قیامت کا انکار وہی کریں گے جو بدنصیب ہیں، یہ اپنی اٹکلیں چلاتے ہیں اور رسول اور قرآن کے کہنے کا یقین نہیں کرتے، اگر تم میں خود اتنی عقل نہیں کہ قیامت کو سمجھو۔ تو سنو کہ بدکار لوگوں کو اس دن دوزخ میں ڈالا جائے گا اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ ان شرارتوں کی سزا ہے جو تم نے دنیا میں کیں اور جنھوں نے دنیا میں نیک کام کیے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے، وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں اور اپنے مال کا ایک حصہ مفلسوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے میں خرچ کرتے ہیں، آسمان اور زمین کی ساری نشانیاں اور خود انسان کے اندر کی نشانیاں یہی بتاتی ہیں کہ یہ کارخانہ ایک دن ختم ہوگا اور قیامت قائم ہوگی اور سارے رسولوں نے بھی یہی بتایا ہے جنھوں نے ان کی بات نہ مانی۔ وہ تباہ ہوئے اللہ نے اپنے رسولوں کی مدد کی اور ان کے نہ ماننے والوں کو تباہ کیا۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کیسا اللہ کا فضل ہوا اور نافرمانیوں کی وجہ سے قوم لوط کی کیا گت بنی۔ اسی طرح عاد، ثمود اور نوح کی قوم بھی نافرمانی کرکے تباہ ہوئی۔ تمھیں آفتوں سے بچنا ہے۔ تو یقین کرو کہ یہ آسمان اور زمین ایک اللہ نے بنائے اور قسم قسم کی ملتی جلتی چیزیں پیدا کیں۔ تم اس کی پناہ لو اور کسی طرف مت جھکو۔ شرک مت کرو۔ اللہ کا انکار مت کرو۔ وہی تمھیں رزق دیتا ہے اور تم سے بس یہی چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کرو، وہ تمھاری چیزوں کا محتاج نہیں، جو اسے نہ مانے گا اسے وہی سزا ملے گی جو پہلے منکروں کو ملی۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہوا اور بارش

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾
قسم ان ہواؤں کی جو بکھیرتی ہیں اڑا کر پھر اٹھانے والی ہیں بوجھ کو

فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾
پھر چلنے والی نرمی سے پھر بانٹنے والی حکم سے

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّیْنَ
بیشک جو تم سے وعدہ کیا ہے سو سچ ہے اور بیشک انصاف ہونا

لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِیْ
ضروری ہے قسم ہے جال دار آسمان کی تم ایک جھگڑے

قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾
کی بات میں پڑے ہو جس سے وہی باز آئے گا جو پھیرا گیا ہے

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾
قسم ان ہواؤں کی جو بکھیرتی ہیں اڑا کر پھر اٹھانے والیوں کی بوجھ کو

فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾
پھر چلنے والیاں نرمی سے پھر بانٹنے والیاں حکم کے مطابق

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّیْنَ
تحقیق جو وعدہ کیا گیا ہے تم سے البتہ سچ ہے اور تحقیق انصاف

لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِیْ
البتہ ہونے والا ہے قسم آسمان جال والے کی تحقیق تم البتہ پیچ

قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾
ایک بات کے پڑے ہو جو اختلاف والی ہے پھرتا ہے اس سے وہی جو پھیرا گیا۔

الذّٰرِیٰت اڑا کر بکھیرنے والیاں، ذَارِیَۃٌ کی جمع ہے جو ذ ۔ ر ۔ و سے اسم فاعل مؤنث ہے۔ ذَرْوٌ اس کا مصدر ہے جو بعد میں مفعول مطلق کے طور پر مذکور ہے ذَرْوٌ کے معنی ہیں، اڑا کر پھیلا دینا۔ یہاں جو چار صفتیں مذکور ہیں ان کا موصوف الرّیاح ہے جو یہاں مقدر ہے حُبُکٌ راستے، حُبِیْکَۃٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی راستہ کے ہیں ذَاتِ الْحُبُكِ جالدار راستوں والا یعنی جس میں سیاروں وغیرہ کے بے شمار ادھر ادھر خوشنما راستے بنے ہوئے ہیں۔

ارشاد ہے کہ ہواؤں کو دیکھتے ہو کہ تیزی کے ساتھ گرد و غبار اڑا کر ادھر ادھر بکھیرتی ہوئی چلنے لگتی ہیں، پھر پانی سے بھرے بوجھل بادل اٹھاتی ہیں، اور اس کے بعد آہستہ آہستہ چل کر انھیں ادھر ادھر لے جاتی ہیں اور جگہ جگہ اللہ کے حکم کے مطابق مینہ برساتی ہیں، یہ سب کام وہ ایک معین نظام اور مقررہ قاعدہ کے مطابق انجام دیتی ہیں اس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ سب باتیں جو دنیا کے شروع سے لے کر آخر تک کی بابت بتائی جاتی ہیں سب سچی ہیں اور یہاں کی ساری چہل پہل اور کارروائیوں کا ایک دن انجام ظاہر ہوگا۔ یعنی قیامت قائم ہوگی اور انسان کو اس کے اعمال کی جزا سزا دی جائے گی۔ یہ آسمان جس پر ستاروں کا جال بچھا ہوا ہے اور آپس میں گتھے متھے روشن راستے بنے ہوئے نظر آتے ہیں ایک دن ان کا رنگ بدلے گا اور کچھ اور ہی سماں بندھے گا۔ تم لوگوں نے قیامت کی بابت خواہ مخواہ آپس میں اختلاف پیدا کر رکھے ہیں یہ تو اسی سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر نظام کی ایک مقررہ قاعدہ کی بنا پر ابتدا ہوتی ہے اور پھر وہ ایک بات پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، جو گویا اس کی غرض تھی، دنیا کا نظام بھی ایسا ہی ہے یہ ایک دن ختم ہوگا اور اس کا نتیجہ ظاہر ہوگا۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو نصیبت کا پیٹا اور سچ مچ کا سر پھرا ہوگا۔

Marfat.com

قیامت کیا ہے؟

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ
برباد ہوں اٹکل چلانے والے وہ کہ ہیں وہ

فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ
غفلت میں بھول رہے پوچھتے ہیں کب ہے

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ
دن جزا کا وہ دن جبکہ وہ آگ کے اوپر الٹ

یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا
پلٹ کیے جائیں گے چکھو چالبازیاں اپنی یہ

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾
ہے کہ تھے تم جس کی جلدی کرتے

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ
مارے گئے اٹکل دوڑانے والے وہ جو

فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ
غفلت میں بھول رہے ہیں پوچھتے ہیں کب ہے

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ
انصاف کا دن جس دن وہ آگ پر الٹے سیدھے

یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا
پڑیں گے چکھو اپنی شرارت کا مزہ یہ ہے

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾
جس کی تم جلدی کرتے تھے۔

غَمْرَةٌ (منجدھار) ہر چیز کی سختی اور زیادتی - پانی کا بھنور - انتہا درجہ کی مشغولیت - یُفْتَنُوْنَ (الٹ پلٹ کیے جائیں گے) مضارع کا صیغہ ہے، ف - ت - ن سے - فَتْنٌ کے معنی، مبتلا کرنا یا ہونا فتنۃ بھی اسی سے بنا ہے، دھوکا، فریب، شرارت، یہاں اس سے مراد ہے کہ وہ آگ میں بری طرح جھونکے جائیں گے، خَرّٰصُوْنَ (اٹکل کرنے والے) خَرّٰصٌ کی جمع ہے، جو خ - ر - ص سے مبالغہ کا صیغہ ہے، خَرْصٌ کے معنی اندازہ کرنا - خرّاصٌ وہ شخص جو یقینی بات کے مقابلہ میں اپنی گھڑی ہوئی بے سند بات پر اڑا رہے ؛

مکہ کے کافر توحید کے مقابلہ میں شرک اور اللہ کی عبادت کے بدلے بتوں کی پوجا پیش کرتے تھے اور اپنی بات پر اتنے اڑے ہوئے تھے کہ شہر کے ناکوں پر اپنے آدمی بٹھا دیے تھے تاکہ باہر سے آنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے اور آپ کی بات سننے سے روکیں ؛

ارشاد ہے کہ یہ لوگ اپنے غلط اصول اور بے بنیاد باتوں کے چکر میں پھنس کر سچی اور کام کی باتوں کو بھول گئے ہیں۔ ان کو قیامت یاد دلائی جاتی ہے تو ہنس کر کہتے ہیں کہ کب آئے گی، وہ تمہاری قیامت۔ اللہ اللہ!! اس غفلت کا کیا ٹھکانا ہے۔ دنیا کے تھوڑے دن کے مزوں اور عیش و آرام کی خاطر ہمیشہ ہمیشہ کا دکھ اور عذاب سمیٹ رہے ہیں ان سے کہہ دو کہ سنو قیامت کا دن وہ ہوگا جس میں تمہیں دوزخ میں اٹھا کر پٹک دیا جائے گا اور تم اس میں بری طرح جلو گے۔ دکھ سے چلاؤ گے تو فرشتے کہیں گے یہ تو تمہاری اپنی کرتوتوں کی سزا اور شرارتوں کا بدلہ ہے۔ یہی وہ عذاب ہے جس کی تم دنیا میں جلدی کرتے تھے اور بے پروائی سے کہتے تھے کہ آنا ہے تو ابھی کیوں نہیں آ جاتا۔

Marfat.com

پرہیزگاروں کا انعام

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾
تحقیق بچ کر چلنے والے بیچ باغوں کے اور چشموں کے ہیں

اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا
لیتے ہیں جو دیا انھیں رب نے ان کے تحقیق وہ تھے

قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ کَانُوْا قَلِیْلًا
پہلے اس کے نیک کام کرنے والے تھے وہ کہ تھوڑا تھا

مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ
رات میں سے جو سوتے تھے اور ساتھ صبح کے

ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ
وقتوں کے وہ استغفار کرتے تھے اور ان کے مالوں میں

حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾
حق تھا واسطے سائل اور مفلس کے

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾
البتہ ڈرنے والے باغوں اور چشموں کے درمیان ہیں

اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا
لیتے ہیں وہ جو انھیں رب نے دیا اس سے پہلے وہ تھے

قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ کَانُوْا قَلِیْلًا
نیکی کرنے والے وہ تھے رات

مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ
کو تھوڑا سوتے اور تھے صبح کے وقتوں میں

ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ
معافی مانگتے اور ان کے مالوں میں

حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾
حصہ تھا مانگنے والوں کا اور ہارے ہوؤں کا۔

مَا یَھْجَعُوْنَ (سونا ان کا) مَا مصدریہ ہے مَا یَھْجَعُوْنَ کا مطلب ھُجُوْعُھُمْ ہے یعنی وہ ایسے تھے کہ ان کا رات کا سونا تھوڑا سا تھا کیونکہ وہ عبادت کے لیے اٹھتے تھے۔ سَائِل جو لوگوں کے آگے اپنی حاجت بیان کرے اور ان سے کچھ مانگے۔ مَحْرُوْم جو لوگوں سے مانگے نہیں، مگر محتاج ہو، یہ لوگ زکوٰۃ کے حق دار ہیں۔

ارشاد ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے آگے سر جھکایا اور جن باتوں سے اللہ نے منع کیا ہے انھیں اس کے ڈر سے چھوڑا یہ لوگ متقی ہیں۔ ان لوگوں کو قیامت کے دن بڑا انعام ملے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو رہنے کے لیے باغ دیے جائیں گے جن کے اندر جا بجا چشمے بہتے ہوں گے۔ اللہ اپنی نعمتیں انھیں دے رہا ہوگا اور وہ ان نعمتوں کو شکرگزاری کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے لے رہے ہوں گے۔ یہ لوگ کون ہوں گے؟ یہ وہ ہوں گے جو دنیا میں گناہوں اور فضول باتوں سے بچتے رہے۔ اور کہا کہ ان باتوں سے اللہ ناراض ہوتا ہے اس لیے ہم انھیں چھوڑتے ہیں وہ تماشوں اور تفریح گاہوں سے بھاگنے والے اور ان نیک کاموں کے اختیار کرنے والے ہوں گے جنھیں کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا، یہ لوگ وہ ہوں گے جو ساری رات سو کر غفلت میں نہیں گزارتے تھے، بلکہ نیند چھوڑ کر راتوں کو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور جب صبح کا وقت ہوتا تھا تو اللہ کی درگاہ میں اپنے گناہوں کے بخشے جانے کی دعائیں کرتے تھے اور ان کی کمائی کا ایک حصہ ان لوگوں کی مدد کے لیے نکال کر الگ رکھ دیا جاتا تھا، جو ضرورت سے تنگ آکر لوگوں سے مالی امداد مانگتے تھے اور ان لوگوں کے واسطے جو مانگنے کے لیے نکل تو نہیں سکتے تھے لیکن ویسے ضرورت مند اور مدد کے محتاج تھے۔

Marfat.com

اللہ کی نشانیاں

وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ
اور زمین میں نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور

فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ
خود اندر تمھارے کیا پس نہیں دیکھتے تم اور

فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
آسمان میں ہے روزی تمھاری اور جو وعدے کیے گئے تم

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
پس قسم رب کی آسمان اور زمین کے تحقیق وہ البتہ سچ ہے

مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع
مانند اس کے کہ تم بولتے ہو

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ
اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے واسطے اور

فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ
خود تمھارے اندر سو کیا تم کو سوجھتا نہیں اور

فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
آسمان میں ہے تمھاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا گیا

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
اور قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی کہ یہ بات حق ہے

مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۱ ۲۴ ۱۸
جیسے کہ تم بولتے ہو

پہلی آیتوں میں ارشاد ہوا کہ نہروں والے باغوں میں وہ لوگ جائیں گے جو برے کاموں سے دنیا میں بچتے رہے۔ راتوں کو کم سوتے اور صبح کو اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے اور اپنے مال کا ایک حصہ مانگنے والوں اور ضرورت مندوں کے لیے الگ رکھتے رہے۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ ان کا برے کاموں سے بچنا اور نیک کاموں میں لگے رہنا کسی دنیاوی غرض یا غلط معبودوں کی خاطر نہ تھا بلکہ وہ فقط اللہ عزوجل کی ناراضی کے ڈر سے برے کاموں سے بچتے تھے اور محض اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے نیک کاموں میں لگے رہتے تھے۔ معلوم ہوا کہ پرہیزگاری اور نیکوکاری جس سے جنت حاصل ہوتی ہے وہی ہے جو خالص اللہ کے لیے ہو ورنہ نام نمود اور دنیا کے فائدے حاصل کرنے کے لیے جو پرہیزگاری اور نیکوکاری ہوگی۔ وہ آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔ اور اگر یہ پوچھیں کہ اللہ کیا ہے اور کہاں ہے، تو سن لو کہ اللہ کو اس کی نشانیوں سے پہچان سکتے ہو، اس کی نشانیاں زمین اور آسمان میں سب جگہ پھیلی ہوئی ہیں، بلکہ خود تمھارے اپنے اندر موجود ہیں۔ مگر یہ نشانیاں انہی کے لیے ہیں جو یقین کرنے کے لیے تیار ہیں اور آنکھوں سے جو دیکھتے ہیں ان سے ٹھیک اور گہرا نتیجہ نکالتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی عقل سے انہی نتیجوں پر پہنچیں گے جو یہ قرآن حکیم انھیں بتا رہا ہے اور انھیں معلوم ہو جائے گا کہ جو کچھ زمین میں ہو رہا ہے اس کا حکم اوپر آسمان ہی سے اترا ہے۔ یہاں تک کہ رزق کا دار و مدار بھی نرا تمھاری کمائی اور محنت پر نہیں بلکہ اس کا انتظام بھی اوپر ہی سے ہوتا ہے۔ یہ باتیں کہ اللہ ایک ہے اور جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے ایسی ہی سچ اور واقعی ہیں جیسے تمھارا بولنا یعنی جیسے تمھیں اپنے بولنے میں شبہ نہیں ایسے ہی اس میں بھی شبہ کی گنجائش نہیں۔

Marfat.com

بھلوں اور بُروں کا ذکر

هَلْ - اَتٰىكَ - حَدِيْثُ - ضَيْفِ - اِبْرٰهِيْمَ
کیا آئی ترے پاس بات مہمانوں کے ابراہیم کی

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ - دَخَلُوْا - عَلَيْهِ
جو عزت والے تھے جب داخل ہوئے اس کے پاس

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ

فَقَالُوْا - سَلٰمًا ؕ قَالَ - سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ
پس کہا انھوں نے سلام کہا سلام یہ لوگ ہیں

فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ

مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ - اِلٰٓى - اَهْلِهٖ
اجنبی پس جلدی جلدی گیا طرف گھر والوں کے اپنے

مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

فَجَآءَ - بِ - عِجْلٍ - سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ
پھر آیا لے کر ایک بچھڑا گھی میں تلا پس قریب کیا اسے

فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ

اِلَيْهِمْ - قَالَ - اَلَا - تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾
ان کی طرف کہا کیا نہیں کھاتے تم

اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

رکھا کہا کیوں تم کھاتے نہیں

پہلے کہا گیا کہ اس دنیا کا سارا کارخانہ ایک روز درہم برہم ہو جائے گا اور انسان بھی سارے اپنی اپنی عمریں ختم کر کے یہاں سے چلتے بنیں گے۔ ہر انسان کو لازم ہے کہ دنیا کے واقعات پر غور کر کے سمجھے کہ وہ کس طرح باقاعدہ طور پر چل رہے ہیں۔ جو کچھ بھی یہاں ہو رہا ہے اس کا کچھ نہ کچھ نتیجہ آگے چل کر نکلنا ہے، کوئی کام بے نتیجہ نہیں ہوتا۔ ہواؤں کے چلنے ہی کو دیکھو یہ کبھی تیزی سے اور کبھی نرمی سے چلتی ہیں اور ان کا کام وقت پر بارش کا انتظام کرنا ہے۔ جب اس پر غور کرو گے تو ضرور سمجھ لو گے کہ انسان جو کچھ کام اس دنیا میں کر رہا ہے ان کا بھی ایک دن نتیجہ نکلے گا۔ قیامت قائم ہوگی اور انسان کے کاموں کی جانچ پڑتال کی جائے گی اچھوں کو انعام ملے گا اور بروں کو سزا دی جائے گی، اس جزا سزا کے نظام کا نمونہ دنیا میں بھی ایک حد تک قائم ہے تاکہ اس کو دیکھ کر قیامت کے دن کی جزا سزا کا یقین ہو جائے۔ اس کے لیے ابراہیم کے حالات سنو اور قوم لوط کا انجام یاد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک دن کچھ لوگ بطور مہمان کے آئے اور کہا سلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا اور یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ یہاں کے نہیں، کہیں باہر سے آئے ہیں جلدی جلدی گھر گئے کہ ان کے کھانے کا بندوبست کریں اور وہاں سے بچھڑے کا گوشت گھی میں تل کر ان کے آگے لا کر رکھا اور کہا کہ نوش فرمائیے۔ جب دیکھا کہ وہ کھاتے نہیں، تو ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں۔ معلوم ہوا کہ مہمان نوازی ایک اچھا کام ہے اور خوش خلقی کی نشانی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے رسول تھے اور لوگوں کو زبانی اچھے کاموں کی ترغیب دیتے تھے اور عملی طور پر خود اچھے کام کر کے دکھاتے تھے ؂

Marfat.com

خوش خبری

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ
پس دل میں چھپایا ان کی جانب سے ڈر بولے مت ڈر

وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ
اور خوشخبری دی اسے ایک لڑکے علم والے کی پس آئی

امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا
عورت اس کی پکارتی ہوئی پس پیٹا چہرہ اپنا

وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
اور بولی بڑھیا بانجھ بولے وہ

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ
ایسا ہی فرما دیا ہے رب تیرے نے تحقیق وہی ہے

الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾
حکمت والا جاننے والا

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ
پھر جی میں گھبرایا ان کے ڈر سے بولے تو مت ڈر

وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ
اور اس کو ایک لڑکے ہوشیار کی خوشخبری دی پھر سامنے

امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا
سے اس کی عورت بولتی ہوئی آئی پھر اپنا ماتھا پیٹا

وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
اور کہنے لگی بڑھیا بانجھ (جنے گی) وہ بولے

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ
تیرے رب نے یوں ہی کہا وہ جو ہے وہی

الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾
ہے حکمت والا خبردار

اَوْجَسَ (دل میں محسوس کیا) ماضی کا صیغہ ہے، ایجاس سے جو۔ ج۔ س سے بنا ہے وجس کے معنی چھپ جانا۔ ایجاس چھپانا۔ مراد یہ ہے کہ چپکے چپکے دل میں ان سے ڈرنے لگے کہ یہ کون لوگ ہیں جو کھاتے نہیں۔

صَرَّۃ (چیخ پکار) اس کا مادہ ص۔ ر۔ ۃ ہے، صَرَّۃ زور کی آواز۔ اسی سے صریر بنا ہے۔

ارشاد ہے کہ جب ان مہمانوں نے کہنے پر بھی نہ کھایا۔ تو ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ان کی طرف سے خوف پیدا ہوا۔ یہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے تھے، انسانوں کی شکل بنا کر آئے تھے، کہنے لگے کہ ہم سے ڈرو مت ہم تمہارے لیے خوش خبری لائے ہیں۔ تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بہت ہوشیار اور علم والا ہوگا۔

ان کی بیوی حضرت سارہ کہیں کونے میں کھڑی سن رہی تھیں، یہ سن کر کہ ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا چیختی چلاتی باہر آئیں، اور چہرہ پر زور سے ہاتھ مارا جیسے کہ عورتیں تعجب کے وقت مارا کرتی ہیں اور کہا کہ ہیں! ایک بڑھیا عورت سدا کی بانجھ کے ہاں لڑکا ہوگا۔

فرشتوں نے کہا کہ خیر یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے، یہ تو اللہ نے جو تیرا رب ہے ہمارے ہاتھ کہلا بھیجا ہے اس کی حکمتیں وہی جانے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر کام سے اور اس کے کرنے کے طریقے سے خوب واقف ہے۔

Marfat.com

فرشتوں کا اصل کام

قَالَ - فَمَا - خَطْبُكُمْ - اَيُّهَا - الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾
کہا پس کیا مقصد ہے تمہارا اے بھیجے جانے والو

قَالُوْٓا - اِنَّآ - اُرْسِلْنَآ - اِلٰى قَوْمٍ - مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
بولے تحقیق ہم بھیجا گیا ہے ہمیں ایک قوم کی طرف جو مجرم ہے

لِنُرْسِلَ - عَلَيْهِمْ - حِجَارَةً - مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾
تاکہ بھیجیں ہم اوپر ان کے پتھر مٹی کے

مُّسَوَّمَةً - عِنْدَ - رَبِّكَ - لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾
جس پر علامت بنی ہوئی ہے نزدیک رب تیرے کے واسطے حد سے گزرنے والوں کے

فَاَخْرَجْنَا - مَنْ - كَانَ - فِيْهَا - مِنَ
پس نکال لیا ہم نے جو تھا اس میں ایمان والوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا - وَجَدْنَا - فِيْهَا
میں سے پس نہ پایا ہم نے اس میں

غَيْرَ - بَيْتٍ - مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾
سوا ایک گھر کے مسلمانوں میں سے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾
بولا پھر کیا مطلب ہے تمہارا اے بھیجے ہوئو

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
وہ بولے ہمیں ایک گنہگار قوم پر بھیجا ہے

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾
کہ ہم ان پر مٹی کے پتھر چھوڑیں

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾
نشان پڑے ہوئے تیرے رب کے ہاں حد سے نکل چلنے والوں کے لیے

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ
پھر بچا نکالا ہم نے جو تھا وہاں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا
ایمان والا پھر ہم نے وہاں مسلمانوں کا ایک

غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾
گھر کے سوا کوئی گھر ہی نہ پایا۔

خَطْبٌ (مقصد، غرض) یہ لفظ سورۂ الحجر میں گزر چکا ہے۔ مُسَوَّمَةٌ (نشان لگے ہوئے) اسم مفعول ہے تسویم سے جو س - و - م سے بنا ہے۔ مَسُوْمَةٌ علامت اور نشان کو کہتے ہیں، اسی سے سِیْما بنا ہے جو سورۃ الفتح کے آخری رکوع میں گزرا۔ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ (پتھر مٹی کے) یعنی وہ مٹی کے سخت کنکر ہوں گے۔ پانی کے بنے ہوئے اولوں کے پتھر نہ ہوں گے۔ مُسْرِفِيْن حد سے نکل جانے والے) مسرف کی جمع ہے، وہ شخص جو حد سے نکل جائے، یہاں اس سے مراد لوط علیہ السلام کی قوم ہے جن کا قصہ کئی جگہ پہلے گزر چکا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے سوال کیا کہ تمہارا آنے کا یہاں اصل مقصد کیا ہے انھوں نے کہا کہ ہمیں ایک برا کام کرنے والی قوم کی طرف بھیجا گیا ہے، تاکہ ہم ان پر اوپر سے بڑے بڑے پتھر برسائیں جن پر اللہ کی طرف سے پہلے ہی نشان لگا دیا گیا ہے کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی فطری حدوں سے نکل جانے والوں کے تباہ کرنے کے لیے مقرر ہو چکے۔

آگے ارشاد ہے کہ جب قوم پر پتھراؤ ہوا تو اس سے پہلے ہم نے ایمان والوں کو حکم دے دیا کہ اس بستی سے باہر چلے جاؤ۔ لیکن اس شہر میں اللہ کے مقرر کیے ہوئے سیدھے راستہ پر چلنے والا ایک گھر کے سوا کوئی گھر نہ تھا اور یہ گھر لوط علیہ السلام کا تھا، جو اپنی قوم کو ہر طرح سمجھاتے تھے کہ اس بدکاری سے جو تم کرتے ہو باز آجاؤ۔ چنانچہ ان کو بچا لیا گیا۔

Marfat.com

نافرمان قومیں

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ
اور چھوڑ دی ہم نے اس کے اندر نشانی واسطے ان کے جو ڈرتے ہیں
الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ
عذاب دردناک سے اور موسیٰ کے قصہ میں نشانی ہے جبکہ
أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ
بھیجا ہم نے اسے فرعون کی طرف ساتھ سند
مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ
کھلی کے پس منہ موڑا اس نے اپنے بل پر اور کہا
سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ
یہ جادوگر ہے یا دیوانہ پس پکڑا ہم نے اسے
وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ
اور لشکروں کو اس کے پس ڈال دیا ہم نے انھیں دریا میں اور وہی
مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾
قابلِ ملامت تھا۔

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ
اور باقی رکھا ہم نے اس میں نشانی ان لوگوں کے لیے جو دردناک
الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ
عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰؑ کے حال میں نشانی
أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ
ہے جب بھیجا ہم نے اسے فرعون کے پاس سند
مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ
دے کر پھر اس نے اپنے زور پر منہ موڑ لیا اور بولا یہ
سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ
جادوگر ہے یا دیوانہ پھر ہم نے اسے اور اس کے
وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ
لشکروں کو پکڑا پھر ان کو دریا میں پھینک دیا اور الزام
مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾
اسی پر تھا۔

مُلِیْمٌ (ملامت زدہ) اسم فاعل ہے۔ اَلْاَمَۃُ سے جس کا مادہ ل۔ و۔ م ہے لوم اور ملامت دونوں کے معنی سرزنش کرنا، برا کہنا۔ اَلْاَمَۃُ کے معنی برا کہنا، جھڑکنا بھی ہے اور قابلِ ملامت کام کرنا بھی یہاں دوسرے معنی مراد ہیں مُلِیْمٌ قابلِ ملامت جو ایسا کام کرے جس پر اسے جھڑکا جائے۔

ارشاد ہے کہ اس بستی کو ہم نے تباہ کر دیا اور اس میں تباہی کی نشانیاں باقی رکھیں جو اب تک وہاں موجود ہیں تاکہ انھیں دیکھ کر وہ لوگ عبرت پکڑیں جو دکھ بھرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ایسا کام نہ کریں جس سے ایسا عذاب آیا کرتا ہے اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کے قصہ کی طرف اشارہ ہے۔

ارشاد ہے کہ ان کے قصہ میں بھی اللہ کی قدرت کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے فرعون کے سمجھانے کے لیے بھیجا کہ سرکشی کو چھوڑ اور اللہ عزوجل کا بندہ بن کر رہ۔ لیکن اسے اپنی قوت اور لاؤ لشکر پر بڑا گھمنڈ تھا، اس نے موسیٰ علیہ السلام سے بے رخی برتی اور انھوں نے معجزے دکھائے تو کہا کہ یہ تو جادوگر ہے، یا پھر (نعوذ باللہ) اس کی عقل جاتی رہی اور دماغ میں خلل ہے جو ایسی باتیں بناتا ہے کیا مجھ فرعون سے بھی بڑا کوئی ہے۔

ارشاد ہے کہ ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور دریا میں غرق کر دیا۔ زیادتی اسی کی تھی ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا۔ اسی نے سرکشی پر کمر باندھی۔

Marfat.com

دوسری گنہگار قومیں

وَ - فِیْ - عَادٍ - اِذْ - اَرْسَلْنَا - عَلَیْهِمُ - الرِّیْحَ
اور عاد میں نشانی ہے جب بھیجی ہم نے ان پر آندھی
الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾ مَا - تَذَرُ - مِنْ - شَیْءٍ - اَتَتْ
منحوس نہیں چھوڑتی کوئی چیز کہ گزرے
عَلَیْهِ - اِلَّا - جَعَلَتْهُ - كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِیْ
اس پر مگر کر ڈالے اسے مانند چورے کے اور
ثَمُوْدَ - اِذْ - قِیْلَ - لَهُمْ - تَمَتَّعُوْا - حَتّٰی
ثمود میں جب کہا گیا ان سے نہال ہو لو کچھ
حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا - عَنْ اَمْرِ - رَبِّهِمْ
وقت تک پس منہ موڑا حکم کی طرف سے اپنے رب کے
فَاَخَذَتْهُمُ - الصّٰعِقَةُ - وَ - هُمْ - یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾
پس پکڑ لیا انھیں کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے
فَمَا - اسْتَطَاعُوْا - مِنْ قِیَامٍ - وَّمَا - كَانُوْا
پس نہ سکت رہی کھڑے ہونے کی اور نہ تھے وہ
مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ - قَوْمَ - نُوْحٍ - مِّنْ - قَبْلُ
بدلہ لینے والے اور تباہ کیا نوح کی قوم کو اس سے پہلے
اِنَّهُمْ - كَانُوْا - قَوْمًا - فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾
تحقیق وہ تھے لوگ شرارتی

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ
اور عاد میں نشانی ہے جب ہم نے ان پر منحوس آندھی
الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ
بھیجی کسی چیز کو نہیں چھوڑتی جس پر گزرے
عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِیْ
مگر کر ڈالے اس کو چورے کی طرح اور ثمود
ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی
میں نشانی ہے جب ان سے کہا فائدہ اٹھا لو ایک وقت
حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ
تک پس شرارت کرنے لگے ہٹ کر اپنے رب کے
فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾
حکم سے پھر پکڑا انھیں کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا
پھر نہ ہو سکا ان سے کہ اٹھیں اور نہ ہوئے کہ
مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ
بدلہ لیں اور نوح کی قوم کو ہلاک کیا اس سے
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ ع ۲ ۲۳ ۱
پہلے تحقیق وہ نافرمان لوگ تھے۔

ارشاد ہے کہ اللہ کی پہچان اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بہت آسان ہے جنھوں نے اللہ کو باوجود سمجھانے کے نہ مانا اس کا انجام اچھا نہ ہوا۔ عاد کی قوم بڑی سرکش تھی، اس کی جو حالت ہوئی اس میں نافرمانوں کے لیے سبق ہے اور ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی جس میں سوا تباہی اور بربادی کے کچھ نہ تھا۔ جس چیز پر وہ گزری اسے گلی ہوئی ہڈیوں کی طرح چورا چورا کر دیا اور وہ سب بالکل دنیا سے مٹ گئے۔ اسی طرح ثمود کی قوم کا بھی برا انجام ہوا انھیں کہہ دیا گیا کہ تین دن کے اندر اندر جو کرنا ہے کر لو اس کے بعد اگر اسی طرح ڈھیٹ بنے رہے تو پھر تمھاری خیر نہیں ان بدبختوں نے اللہ کے حکم کی کچھ پروا نہ کی بلکہ اور زیادہ شیطان بن پر کمر باندھ لی۔ آخر ایک زور کی کڑک ہوئی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مر کر گر پڑے ہلنے جلنے تک کی طاقت نہ رہی اور نہ کچھ کرتے دھرتے بن پڑا ان سے پہلے نوح کی قوم کو بھی ہم نے تباہ کیا، انھوں نے بھی نافرمانی پر کمر باندھ لی تھی۔

Marfat.com

آنکھیں کھولو

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا
اور ہم نے آسمان کو بنایا ہاتھ کے بل سے اور ہمیں
لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ
سب مقدور ہے اور زمین کو ہم نے بچھایا سو کیا خوب
الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا
بچھانا جانتے ہیں ہم اور ہر چیز کے بنائے ہم نے
زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى
جوڑے تاکہ تم دھیان کرو سو بھاگو اللہ
اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾
کی طرف میں تمہیں اس کی طرف سے کھول کر ڈراتا ہوں
وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
اور اللہ کے ساتھ اور کسی کو معبود مت ٹھہراؤ
اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾
میں تمہیں اس کی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر۔

وَالسَّمَآءَ - بَنَيْنٰهَا - بِاَيْدٍ - وَّ - اِنَّا
اور آسمان بنایا اسے ہم نے ساتھ قوت کے اور تحقیق ہم
لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ - فَرَشْنٰهَا - فَنِعْمَ
البتہ وسعت دینے والے ہیں اور زمین بچھا ہم نے اسے پس اچھے ہیں
الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ - كُلِّ شَيْءٍ - خَلَقْنَا
بچھانے والے ہم اور ہر چیز کے بنائے ہم نے
زَوْجَيْنِ - لَعَلَّكُمْ - تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا - اِلَى
جوڑے تاکہ تم سوچو سمجھو پس دوڑو اللہ
اللّٰهِ - اِنِّيْ - لَكُمْ - مِّنْهُ - نَذِيْرٌ - مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾
کی طرف تحقیق میں تمہیں اس کی طرف سے ڈرانے والا ہوں کھلا
وَلَا - تَجْعَلُوْا - مَعَ اللّٰهِ - اِلٰهًا اٰخَرَ
اور مت ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ معبود کوئی اور
اِنِّيْ - لَكُمْ - مِّنْهُ - نَذِيْرٌ - مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾
تحقیق میں تمہیں اس کی طرف ڈرانے والا ہوں کھلا

اَیدٍ (زور۔ قوت) اس کے معنی قدرت اور طاقت کے ہیں اور یہ یَدٌ کی جمع بھی ہے جس کے معنی ہاتھ کے ہیں اور اس سے قوت بھی مراد ہوتی ہے۔ مُوْسِعُوْنَ (فراخی اور وسعت والے) مُوسِع کی جمع ہے، اَلْیَسَاعُ سے اسم فاعل ہے اس کا مادہ و۔س۔ع ہے۔ وُسْعٌ کے معنی طاقت، بس اور زور کے ہیں، اَلْیَسَاعُ کے معنی طاقت ور، صاحب قوت اور وسعت ہوتا۔ مُوْسِعٌ وہ شخص ہے جس کی طاقت وسیع ہو، جس کے بس میں سب کچھ ہو۔

ارشاد ہے کہ تم نے ہماری قدرت دیکھ لی کہ ہم نے نافرمانوں اور سرکشوں کو کیسا تباہ کیا۔ ان کو خیال بھی نہ تھا کہ اللہ کے پاس اس قدر طاقت ہے کہ جس کا اندازہ کسی کو نہیں۔ ہر سرکش قوم کو اس طرح ہلاک کیا کہ اسے سان گمان بھی نہ تھا کہ یہ بھی تباہی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ پھر ہماری قدرت کا کچھ اندازہ اس سے کرلو کہ ہم نے آسمان جیسی بڑی چیز اپنی قوت اور قدرت سے بنا ڈالی، جس سے ظاہر ہے کہ ہم میں بڑی وسیع طاقت ہے۔ پھر زمین کا بچھونا بچھایا۔ اس سے سمجھو کہ ہم بہت اچھے بچھانے والے ہیں۔ پھر ہر چیز کو بنا کر اس کے مقابل کی چیز بھی بنائی، مثلاً گرم، سرد، اونچی، نیچی، مزیدار، بے مزہ اس سے تم خود ہی سوچ کر سبق حاصل کرو اور سمجھو کہ جب سب کچھ ہمارا ہے تو پھر ہماری ہی طرف بھاگنا چاہیے ہمارا انکار مت کرو اور نہ ہمارا کوئی شریک یا ہمارے برابر کا مانو اور دونوں باتوں کا انجام برا ہے۔

Marfat.com

ایسا ہی پہلوں نے کیا (۱)

كَذٰلِكَ - مَآ - اَتَى - الَّذِيْنَ - مِنْ قَبْلِهِمْ - مِّنْ
اسی طرح نہیں آیا ان کے پاس جو ان سے پہلے کوئی
رَّسُوْلٍ - اِلَّا - قَالُوْا - سَاحِرٌ - اَوْ - مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾
رسول مگر کہا انھوں نے جادوگر ہے یا دیوانہ
اَتَوَاصَوْا - بِهٖ - بَلْ - هُمْ - قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾
کیا وصیت کی انھوں نے اس کی نہیں بلکہ وہ لوگ ہی سرکش تھے
فَتَوَلَّ - عَنْهُمْ - فَمَآ - اَنْتَ - بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ
پس منہ موڑ لے ان سے پس نہیں تو ملامت کیا گیا اور یاد دلا
فَاِنَّ - الذِّكْرٰى - تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا
پس تحقیق یاد دلانا فائدہ دلاتا ہے ایمان والوں کو اور نہیں
خَلَقْتُ - الْجِنَّ - وَالْاِنْسَ - اِلَّا
پیدا کیا میں نے جن اور انسان کو مگر
لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾
تاکہ عبادت کریں وہ میری

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ
اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو
رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾
رسول آیا اس کو یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ
اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾
کیا ایک دوسرے کو یہی وصیت کرتے ہیں پر یہ لوگ شریر
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ
سو تو ان کی طرف سے منہ موڑ لے اب تجھ پر الزام نہیں اور سمجھاتا
فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا
رہ کہ سمجھانا ایمان والوں کے کام آتا ہے اور میں نے
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا
جو جن اور آدمی بنائے سو
لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾
اپنی بندگی کو

تَوَاصَوْا (آپس میں وصیت کر چکے ہیں) ماضی کا صیغہ ہے۔ تَوَاصِی سے جس کا مادہ و۔ص۔ ی ہے۔ وَصِیَّۃٌ کسی کے کوئی کام سپرد کرنا یا وہ کام جو کسی کے سپرد کیا جائے حکم۔ تَوَاصِیٌ اصل میں تَوَاصِیُوْ ہونا چاہیے، تعلیل کے بعد تَوَاصِیْ ہو گیا۔ تَوَاصِیْ کے معنی آپس میں ایک دوسرے کو کہتے رہنا۔ خاص کر مرتے وقت کسی کو کچھ کام سپرد کر جانا ؛

ارشاد ہے کہ یہ لوگ اللہ کے رسول کی بات نہیں سنتے اور نہ اللہ کو اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر عقل سے پہچانتے ہیں اور نہ قرآن مجید کے کہنے سے اس کی طرف دھیان کرتے ہیں، یہی حال ان لوگوں کا تھا، جو ان سے پہلے گزرے، ان میں سے اکثر ایسے ہی تھے کہ اللہ کے رسول کو جادوگر یا دیوانہ کہہ کر ٹال دیا کرتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مرتے مرتے ایک دوسرے کو کہہ جاتے ہیں کہ خبردار اللہ کی طرف بلانے والوں کی بات نہ سننا۔ خیر وصیت تو کیا کرتے البتہ شرارت اور ڈھٹائی میں ایک ہی جیسے ہیں، جیسے پہلوں نے سرکشی کی ایسے ہی یہ بھی سرکشی کرتے ہیں۔ بہرحال اے رسول تم اپنا فرض ادا کر چکے، اب اگر یہ نہ مانیں تو تم پر کوئی دوش نہیں، تم سمجھانے کا حق ادا کر چکے، اب اگر یہ نہ مانیں تو یہ جانیں، تم ان کی طرف سے منہ موڑ لو اور ان لوگوں کی طرف توجہ کرو جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں ؛

Marfat.com

ایسا ہی پہلوں نے کیا (ب)

اور تمھاری بات توجہ سے سنتے ہیں اور ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ سُن کر حق بات مان لیں گے۔ ایسے لوگوں کو تمھارا سمجھانا کام دے گا اور ان کو اس سے نفع پہنچے گا یا تو وہ ایمان لے آئیں گے یا اگر ایمان لا چکے ہیں تو انھیں ایمان پر جم جانا نصیب ہوگا۔ ان کے شک شبہے زائل ہو جائیں گے، انھیں زندگی کا مقصد سمجھا دو اور کہہ دو کہ ہم نے دو قسم کی مخلوق کو امتیازی سمجھ عطا کی ہے اور وہ جن اور انسان ہیں، ان دونوں کو باقی مخلوق کی طرح اللہ کے مقرر کردہ قدرتی قانون اور قاعدوں کا پابند تو رہنا ہے ہی، لیکن چونکہ ان میں عقل اور ارادہ اوروں سے زیادہ موجود ہے اس لیے انھیں چاہیے کہ اس عقل سے اللہ کو پہچانیں اور ارادہ کر کے اس کے حکم بجا لائیں، اگر ایسا نہ کیا تو گویا انھوں نے اپنی عقل اور ارادہ سے ٹھیک ٹھیک کام نہیں لیا اور ان دونوں صفتوں کو بے کار کر کے چھوڑ دیا۔ ہم نے تو انھیں عقل اور سمجھ اسی لیے دی ہے کہ وہ اس سے صحیح نتیجے نکالیں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہمارا پیدا کرنے والا اللہ ہے اس نے ہماری رہنمائی کے لیے اپنے رسول بھیجے جن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں، اور قرآن آخری کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتا دیا ہے، کہ جو اس میں لکھا ہے اس کے مطابق زندگی بسر کرو اسی کا نام اللہ کی عبادت ہے۔ یعنی سوچ سمجھ کر اپنے ارادہ اور اختیار سے اللہ کے مقرر کیے ہوئے راستے پر جسے شرع کہتے ہیں چلنا۔

جن اور انسان کا یہی فرض ہے اور ان کو سمجھ عقل اور ارادہ دے کر پیدا کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ شرع پر چلیں۔ اگر انھوں نے اپنی عقل نری دنیا ہی کے کاموں میں صرف کر دی اور اپنے ارادہ کو صرف کھیل کود ہی میں لگا دیا تو انھوں نے وہ اصلی غرض پوری نہیں کی جس کے لیے یہ صفتیں انھیں دی گئی تھیں مرنے کے بعد اس کی بابت ان سے سختی کے ساتھ پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی عقل اور اپنے ارادے سے کیا کام لیا۔ کیا تمھیں یہ صفتیں اس لیے دی گئی تھیں کہ تم صرف سائنس کے پیچھے پڑ جاؤ اور ساری دنیا میں اپنے تجربوں کے ذریعے نئی نئی ایجادات کرو۔ مشینیں اور کلیں بناؤ۔ دنیا میں آرام کے نئے نئے ذریعے دریافت کرو، ایک دوسرے کو دبانے کے لیے تباہ کن ہتھیار نکالو۔

یاد رکھو کہ یہ سب عقل کا برباد کر دینا ہے۔ اگر اس سے اللہ کو نہ پہچانا تو کچھ بھی نہ کیا۔ مرنے کے بعد جب اللہ کے سامنے حاضر ہوگے تو وہ تم سے پوچھے گا کہ عقل اور ارادہ سے تم نے کیا کام لیا۔ کیا تم اس وقت یہی جواب دوگے کہ ہم نے اسی سے ریلیں بنائیں، ہوا پر اڑے، ایٹم بم بنائے، مادی قوتوں کو قابو کیا۔ اس وقت تم سے کہہ دیا جائے گا کہ ہم نے تمھیں ارادہ اور عقل اس لیے نہیں دیے تھے کہ ان سے صرف یہی کام کرو۔ یہ تو اس لیے دیے تھے کہ تم ہمیں پہچان کر ہماری عبادت کرو۔

Marfat.com

بندگی کرو

مَآ - اُرِيْدُ - مِنْهُمْ - مِّنْ رِّزْقٍ - وَّ - مَآ
نہیں چاہتا میں ان سے روزانہ کی کمائی اور نہیں

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ
میں ان سے روزینہ نہیں چاہتا اور نہیں

اُرِيْدُ - اَنْ - يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ - اللّٰهَ - هُوَ
چاہتا میں کہ مجھے کھلائیں تحقیق اللہ وہی

اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
چاہتا کہ مجھے کھلائیں اللہ جو ہے وہی

الرَّزَّاقُ - ذُو الْقُوَّةِ - الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ
روزی دینے والا ہے قوت والا سخت والا پس تحقیق

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ
روزی دینے والا ہے زور آور مضبوط سو ان

لِلَّذِيْنَ - ظَلَمُوْا - ذَنُوْبًا - مِّثْلَ - ذَنُوْبِ
ان لوگوں کا جنھوں نے ظلم توڑا بھرا ڈول ہے مانند ڈول

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ
گنہگاروں کا بھی ڈول بھر چکا ہے جیسے اس کے

اَصْحٰبِهِمْ - فَلَا - يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ
ان کے ساتھیوں کے پس نہ جلدی کریں مجھ سے پس تباہی ہے

اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ
ساتھیوں کا ڈول بھرا اب مجھ سے جلدی نہ کریں سو منکروں کے

لِّلَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - مِنْ - يَّوْمِهِمُ - الَّذِيْ
واسطے ان کے جنھوں نے انکار کیا اس دن سے ان کے جس کا

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ
لیے خرابی ہے اور اس دن سے جس کا ان سے

ع ۳ ۱۴ ۲ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع
وعدہ کیے گئے وہ

يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع
وعدہ ہو چکا ہے

رِزْقٌ (روزی) یہاں اس سے مراد ہے روزانہ کچھ نہ کچھ کما کر دینا جیسا عرب کے لوگ اپنے غلاموں سے چاہتے تھے، يُطْعِمُوْنِ اصل میں يُطْعِمُوْنِيْ ہے، وقف کی وجہ سے ی گر گئی، ایسے ہی يَسْتَعْجِلُوْنِ میں ی ہے جو وقف سے گر گئی، ذَنُوْبٌ ڈول جو پانی سے بھر چکا ہو، یا بھرنے کے قریب ہو، ذَنُوْبٌ کہلاتا ہے۔

ارشاد ہے کہ میں اپنے بندوں سے یہ نہیں چاہتا کہ مجھے روزانہ کچھ نہ کچھ کما کر دیں یا مجھے کھانا کھلانے کا بندوبست کریں جیسا کہ تم اپنے بندوں سے چاہتے ہو تمھارے نزدیک بندگی یہ ہے کہ تمھارا بندہ تمھیں روزانہ کچھ کما کر لا دے تاکہ تمھاری ضروریات پوری ہوں۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میں تو ان سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے حکم پر چلیں اور دنیا میں میرا مقرر کیا ہوا راستہ اختیار کریں، ان کی ساری ضرورتیں بھی میں ہی پوری کروں گا۔ کیونکہ مجھ میں قوت اور اختیار دونوں موجود ہیں اور دونوں پورے اور مکمل ہیں۔ جو مجھے نہیں مانتا اور اپنی خواہش پر چلتا ہے وہ ظالم ہے اور ظالموں کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب ڈوبا ہی چاہتا ہے تو اب مجھ سے سزا دینے کی جلدی مت کرو۔ قیامت آنے والی ہے اس دن ان لوگوں کی بری گت بنے گی جو مجھے نہیں مانتے۔ وہ دن وعدہ کے مطابق آکر رہے گا اور جب سر پر آ جائے گا تو کچھ بنائے نہ بنے گی۔ سورۃ الذّاریات ختم ہوئی ؛

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سورۃ الطور

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی بانویں (۵۲) سورت ہے۔ اس کے دو رکوع ہیں اور قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی شاندار چیزوں کی طرف توجہ دلا کر انسان کو بتایا گیا ہے کہ ان سے ان کے بنانے والے کی قدرت کا تصور کرے اور ان کو اپنا اکیلا معبود مانے، اس کے رسول کی پیروی کرے، قرآن مجید کو اس کی سچی کتاب تسلیم کرے۔

اے انسان اچھی طرح سمجھ لے کہ نافرمانوں کے لیے اللہ کا عذاب آکر رہے گا، کسی کی مجال نہیں جو اسے ٹال دے۔ وہ اس دن آئے گا جب آسمان لرز کر پھٹ پڑے گا اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ جب وہ دن آجائے گا۔ اس دن اللہ اس کے رسول اور اس کے قرآن کو جھوٹا سمجھنے والوں کی شامت آجائے گی۔ یہ لوگ جو دنیا کے اندر کھیل کود میں عمر گنوا رہے ہیں اور طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں اس دن جہنم کی آگ میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے، اب بولو کیا یہ جادو ہے یا تمھیں اب بھی نہیں سوجھتا۔ اب تم چیخو چلاؤ یا خاموش رہو، بہرحال تمھیں اسی میں رہنا پڑے گا اور یہ تمھارے ہی کرتوتوں کی سزا ہے۔ دوسری طرف وہ لوگ جو دنیا میں ہماری باتوں کو سچا مان کر اور ہمارے عذاب سے ڈر کر بری باتوں سے بچتے تھے اس دن باغوں کے اندر آرام اور اطمینان سے بیٹھے ہوں گے اور اللہ کی نعمتوں سے لطف اٹھا رہے ہوں گے، ان کو اللہ دوزخ سے بچا لے گا اور ان سے کہے گا کہ کھاؤ پیو، یہاں کھانے پینے سے بدہضمی نہ ہوگی اور نہ کوئی اور برا نتیجہ ہوگا۔ یہ ان کاموں کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ وہ آرام سے گدوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ان کو خوبصورت بیبیاں ملیں گی اور ان کے ساتھ ان کے بال بچوں کو بھی ان سے ملا دیا جائے گا بشرطیکہ انھوں نے بھی انھی کی طرح ایمان لا کر وہی نیک کام کیے ہوں گے جو انھوں نے کیے تھے، اس روز ہر ایک کے ساتھ انصاف کیا جائے گا اور جیسے جس کے کام تھے ویسا ہی اسے بدلہ ملے گا، نیکوں کے لیے جنت میں صاف ستھرے نوعمر خدمتگار ان کو ہر دم کھانے پینے کی چیزیں جنھیں ان کا دل چاہے گا لا لا کر دینے کے لیے حاضر رہیں گے۔ جنتی ایک دوسرے سے کہیں گے کہ دنیا میں ہم ڈرتے تھے کہ معلوم نہیں ہمارا کیا حشر ہوگا اور اللہ سے دعا کرتے تھے کہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ سو اس نے ہمیں بچا لیا۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔

آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو ان کے کام کی باتیں سناتے رہو یہ سچی باتیں ہیں۔ یہ لوگ جو ان کو جادو، شعر اور اٹکل پچو باتیں کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے یہ تو اللہ کا کلام ہے۔ اگر یہ نہیں مانتے تو اب ہمارے عذاب کا انتظار کریں وہ ان کو آکر دبوچ لے گا اور اس سے پہلے دنیا میں بھی انھیں سزا ملے گی۔ آپ صبر سے اللہ کے حکم کی تعمیل کیے جائیں۔ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ رات کو اور صبح کو اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی عبادت اور حمد و ثنا میں مشغول رہیں۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ٥٢ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ — اٰيَاتُهَا ۴۹ - رُكُوْعَاتُهَا - ٢

اللہ کی قدرت

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ
قسم ہے طور کی اور کتاب لکھی ہوئی کی بیچ کاغذ
مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ
پھیلے ہوئے کے اور گھر آباد کی اور چھت
الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾ اِنَّ
اونچی اٹھائی ہوئی کی اور سمندر جوش مارتے ہوئے کی تحقیق
عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهٗ مِنْ
عذاب تیرے رب کا البتہ واقع ہونے والا ہے نہیں اس کا کوئی
دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾
دفع کرنے والا جس دن تھرتھرائے گا آسمان تھرتھرانا
وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾
اور چلیں گے پہاڑ چلنا

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ
قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق
مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ
میں اور آباد گھر کی اور اونچی
الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾ اِنَّ
چھت کی اور ابلتے ہوئے دریا کی بے شک
عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهٗ مِنْ
تیرے رب کا عذاب ہو کر رہے گا اس کا ہٹانے والا
دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾
کوئی نہیں جس دن آسمان لرزے کپکپا کر
وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾
اور پھریں پہاڑ چل کر

طُور (پہاڑ) مراد وہ پہاڑ ہے، جس پر موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ ملی، کتاب مسطور (لکھی ہوئی کتاب) قرآن مجید یا لوح محفوظ۔ رَقٍّ (جھلی) اس کو ورق کی طرح بنا کر اس پر لکھا کرتے تھے۔ بَيْتُ الْمَعْمُوْرِ (آباد گھر) اس سے مراد کعبہ یا اس کے مقابل ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ ہے۔ اَلسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ اونچی چھت) اس سے مراد آسمان ہے۔ مَسْجُوْر (لبریز) پانی سے بھرا ہوا۔ اَلْبَحْرُ الْمَسْجُوْر سے مراد سمندر یا وہ عظیم الشان دریا ہے جو عرش اور دیگر آسمانوں کے درمیان موجیں مار رہا ہے۔

ارشاد ہے کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ان عظیم الشان چیزوں کو دیکھ کر سمجھ لو کہ وہ بڑی قدرت والا ہے، اس نے یہ سب کارخانہ پیدا کر کے انسان کو اس میں رکھ دیا ہے تاکہ وہ اپنی عقل سے اللہ کو پہچانے اور دنیا میں اسی طرح زندگی بسر کرے جیسے اس نے حکم دیا۔ اسے سمجھ لینا چاہیے کہ جو کچھ وہ یہاں کرے گا، اس کی جزا سزا پورے طور پر قیامت کے دن ملے گی۔ اچھی طرح کان کھول کر سن لو کہ اللہ کا عذاب بدکاروں کو پکڑ کر رہے گا، اس کو آنے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اگر اس سے بچنا ہے۔ تو اللہ کی قدرت دیکھ کر اس پر ایمان لاؤ اور اس کی باتوں کو بالکل سچ مانو۔ قیامت کا منظر بڑا ڈراؤنا ہوگا۔ آسمان لرزنے اور کپکپانے لگے گا۔ اس کا لرزہ اس زور کا ہوگا، کہ وہ اس سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ پہاڑ جگہ سے اکھڑ جائیں گے، اور ہوا میں روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے، دنیا کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ ایک دن اس کی ہر چیز بگڑ کر رہے گی۔ اس کے بعد نیا انتظام ہوگا اور انسان اپنے اعمال کا حساب دینے میدانِ حشر میں حاضر ہوگا۔

Marfat.com

گنہ گاروں کا حال

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ
پس خرابی ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے جو

هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ
باتیں بناتے ہیں کھیلتے ہوئے وہ دن کہ دھکیلے جائیں گے

اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هٰذِهِ النَّارُ
طرف آگ دوزخ کے دھکے دے کر یہ ہے وہ آگ

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾ اَفَسِحْرٌ
کہ تھے تم جسے جھوٹ سمجھتے کیا پس جادو ہے

هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿١٥﴾ اِصْلَوْهَا
یہ یا تم نہیں دیکھتے گھس جاؤ اس میں

فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ
پس صبر کرو تم یا نہ صبر کرو تم برابر ہے تمہارے لیے

خَوْض (ڈوب جانا) یہاں بکواس اور فضول باتیں بنانا مراد ہے جس میں لوگ لگے ہوئے یا ڈوبے رہتے ہیں۔
یُدَعُّوْن (دھکیلے جائیں گے) مضارع مجہول ہے د۔ع۔ع سے اس کا مصدر دَعٌّ ہے جو اس کے بعد مذکور ہے۔ اس کے معنی ہیں دھکے دے دے کر آگے بڑھانا۔

ارشاد ہے کہ جب وہ دن آئے گا تو لوگ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ اللہ کے رسول نے بتایا تھا اور قرآن مجید نے سمجھایا تھا وہ بالکل ٹھیک اور درست تھا۔ لیکن یہ لوگ آج ان باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ من گھڑت باتیں ہیں۔ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار ہے۔ ان کو سنتے ہیں اور منہ موڑ کر چل دیتے ہیں اور کھیل کود میں مشغول ہو جاتے ہیں، طرح طرح کی باتوں، قصہ کہانیوں، افسانوں، ناولوں اور حکایتوں سے جی بہلاتے ہیں، موت کا خیال بھی نہیں آنے دیتے اور اگر کبھی کبھی یہ خیال ستاتا ہے تو نشہ پانی، شراب، کباب، ناچ گانوں میں مشغول ہو کر اسے دفع کر دیتے ہیں ـــــ غرض انہی فضول باتوں میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان لوگوں کی شامت آئے گی فرشتے دھکے دے دے کر انھیں دوزخ کی آگ کی طرف لے جائیں گے اور جب وہ آگ کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا دیکھتے ہو۔ یہی وہ آگ ہے جس کو تم دنیا میں جھوٹ اور من گھڑت بات سمجھتے تھے، لو یہ تمہارے سامنے موجود ہے، اب بتاؤ کہ کیا یہ کوئی شعبدۂ نظر بندی یا جادو کا کھیل ہے۔ دنیا میں تم ہمارے رسول کو جادوگر اور ان کی باتوں کو جادو کا منتر بتاتے تھے۔ اب بتاؤ کہ یہ کیا ہے۔ اب بھی ویسے ہی اندھے بنے رہو گے جیسے دنیا میں تھے۔ اچھا اب اس کے اندر جاؤ۔ صبر کرو یا چیخو چلاؤ بہر حال تمھیں اس میں رہنا ہوگا۔

Marfat.com

پرہیزگاروں کا انجام

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنَّ
اور کچھ نہیں بدلہ دیا جا رہا ہے تمھیں اس کا جو تھے تم کرتے تحقیق
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ
بچ کر چلنے والے بیچ باغوں کے ہیں اور نعمتوں کے مشغول کرتے ہوئے ساتھ اس کے
اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ
جو دیا انھیں رب نے ان کے اور بچا لیا انھیں ان کے رب نے عذاب
الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا ۢ بِمَا
دوزخ کے کھاؤ اور پیو رچتا پچتا بدلے اس کے
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ
جو تھے تم کرتے تکیہ لگائے اوپر تختوں کے
مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾
برابر برابر بچھے ہوئے اور بیاہ دیا ہم نے انھیں حوروں بڑی آنکھوں والیوں کے

فٰكِهِيْنَ (دل بہلاتے۔ میوہ کھاتے) فاکھۃ کی جمع ہے جو ف۔ک۔ہ سے اسم فاعل ہے۔ فَكَّهَ اور فَاكَهَ کے معنی ہیں ہنسی، خوش طبعی کرنا، دل بہلانا، شغل کرنا۔ اسی سے فکاھۃ حاصل مصدر ہے، یعنی ہنسی دل لگی۔ پہلے اس سے بنے ہوئے بہت سے لفظ گزر چکے ہیں۔ حُوْر۔ حَوْرَاءُ کی جمع ہے۔ خوبصورت آنکھوں والی۔ عِيْنٌ۔ عَيْنَاءُ کی جمع ہے۔ بڑی آنکھوں والی۔ حُوْرٌ عِيْنٌ وہ عورتیں جن کی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی تناسب کے ساتھ ہو، اور جن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں۔ کیوں چھوٹی آنکھیں خوب صورتی کو بٹہ لگاتی ہیں۔

ارشاد ہے کہ دوزخ والوں سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب اور دکھ اور کچھ نہیں تمھارے ہی ان برے کاموں کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ دوسری طرف اچھے کام کرنے والے جو اللہ کے ڈر سے دنیا میں گناہوں سے بچتے تھے انھیں جنت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا جہاں ہر نعمت موجود ہو گی، وہ ان چیزوں کو خوشی خوشی کھا پی رہے ہوں گے جو اللہ نے انھیں دیں۔ انھیں اللہ اپنے فضل سے دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ ان سے کہا جائے گا خوب کھاؤ پیو تمھیں کھانے پینے سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ یہ لوگ آراستہ گدے دار بڑی بڑی چوکیوں پر آرام سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ان کی شادی ایسی دلہنوں سے کر دی جائے گی جن کی خوب صورت اور بڑی بڑی آنکھیں ہوں گی۔ آنکھوں کی موزونیت اور بڑی بڑی ہونے پر حسن کا دارومدار ہے۔

Marfat.com

ایمانداروں کی اولاد

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
اور جو لوگ ایمان لائے اور پیچھے چلی ان کے اولاد ان کی

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ
ساتھ ایمان کے ملا دیں گے ہم ان کے ساتھ اولاد کو ان کی اور نہ

اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ
کم کریں گے ہم ان کے لیے ان کے کئی کاموں سے ذرا سی بھی ہر

امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ
شخص ساتھ اس کے جو کمایا اس نے پھنسا ہوا ہے اور مدد کریں گے ہم انکی

بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾
ساتھ میوے اور گوشت کے اس سے جو وہ چاہیں گے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد ان کی راہ پر چلی

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ
ایمان کے ساتھ ہم نے ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیا اور ان سے

اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ
ان کا کیا کچھ نہیں گھٹایا ہر

امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ
آدمی اسی کمائی میں پھنسا ہے اور تار باندھ

بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾
دیا ہم نے ان پر میووں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی چاہے۔

التنا (گھٹایا ہم نے) ماضی کا صیغہ ہے اِلَاتَۃٌ سے جو ل۔ی۔ت سے بنا ہے۔ لَیْتٌ کے معنی کم دینا گھٹا دینا لَاتَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں رَھِیْنٌ (گروی رکھا ہوا) یہ رَھْنٌ سے اسم مفعول ہے۔ رہن کے معنی گرو یا گروی رکھنا رَھِیْنٌ وہ چیز جس کو گروی رکھا جائے یا وہ شخص جسے ضمانت میں دیا جائے۔ امداد (مدد دینا) اس سے مراد لگاتار دیتے رہنا ہے۔

ارشاد ہے کہ جو دنیا میں اللہ پر ایمان لائے اور اس کے حکم کے مطابق چلے اور پھر ان کی اولاد اور ان کے رشتہ دار بھی انہی کی طرح ایمان لا کر نیک کام کرتے رہے تو ہم ان کی ایسی اولاد اور ایسے رشتہ داروں کو جنت میں ان کے ساتھ ملا دیں گے گو ان کے عمل اپنے بزرگوں کے عملوں کی طرح زیادہ شاندار نہ ہوں اور یہ ہمارا فضل ہوگا، اور اس کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ ہم ان بزرگوں کے عملوں میں سے کچھ لے کر انھیں گھٹا دیں گے اور ان کی اولاد کو دے دیں گے۔ نہیں ان کے بزرگوں کے عمل ویسے ہی رہیں گے جیسے تھے ان میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی یہ محض ان کے خوش کرنے اور اطمینان دینے کے لیے ہوگا کہ ان کے ایماندار بچوں اور ساتھیوں کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کی وہی اولاد اور اس کے وہی رشتہ دار اور دوست اس کے ساتھ ہوں گے جو ایمان والے ہوں گے اور جہاں تک ہو سکا ہوگا ان کے قدم بہ قدم چلے ہوں گے لیکن جو بے ایمان اور بدکار ہوں گے، ان کو ان سے علیحدہ کر دیا جائے گا اور وہ وہاں ہوں گے جہاں ان کی بے ایمانی اور بدعملی انھیں لے جائے گی۔ اسی مطلب کو آگے یہ کہہ کر واضح کر دیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ جڑا ہوا ہوگا جہاں اس کے اعمال اسے لے جائیں گے وہیں اسے جانا پڑے گا۔ آگے ارشاد ہے کہ ہم ان کی پسند کی چیزیں میوے اور گوشت جو وہ چاہیں گے انھیں لگاتار پہنچاتے رہیں گے۔ کبھی کوئی چیز ان کی پسند کی روکی نہ جائے گی۔

Marfat.com

جنتیوں کی خوش طبعی

يَتَنَازَعُوْنَ - فِيْهَا - كَاْسًا - لَّا - لَغْوٌ - فِيْهَا
چھینا جھپٹی کریں گے آپس میں اس پیالے کی کہ نہیں بکواس اس میں

وَلَا - تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوْفُ - عَلَيْهِمْ - غِلْمَانٌ
اور نہ گناہ میں پھنسانا اور گھومیں گے ان کے آس پاس کم عمر خادم

لَّهُمْ - كَاَنَّهُمْ - لُؤْلُؤٌ - مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَاَقْبَلَ
ان کے گویا وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور متوجہ ہوگا

بَعْضُهُمْ - عَلٰى - بَعْضٍ - يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالُوْٓا
بعض ان کا بعض کی طرف بات چیت کرتے ہوئے کہیں گے

اِنَّا - كُنَّا - قَبْلُ - فِيْٓ - اَهْلِنَا - مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾
تحقیق ہم تھے ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرنے والے

فَمَنَّ - اللّٰهُ - عَلَيْنَا - وَوَقٰنَا - عَذَابَ
پس احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بچالیا ہمیں عذاب سے

السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ اِنَّا - كُنَّا - مِنْ - قَبْلُ - نَدْعُوْهُ
گرم ہوا کے تحقیق ہم تھے ہم پہلے ہی پکارتے تھے اسے

اِنَّهٗ - هُوَ - الْبَرُّ - الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾
وہ ہے ہی محسن مہربان

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا
جھپٹتے ہیں وہاں پیالا اس شراب کا جس میں نہ بکنا ہے

وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ
اور نہ گناہ میں ڈالنا اور پھرتے ہیں ان کے پاس نوعمر خدمتگار

لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَاَقْبَلَ
ان کے گویا وہ موتی ہیں اپنے غلاف کے اندر اور بعض نے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالُوْٓا
بعض کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ہم

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾
اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے تھے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ
پھر ہم پر اللہ نے احسان کیا اور ہمیں بچا کے عذاب

السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ
سے بچا لیا ہم اس کو پہلے ہی پکارتے تھے

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾ ع
بے شک وہی ہے نیک سلوک کرنے والا مہربان

تَاْثِيْم (گناہ میں پھنسانا) اِثْمٌ کا متعدی ہے۔ اِثْمٌ کے معنی گناہ میں پھنسانا یعنی جنت کی شراب میں بہکنا، بکواس کرنا اور گناہ کی طرف راغب کرنا نہ ہوگا، مَكْنُوْن (غلاف میں چھپایا ہوا) اسم مفعول ہے ک۔ن۔ن سے كَنٌّ کے معنی ڈھانکنا، چھپانا۔ مَكْنُوْنٌ چھپا کر ڈھانک کر رکھا ہوا۔ غِلْمَانٌ (نوعمر لڑکے) غلام کی جمع ہے، نوعمر خادم اور بچے کو کہتے ہیں۔

ارشاد ہے کہ جنتیوں کے سامنے شراب سے بھرے ہوئے جام پیش کیے جائیں گے اور وہ ہنسی دل لگی کے طور پر آپس میں شراب سے بھرے ہوئے پیالے ایک دوسرے سے چھینیں گے وہ شراب ایسی ہوگی کہ جس کی وجہ سے عقل زائل نہ ہوگی، نہ اس کو پی کو بکواس کرنے لگیں گے اور نہ گناہ اور بیہودہ کاموں کی طرف رغبت ہوگی اور نوعمر خدمتگار ان کے آس پاس گھومتے پھر رہے ہوں گے جو ایسے پاک صاف ستھرے ہوں گے گویا چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں جن کو گرد و غبار چھو بھی نہیں گیا۔ جنتی ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بات چیت پوچھ گچھ کریں گے۔ سب اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور کہیں گے کہ دنیا میں ہمیں اپنے گھروں کے اندر ڈر لگتا تھا اور دل پریشان رہتا تھا کہ دیکھیے آخرت میں کیسی بنے۔ اللہ نے ہم پر اپنا بڑا فضل کیا کہ لو سے اور تپتی ہوئی آفت سے ہمیں بچا لیا ہم دنیا میں اس سے دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ دوزخ سے بچانا۔ آج اس نے اپنے کرم سے ہمیں بچا لیا بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

مخالفوں کی بوکھلاہٹ

فَذَكِّرْ - فَمَآ - اَنْتَ - بِنِعْمَتِ - رَبِّكَ - بِكَاهِنٍ
پس تو سمجھائے جا پس نہیں تو ساتھ مہربانی رب اپنے کے کاہن

وَّلَا - مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ اَمْ - يَقُوْلُوْنَ - شَاعِرٌ
اور نہ دیوانہ کیا کہتے ہیں یہ ایک شاعر ہے

نَّتَرَبَّصُ - بِهٖ - رَيْبَ - الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ
راہ دیکھ رہے ہیں ہم اسی پر گردش کا زمانہ کی کہہ دے

تَرَبَّصُوْا - فَاِنِّيْ - مَعَكُمْ - مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾
راہ دیکھتے جاؤ پس میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھنے والوں میں سے ہوں

اَمْ - تَاْمُرُهُمْ - اَحْلَامُهُمْ - بِهٰذَآ - اَمْ
کیا حکم دیتی ہیں عقلیں ان کی اسی کا یا

هُمْ - قَوْمٌ - طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ اَمْ - يَقُوْلُوْنَ
وہ ایک قوم ہے ڈھٹائی کرنے والی کیا کہتے ہیں

تَقَوَّلَهٗ - بَلْ - لَّا - يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾
گھڑ لایا ہے اسے نہیں بلکہ نہیں یقین کرتے وہ

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ
پس تو انھیں سمجھائے جا کہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ جنوں سے

وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ
خبریں دینے والا ہے اور نہ دیوانہ۔ کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ
ہم اس پر زمانہ کی گردش کے منتظر ہیں۔ کہہ دے

تَرَبَّصُوْا - فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾
منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ
کیا ان کی عقلیں انھیں یہی سکھاتی ہیں یا

هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
یہ لوگ شریر ہیں یا کہتے ہیں کہ قرآن یہ

تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾
خود بنا لایا ہے کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے

کاھن (غیب کی باتیں بتانے والا سیانا) اسم فاعل ہے ک۔ ہ۔ ن سے کَهَانَةٌ کے معنی غیب کی خبریں بیان کرنا۔ عرب کے کچھ لوگ تھے جو کہتے تھے کہ ہمیں جن غیب کی خبریں بتاتے ہیں، لوگ ان سے آئندہ کی بابت پوچھا کرتے تھے اور وہ اٹکل پچو باتیں بتاتے رہتے تھے، ان کا پیشہ ہی یہی تھا۔ تَرَبَّصُوْا ماضی کا صیغہ اور الْمُتَرَبِّصِيْنَ جو مُتَرَبِّصٌ کی جمع ہے، اسم فاعل ہے۔ تَرَبُّصٌ سے جو ر۔ ب۔ ص سے ہے۔ رَبْصٌ کے معنی انتظار کرنا تَرَبُّصٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اَحْلَام۔ حِلْم کی جمع ہے جس کے ایک معنی عقل ہیں اور یہاں یہی مراد ہے۔

ارشاد ہے کہ یہ لوگ تو یونہی باتیں بناتے رہیں گے، کبھی آپ کو کاہن کبھی مجنون کہیں گے۔ ان کی پروا مت کرو اور ان کا برا بھلا انھیں سمجھاتے رہو۔ تم اللہ کے فضل سے نہ کاہن ہو اور نہ مجنون معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، یہ ہمارے رسول کو شاعر بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تھوڑے دن میں اور شاعروں کی طرح یہ بھی گردش زمانہ سے ختم ہو جائے گا۔ تم ان سے کہہ دو اچھا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں، دیکھو آگے ہوتا کیا ہے۔ کیا ان کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں جو ان کو ایسی ہی باتیں سکھاتی ہے یا ان کی گھٹی میں ضد اور سرکشی پڑی ہے، بھلا اس قرآن کی بابت یہ ان کا کہنا کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے کہ یہ تو اس نے آپ گھڑ لیا ہے اور اللہ کا نام لگا دیا ہے۔ کیسی نادانی کی بات ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ یقین نہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

آخر انکار کی وجہ کیا ہے؟

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا
پس چاہیے کہ لے آئیں کوئی بات اس جیسی اگر ہیں وہ
صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ
سچے کیا بنا دیئے گئے وہ بغیر کسی بنانے والے کے
اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ
یا وہی خود بنانے والے ہیں کیا انھوں نے پیدا کیے آسمان
وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ
اور زمین نہیں پر نہیں یقین لاتے وہ کیا پاس ان کے ہیں
خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾
خزانے تیرے رب کے یا وہی سب کے مختار ہیں
اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ
کیا پاس ان کے کوئی سیڑھی ہے سنتے ہوں جس پر چڑھ کر
فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾
پس چاہیے کہ لے آئے سننے والا ان کا کوئی سند کھلی ہوئی

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا
پھر چاہیے کہ کوئی بات اسی طرح کی لے آئیں اگر وہ
صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ
سچے ہیں کیا وہ آپ ہی آپ بن گئے ہیں
اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ
یا وہی بنانے والے ہیں کیا آسمانوں کو اور زمین کو
وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ
انھوں نے بنایا کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں رکھتے کیا ان کے پاس
خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾
تیرے رب کے خزانے ہیں یا وہی داروغہ ہیں
اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ
کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر وہ سن آتے ہیں
فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾
پس چاہیے کہ لے آئے جو سنتا ہے ایک کھلی ہوئی سند

مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ (بغیر کسی شے کے) جو یہاں شے سے بنانے والا اور پیدا کرنے والا مراد ہے۔ مُصَيْطِرُوْنَ (با اختیار، عہدہ دار) مُصَيْطِر کی جمع ہے۔ اس کی اصل سطر ہے، اس میں ی بڑھا کر رباعی کر لیا ہے اور س کو ط کے قریب ہونے کی وجہ سے ص کر لیا ہے سطر کے معنی لکھنا سَيْطَرَةٌ کے معنی حکم چلانا۔ مُسَيْطِرٌ حکم چلانے والا با اختیار حاکم۔

ارشاد ہے کہ اگر یہ قرآن کو سچ مچ رسول کا خود گھڑا ہوا سمجھتے ہیں تو یہ بھی اہل زبان ہیں کوئی اس جیسی کتاب خود گھڑ کر دکھائیں۔ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ یہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے، ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ پھر تو یوں سمجھو کہ یہ یقین نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ کیا یہ بات ہے کہ تیرے رب کے خزانے ان کے قبضہ میں آ گئے ہیں، یا انھوں نے زبردستی اپنی قوت کے بل پر ان سب چیزوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جو بڑھ چڑھ کر باتیں بناتے ہیں تو کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر سب غیب کی باتیں سن کر آتے ہیں اگر یہ بات ہے تو وہ سیڑھی پر چڑھ کر غیب کی باتیں سننے والا کوئی اور کھلی ہوئی سند پیش کرے کہ یہ سچ مچ غیب کی باتیں ہیں، جو وہ سن کر آیا ہے ورنہ بے دلیل دعویٰ عقل کو قبول نہیں ہوتا۔

Marfat.com

غلط خیالات

اَمْ - لَهُ - الْبَنٰتُ - وَ - لَكُمُ - الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾
کیا واسطے اس کے بیٹیاں ہیں اور واسطے تمہارے بیٹے ہیں

اَمْ - تَسْئَلُهُمْ - اَجْرًا - فَهُمْ - مِّنْ - مَّغْرَمٍ
کیا مانگتا ہے تو ان سے اجرت سو وہ تاوان میں

مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ - عِنْدَ - هُمُ - الْغَيْبُ
دبے جاتے ہیں کیا پاس ان کے بھید کی بات ہے

فَهُمْ - يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ - يُرِيْدُوْنَ - كَيْدًا ؕ
سو وہ لکھ لیتے ہیں کیا ارادہ رکھتے ہیں داؤ کا

فَالَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - هُمُ - الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾
پس جو لوگ منکر ہوئے وہی داؤ میں آتے ہیں

اَمْ - لَهُمْ - اِلٰهٌ - غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحَانَ اللّٰهِ
کیا واسطے ان کے کوئی معبود ہے اللہ کے سوا پاک ہے اللہ

عَمَّا - يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾
اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾
کیا اس کے ہاں بیٹیاں ہیں اور تمہارے ہاں بیٹے

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
کیا تو ان سے کچھ بدلہ مانگتا ہے سو ان پر تاوان کا

مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ
بوجھ ہے کیا ان کو بھید کی خبر ہے

فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ
سو وہ لکھ رکھتے ہیں کیا کچھ داؤ کرنا چاہتے ہیں

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾
سو جو منکر ہیں وہی آتے ہیں داؤ میں

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحَانَ اللّٰهِ
کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی حاکم ہے وہ اللہ ان کے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾
شریک بنانے سے پاک ہے۔

مَغْرَمٍ (تاوان، ڈنڈ) وہ چیز یا پیسہ جو زبردستی کسی کو دینا پڑے۔ مُثْقَلُوْنَ بوجھل، دبے ہوئے۔ مُثْقَلٌ کی جمع ہے جو اِثْقَال سے اسم مفعول ہے اس کا مادہ ث۔ ق۔ ل ہے۔ ثِقْلٌ بوجھ۔ اِثْقَال بوجھل کرنا۔ مُثْقَلٌ بوجھل کیا ہوا یعنی دبا ہوا۔

ارشاد ہے کہ ان لوگوں نے اپنے لیے تو بیٹے پسند کیے اور اللہ کے نام بیٹیاں لگا دیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اللہ کو ٹھیک طور پر سمجھا ہی نہیں، کیونکہ وہ اسے (نعوذ باللہ) اپنے سے بھی گھٹیا سمجھتے ہیں، اس لیے اس کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔ اے رسول کیا یہ تمہاری بات اس لیے نہیں سنتے کہ تم ان سے سنانے کی اجرت طلب کرتے ہو اور یہ انھیں گراں گزرتا ہے یا یہ غیب کی باتوں سے واقف ہیں اور انھیں انھوں نے لکھ رکھا ہے، اس لیے یہ آپ کی بات سننی ضروری نہیں سمجھتے، کیا یہ چاہتے ہیں کہ مکر و فریب اور دھوکے بازی سے حق کو دبا دیں سو انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان سب داؤ پیچ اور چھل بٹوں کا وبال خود انھیں پر پڑنے والا ہے۔ یہ حق کو کیا دبائے خود ہی دب جانے والے ہیں۔ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ان کے کوئی اور معبود ہیں جو ان کی حمایت کریں گے اور اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے۔ توبہ کرو اللہ کے سوا اور کون معبود ہو سکتا ہے۔ ان کے شرک سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہ ویسا ہی بے مثال معبود ہے جیسے ہمیشہ سے ہے۔

Marfat.com

یہ لوگ ماننے والے نہیں

وَاِنْ - يَّرَوْا - كِسْفًا - مِّنَ السَّمَآءِ - سَاقِطًا
اور اگر دیکھ لیں ایک ٹکڑا آسمان کا گرتا ہوا

يَّقُوْلُوْا - سَحَابٌ - مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ
تو کہنے لگیں بادل ہے تہ پر تہ جما ہوا پس چھوڑ ان کو

حَتّٰى - يُلٰقُوْا - يَوْمَهُمُ - الَّذِيْ - فِيْهِ
یہاں تک کہ جا ملیں دن سے اپنے وہ کہ جس میں وہ

يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ - لَا يُغْنِيْ - عَنْهُمْ
گر پڑیں گے جس دن نہ کام آئے گا ان کے

كَيْدُهُمْ - شَيْئًا - وَّلَا - هُمْ - يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾
داؤ ان کا کچھ اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا
اور اگر آسمان سے ایک تختہ گرتا ہوا دیکھیں کہیں

يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ
یہ بادل ہے گاڑھا سو تو ان کو چھوڑ دے

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ
یہاں تک کہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس دن ان پر بجلی کی

يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ - لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ
کڑک پڑے گی جس دن ان کا داؤ ذرا بھی کام

كَيْدُهُمْ - شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾
نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد پہنچے گی

مَرْكُوْمٌ (موٹا تہ بہ تہ) ر۔ک۔م سے اسم مفعول ہے اسی سے مضارع یَرْكُمُ سورۃ الانفال میں گزر چکا ہے رَكْمٌ کے معنی ایک دوسرے پر تہ بہ تہ جما کر اکٹھا اور موٹا کر دینا۔ يُصْعَقُوْنَ (بے ہوش کر کے گرا دیے جائیں گے) اسی سے اسم صفت صَعِق سورۃ الاعراف میں گزر چکا ہے ؎

ارشاد ہے کہ ان کی ضد اور سرکشی اور ڈھٹائی کا تو یہ حال ہے کہ اگر ان کو قائل کرنے کے لیے ان کا کہنا کر بھی دیا جائے تو بھی یہ نہ مانیں گے، اور نہ ماننے کا کوئی نہ کوئی بہانہ نکال لیں گے۔ منکر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ٹالنے کے لیے اپنے خیال میں مشکل سے مشکل شرط لگا دیتے تھے کہ اگر فلاں بات ہو جائے تو ہم جانیں کہ تم سچے ہو۔ مثلاً کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر گر پڑے۔

اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اگر ان کی یہ شرط بھی پوری کر دی جائے اور ایک ٹکڑا آسمان کا ان پر گرنے لگے اور یہ آنکھوں سے دیکھ لیں، کہ ہاں سر پر آسمان کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر گر رہا ہے تو بھی یہ ماننے والے نہیں اس وقت بھی یہ کہہ دیں گے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہیں، یہ تو ایک گرا بادل ہے جس کی تہیں ایک دوسری پر جم گئی ہیں، حسب معمول برس برسا کر کھل جائے گا۔ بھلا ایسے لوگوں سے کیا توقع ہو سکتی ہے کہ یہ سیدھا راستہ اختیار کر لیں گے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو، یہ سمجھانے سے نہ مانیں گے، ان کو جو یہ چاہیں کرنے دو۔ آخر ان کے سر پر ایک دن آنے والا ہے جب یہ زور کی کڑک سے بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ ان کی یہ چالیں، ان کے یہ داؤ گھات سب رکھے رہ جائیں گے نہ ہوشیاری سے کام بنے گا اور نہ بھاگتے بن پڑے گی۔ ان کا کوئی ساتھی نہ ہو گا اور نہ کہیں سے انھیں مدد مل سکے گی۔

Marfat.com

ان کی اس سے پہلے بھی بُری گت بنے گی

وَاِنَّ - لِلَّذِيْنَ - ظَلَمُوْا - عَذَابًا - دُوْنَ
اور تحقیق واسطے ان کے جنھوں نے ظلم کیا عذاب ہے پہلے

ذٰلِكَ - وَلٰكِنَّ - اَكْثَرَهُمْ - لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾
اس کے اور لیکن بہت سے ان کے نہیں جانتے

وَاصْبِرْ - لِحُكْمِ - رَبِّكَ - فَاِنَّكَ - بِاَعْيُنِنَا
اور صبر کر واسطے حکم رب اپنے کے پس تحقیق تو سامنے ہے آنکھوں ہماری کے

وَسَبِّحْ - بِحَمْدِ - رَبِّكَ - حِيْنَ - تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾
اور تسبیح کر ساتھ خوبیوں کے رب اپنے کی جس وقت کھڑا ہو تو

وَمِنَ الَّيْلِ - فَسَبِّحْهُ - وَاِدْبَارَ
اور کچھ رات کے وقت پس پاکی بیان کر اس کی اور پیٹھ پھیرتے وقت

النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع
تاروں کے

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ
اور ان گنہگاروں کے لیے اس سے ورے ایک عذاب ہے

ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾
پر ان میں کے بہت سے نہیں جانتے

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا
اور تو اپنے رب کے حکم کا منتظر ٹھہرا رہ تو تو ہماری آنکھوں کے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾
سامنے ہے اور پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ جس وقت تو اٹھتا ہے

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ
اور کچھ رات میں اس کی پاکی بول اور تاروں کے

النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع ۲ ۴
پیٹھ پھیرتے وقت

پہلے جو کچھ بیان ہوا وہ تو عذاب تھا جو آخرت میں ان کے لیے تیار ہے، اس کے لیے کہا گیا تھا کہ اگر یہ نصیحت نہیں سنتے اور ڈرانے کو خاطر میں نہیں لاتے تو ان کو چھوڑ دو اور جو ان کا جی چاہے کرنے دو۔ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ یہ سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔ اٹھنے تک کی طاقت نہ رہے گی، دنیا میں جو یہ کرتے تھے وہ وہاں ان کے کچھ کام نہ آئے گا، کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا۔ کہیں سے کوئی مدد نہ ملے گی۔ اس آیت میں ارشاد ہے کہ وہ آفت تو ان پر قیامت کے دن پڑے گی لیکن اس سے پہلے دنیا ہی میں ان کی بُری گت بننے والی ہے۔ یہ اپنی غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان میں سے بہت سے نہیں جانتے کہ دنیا میں یہ ان کا شیطان پن بہت دن نہ چلے گا۔

سنو! ہمیں دنیا کو ابھی کچھ دن قائم رکھنا ہے شریروں کو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنے ظلم وستم سے اس کو وقت سے پہلے تباہی میں ڈال دیں۔ اس لیے ان کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں سزا ملے گی۔ اب اے رسول تم اللہ کے حکم کا صبر کے ساتھ انتظار کرو۔ ہم تمھیں برابر دیکھ رہے ہیں اور تمھاری حفاظت کریں گے۔ تم اپنے رب کی عبادت اور حمد وثنا میں لگے رہو، خاص کر جب تم مجلس سے اٹھو اور جب رات کو جاگ کر کھڑے ہو تو کچھ وقت عبادت میں صرف کرو اور صبح کو جب تارے پیٹھ پھیر کر غائب ہوں تو اللہ کی عبادت کرو۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ النَّجْمِ

ترتیب کے لحاظ سے قرآن مجید کی یہ تریپنویں سورت ہے یہ قیام مکہ کے شروع کے زمانہ میں نازل ہوئی اور اس کے تین رکوع ہیں۔ اس سورت میں مکہ کے لوگوں کو اور دنیا بھر کے انسانوں کو سمجھایا جا رہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں آنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ستاروں کے غائب ہو جانے کے بعد سورج کا نکلنا۔ ستاروں کے بعد سورج کا آنا ایک نظارہ ہے جس سے سمجھ لینا چاہیے کہ اسی طرح رسولوں کے بعد آخری نبی کا آنا ضروری ہے اور جیسے ستارے اور سورج اپنے مقررہ قاعدے سے نہیں ہٹتے اور بغیر بھٹکے اور غلطی کیے سیدھے راستہ پر چلتے ہیں اسی طرح ان سے پہلے رسول اور یہ آخری رسول ٹھیک راستہ پر منزل مقصود کی طرف سیدھے بڑھ رہے ہیں۔ خوب سمجھ لو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہکے اور نہ غلط راستہ پر چلے۔ ان کے اوپر اللہ نے ایک بڑی قوت والے فرشتے کے ذریعے اپنی وحی بھیجی، یہ فرشتہ دو بار اپنی اصلی شکل میں انھیں دکھائی دیا۔ ایک اس وقت جب وہ ابتدا میں ایک مرتبہ وحی لے کر آیا۔ اس وقت وہ آسمان کے اونچے کنارے پر نمودار ہوا، اور پھر ان سے قریب ہوتا گیا اور سورۃ المدثر کے شروع کی آیتیں سکھائیں اور دوسری مرتبہ شب معراج میں سدرۃ المنتہیٰ کے قریب، جب وہ سدرۃ المنتہیٰ اللہ کے نور سے جگمگا رہا تھا، اس وقت ان کی نگاہ نہ بہکی اور نہ چوکی اور انھوں نے اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ اب تم بتاؤ کہ ان کی بات نہ سننا اور طرح طرح کے نام والی دیویوں کو پوجنا کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے، ان کی تو حقیقت ہی کچھ نہیں۔ صرف تم نے گھڑ کر ان کے عجیب عجیب نام رکھ لیے ہیں، یہ محض غلط خیالات کی پیروی ہے۔ انسان کا ہر خیال ٹھیک نہیں ہوتا۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو اللہ نے اپنے رسول کی معرفت کہی۔ فرشتوں کی بابت غلط خیال مت قائم کرو۔ وہ اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں اور اس کے سامنے بے بس ہیں۔ جو لوگ انھیں عورتیں بتاتے ہیں اور ان کے عورتوں ہی کے نام رکھتے ہیں۔ وہ غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں ؂

اے رسولؐ تم ان کی بات مت سنو۔ ان کا علم دنیا ہی تک محدود ہے، یہ آخرت کو نہیں مانتے، ان کے علم کی پہنچ بس یہیں تک ہے کہ جو کچھ ہے دنیا ہی ہے، حالانکہ دنیا فنا ہونے والی ہے اور جو کچھ ہے آخرت ہی ہے۔ خبردار برے کام مت کرو۔ تم اللہ کے ڈر سے بڑے بڑے بُرے کاموں سے بچو گے تو وہ تمھارے چھوٹے چھوٹے قصور معاف کر دے گا۔ اس کی مغفرت وسیع ہے، دیکھو یہ خیال غلط ہے، کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ جو کرے گا وہی بھرے گا۔ یہ باتیں پہلے رسولوں کے صحیفوں میں لکھ دی گئی تھیں، ان پر غور کرو۔ تم سے پہلے بہت سی ضدی قومیں تباہ ہو چکی ہیں، انھوں نے سرکشی کر کے سوائے تباہی کے کچھ نہ پایا۔ اچھی طرح سن لو۔ قیامت کچھ دور نہیں اس کا ٹھیک وقت اللہ ہی کو معلوم ہے۔ جس میں عقل ہے۔ وہ قرآن کی باتوں کو ہنسی کھیل نہیں سمجھتا بلکہ ان کو سن کر دل سے اللہ کی طرف جھکتا ہے اور فقط اسی کو سجدہ کرتا ہے۔ یہ سورۃ آیت سجدہ پر ختم ہوئی ؂

Marfat.com

سورۃ النّجم مکّیۃٌ وھی اثنتان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وستّون اٰیۃ وثلث رکوعات

محمدؐ سچے آخری رسول ہیں!

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا
قسم ہے تارے کی جب گرے تمہارا رفیق بہکا نہیں اور نہ
غَوٰى ۝۲ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ
بے راہ چلا اور وہ اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتا یہ تو
اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۵ ذُوْ مِرَّةٍ
بھیجا ہوا حکم ہے اس کو سکھلایا ہے سخت قوت والے زور آور نے
فَاسْتَوٰى ۝۶ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷ ثُمَّ دَنَا
پھر سیدھا بیٹھا اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا پھر نزدیک ہوا
فَتَدَلّٰى ۝۸ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹
اور لٹک آیا پھر دو کمان کے برابر فرق رہ گیا یا اس سے بھی نزدیک
فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝۱۰
پھر اللہ نے اپنے بندے پر حکم بھیجا جو بھیجا

وَالنَّجْمِ - اِذَا - هَوٰى ۝۱ مَا - ضَلَّ - صَاحِبُكُمْ - وَمَا
قسم تارے کی جب وہ غائب ہونے لگے نہیں گمراہ ہوا ساتھی تمہارا اور نہ
غَوٰى ۝۲ وَمَا يَنْطِقُ - عَنِ - الْهَوٰى ۝۳ اِنْ - هُوَ
راستہ سے ہٹا اور نہیں بولتا وہ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں وہ
اِلَّا - وَحْيٌ - يُّوْحٰى ۝۴ عَلَّمَهٗ - شَدِيْدُ - الْقُوٰى ۝۵ ذُوْ مِرَّةٍ
مگر وحی جو بھیجی گئی سکھایا اسے سخت قوتوں والے نے زور دار نے
فَاسْتَوٰى ۝۶ وَ - هُوَ - بِالْاُفُقِ - الْاَعْلٰى ۝۷ ثُمَّ - دَنَا
پس سیدھا ہوا اور وہ ساتھ آسمان کے بلند کنارے کے تھا پھر قریب آیا
فَتَدَلّٰى ۝۸ فَكَانَ - قَابَ - قَوْسَيْنِ - اَوْ - اَدْنٰى ۝۹
پھر اور بڑھا پس تھا بقدر دو کمانوں کے یا اور بھی قریب
فَاَوْحٰى - اِلٰى - عَبْدِهٖ - مَآ - اَوْحٰى ۝۱۰
پس وحی کی طرف اپنے بندے کے جو وحی کی

هَوٰى (گرا۔ نیچے اترا) ماضی کا صیغہ ہے ھ ۔ و ۔ ی سے اس کا مصدر ھُوِیٌّ ہے۔ جس کے معنی ہیں اونچی جگہ سے نیچے چلے جانا۔ نگاہ سے غائب ہو جانا۔ ضل ضلال سے ہے اور غوی غوایۃ سے۔ ضَلَال کے معنی بے مقصد بھٹکے پھرنا غَوَایَۃ کے معنی مقصد کی طرف کا سیدھا راستہ چھوڑ دینا مِرَّۃٌ قوت اس کے اصل معنی رسی کی کئی لڑیں ملا کر بٹنا ہیں جس سے وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ استوٰی ہر عضو اپنی اپنی جگہ جمایا، مراد یہ ہے کہ اصلی شکل میں ظاہر ہوا، تَدَلّٰی (نیچے لٹک آیا) ماضی ہے تَدَلِّی سے جس کا مادہ د ۔ ل ۔ و ہے دَلْو ڈول کو کہتے ہیں، تدلّی ڈول کا پانی کے قریب کنوئیں میں پہنچنا، مراد یہ ہے کہ وہ قریب آتا گیا۔ قاب (مقدار) ق ۔ و ۔ ب سے قَابَ قَوْسَیْنِ دو کمانوں کی مقدار کے برابر۔

ارشاد ہے کہ تارے قاعدہ کے مطابق نکلتے اور غائب ہوتے ہیں اور کبھی اپنی راہ سے بے قاعدہ نہیں ہٹتے، اسی طرح یہ تمہارے ساتھی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بے مقصد بھٹکے پھرتے ہیں اور نہ مقصد کی طرف جانے والی سیدھی راہ سے الگ ہوتے ہیں، یہ اپنی خوشی سے کچھ نہیں کہتے، جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی وحی ہوتی ہے، اللہ نے وہ وحی ان کے پاس ایک فرشتے یعنی جبریلؑ کی معرفت بھیجی جو بڑی قوت والے مضبوط اور توانا ہیں، وہ ان کے سامنے اپنی اصل شکل میں آسمان کے اونچے کنارے پر ظاہر ہوئے، پھر قریب اور پھر اور قریب پہنچے، یہاں تک کہ درمیان میں دو کمان کا فاصلہ رہ گیا پھر اللہ نے ان کے ذریعے اپنے بندے محمدؐ کی طرف جو وحی بھیجنی تھی بھیجی۔

Marfat.com

سب کچھ ٹھیک دیکھا

مَا - كَذَبَ - الْفُؤَادُ - مَا - رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
نہیں جھوٹ کہا دل نے اسے جو دیکھا کیا پس جھگڑتے ہو تم اس سے

عَلٰى - مَا - يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ - رَاٰهُ - نَزْلَةً
اوپر اس کے جو دیکھا اور البتہ تحقیق دیکھا اس نے اس کو اترتے

اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ - سِدْرَةِ - الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا
ایک بار اور نزدیک بیری کے جو انتہائی حد پر ہے پاس اس کے

جَنَّةُ - الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ - يَغْشَى - السِّدْرَةَ
جنت ہے رہنے کی جب ڈھانک رہا تھا بیری کو

مَا - يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا - زَاغَ - الْبَصَرُ - وَمَا
جو ڈھانک رہا تھا نہیں مڑی نگاہ اور نہ

طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ - رَاٰى - مِنْ اٰيٰتِ - رَبِّهِ
حد سے بڑھی البتہ تحقیق دیکھا اس نے نشانیوں میں سے اپنے رب کی

الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾
بہت بڑی نشانیوں کو

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو کچھ دیکھا کیا تم اس سے جھگڑا

عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً
کرتے ہو اس پر جو اس نے دیکھا اور اس نے اسے اترتے ہوئے دیکھا

اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا
ہے ایک بار اور بھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس

جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ
بہشت ہے آرام سے رہنے کی جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو

مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
چھا رہا تھا اور بہکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے

طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ
بڑھی بے شک اس نے اپنے رب کے بڑے

الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾
نمونے دیکھے

ارشاد ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت آنکھ سے دیکھا اسے ان کے دل نے غلط نہیں بتایا بلکہ کہا کہ آپ کی آنکھ اس وقت بالکل ٹھیک دیکھ رہی تھی اور یہ واقعی وہی جبریل فرشتے ہیں جو اللہ کی طرف سے وحی لے کر آتے ہیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو اپنی اصلی شکل میں دیکھا اور پھر انھوں نے قریب آکر اور جھک کر آپ کو وحی پہنچائی اور رسول کے دل کو پورا پورا اطمینان ہو گیا کہ یہ جو کچھ ہوا اور دیکھا سب سچ تھا، تو پھر اب اس کی بابت فضول بحث کیوں کرتے ہو اور جھگڑے کیوں نکالتے ہو اور مان کیوں نہیں لیتے کہ واقع ایسا ہی ہوا۔ جیسا رسول کہتے ہیں۔

آگے ارشاد ہے کہ آپ نے جبریلؑ کو ایک دفعہ اور اصلی شکل میں دیکھا اور وہ معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ کے قریب تھا، جو نیچے سے اوپر پہنچنے کی انتہائی حد کے پاس بیری کا ایک درخت ہے اور اسی کے قریب آرام سے رہنے کی جنت ہے۔ اس وقت اس درخت کو ایسے نور نے چاروں طرف گھیر رکھا تھا جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا، بس وہ تھا جیسا تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نہ ترچھی ہوئی نہ ٹیڑھی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ بس سیدھی اسی چیز تک پہنچ کر رک گئی جسے دکھانا منظور تھا۔ اس وقت آپ نے اپنے رب کی قدرت اور اس کے جمال کے وہ نمونے دیکھے جو عظمت اور شان میں سب سے بڑے تھے۔

Marfat.com

ذرا ان دیویوں کو دیکھنا

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ
کیا پس دیکھا تم نے لات کو اور عزیٰ کو اور منات کو
الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ
تیسری پچھلی کیا تمھارے لیے نر
وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ
اور اس کے لیے مادہ یہ اس صورت میں بانٹ ہے
ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ
ظالمانہ نہیں یہ مگر نام
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ
رکھ لیا ہے ان کو تم نے اور باپ دادا نے تمھارے نہیں
اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ
اتاری اللہ نے اس کی کوئی سند نہیں
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ
پیروی کرتے وہ مگر گمان کی اور جو چاہیں دل

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ
بھلا تم دیکھو تو لات اور عزیٰ کو اور تیسری
الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ
پچھلی منات کو کیا تم کو بیٹے ملے
وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ
اور اس کو بیٹیاں یہ بانٹا تو ہوا بہت
ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ
بھونڈا یہ سب نام ہیں جو تم نے اور
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ
تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان
اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ
کی کوئی سند نہیں اتاری محض اٹکل
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ
پر چلتے ہیں اور جو جیوں کی امنگ ہے

ضِیْزٰی (ٹیڑھی، راستہ سے ہٹی ہوئی، ظالمانہ) صفت مؤنث کا صیغہ ہے ض۔ ی۔ ز سے ضیز کے معنی ہیں ٹیڑھا پن اور کجی، لات، عزیٰ، منات، وہ دیویاں ہیں، جن کو عرب پوجا کرتے تھے، لات طائف والوں کی، عزیٰ قریش اور کنانہ وغیرہ کی اور منات، مدینہ کے اوس اور خزرج کے بت تھے اور مؤنث تھے، ان میں سے لات اور عزیٰ مکہ کے قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ مقبول تھے، اور مناۃ دور والوں کا بت تھا اس لیے تیسرے درجہ کا تھا۔

اللہ عزوجل کی شان اور اس کی بڑی عظمت والی ان نشانیوں کا بیان کر کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین و آسمان میں دیکھیں اور انھیں دیکھ کر اللہ پر یقین کامل کیا۔ اب ان دیویوں کا بیان ہے جنھیں عرب پوجتے تھے، ارشاد ہے کہ ذرا ان بتوں کو دیکھو جنھیں یہ لوگ پوجتے اور اللہ کی (نعوذ باللہ) بیٹیاں کہتے ہیں، یہ ان گھڑ بے جان پتھر پوجنے کے قابل کہیں ہو سکتے ہیں تماشا یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ کی اولاد کو بیٹیاں بناتے ہیں، یہ کس قدر بے انصافی اور ظلم ہے۔ اول تو اس کی اولاد ہونا ناممکن ہے اور پھر وہ بھی معاذ اللہ بیٹیاں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ محض چند نام ہیں اور کچھ نہیں، جو انھوں نے اور ان کے باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں، اللہ نے انھیں کبھی یہ نہیں بتایا نہ اس کی قطعاً کوئی سند اس نے اتاری، یہ محض ان کی خیالی باتیں ہیں اور ان کے دل کی بے جا خواہشیں جو اس رنگ میں ظاہر ہو رہی ہیں، ان بیکار باتوں میں کیا رکھا ہے۔

Marfat.com

اپنی خواہش چھوڑو

وَلَقَدْ ۔ جَآءَهُمْ ۔ مِّنْ رَّبِّهِمُ ۔ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾
اور البتہ تحقیق آچکی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے راہ سوجھ کی

اَمْ ۔ لِلْاِنْسَانِ ۔ مَا ۔ تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ ۔ الْاٰخِرَةُ
کیا انسان کو مل جاتا ہے جو وہ چاہے پس اللہ کے لیے ہے آخرت

وَ ۔ الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ وَ ۔ كَمْ ۔ مِّنْ ۔ مَّلَكٍ
اور دنیا اور بہت سے فرشتے ہیں

فِى السَّمٰوٰتِ ۔ لَا تُغْنِىْ ۔ شَفَاعَتُهُمْ
آسمانوں میں کام نہیں دیتی سفارش ان کی

شَيْـًٔا اِلَّا ۔ مِنْۢ بَعْدِ ۔ اَنْ ۔ يَّاْذَنَ
کچھ مگر بعد اس کے کہ اجازت دے

اللّٰهُ ۔ لِمَنْ ۔ يَّشَآءُ ۔ وَ ۔ يَرْضٰى ﴿٢٦﴾
اللہ جس کے لیے وہ چاہے اور پسند کرے

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾
اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت پہنچ چکی ہے

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ
کہیں آدمی کو ملتا ہے جو وہ چاہے سو اللہ کے ہاتھ ہے

وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ ع ٢٥ ٥
سب بھلائی پچھلی اور پہلی اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے

فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ
ہیں کچھ کام نہیں آتی ان کی سفارش

شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ
مگر جب اللہ حکم دے جس کے لیے

اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾
چاہے اور پسند کرے

ارشاد ہے کہ ان سے اور ان سے پہلے ان کے باپ دادا سے جو غلطی ہوئی تو اس کی بنا جہالت اور نادانی پر تھی، انھیں کوئی صحیح راستہ بتانے والا نہ ملا تھا اور یہ جو ان کا جی چاہتا تھا کرتے تھے لیکن اب تو انھیں خواب غفلت سے چوکنا چاہیے۔ اب تو ان کے پاس کوئی عذر نہیں کہ ایسی غلط باتوں میں پھنسے رہیں۔ اب تو ان کے رب نے ان کے پاس ہدایت بھیج دی اور اپنے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن حکیم دے کر انھیں حکم دے دیا کہ انھیں یہ اللہ کی کتاب پڑھ کر سنا دو اور ساتھ ہی اس پر عمل کر کے بھی دکھا دو۔ اب بھی کیا یہ یہی کہے جائیں گے کہ یہی دیویاں ہمارے کام بنائیں گی اور ہماری مدد کریں گی۔ ان سے کہہ دو بات یہ نہیں ہے کہ انسان جو سوچے وہ اسے مل بھی جائے سنو یہ سارے خیالات لچر پوچ اور یہ ساری باتیں بے بنیاد ہیں۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے، جو کچھ دنیا میں ملے گا وہ بھی اسی کے فضل اور مہربانی سے ملے گا اور آخرت میں بھی جو کچھ دے گا وہی دے گا اور تم نے جو یہ خیال دل میں جما رکھا ہے کہ اللہ تک ہماری رسائی کہاں ہمیں تو یہی بُت سفارش کر کے اس سے دلوائیں گے جو کچھ دلوائیں گے تو اس کے ہاں تو فرشتوں کی بھی سفارش نہیں چلتی یہ بُت تو کس گنتی میں ہیں۔ آسمانوں میں بہت سے فرشتے اللہ کے ہاں بڑے مرتبے والے ہیں، لیکن ان کی مجال نہیں کہ اس کی درس گاہ میں سفارش کر کے کسی کو کچھ دلوا دیں، وہ بھی اگر سفارش کر سکتے ہیں تو صرف اسی وقت جب اللہ انھیں اجازت دے کہ ہاں سفارش کرو اور اس وقت بھی وہ صرف اسی کی سفارش کر سکتے ہیں جس سے اللہ راضی ہو اور چاہتا ہو کہ اس کے لیے سفارش سنی جائے۔

Marfat.com

فرشتوں کو غلط سمجھا

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
تحقیق جو لوگ نہیں ایمان لاتے آخرت پر

لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾
البتہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کے نام رکھنا عورت کا سا

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اور نہیں انھیں اس کی کچھ خبر نہیں پیروی کرتے وہ

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ
مگر گمان کی اور تحقیق گمان نہیں کام دیتا اصلی

الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ
بات میں کچھ پس منہ موڑ لے اس سے

مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ
جو پھر جائے ہماری یاد سے اور نہ چاہے

اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾
مگر زندگی دنیا کی

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے

لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾
وہ فرشتوں کے زنانے نام رکھتے ہیں

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اور ان کو اس کی کچھ خبر نہیں محض اٹکل پر چلتے

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ
ہیں اور اٹکل ٹھیک بات میں کچھ کام

الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ
نہیں آتی سو تو اس پر دھیان

مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ
نہ کر جو ہماری یاد سے منہ موڑے

اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾
اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا

ارشاد ہے کہ یہ لوگ جو منہ اٹھا کر جو چاہے کہہ دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کو نہیں مانتے۔ انھیں اس کا فکر تو ہوتا ہی نہیں کہ مرنے کے بعد ہماری ہر بات کی جانچ کی جائے گی اور منہ سے اگر ایسی ویسی بات نکل گئی تو اس کی پکڑ ہو گی اور سب سے زیادہ پکڑ اس بات کی ہو گی کہ اللہ عزوجل کو دنیا میں اچھی طرح کیوں نہ پہچانا اور اس کے ساتھ گستاخی سے کیوں پیش آئے۔ اگر ان کو اپنی عقل سے کچھ نہیں سوجھتا تو رسول کے سمجھانے سے تو سمجھ جانا چاہیے اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر تو ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کے ویسے ہی نام رکھتے ہیں جیسے عورتوں کے رکھے جاتے ہیں۔ انھیں ذرا خبر نہیں کہ یہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اٹکل پچو جو منہ میں آیا بک دیا۔ بھلا اصلی بات کہیں اٹکل پچو باتوں سے حاصل ہوتی ہے، اصلی بات تو جاننے والا ہی بتا سکتا ہے۔ ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول جب یہ لوگ اتنی بات نہیں سمجھتے، اپنی ہی بے تکی ہانکتے جاتے ہیں۔ اور ہماری باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک جو کچھ ہے دنیا ہی ہے۔ یہیں کے آرام حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں تو اب ان کی باتوں کی اور شرارتوں کی پروا مت کرو۔ تمھیں جو کہنا تھا کہہ چکے، پس اب یہ جانیں اور ان کا کام۔

Marfat.com

اُن کی پہنچ یہیں تک ہے

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۚ اِنَّ رَبَّكَ
یہیں تک ہے رسائی ان کے علم کی تحقیق تیرا رب
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ
وہی خوب جانتا ہے اسے جو بہکا اس کی راہ سے
وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ
اور وہی خوب واقف ہے اس سے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تاکہ بدلہ دے
الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ
انھیں جنھوں نے برے کام کیے اس کا جو انھوں نے کیا اور بدلہ دے انھیں
الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾
جنھوں نے اچھے کام کیے اچھا بدلہ

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۚ اِنَّ رَبَّكَ
بس ان کی سمجھ یہیں تک پہنچی تحقیق تیرا رب ہی
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ
خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بہکا
وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ
اور وہی خوب جانتا ہے اسے جو راہ پر آیا اور اللہ ہی کا
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ
ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے تاکہ وہ برائی
الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ
والوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے
الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾
اور بھلائی والوں کو بھلائی دے

مَبْلَغ (پہنچنے کی جگہ۔ انتہا) اسم ظرف اور مصدر میمی ہے ب، ل، غ سے بلوغ کے معنی پہنچنا۔ مبلغ کے معنی پہنچ یا پہنچنے کی حد۔

ارشاد ہے کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی کا مقصد فقط دنیا ہی کی زندگی کو ٹھہرا لیا ہے، ان کی عقل اس سے اوپر نہیں جاتی۔ ان کے نزدیک جو کچھ ہے یہی دنیا ہے، بس رات دن اسی کی ادھیڑ بن میں رہتے ہیں کہ ہمیں یہاں کی زندگی کی سہولتیں ملیں، ہم سائنس میں ترقی کریں۔ کلیں ایجاد کریں۔ اللہ کی مخلوق کو دبا کر اپنا کام نکالیں، کسی کو اپنے آگے ابھرنے نہ دیں، اچھا انھیں جو چاہیں کرنے دو۔ اللہ کو جو تیرا رب ہے خوب معلوم ہے کہ کون گمراہ ہے اور کون راہ پر ہے، انھوں نے دنیا کو سمجھا ہی نہیں، اس کی تو ہر چیز آسمانوں میں ہو، یا زمین میں، اللہ کے قبضہ میں ہے، انسان کو یہاں اس لیے رکھا ہے کہ دیکھیں کون برے کام کرتا ہے اور کون نیک اور اچھے کام اختیار کرتا ہے۔

ہر انسان کو مرنا ہے اور مرنے کے بعد اس کے اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی۔ جن لوگوں نے برے کام کیے ہوں گے ان کو سزا ملے گی اور جنھوں نے اچھے کام کیے ہوں گے انھیں ان کا بہت اچھا بدلہ ملے گا۔

یہاں ٹھہر کر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ جو لوگ سائنس ہی کو انسان کی ترقی سمجھتے ہیں کیا وہ قرآن کا مطلب ٹھیک طور پر نہیں سمجھے۔

Marfat.com

اچھے لوگ

اَلَّذِيْنَ - يَجْتَنِبُوْنَ - كَبٰٓئِرَ - الْاِثْمِ - وَالْفَوَاحِشَ
وہ لوگ جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے

اِلَّا - اللَّمَمَ ؕ اِنَّ - رَبَّكَ - وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ
مگر تھوڑا سا قصور تحقیق رب تیرا کشادہ بخشش والا ہے

هُوَ - اَعْلَمُ - بِكُمْ - اِذْ - اَنْشَاَكُمْ
وہ خوب جانتا ہے تمھیں جب پیدا کیا تمھیں

مِّنَ الْاَرْضِ - وَاِذْ - اَنْتُمْ - اَجِنَّةٌ - فِيْ
زمین سے اور جب تم تھے چھپے ہوئے پیٹوں

بُطُوْنِ - اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا - تُزَكُّوْٓا
میں ماؤں کے اپنی پس مت ستھرا کہو

اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ - اَعْلَمُ - بِمَنِ - اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ ع
اپنے آپ کو وہی خوب جانتا ہے اسے جس نے پرہیزگاری کی

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
جو کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ
مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں بڑی سمائی ہے

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
وہ تمھیں خوب جانتا ہے جب تمھیں زمین سے

مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ
بنا نکالا اور جب تم ماؤں کے پیٹ میں

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا
بچے تھے سو اپنی خوبیاں مت

اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ ع ٢/٦
بیان کرو وہی خوب جانتا ہے اس کو جو بچ کر چلا

اللَّمَمَ (بھڑ جانا، چھو جانا) اس کا مادہ ل۔ م۔ م ہے۔ اَلَمَّ کے معنی قریب پہنچ گیا۔ لَمَمٌ اسی سے حاصل مصدر ہے، مراد یہ ہے کہ گناہ کے قریب پہنچنا۔ اَجِنَّةٌ (بچے ماں کے پیٹ میں) جنین کی جمع ہے۔ جس کا مادہ ج۔ ن۔ ن ہے۔ جَنٌّ کے معنی چھپ جانا۔ جنین بچے کو کہتے ہیں جب تک وہ ماں کے پیٹ میں ہو۔

پہلے ارشاد ہوا کہ ان لوگوں کو جنھوں نے اچھے کام کیے اچھا بدلہ ملے گا۔ یہاں اس کا بیان ہے کہ اچھے کام کرنے والوں سے کیا مراد ہے۔ ارشاد ہے کہ اچھے کام کرنے والے وہ ہیں جو بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائی کی باتوں اور کاموں سے بچتے ہیں۔ بڑے بڑے گناہوں کو سورۂ بنی اسرائیل۔ سورۂ الفرقان وغیرہ میں خوب کھول کر بیان کر دیا گیا ہے مثلاً قتل، لوٹ مار، زنا، چوری وغیرہ یا وہ چیز جس سے گناہوں کی طرف رغبت ہو، مثلاً شراب خوری، ناچ گانا وغیرہ۔ جو لوگ ان گناہوں سے دور بھاگتے ہیں اور کبھی جان بوجھ کر ان میں نہیں پڑتے وہ نیک لوگ ہیں ان سے اگر چھوٹے موٹے قصور ہو جائیں تو وہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ان سے بچے بغیر آدمی نیک نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ زبان سے کہتا پھرے کہ میں اچھا ہوں

ارشاد ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ اچھا کون ہے اور برا کون ہے۔ اپنی بابت ڈینگیں مت مارو، انسان غلاظت میں لت پت پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کے نزدیک اچھا وہی ہے جو گناہوں سے بچے ؛

Marfat.com

غلط خیال والوں کو تنبیہ (۱)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا
کیا پس دیکھا تو نے اسے جس نے منہ پھیرا اور دیا کچھ تھوڑا سا

وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ
اور رک گیا کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے پس وہ

يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ
دیکھ رہا ہے کیا خبر نہیں دیا گیا ساتھ اس کے جو ہے صحیفوں میں

مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا
موسیٰ کے اور ابراہیم کے جس نے پورا کر دیا قول کہ نہ

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہ کہ نہیں واسطے انسان کے

اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾
مگر جو کوشش کرے وہ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾
پھر بدلہ دیا جائے گا وہ اس کا بدلہ پورا پورا

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا
بھلا تو نے دیکھا اسے جس نے منہ پھیر لیا اور لایا تھوڑا سا

وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ
اور سخت نکلا کیا اس کے پاس غیب کی خبر ہے۔ سو وہ

يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ
دیکھتا ہے کیا اسے اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے

مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا
ورقوں میں ہے اور ابراہیم کے جو قول میں پورا اترا کہ کوئی

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور یہ کہ آدمی کو وہی

اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾
ملتا ہے جو اس نے کمایا اور یہ کہ اس کی کمائی اسے دکھلائی ضرور ہے

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾
پھر اس کا پورا پورا بدلہ ملتا ہے۔

اَكْدٰى (رک گیا) ماضی کا صیغہ ہے۔ اِكْدَاءٌ سے جو ک۔ د۔ ی سے بنا ہے۔ کَدْیٌ کے معنی ہاتھ روک لینا بخل کرنا۔

دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اسلام کی باتوں پر تھوڑا بہت یقین کیا، اس کے بعد دل سخت کر لیا، یا تھوڑا سا کچھ دے دیا۔ اس کے بعد ہاتھ کھینچ لیا۔ ایسا ہی ایک شخص ولید بن مغیرہ تھا کہ اسلام لانا چاہتا تھا لیکن نہ لایا کسی نے اس سے کہہ دیا کہ کیوں اپنے بزرگوں کا طریقہ چھوڑتا ہے اس نے کہا اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہوں دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے اتنی رقم دے تیرے بدلے میں عذاب بھگت لوں گا، اس نے کچھ تو دے دیا لیکن بعد میں پتھر بن کر بیٹھ گیا۔ ایسے لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے کہ کیا یہ غیب کی بات جانتا ہے جو اس نے یقین کر لیا کہ میرے بدلے دوسرا عذاب بھگت لے گا۔ اس سے کہہ دو کہ کیا تو نے وہ باتیں نہیں سنیں جو موسیٰؑ اور ابراہیم کے صحیفوں میں لکھی ہوئی تھیں ابراہیمؑ تو قول کے پکے تھے، اور جو کہتے تھے اسے پورا کر کے چھوڑتے تھے، وہاں صاف صاف کہہ دیا گیا ہے اور اب پھر قرآن حکیم میں بھی اسے دہرایا جاتا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا جو کرے گا سو بھرے گا۔ ہر شخص اپنے کیے کا ذمہ دار ہے، اسے قیامت میں اس کا بدلہ ملے گا جو وہ دنیا میں کر جائے گا۔ اس کی دوڑ دھوپ اور کوششیں ساری قیامت کے دن جانچی جائیں گی اور اسے ان کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اس لیے ہر شخص کو اسلام کا فرمانبردار ہونا چاہیے اور جو نیک کام اسلام نے بتائے ہیں انہی کے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

Marfat.com

غلط خیال والوں کو تنبیہ (ب)

وَاَنَّ - اِلٰى - رَبِّكَ - الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ - هُوَ
اور یہ کہ طرف رب تیرے کی پہنچنا ہے اور یہ کہ اسی نے
اَضْحَكَ - وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ - هُوَ - اَمَاتَ
ہنسایا اور رلایا اور یہ کہ وہ اسی نے موت دی
وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ - خَلَقَ - الزَّوْجَيْنِ - الذَّكَرَ
اور زندہ کیا اور یہ کہ اسی نے پیدا کیا جوڑا نر
وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ - نُّطْفَةٍ - اِذَا - تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَ
اور مادہ ایک بوند سے جب وہ ڈالی جائے اور
اَنَّ - عَلَيْهِ - النَّشْاَةَ - الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ - هُوَ
یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پیدائش دوسری اور یہ کہ اسی نے
اَغْنٰى - وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ - هُوَ - رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾
دولت دی اور خزانہ دیا اور یہ کہ وہی ہے پروردگار شعریٰ کا
وَاَنَّهٗ - اَهْلَكَ - عَادَا - الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾
اور یہ کہ وہ تباہ کیا اس نے عاد پہلے کو

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ
اور یہ کہ تیرے رب تک سب کو پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی
اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ
ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور
وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
جلاتا ہے اور یہ کہ اسی نے جوڑا بنایا نر
وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَ
اور مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائی جائے اور
اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ
یہ کہ اس کے ذمہ ہے دوسری دفعہ اٹھانا اور یہ کہ اسی نے
اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾
دولت دی اور خزانہ دیا اور یہ کہ وہی ہے رب شعریٰ کا
وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾
اور یہ کہ اسی نے غارت کیا عاد پہلے کو

تُمْنٰى (بہائی جائے) مضارع مجہول مؤنث ہے اِمْنَاءٌ سے جس کا مادہ م ۔ ن ۔ ی ہے ۔ مَنْیٌ کے معنی بہانا اتارنا، نازل کرنا ۔ اِمْنَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں ۔ منیٰ بھی اسی سے ہے جہاں حاجی حج کے موقع پر قربانی کرتے ہیں جس میں خون بہایا جاتا ہے، یہاں یہ مراد ہے کہ جب بوند ٹپکائی جائے ۔ اَقْنٰى مالدار کیا، ماضی ہے اقناءٌ سے جس کا مادہ ق ۔ ن ۔ ی ہے قَنْیٌ کے معنی کمانا، اِقْنَاءٌ کمائی کی طاقت دینا ۔ مالدار کرنا ۔ قُنْیَۃٌ کمایا ہوا مال ذخیرہ ۔ الشعریٰ ایک بڑے ستارہ کا نام ہے جسے عرب پوجتے تھے ۔

ارشاد ہے کہ سب کو آخر اللہ ہی کے پاس پہنچنا ہے ۔ وہی ہر ایک کو اس کے کیے کا پھل دے گا، وہی ہنساتا اور وہی رلاتا ہے وہی مارتا اور وہی جلاتا ہے ۔ اسی نے ایک بوند پانی سے جب وہ ماں کے پیٹ میں پہنچ جاتی ہے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا اور وہی مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرے گا ۔ اسی نے اپنے رحم و کرم سے تمھیں مال و دولت دی اور کمائی کی قوت عطا کی اور یہ ستارہ شعریٰ جس کو بعض عرب نے پوجنا شروع کر دیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ اسی کے اثر سے انھیں ملتا ہے یعنی جو کچھ ملتا ہے اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور وہی اسے پالتا اور روشنی دیتا ہے، اسی نے ہود کی قوم عاد کو اس کی نافرمانی اور کفر کی سزا میں تباہ اور برباد کیا ۔ اسی طرح جو اس کی نافرمانی کرے گا آخر کار تباہ و برباد ہوگا ۔

Marfat.com

غلط خیالات والوں کو تنبیہ (ج)

وَثَمُوْدَاْ فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ
اور تباہ کیا ثمود کو پس نہ باقی چھوڑا اور نوح کی قوم ان سے پہلے

اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾
تحقیق وہ تھے وہ زیادہ ظالم اور سرکش

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾
اور موتفکہ کو دے ٹپکا پس اوپر سے گرا اس پر جو گرا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾
پس ساتھ کون سی نعمتوں کے رب اپنے کی شک میں پڑے گا تو

وَثَمُوْدَاْ فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ
اور ہلاک کیا ثمود کو پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے نوح کی قوم

اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾
کو ہلاک کیا وہ تو اور بھی ظالم اور شریر تھے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾
اور الٹی ہوئی بستی کو ٹپک دیا پھر آ پٹا اس پر جو آ پڑا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾
اب تو اپنے رب کی کیا کیا نعمتیں جھٹلائے گا۔

ثَمُوْدَ (عاد کی پچھلی قوم) یہ حضرت صالح کی قوم کا نام ہے۔ اَلْمُؤْتَفِكَةُ (اوندھی گرنے والی بستیوں کا اکٹھا نام ہے) جن میں لوط کی قوم بستی تھی۔ اٰلَآءُ (نعمتیں) اِلٰی کی جمع ہے جس کا مادہ ا۔ ل۔ ی ہے، اِلٰی اور اُلٰی نعمت کو اور مہربانی سے کچھ دینے کو کہتے ہیں (تتماری) (شک کرے گا تو) مضارع ہے تَمَارِی سے جو اصل میں تَمَارُیٌ تھا۔ تعلیل کے بعد تَمَارِی ہوگیا۔ اس کا مادہ م۔ ر۔ ی ہے۔ اسی سے مِرْیَةٌ بنا ہے جو سورہ حٰم السجدہ میں گزرا۔ اس کے معنی شک اور جھگڑا کرنے کے ہیں۔

ارشاد ہے کہ ثمود نے (جو عاد اُخریٰ کہلاتا ہے۔ کیونکہ پہلے عاد کے بعد اُبھرا اور اسی کی طرح سے سرکشی شروع کردی) جب وہی رویہ اختیار کیا تو صالح کو ہم نے اپنا رسول مقرر کرکے ان کو سمجھانے کو بھیجا۔ لیکن جب ان کے سمجھانے کو وہ خاطر میں نہ لائے تو ہم نے ان کو ان کی سرکشی کی سزا میں تباہ کردیا اور ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑا۔ اسی طرح ان سے پہلے قوم نوح کو ہم نے ان کے برے کاموں کی سزا دی اور ان کو تباہ کردیا۔ یہ نوح کی قوم حضرت نوح کو ہمیشہ دکھ اور تکلیف پہنچاتی رہی یہی لوگ تھے جنھوں نے آپس میں آدمیوں کے درجوں میں فرق کیا۔ مالدار بڑے بن کر بیٹھ گئے اور محنتیوں اور مزدوروں کو ذلیل قرار دے دیا، یہ ان کا سب سے پہلا جرم تھا، وہ سب سے زیادہ ڈھیٹ اور اڑیل بھی تھے۔

آگے ارشاد ہے کہ لوط کی قوم نے بدمعاشی اور بدکاری پر کمر باندھی تو ہم نے ان کی بستیوں کو اٹھا کر الٹا ڈال دیا اور اوپر سے ان پر پتھر برسائے اور ان کا نام و نشان تک نہ رہا۔ ارشاد ہے کہ دنیا کا شریروں سے پاک کرنا ہماری بڑی نعمت ہے کیونکہ اس کے بغیر دنیا کا قائم رہنا ناممکن ہے، اسی میں اچھے کام کرکے اپنی دنیا اور آخرت دونوں سنوار سکتے ہیں انھیں تباہ نہ کیا جاتا تو آج تم نہ ہوتے، پھر اللہ کا شکر کیوں نہیں کرتے اور اس کی فرمانبرداری کیوں نہیں کرتے۔

Marfat.com

اب بھی سمجھ لو

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ
یہ ہے ایک ڈرانے والا ڈرانے والوں پہلوں میں سے قریب آ گئی

الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
آنے والی گھڑی نہیں اس کے لیے سوائے اللہ کے

كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾
کوئی کھولنے والا کیا پس اس بات سے تم تعجب کرتے ہو

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ
اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم

سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ السجدة
کھیل کرتے ہو پس سجدہ کرو اللہ کے لیے اور بندگی کرو اللہ کی

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ
یہ پہلے ڈرسنانے والوں میں کا ایک ڈرسنانے والا ہے آپہنچی

الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
آنے والی نہیں اللہ کے سوا کوئی اس کو کھول کر لا

كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾
دکھانے والا کیا تمھیں اس بات سے تعجب ہوتا ہے

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ
اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم

سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ السجدة
کھلاڑیاں کرتے ہو سو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور اس کی بندگی کرو

اَزِفَتْ (قریب آ لگی) ماضی کا صیغہ ہے، اَزَفٌ اور اُزُفٌ کے معنی قریب آ جانا ہیں، اسی سے اٰزِفَةٌ ہے جو قیامت کا نام ہے، كَاشِفَةٌ (کھولنے والا) یہ عَافِيَةٌ کی طرح مصدر ہے اور یہاں مصدر بمعنی فاعل ہے یعنی کھولنے والا سَامِدُوْنَ (کھلاڑیاں کرنے والے) یہ سامد کی جمع ہے جو س - م - د سے اسم فاعل ہے، اس کا مصدر سُمُوْدٌ ہے، جس کے معنی ہیں غرور کرنا، بے پروائی سے گانے لگنا۔ منکر جب قرآن کی یہ باتیں سنتے تو ہنستے ٹھٹھے اڑانے لگتے تھے۔

پہلی آیتوں میں بیان کیا جا چکا کہ اپنے اردگرد، نیچے، اوپر جو کچھ تمھیں نظر آتا ہے اس سے اللہ کی قدرت صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں جسے انسان اپنا معبود ٹھہرائے جو اوروں کی طرف جھکتے ہیں غلطی کرتے ہیں۔ اسی غلطی سے انسان کو بچانے کے لیے اللہ عزوجل نے اپنے رسول وقتاً فوقتاً بھیجے اور ان کو کتابیں دیں جن میں ساری کام کی باتیں بتا دی گئیں، ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں اور انسان کو بُرے کاموں کے نتیجوں سے ڈرانے آئے ہیں اور یہ کتاب اللہ کی بھیجی ہوئی آخری کتاب ہے جس میں سب کتابوں کی ساری کام کی باتیں جمع کر دی ہیں کیا اس کی باتیں سن کر تم تعجب کرتے ہو اور انھیں سنکر ہنستے ہو حالانکہ اللہ سے ڈر کر رونے کا مقام ہے۔ یاد رکھو، قیامت آنے ہی والی ہے، اسے کوئی نہیں ٹال سکتا، اور نہ اللہ کے سوا اس کی اصلی حالت یا اس کے آنے کا صحیح وقت کوئی اور بتا سکتا ہے۔ یہ مگر اپنا جو تم نے اختیار کر رکھا ہے چھوڑ دو اور اللہ کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ اور صرف اسی کی بندگی اختیار کرو۔

Marfat.com

سورۃ النجم کیا سکھاتی ہے؟

انسان جب اپنے اردگرد کی چیزوں کو گہری نظر سے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ ہر ایک کی جگہ، رفتار، ٹھہرنا اور چلنا اندھا دھند نہیں بلکہ ایک قانون اور مقرر دستور کے تحت ہے، یہاں تک کہ آسمان پر جو ستارے نظر آتے ہیں، ان کا چمکنا، نکلنا اور غائب ہونا بھی ایک معین طریقے اور ڈھنگ سے ہوتا ہے، اس لیے اسے اس نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ انسان کے افراد بھی قابلیتوں اور کاموں کے لحاظ سے جو ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں تو ان کا اختلاف بھی سرسری اور بے قاعدہ نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک کا دیکھنا، سننا، سمجھنا اور نتیجے نکالنا ایک اٹل قانون اور نظام کے تحت ہے۔ ہر ایک دماغ جو سوچتا ہے اور ہر ایک کا دل جو فیصلے کرتا ہے۔ اس کا ایک مقصد ہے جو حاصل ہو کر رہے گا، اور ہر ایک کی ایک غرض ہے، جو پوری ہو کر رہے گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ سوچتے ہیں اور کہتے ہیں اس کا مقصد انسان کو سیدھے راستہ پر ڈالنا ہے۔ انھوں نے جو کچھ دیکھا اور سنا ہے اس کا انھیں یقین ہو چکا ہے +

انسانوں کو اپنی زندگی کے کامیاب بنانے کے لیے چند اصول کا پابند ہونا لازم ہے اور وہ اصول انھیں ایک فرشتہ کے ذریعے بتائے گئے ہیں جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اصلی شکل میں دو بار دیکھا۔ وہ آسمان کے کناروں پر ظاہر ہوا۔ پھر رفتہ رفتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا پھر اور قریب ہوا اور جھکا یہاں تک کہ دونوں کے درمیان دو کمان کا فاصلہ رہ گیا، پھر اس فرشتہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ باتیں سنائیں جو آپ کے دل میں اتر گئیں اور آپ کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ اللہ کا فرشتہ جبریلؑ ہے جسے اللہ عزوجل نے بھیجا ہے اور جو کچھ یہ مجھے سنا رہا ہے وہ اللہ کا پیغام ہے، جو اس نے انسان کی ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجا ہے دوسری مرتبہ انھوں نے جبریل کو معراج میں آسمان کی انتہائی بلندی پر دیکھا جہاں ہر طرف اللہ کا نور جلوہ گر تھا، اور اس کے قریب ہی جنت بھی تھی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ دیکھا، انھیں اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں نظر آئیں، نہ آنکھ نے دیکھنے میں غلطی کی اور نہ دل نے سمجھنے میں کچھ کمی کی، لہٰذا اے انسانو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانو۔ قرآن حکیم کو سنو اور سمجھو اور اس کے مطابق چلو، یہ تمھارے اپنے بنائے ہوئے معبود بے کار ہیں، اللہ ہی معبود برحق ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، فرشتے اس کے بندے ہیں، جو اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیے ہیں۔ قیامت برحق ہے، اس دن ہر انسان کو اس کے کاموں کا بدلہ ملے گا، تمھیں چاہیے کہ دنیا میں بڑے بڑے گناہوں سے بچو، اللہ تمھاری چھوٹی چھوٹی تقصیروں کو معاف کر دے گا۔ انھیں باتوں کو سمجھانے کے لیے اور بدکاری کے انجام سے ڈرانے کے لیے پہلے بھی اللہ کے رسول آئے، اور انھوں نے انسان کو اس کے کام کی باتیں سمجھائیں، اب آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سمجھانے اور ڈرانے کے لیے آئے ہیں، اس لیے ان کی بات سنو، اللہ کے سامنے سجدہ میں گر پڑو اور اسی کی بندگی کرو۔ روایت ہے کہ جب آپ نے سورۃ النجم کو اس طرح ختم کیا، اور سجدہ کیا تو اور لوگوں پر ایسا اثر ہوا کہ مشرک تک بھی آپ کے ساتھ سجدہ میں گر پڑے اور پیشانی خاک پر رکھ دی یہ آیت سجدہ ہے ؛

Marfat.com

سورۃ القمر

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن حکیم کی چوّن سورت ہے اور مکہ کے قیام کے زمانے کی ابتدا میں نازل ہوئی اور اس میں تین رکوع ہیں۔ اس سورت میں کہا گیا ہے کہ قیامت برحق ہے وہ ضرور آکر رہے گی اور چاند کا پھٹ جانا اس کی قطعی نشانی ہے، ان لوگوں پر تعجب ہے کہ ان کو نشانیوں پر نشانیاں دکھائی جاتی ہیں لیکن یہ ان کو جادو کہہ کر ٹال دیتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ نادانو ہر کام کا وقت مقرر ہے اور ہر بات اپنے اپنے وقت پر ہو کر رہے گی، اے ہمارے رسول یہ انکار ہی پر تلے ہوئے ہیں۔ تم ان سے منہ پھیر لو۔ جب قیامت آئے گی سب مردے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ٹڈی دل کی طرح پھیل جائیں گے اور اللہ کے سامنے حاضر ہونے کے لیے پکارنے والے کی آواز کی طرف دوڑیں گے اور کہتے جائیں گے کہ آج کا دن بڑا کٹھن ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دنیا میں یہ اس دن سے غافل ہیں اور اپنے اپنے شغلوں میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ کسی کی نہیں سنتے لیکن آخر کار بچ نہیں سکتے۔ پہلے لوگوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا اور اس کی سزا پائی۔ یہ بھی اگر جھٹلاتے ہی رہے تو سزا پائیں گے۔ دیکھو نوحؑ کی قوم نے نوحؑ کا کہنا نہ مانا، انھیں سمجھاتے سمجھاتے ایک زمانہ گزر گیا۔ لیکن لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آخر کار پانی کا زبردست طوفان آیا اور سب پانی میں ڈوب مرے۔ اللہ نے جنھیں بچانا تھا وہ نوح کی بنائی ہوئی کشتی میں بیٹھ کر بچ گئے، ان کو چاہیے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کریں۔ قرآن میں صاف صاف سب کچھ سمجھا دیا گیا ہے۔ جس کو ماننا ہو مان لے قوم نوح کے بعد پھر عاد کی باری آئی، انھوں نے بھی اپنے رسول ہود کا کہنا نہ مانا، آخر ہوا کا سخت جھکڑ چلا اور انھیں اٹھا کر پٹک دیا اور سب ہلاک ہو گئے، پھر ثمود آئے اور اسی طرح سرکشی پر کمر باندھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کا کہنا نہ سنا۔ آخر زور کی کڑک ہوئی اور ان کے پتے پھٹ گئے، اور مر کر سب اوندھے منہ گر پڑے۔

پھر لوط علیہ السلام کی قوم کا بھی بُرا حشر ہوا۔ انھوں نے اپنے رسول لوط علیہ السلام کا کہنا نہ مانا۔ انھوں نے لاکھ ڈرایا کہ دیکھو بُرا کام چھوڑ دو ورنہ مارے جاؤ گے مگر انھوں نے ایک نہ سنی۔ فرشتے ان کے پاس آدمیوں کی شکل میں مہمان بن کر آئے تو ان کے ستانے پر تل گئے۔ آخر لوط علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم راتوں رات اپنے گھر والوں کو لے کر یہاں سے باہر چلے جاؤ۔ پھر صبح کے وقت ان گنہ گاروں کی بستیاں اٹھا کر اوندھی ڈال دیں۔ اور ان پر پتھروں کا مینہ برسا دیا۔ اسی طرح فرعون نے سرکشی پر کمر باندھی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا سمجھانا خاطر میں نہ لایا۔

آخر سمندر میں اپنے لشکروں سمیت ڈوب مرا۔ قرآن حکیم کی باتیں صاف ہیں۔ قیامت آکر رہے گی اور ہر ایک کو اس کے کیے کا پھل ملے گا، جو ہمارا کہنا مانے گا، اسے جنت میں بڑا مرتبہ ملے گا۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (٥٤) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيَاتُهَا ٥٥ رُكُوْعَاتُهَا ٣

منکروں کا مگراپن

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَاِنْ
قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر
يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②
دیکھیں وہ نشانی منہ موڑیں اور کہیں جادو ہے گزرنے والا
وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ
اور جھٹلایا انھوں نے اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی اور ہر کام
مُّسْتَقِرٌّ ③ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ
ٹھہرا ہوا ہے اور البتہ تحقیق آچکی ہیں ان تک خبروں میں سے
مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ④ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ
ایسی کہ اس میں ڈانٹ ہے دانائی پوری
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑤ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَاِنْ
قیامت پاس آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر
يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②
وہ کوئی نشانی دیکھیں تو ٹل جائیں اور کہیں جادو ہے پہلے سے چلا آتا
وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ
اور جھٹلایا اور اپنی خوشی پر چلے اور ہر کام وقت پر
مُّسْتَقِرٌّ ③ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ
ٹھہرا رکھا ہے اور ان کے پاس احوال پہنچ چکے ہیں
مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ④ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ
جن میں ڈانٹ ہو سکتی ہے پوری عقل کی بات ہے
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑤ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ
پھر ڈر سنانے والے ان میں اثر نہیں کرتے سو تو ان کی طرف سے ہٹ آ

دنیا کا نظام باقاعدہ چلتے دیکھ کر انسان کو یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ اس کا کوئی بنانے والا ہے جس نے خوب سمجھ کر اس کی ہر کل اپنی اپنی جگہ پر بٹھائی ہے اور وہ ایک مقرر طریقہ سے چل رہی ہے دن رات کا برابر ایک دوسرے کے پیچھے آنا جانا، سورج اور چاند کا اپنے وقت پر نکلنا اور غائب ہونا، وقت پر خوشگوار ہواؤں کا چلنا اور قاعدہ کے مطابق بارش ہونا زمین کا خشک ہو جانے کے بعد ہرا بھرا ہو جانا ان سب باتوں کی طرف توجہ دلا کر انسان سے کہا گیا ہے کہ ان کے اور اپنے خالق اور رب کو پہچانے۔ پھر اس نظام کے خلاف بھی کبھی کچھ ہوتا رہتا ہے، زلزلے آتے ہیں، طوفان برپا ہوتے ہیں، وبائیں وغیرہ آتی ہیں۔ یہ سب اس بات کی نشانیاں ہیں کہ یہ سب کچھ ایک وقت ختم ہو جائے گا۔ رسولوں کے معجزے بھی اسی کو بتاتے ہیں کہ دنیا کو چلتا دیکھ کر مغرور نہ ہو جانا کہ یہ کارخانہ یونہی چلتا رہے گا۔

ارشاد ہے کہ قیامت کو پاس آیا ہی سمجھو نبیؐ کے اشارے سے چاند کا پھٹ جانا۔ قیامت کی یقینی علامت ہے لیکن ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ صحیح بات نہیں سمجھتے اور ایسی نشانیوں کو آتا جاتا جادو قرار دے کر اپنے کام میں لگے رہتے ہیں نشانیوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور اپنی خواہشیں پوری کرنے میں لگ جاتے ہیں ان سے کہہ دو کہ ہر چیز اپنے وقت پر آ کر رہے گی اور اگر پھر بھی ان کے کان نہ کھلیں۔ تو ان کی طرف سے منہ پھیر لو اور جو سنے اسے سنا دو۔

Marfat.com

قیامت کو کیا ہوگا؟

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾
جس دن پکارنے والا ایک ناگوار چیز کی طرف پکارے گا

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ
آنکھیں جھکائے نکل پڑیں قبروں سے

كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ
جیسے پھیلی ہوئی ٹڈی دوڑتے جائیں اس پکارنے والے

يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ
کہتے جائیں گے منکر لوگ یہ دن ہے سخت جھٹلایا

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا
ان سے پہلے نوح کی قوم نے پس جھوٹا بتایا ہمارے بندے کو اور بولے

مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ
دیوانہ ہے اور جھڑک دیا گیا پس پکارا اس نے اپنے رب کو

أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾
کہ میں بے بس ہوں پس تو بدلہ لے

نُکُرٌ (ناگوار۔ اوپری) صفت کا صیغہ ہے ن۔ک۔ر سے جس سے انکار منکر وغیرہ بنے ہیں نُکُرٌ وہ چیز جس سے دل گھبرائے خُشَّعٌ (آنکھیں جھکائے) خَاشِعٌ کی جمع ہے عاجزی سے نیچی نظریں کیے اَجْدَاثٌ قبریں جَدَثٌ کی جمع ہے قبر کو کہتے ہیں یا جہاں مردہ پڑا ہوا — مُهْطِعِينَ (گھبراہٹ میں دوڑتے ہوئے) مُهْطِعٌ کی جمع ہے جو اِهْطَاعٌ سے اسم فاعل ہے اس کا مادہ ھ۔ط۔ع ہے هَطْعٌ اور اِهْطَاعٌ دونوں کے معنی ڈرتے ہوئے دوڑنا ۔

ارشاد ہے کہ قیامت کا دن جسے یہ لوگ اب کچھ نہیں سمجھتے وہ دن ہوگا کہ اسرافیل صور میں پکاریں گے کہ چلو میدان حشر کی طرف جو ایسی ہولناک جگہ ہوگی کہ انہوں نے پہلے خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی، ڈر کے مارے آنکھیں جھکائے اپنی اپنی جگہ سے نکل کھڑے ہوں گے اور ٹڈی دل کی طرح پھیل جائیں گے اور اس دہلانے والی آواز پر ڈرتے ہوئے دوڑتے چلے جائیں گے اور منہ سے کہتے جائیں گے۔ یہ دن تو بڑا کٹھن اور سخت ہے، خیر قیامت کو تو عذاب بھگتنا ہی پڑے گا مگر ڈھیٹ منکروں پر دنیا میں بھی مصیبتیں پڑ چکی ہیں ۔

سنو ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم نے ڈھٹائی پر کمر باندھی، نوح علیہ السلام کے سمجھانے پر کچھ دھیان نہ کیا اور کہا تو یہ کہا کہ نعوذ باللہ یہ ایک پاگل اور دیوانہ شخص ہے یہ کہہ کر انہیں جھڑک دیا۔ نوح علیہ السلام ان کی یہ شرارتیں جھیلتے رہے آخر مجبور ہو کر اپنے رب کو پکارا کہ میں تو ان لوگوں کے ہاتھ سے عاجز آگیا۔ یہ کسی طرح میری نہیں سنتے اب تو ہی ان سے ڈھٹائی کا بدلہ لے ۔

Marfat.com

نافرمانوں کا انجام

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾
پس کھول دیئے ہم نے دروازے آسمان کے ساتھ پانی زور سے گرنے والے کے
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ
اور پھاڑ دیئے زمین کے چشمے پس مل گیا پانی
عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى
ایک کام پورا کرنے کو جو ٹھہر چکا تھا اور سوار کیا ہم نے اسے اوپر
ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا
ایک تختوں والی میخوں والی چلتی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے
جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ
بدلہ لینے کو اس کا جو تھا جھٹلایا گیا اور البتہ تحقیق چھوڑا ہم نے
اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ
اسے نشانی کے لیے پس کیا ہے کوئی سیکھنے والا پس کیسا
كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾
رہا عذاب میرا اور ڈرانا میرا

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾
پھر ہم نے کھول دیئے آسمان کے دہانے ٹوٹ کر برسنے والے پانی کے
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ
اور زمین سے چشمے بہا دیئے پھر مل گیا سب پانی ایک کام پر
عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى
جو ٹھہر چکا تھا اور ہم نے نوحؑ کو ایک تختوں
ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا
والی اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر دیا جو چلتی تھی ہماری آنکھوں
جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ
کے سامنے اس کی طرف سے بدلہ لینے کو جس کی قدر نہ کی جاتی تھی اور ہم نے اسے
اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ
نشانی کے لیے رہنے دیا پس کیا ہے کوئی سیکھنے والا پھر کیسا
كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾
تھا میرا عذاب اور میرا کھڑکھڑانا

مُنْهَمِرٌ (زور سے گرنے والا) اسم فاعل ہے اِنْهِمَارٌ سے جو ہ۔ م۔ ر سے بنا ہے هَمْرٌ کے معنی پانی کا زور سے اوپر سے گرنا اِنْهِمَارٌ کے معنی زور سے گرنا یا بہنا دُسُرٌ (کیلیں۔ میخیں دِسَارٌ کی جمع ہے جس کے معنی کیل یا میخ کے ہیں ذَاتُ دُسُرٍ سے مراد کشتی ہے جس کے تختے باہم کیلوں سے ٹھوک کر جڑ دیئے جاتے ہیں نُذُرٌ ڈرانا۔ ڈراوا) یہ خلاف قیاس باب افعال کا مصدر ہے اور اس کے معنی وہی ہیں جو اِنْذَارٌ کے معنی ہیں ؛

ارشاد ہے کہ جب نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی شرارت اور ہٹ دھرمی سے عاجز ہو کر ہمیں پکارا تو ہم نے آسمان کے دہانے کھول دیئے اور وہاں سے موسلا دھار پانی گرنا شروع ہو گیا ادھر زمین سے جوش مار کر چشمے پھوٹ پڑے اور پانی ابلنا شروع ہوا۔ یہ اوپر اور نیچے کے پانی جمع ہوئے اور زمین سمندر بن گئی، سب چیزیں اور آدمی ڈوب گئے۔ فقط نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی ایک کشتی میں بیٹھ کر بچ گئے جو انہوں نے بڑے بڑے تختوں کو کیلوں سے ٹھونک کر میخوں سے جڑ کر پہلے ہی ہماری ہدایت کے مطابق بنا رکھی تھی، اور باقی سب ڈوب گئے اور ہم نے اس کشتی اور طوفان کے واقعہ کا ذکر باقی رکھا۔ تاکہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں۔ کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے جو سمجھے کہ میرا عذاب اور ڈرانا ایسا ہی ہوتا ہے اور ڈر کر میری فرمانبرداری کرے ؛

Marfat.com

منکروں کا انجام (الف)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
اور البتہ تحقیق آسان کر دیا ہم نے قرآن واسطے ذکر کے پس کیا ہے کوئی
مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
ذکر کرنے والا جھٹلایا عاد نے پس کیسا ہوا
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
عذاب میرا اور ڈرانا میرا تحقیق ہم بھیجا ہم نے ان پر
رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾
جھکڑ سخت ایک دن منحوس گذر جانے والے میں
تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ
اکھاڑتا تھا آدمیوں کو گویا وہ تنے ہیں کھجور
مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾
اکھڑی ہوئی کے پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
اور البتہ تحقیق آسان کر دیا ہم نے قرآن واسطے ذکر کے
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾
پس کیا ہے کوئی ذکر کرنے والا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا سمجھنے کو پھر ہے کوئی
مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
سوچنے والا جھٹلایا عاد نے پھر کیسا ہوا عذاب میرا اور
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
کھڑکھڑانا ہم نے ان پر بند ہوا
رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾
بھیجی ایک نحوست کے دن جو چلے گئے
تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ
اکھاڑ مارا لوگوں کو گویا وہ کھجور
مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾
کی جڑیں اکھڑی پڑیں پس کیسا ہوا عذاب میرا اور کھڑکھڑانا
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا سمجھنے کو
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾
پھر ہے کوئی سوچنے والا

ذکر (یاد کرنا) اس سے مراد سبق حاصل کرنا ہے مُدَّكِرٌ (یاد کرنے والا) اسم فاعل ہے اِدِّكَارٌ سے جو ذکر سے بنا ہے اصل میں اِذْتِكَارٌ ہے باب افتعال سے ت کو حسب قاعدہ دال کر لیا اور دال اور ذال کو باہم ادغام کر دیا اس طرح مُذْتَكِرٌ مُدَّكِرٌ یا مُذَّكِرٌ ہو گیا مُنْقَعِرٌ (اکھڑا ہوا) اسم فاعل ہے اِنْقِعَارٌ سے جو ق - ع - ر سے بنا ہے قَعْرٌ کے معنی بچھاڑ اِنْقِعَارٌ بچھڑ جانا - اکھڑ کر گر پڑنا ۔

ارشاد ہے کہ قرآن سے نصیحت حاصل کرنا آسان ہے بشرطیکہ کوئی نصیحت ماننے کو تیار ہو۔ اے لوگو! دیکھو عاد نے ہماری نافرمانی کی ہم نے اس پر عذاب بھیجا اور وہ سخت عذاب تھا، ان پر آندھی کا ایک سخت جھکڑ آیا وہ دن ان کے لیے بڑا منحوس تھا جو گزر گیا اب اوروں کے لیے یہ منحوس نہیں ہے۔ اس آندھی نے آدمیوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹکا اور وہ موٹے تازے اور لمبے ہونے کی وجہ سے ایسے نظر آئے، جیسے کھجور کے تنے اکھڑے پڑے ہیں، اس سے عبرت حاصل کرو، قرآن سے نصیحت حاصل کرنا آسان ہے بشرطیکہ کوئی نصیحت ماننے کے لیے تیار ہو ۔

Marfat.com

منکروں کا انجام (ب)

كَذَّبَتْ - ثَمُودُ - بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوٓا - اَبَشَرًا
جھٹلایا ثمود نے ڈرانے والوں کو پس کہنے لگے کیا ایک آدمی

مِّنَّا - وَاحِدًا - نَّتَّبِعُهٗٓ - اِنَّآ - اِذًا - لَّفِي
ہم میں سے اکیلا پیروی کریں ہم اس کی تحقیق ہم اس وقت البتہ بیچ میں

ضَلٰلٍ - وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ - الذِّكْرُ - عَلَيْهِ
گمراہی اور جنون میں کیا ڈالا گیا ذکر اسی پر

مِنْۢ - بَيْنِنَا - بَلْ - هُوَ - كَذَّابٌ - اَشِرٌ ﴿٢٥﴾
ہم سب میں سے؟ بلکہ وہ جھوٹا ہے شیخی باز

سَيَعْلَمُوْنَ - غَدًا - مَّنِ - الْكَذَّابُ - الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾
عنقریب جان لیں گے کل کون ہے جھوٹا شیخی باز

اِنَّا - مُرْسِلُوا - النَّاقَةِ - فِتْنَةً - لَّهُمْ
تحقیق ہم بھیجنے والے ہیں اونٹنی آزمائش کو ان کی

فَارْتَقِبْهُمْ - وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾
پس دیکھتا رہ انہیں اور برداشت کر

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوٓا اَبَشَرًا
ثمود نے ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا پھر کہنے لگے ہم میں کا ایک

مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ
آدمی اکیلا کیا ہم اس کے کہنے پر چلیں گے تو ہم غلطی میں ہیں

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ
اور دیوانگی میں کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتری

مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾
کوئی نہیں وہ جھوٹا ہے بڑائی مارتا ہے۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾
اب کل کو جان لیں گے کون ہے جھوٹا بڑائی مارنے والا

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ
ہم ان کے جانچنے کے واسطے اونٹنی بھیجتے ہیں

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾
سو دیکھتا رہ انہیں اور سہتا رہ

نُذُرٌ ڈرانے والے نَذِیر کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں ڈرانے والا اور یہ مصدر بھی ہے جس کے معنی ہیں ڈرانا سُعُر (جنون) اس کے مادہ کے معنی بہت سے ہیں جیسے آگ بھڑکانا، بھاگنا، دوڑنا وغیرہ عموماً سب میں تیزی اور جوش پایا جاتا ہے اسی سے اس کے معنی جنون کے ہو گئے اَشِرٌ (بڑائیاں) مارنے والا۔ شیخی خورہ) صفت کا صیغہ ہے ا۔ س۔ ر سے اَشَرٌ کے معنی بہت سے ہیں جن میں سے ایک شیخی بگھارنے کے ہیں اور یہاں یہی مراد ہیں۔

ارشاد ہے کہ اس طرح ثمود کی قوم نے سرکشی کی اور اپنے رسول صالحؑ کی بات نہ مانی، انھوں نے انہیں سمجھایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ کو مانو اور میری سنو، کہنے لگے کیا خوب ہمارے ہی جیسا آدمی اور وہ بھی بے یار و مددگار۔ نہ کوئی اس کے ساتھ جتھا نہ لاؤ لشکر ایسے بے حیثیت آدمی کی بات مانیں تو کیا ہماری عقل ماری گئی ہے، کوئی آسمان کا فرشتہ ہوتا یا سردار یا بادشاہ ہوتا تو ایک بات بھی تھی، کیا ہم میں ایک یہی رہ گیا تھا کہ اسے ہمارا سمجھانے والا مقرر کیا گیا۔ ظاہر بات ہے کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ ڈینگیں مارتا ہے، بڑھ بڑھ کر باتیں بناتا ہے۔ ارشاد ہے کہ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا، فریبی اور بڑبولا کون ہے۔ ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے، اے صالح تو صبر کے ساتھ ان کی حالت دیکھتا رہ۔ کہ یہ کیا کرتے ہیں، اور ان کی کیا گت بننے والی ہے۔

Marfat.com

منکروں کا انجام (ج)

وَنَبِّئْهُمْ - اَنَّ - الْمَآءَ - قِسْمَةٌ - بَيْنَهُمْ ج
اور خبر دے انہیں کہ پانی کی بانٹ ہے ان کے درمیان

كُلُّ شِرْبٍ - مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا - صَاحِبَ - هُمْ
پینے کی ہر باری حاضری کا وقت ہے پس پکارا انہوں نے اپنے ساتھی کو

فَتَعَاطٰى - فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ - كَانَ - عَذَابِيْ
پس وار کیا پس کاٹ ڈالا پس کیسا ہوا عذاب میرا

وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ - اَرْسَلْنَا - عَلَيْهِمْ - صَيْحَةً
اور ڈرانا میرا تحقیق ہم۔ بھیجی ہم نے ان پر کڑک

وَّاحِدَةً - فَكَانُوْا - كَهَشِيْمِ - الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾
ایک پس ہو گئے جیسے چورا باڑ لگانے والے کا

وَلَقَدْ - يَسَّرْنَا - الْقُرْاٰنَ - لِلذِّكْرِ
اور البتہ تحقیق۔ آسان کر دیا ہم نے۔ قرآن۔ واسطے یاد کرنے کے

فَهَلْ - مِنْ - مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾
پس کیا ہے۔ کوئی۔ یاد کرنے والا

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ج
اور سنا دے ان کو کہ ان میں پانی کا بانٹنا ہے

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ
ہر باری پر پہنچنا چاہیے پھر انہوں نے اپنے رفیق کو پکارا

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
پھر اس نے ہاتھ چلایا اور کاٹ ڈالا پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور

وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
میرا کھڑکھڑانا ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیج دی

وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾
پس رہ گئے جیسے روندی ہوئی باڑ کانٹوں کی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
اور ہم نے قرآن آسان کر دیا سمجھنے کو

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾
پھر ہے کوئی سوچنے والا

شِرْبٌ (پانی پینے کی باری) سورۃ الشعرا میں گذر چکا ہے مُحْتَضَرٌ (حاضر ہونے کا مقام یا وقت) اسم ظرف ہے اِحْتِضَارٌ سے جو ح۔ض۔ر سے بنا ہے، حضور اور احتضار دونوں کے معنی حاضر ہونا ہیں مُحْتَضَرٌ مصدر بھی ہو سکتا ہے فَتَعَاطٰى وار کیا ماضی کا صیغہ ہے تَعَاطِيْ سے جو اصل میں تَعَاطُوْ ہے تعلیل کے بعد تَعَاطِيْ ہو گیا اس کا مادہ عَطْوٌ جس کے معنی لے لینے کے ہیں تَعَاطِيْ کسی کام کو کر ڈالنا۔ عَقَرَ (کاٹ ڈالا) عَقْرٌ کے معنی تلوار سے پاؤں کاٹ ڈالنا۔ کوچیں کاٹنا۔ اَلْمُحْتَظِرُ (باڑھ لگانے والا) اسم فاعل ہے اِحْتِظَارٌ سے جو ح۔ظ۔ر سے بنا ہے، حضر اور احتظار دونوں کے معنی کسی چیز کے اردگرد باڑھ لگانا۔ هَشِيْمٌ (جو باڑھ میں سے چورا ہو کر بکھر جائے) صفت کا صیغہ ہے) ہ۔ش۔م سے جس کے معنی توڑنا ہے، یہاں فعیل بمعنی مفعول ہے ارشاد ہے کہ ایک اونٹنی ان میں بھیجی گئی اور کہہ دیا گیا کہ پانی پلانے کی باری مقرر کر لو، ایک دن تمہارے مویشی پئیں اور دوسرے دن یہ اونٹنی پیئے۔ باری کا خیال رکھو۔ ثمود کے مالداروں پر یہ بات شاق گزری۔ ان کے جانور پیاسے رہنے لگے۔ آخر ایک شخص ان میں سے کام کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس کمبخت نے اونٹنی پر وار کیا اور اس کو کاٹ ڈالا۔ اس نافرمانی کی وجہ سے ان پر عذاب آیا اور ایک زور کی چنگھاڑ ہوئی اور وہ گر کر مر گئے۔

ارشاد ہے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور قرآن سے نصیحت حاصل کرو۔ اس سے نصیحت حاصل کرنا آسان ہے۔

Marfat.com

منکروں کا انجام (د)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا
جھٹلایا لوط کی قوم نے ڈرانے والوں کو تحقیق بھیجا ہم نے
عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ
ان پر کنکر ڈھیلی ہوا سوا لوط کے گھر والوں کے بچا دیا ہم نے انہیں
بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ
پچھلی رات سے فضل سے اپنی طرف سے اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم
نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ
اس کو جو شکر کرے اور البتہ تحقیق ڈرا دیا تھا
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ
اس نے ان کو پکڑنے ہماری پس جھگڑے پیدا کئے ڈرانے میں اور البتہ
رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ
تحقیق طلب کیا اس سے اس کے مہمانوں کو پس مٹا ڈالیں ہم نے آنکھیں ان
فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾
کی پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا
لوط کی قوم نے ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا ہم نے ان پر پتھر برسانے
عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ
والی آندھی بھیجی سوا لوط کے گھر کے ان کو ہم نے
بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ
بچا دیا پچھلی رات سے اپنے فضل سے ہم یوں ہی
نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ
بدلہ دیتے ہیں اسے جو حق مانے اور وہ انہیں ہماری پکڑ
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ
سے ڈرا چکا تھا پھر ٹھکرانے لگے ڈرانے کو اور اس سے
رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ
اس کے مہمانوں کو لینے لگے پس ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں
فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾
اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا

نذر (ڈرا دے) اس کے بعد وقف کی وجہ سے یائے متکلم گر گئی - اسی طرح پہلی آیتوں میں بھی ہوا - لیکن اس کے معنی باقی رہے ؛

ارشاد ہے کہ لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی اسی طرح ڈھٹائی پر کمر باندھی، انہوں نے لوط علیہ السلام کا کہنا نہ سنا اور اللہ کی طرف سے ڈرانے والے جو کہتے چلے آئے تھے اسے جھوٹ سمجھا - آخر ان پر اللہ کا عذاب آیا - لوط علیہ السلام سے کہہ دیا گیا - کہ تم صبح ہوتے ہوتے اس شہر سے باہر چلے جاؤ اور اپنے گھر کے لوگوں کو ساتھ لیتے جاؤ، اللہ نے اپنے فضل سے انہیں بچا لیا - کیوں کہ وہ اللہ کے فرمانبردار اور شکر گذار بندے تھے اور جو اللہ کا شکر کرتا رہے، اسے اللہ مصیبتوں سے نجات دیتا ہے ؛

لوط علیہ السلام نے ان کو سمجھانے میں کوئی کسر نہ رکھی - لیکن وہ ان کے ڈرانے کو خاطر میں نہ لائے - اور اس میں حجتیں کرنے لگے، انہوں نے چاہا اور کوشش کی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے مہمانوں کو جو انسان کی صورت میں فرشتے تھے ان سے چھین لیں - ہم نے ان کی آنکھیں پٹ کر دیں اور وہ اندھے ہو کر ادھر ادھر دھکے کھاتے پھرے، پھر ان کو عذاب نے آ پکڑا اور ان کا وہی انجام ہوا جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا ؛

Marfat.com

منکروں کا انجام (۸)

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

اور البتہ تحقیق صبح آگیا ان پر سویرے عذاب مقرر کیا ہوا

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

پس چکھو عذاب میرا اور ڈراوا میرا اور البتہ تحقیق آسان کر

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ

دیا ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لیے پس کیا ہے کوئی یاد کرنے والا اور البتہ تحقیق

جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا

آئے فرعون والوں کے پاس ڈرانے والے جھٹلایا انہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ

نشانیوں کو پس پکڑا ہم نے انہیں پکڑنا زبردست

مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

قابو کرنے والے کا کیا انکار کرنیوالے تمہارے بہتر ہیں ان سے

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

یا تمہارے لیے معافی نامہ ہے کتابوں میں۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

اور صبح سویرے ان پر عذاب پڑا جو ٹھہر چکا تھا

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

اب میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ

آسان کر دیا پھر ہے کوئی سوچنے والا؟ اور فرعون

جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا

والوں کے پاس ڈرانے والے پہنچے فرعون والوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ

نشانیوں کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں پکڑا پکڑنا

مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

زبردست کا تابع میں کہ اب تم میں جو منکر ہیں کیا ان سب سے بہتر

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

ہیں یا تمہارے لیے فارغ خطی لکھ دی گئی ہے ورقوں میں

ارشاد ہے کہ صبح سویرے ان پر عذاب آپڑا اور یہ عذاب ان کے واسطے پہلے ہی مقرر ہو چکا تھا۔ یعنی اگر سمجھانے بجھانے سے انہوں نے اپنی بری عادتوں سے توبہ نہ کی تو ان کی بستیاں اوپر اٹھا کر اوندھی ڈال دی جائیں گی اور اوپر سے ان پر پتھر برسائے جائیں گے جنہیں ہوا اڑا کر لائے گی یہی عذاب تھا جو ان کے لیے مقرر ہو چکا تھا۔ اور یہی وہ مصیبت تھی، جس سے انہیں ڈرایا جا رہا تھا، اب اسے چکھو اور اپنے کیے کی سزا بھگتو ؛

ارشاد ہے کہ قرآن کے اندر ایسی ہی عبرتناک باتیں کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں جن کا سمجھنا مشکل نہیں، جو ذرا دھیان لگائے گا بات پالے گا البتہ جو سنے ہی نہیں اور دھیان ہی نہ دے تو اس کا کیا علاج۔ آگے ارشاد ہے کہ اس طرح مصر کے فرعون کے لوگوں نے سرکشی اختیار کی اور غلط راستے پر چل پڑے، ان کے پاس ڈرانے والے آئے۔ اور ان کی تنبیہ کے لیے انہیں بہت سی نشانیاں دکھائی گئیں۔ لیکن انہوں نے سب کو جھوٹا کہہ کر ٹال دیا ؛

آخر ہم نے انہیں سخت سزا دی اور فرعون اور اس کے سارے اہالی موالی دریا میں ڈوب کر مر گئے۔ کیا اس وقت جو انکار پر تلے ہوئے ہیں وہ ان سے زیادہ طاقتور ہیں، یا ان کے پاس کوئی لکھی ہوئی سند موجود ہے کہ تم چاہے کچھ ہی کرو تم سے کچھ نہ کہا جائے گا ؛

Marfat.com

جتھے پر مت اتراؤ

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾
کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم اکٹھے ہیں غالب رہنے والے

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ
عنقریب شکست کھائے گی یہ جماعت اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے یہ لوگ بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ
قیامت وعدہ کا وقت ہے ان کا اور قیامت زیادہ مصیبت والی ہے اور

اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ
زیادہ کڑوی تحقیق گنہ گار غلطی میں ہیں اور

سُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ
پاگل پن میں جس دن گھسیٹیں جائیں گے آگ میں

عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾
اپنے مونہوں کے بل چکھو چھوت آگ کی

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾
تحقیق ہم ہر چیز پیدا کیا ہم نے اسے ساتھ خاص اندازے کے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾
کیا کہتے ہیں ہم سب کا مجمع ہے بدلہ لینے والا

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ
اب مجمع شکست کھائے گا اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ
ان کے وعدہ کا وقت قیامت ہے اور وہ گھڑی بڑی

اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ
آفت ہے اور بڑی کڑوی بیشک گنہ گار غلطی میں پڑے ہیں اور

سُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ
سودائی ہیں جس دن آگ میں اوندھے منہ گھسیٹے

عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾
جائیں گے چکھو مزہ آگ کا

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾
ہم نے ہر چیز پہلے ٹھہرا کر بنائی

اَدْهٰى (زیادہ مصیبت والی) افعل تفضیل ہے د ۔ ہ ۔ ی سے دَاهِيَةٌ کے معنی مصیبت ادھی اس سے بڑھ کر مصیبت اَمَرُّ (زیادہ کڑوا) اَفْعَل تفضیل ہے م ۔ ر ۔ ر سے مُرٌّ کے معنی کڑوا ۔ اَمَرّ اور بھی بڑھ کر کڑوا ۔ یعنی دنیا کی مصیبت اور دکھ تو اس کے آگے ہے جو آخرت میں پلّے پڑے گا ؛

ارشاد ہے کہ اس پر مغرور نہ ہونا ۔ کہ ہماری جماعت بہت بڑی ہے اور ہم مقابلہ میں غالب رہیں گے یہ جماعت تو عنقریب تتر بتر ہونے والی ہے اور یہ سب لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے ۔ چنانچہ غزوہ بدر اور احزاب میں یہی ہوا ۔

ارشاد ہے کہ اس کے بعد پھر قیامت کا دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ، وہ اس سے بھی زیادہ مصیبت سے بھرا اور کہیں زیادہ ناگوار ہوگا ۔ سنو یہ لوگ جو اس وقت بدی سے باز نہیں آتے گمراہ لوگ ہیں اور اپنی دھن میں پاگل بنے ہوئے ہیں انھیں کچھ نہیں سوجھتا کہ آگے کیا ہونے والا ہے جس دن آگ میں منہ کے بل ڈال کر انھیں گھسیٹا جائے گا اس دن ان کی آنکھیں کھلیں گی ۔ ان سے کہا جائے گا لو اب چکھو آگ کی لپٹیں اور تیزی ۔ یقین جانو کہ یہ سب باتیں ہو کر رہیں گی ہمارے علم میں ہر چیز کا اندازہ اور نقشہ وضع قطع اور ظاہر ہونے کا وقت سب کچھ پہلے سے موجود ہے اور سب کچھ اسی کے مطابق ہو کر رہے گا ؛

Marfat.com

جزا سزا مقرر ہو چکی ہے

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾
اور نہیں حکم ہمارا مگر ایک کلمہ جیسے جھپکانا آنکھ کا

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ
اور البتہ تحقیق تباہ کر دیے ہم نے ساتھی تمہارے پس کیا ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾
یاد کرنے والا اور ہر چیز کہ کیا انہوں نے اس کو دفتروں میں ہے۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ
اور ہر چھوٹا اور بڑا پہلے ہی لکھا ہوا ہے تحقیق

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ
احتیاط کرنے والے بیچ باغوں اور نہروں کے ہیں بیچ

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾
ٹھکانے مضبوط کے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾
ہمارا کام تو یہی ایک دم کی بات ہے جیسے نگاہ کی ایک جھپکی

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ
اور ہم تمہارے ساتھ والوں کو برباد کر چکے ہیں پھر ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾
سوچنے والا اور جو چیز انہوں نے کی ہے وہ دفتروں میں لکھی گئی

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ
اور ہر چھوٹا اور بڑا لکھا جا چکا جو

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ
لوگ ڈرنے والے ہیں باغوں میں ہیں اور نہروں میں

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع ٣ ١٥ ١٠
بیٹھک میں بیٹھے اس بادشاہ کے نزدیک جس کا سب پر قبضہ ہے

امر (حکم) کے بہت سے معنی ہیں۔ حکم، کام، بات یہاں یہ سب مراد ہو سکتے ہیں لَمْحٌ (دیکھنا) اس کے معنی کسی کی طرف نگاہ کرنے کے ہیں یہاں مراد پلک جھپکنا ہے، ب کے ساتھ متعدی ہو گیا۔ یعنی آنکھ جھپکانے، جیسے چشم زدن کہتے ہیں مَقْعَدِ صِدْقٍ (سچائی کا مقام) مراد یہ ہے کہ وہ اصلی جگہ ہو گی، کوئی مصنوعی یا بناوٹی چیز نہ ہو گی۔ صدق کے معنی ہیں ٹھوس۔ اصلی غیر مصنوعی۔ جو محض دکھاوے کے لیے نہ بنائی گئی ہو جیسے جلسوں وغیرہ میں بڑی بڑی جگہیں بنا دیتے ہیں، ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر جگہ غائب ۔

ارشاد ہے کہ ہمارے علم میں ہر چیز کی شکل و صورت، جگہ، وقت سب سے پہلے ہی موجود ہے جب وقت آتا ہے تو ہم فقط ایک لفظ کُن کہہ دیتے ہیں اور وہ ہو جاتی ہے بالکل ایسے جیسے آنکھ جھپکائی اور جو سامنے تھا ایک دم نظر آ گیا۔ اسی طرح ہم نے ایک دفعہ کُن کہا اور اسی وقت جو ہونا تھا ہو گیا۔ تم ہمارے علم اور قدرت کا انکار کرتے ہو۔ حالانکہ ہم نے تمہارے ہم خیال دم بھر میں تباہ کر ڈالے۔ اگر اب کوئی اس سے سبق حاصل نہ کرے تو اس کا کیا علاج۔ خوب سمجھ لو کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں برابر نامۂ اعمال میں لکھا جا رہا ہے اور ایک ان کے اعمال ہی کیا ہر چھوٹی یا بڑی اور ہر کام چھوٹا ہے یا بڑا پہلے ہی لکھا ہوا موجود ہے اس کے مطابق پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں کے درمیان رہیں گے اور جو ان کی جگہ ہو گی، وہ واقعی اور مستقل ہو گی اور وہ اس شہنشاہ کے قریب ہوں گے۔ جو سب سے زیادہ قوت اور قدرت والا ہے ۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

ترتیب کے لحاظ سے قرآن کی پچپنویں ۵۵ سورت ہے اور اس کے تین رکوع ہیں، مکہ کے ابتدائی زمانہ قیام میں نازل ہوئی۔ اس کا نام رحمٰن ہے جو اللہ عزوجل کا نام ہے اور اس میں اس نام کی برکتیں اور تاثیریں، جو سارے جہان میں پھیلیں ہیں بہ تفصیل گنوائی گئی ہیں یہ سورت ان کافروں کے جواب میں نازل ہوئی۔ جن سے کہا گیا تھا، کہ رحمٰن کو سجدہ کرو۔ انہوں نے کہا۔ ہم رحمٰن سے واقف نہیں۔ تیرے کہنے سے کیسے سجدہ کرلیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ کبھی تو تُو اللہ کی عبادت کا اور اسے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور کبھی کہتا ہے۔ رحمٰن کو سجدہ کرو۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جسے تُو کہے ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں ؛

سورہ بنی اسرائیل میں ان سے کہا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دونوں اللہ ہی کے نام ہیں اور یہ بھی کہا اس کے اور بھی بہت سے اچھے اچھے نام ہیں۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ سارا جہان اللہ ہی کی رحمت کا ظہور ہے۔ دیکھو اس کی رحمت کی نشانیاں ہم تمہیں گنوا دیتے ہیں۔ دنیا میں اے آدمیوں اور جنوں تم ہی دو سمجھ دار اور ذمہ دار مخلوق ہو۔ کیا تم اپنی سمجھ سے کام لیتے ہوئے اللہ کی ان رحمتوں کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا انکار کر سکتے ہو؟ سنو یہ رحمٰن ہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا۔ انسان کو بولنا سکھایا۔ سورج چاند ایک مقرر طریقے سے بنائے، چھوٹے بڑے پودے اور درخت اُگائے۔ دنیا کا نظام عدل اور انصاف پر قائم کیا۔ ترازو عدل کی عدالت بنائی۔ تاکہ لین دین کے وقت مول تول میں کمی زیادتی نہ ہو۔ زمین میں بہت سے مزیدار پھل، خوشبودار پھول اور غلّہ اور جانوروں کا چارہ اگایا۔ ان میں سے تم کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ انسان کی پیدائش پر غور کرو۔ جنوں کی خلقت کو سوچو۔ نظامِ عالم پر غور کرو۔ سمندر اور دریاؤں کو دیکھو۔ دونوں ملتے ہیں۔ مگر ہر ایک کے پانی کا مزا الگ الگ ہے۔ ان میں سے، موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ بڑے بڑے جہاز اور کشتیاں ان کے اوپر چلتی ہیں، پھر ہر ایک چیز کی شکل اور حالت بدلتی رہتی ہے۔ اس سے فنا کا سبق سیکھو دنیا میں ہر چیز کو اس کی ضرورت کی چیزیں اللہ ہی دیتا ہے۔ تم دنیا میں کوئی اس کا بنایا ہوا قانون نہیں توڑ سکتے، آخرت میں تم سب کو اپنے اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا۔ اس نے جنت اور دوزخ دونوں بنا رکھی ہیں۔ اچھے لوگ جنت میں اور بُرے لوگ دوزخ میں جائیں گے۔ جنت میں عیش و عشرت کا سارا سامان موجود ہوگا۔ اور دوزخ الگ دہک رہی ہوگی اور اس میں شرارے اڑ رہے ہوں گے۔ اب بتاؤ کہ تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت کا انکار کرو گے، ہر چیز اپنی جگہ پر اور ہر انتظام اپنے موقعہ پر موجود ہے۔ یہ اللہ کی رحمت کا ظہور ہے، عظمت اور بڑائی اسی کے لیے ہے۔

لہٰذا اسی کے آگے جھکو ــــ! ؛

Marfat.com

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کی رحمت کا ظہور

اَلرَّحْمٰنُ ① عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ② خَلَقَ
رحمٰن نے سکھایا قرآن پیدا کیا

الْاِنْسَانَ ③ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ④ اَلشَّمْسُ
انسان کو سکھایا اس کو بولنا سورج

وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑤ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
اور چاند ساتھ ایک حساب کے ہیں اور گھاس اور درخت

يَسْجُدَانِ ⑥ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ⑦
سجدہ کرتے ہیں اور آسمان بلند کیا اس کو اور قائم کی ترازو

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ⑧ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ
کہ نہ گڑبڑ کرو ترازو میں اور قائم کرو وزن کو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ⑨ وَالْاَرْضَ
ساتھ انصاف کے اور نہ گھٹاؤ تول اور زمین

وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ⑩ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
رکھا اس کو واسطے مخلوق کے اس میں میوہ ہے اور کھجوریں

ذَاتُ الْاَكْمَامِ ⑪ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
غلاف والی اور دانے اور بھس والے

وَالرَّيْحَانُ ⑫ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑬
اور پھول خوشبودار پس کونسی نعمتیں اپنے رب کی تم دونوں جھٹلاؤ گے۔

اَلرَّحْمٰنُ ① عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ② خَلَقَ
رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا

الْاِنْسَانَ ③ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ④ اَلشَّمْسُ
آدمی پھر سکھلایا اس کو بات کرنا سورج

وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑤ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
اور چاند کے لیے ایک حساب ہے اور جھاڑ اور درخت

يَسْجُدَانِ ⑥ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ⑦
سجدہ میں مشغول ہیں اور آسمان کو اونچا کیا اور ترازو رکھی

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ⑧ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ
کہ زیادتی نہ کرو ترازو میں اور سیدھی ترازو تولو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ⑨ وَالْاَرْضَ
انصاف سے اور تول کر گھٹاؤ مت اور زمین

وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ⑩ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
کو بچھایا خلق کے واسطے اس میں میوہ ہے اور کھجوریں

ذَاتُ الْاَكْمَامِ ⑪ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
جن کے میوہ پر غلاف ہیں اور اس میں اناج ہے جس کے ساتھ بھس

وَالرَّيْحَانُ ⑫ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑬
ہے اور پھول خوشبودار اور پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی تم دونوں جھٹلاؤ گے

بِحُسْبَانٍ :۔ (قاعدہ کے ساتھ) یعنی ان کا نکلنا۔ چھپنا۔ بڑھنا۔ گھٹنا سب ایک ہی قاعدے اور حساب سے ہے اَلنَّجْمُ بے تنا کی روئیدگی، گھاس پھونس جھاڑ وغیرہ اَلْعَصْفُ چھلکا۔ بھوسہ اَكْمَام۔ كِمٌّ کی جمع ہے۔ میوہ کے اوپر کا غلاف۔ چھلکا۔

ارشاد ہے کہ اللہ ہی رحمٰن ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی انسان کو بنایا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج چاند قاعدے سے بنائے چھوٹے بڑے درخت اسی کے آگے جھکتے ہیں اور اس کے مقرر کیے ہوئے قاعدے کے پابند ہیں آسمان کو بلند کیا اور اس کے اجزا کو باہم تول دیا تاکہ تم بھی اسی طرح ترازو سے تول کر کام کرو اور تول میں زیادتی یا کمی نہ کرو۔ زمین کو مخلوق کیلئے بچھا دیا اور اس میں میوے کھجوریں غلاف دار اور غلہ بھوسے والا اور خوشبودار پھول پیدا کر دیئے۔ اب تم انسانوں اور جنوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

Marfat.com

پیدائش

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾
پیدا کیا انسان کو بجتی مٹی سے مانند ٹھیکری کے

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾
اور پیدا کیا جن کو شعلہ سے آگ کے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں مالک دو مشرق کا

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور مالک دو مغرب کا پس کیا کیا نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ

تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾
گے تم دونوں جاری کیے دو دریا کہ ملتے چلتے ہیں

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ
درمیان ان کے ایک آڑ ہے کہ نہیں توڑنے پاتے دونوں پس کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾
نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ گے تم دونوں

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾
بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾
اور بنایا جن کو آگ کی پٹ سے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں مالک دو مشرق

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور مالک دو مغرب کا پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب

تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾
کی جھٹلاؤ گے دونوں چلائے دو دریا مل کر چلنے والے

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ
ان دونوں میں ہے ایک پردہ تاکہ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کریں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

صَلْصَال (خشک مٹی) ایسی سوکھی جو کھن کھن بجے فخار ٹھیکرا۔ مَارِج خالص شعلہ جس میں دھواں نہ ہو مَشْرِقَيْن یعنی گرمی اور سردی کے الگ الگ سورج نکلنے کی جگہ مَرَجَ (جاری کیا) ماضی کا صیغہ ہے م۔ ر۔ ج سے مَرْجٌ کے معنی چھوڑ دینا۔ آزادی سے بہنے دینا بَرْزَخٌ (روک) دو چیزوں کے درمیان آڑ جو دونوں کو الگ الگ رکھے۔

اللہ عزوجل نے انسان کو اور جن کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ اس کی عبادت کریں، عبادت کے معنی ہیں اللہ کو پہچان کر اس کے سامنے جھکیں۔ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب اسی کے لیے ہے کہ انہیں دیکھ کر اللہ کو پہچانیں۔ کہ اس نے یہ سب چیزیں ہمارے فائدے کے لیے پیدا کیں اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اسی لیے ہو رہا ہے کہ اللہ کی قدرت دیکھ کر انسان اور جن اس کا اقرار کریں اور اس پر ایمان لا کر اس کی مرضی کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کریں۔ انسان اور جن کو اسی لیے پیدا کیا، اور دونوں کی پیدائش الگ چیزوں سے ہوئی۔ انسان کو مٹی سے اور جن کو آگ کے خالص شعلہ سے بنایا۔ پھر ہر موسم میں سورج کو الگ الگ جگہوں سے نکالا اور چھپایا تاکہ موسم کی تبدیلیوں سے زمین میں مختلف چیزیں پیدا ہوں، پانی کو میٹھا اور کھاری بنایا۔ تاکہ دونوں سے مختلف قسم کے فائدے حاصل ہوں اور سمندر میں دونوں قسم کے پانی موجود ہیں لیکن ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے۔ آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

دریا کے فائدے

يَخْرُجُ - مِنْهُمَا - اللُّؤْلُؤُ - وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾
نکلتے ہیں ان دونوں میں سے موتی اور مونگا

فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا - تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم اور اسی کے ہیں

الْمُنْشَئٰتُ - فِي الْبَحْرِ - كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ
جہاز کھڑے ہوئے دریا میں مانند پہاڑوں کے پس کیا

اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا - تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ - مَنْ - عَلَيْهَا
کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم ہر شخص جو زمین پر ہے

فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى - وَجْهُ - رَبِّكَ - ذُو الْجَلٰلِ
فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گا چہرہ تیرے رب کا جو بزرگی

وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا - تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾
اور عظمت والا ہے پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾
نکلتا ہے ان دونوں میں سے موتی اور مونگا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اسی کے

الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ
ہیں جہاز اونچے کھڑے دریا میں جیسے پہاڑ پھر کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی زمین پر ہے

فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ
فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی بزرگی

وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾
اور عظمت والی پس کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔

اَلْمُنْشَئٰتُ (بلند کئے ہوئے) مُنْشَاَةٌ کی جمع جو اسم مفعول مؤنث ہے اِنْشَاء سے جس کا مادہ ن۔ش۔ء نَشَاءٌ کے معنی بڑھنا۔ اونچا ہونا اِنْشَا کے معنی بڑھانا۔ اونچا کرنا۔ یہاں یہی مراد ہے۔ اَعْلَام (پہاڑ) عَلَمٌ کی جمع ہے جھنڈا پہاڑ۔ وَجْهٌ (چہرہ) وہ حصہ جو سامنے نظر آئے اور سب چیزوں کو ڈھانک لے، اس سے مراد ذات کا ظہور ہے۔

انسان دنیا کی ظاہری چیزوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میری ہیں اور میرے فائدے کے لیے ہیں، اس لیے میں ان کے لینے کی کوشش کروں گا اور کسی اور کو نہ لینے دوں گا مگر جب کہ وہ مجھ سے مانگے یہی وہ خیال ہے جو آخر کار انسان کی تباہی کا باعث ہوگا۔ قرآن حکیم اس خیال سے انسان کو ہٹانا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اے انسان انہیں دیکھ کر اللہ کی پہچان اور اس کی بندگی میں لگ جا۔ اس سورت میں خاص اسی بات پر زور دیا گیا ہے۔ جو کچھ ہے، اللہ نے انسان کے فائدے کے لیے بنایا ہے، ان چیزوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے رب کا احسان ماننا اور اس کا شکر ادا کرنے میں لگے رہنا چاہیئے۔

ارشاد ہے کہ دریا اور سمندر سے موتی اور مونگا نکلتا ہے اور بڑے بڑے اونچے پہاڑ کی طرح کے جہاز ان پر کھڑے ہیں، یہ سب اے انسان تیرے فائدہ کے لیے ہیں۔ لیکن ان میں دل نہ لگا اور اپنے رب کو یاد رکھ ایک دن یہ سارے جاندار فنا ہو جائیں گے اور فقط اللہ کی عظمت اور بڑائی باقی رہے گی۔

Marfat.com

مخلوق کی بے بسی

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ
سوال کرتے ہیں اس سے جو ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ہر وقت

يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
وہ کسی نہ کسی کام میں ہے پس کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾
جھٹلاؤ گے تم عنقریب فارغ ہو جائیں گے ہم تمہارے لیے اے جن و انس

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم اے گروہ

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
جن کے اور انسان کے اگر ہو سکے تم سے کہ

تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
باہر چلے جاؤ کناروں سے آسمانوں کے

وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾
اور زمین کے تو باہر چلے جاؤ نہیں باہر نکل سکو گے مگر ساتھ پروانہ راہداری کے

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ
جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اسی سے مانگتے ہیں، ہر روز

يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
اس کا ایک کام ہے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾
کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فارغ ہونے والے ہیں تمہارے لیے اے دو بھاری قافلو!

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم سے ہو سکے

تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے

وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾
نکل بھاگو تو نکل بھاگو نہیں نکل سکو گے بغیر سند کے

یسئلہ من فی السموٰت والارض ۔ ان سے معنی وقت کے بھی ہیں اور وقت کے حصہ کے بھی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔
شان ۔ حال ۔ ضروری کام ۔ شان کے معنی بہت سے ہیں، یہاں مراد کام ہے ۔ یعنی اللہ ہر وقت نئی تجلی فرماتا رہتا ہے اور نت نئے کام انجام دیتا رہتا ہے ثقلان (دو بڑی بھاری مخلوق) ثقل کا تثنیہ ہے، جس کے معنی ہیں کوئی نفیس یا اہم چیز یہاں ثقلان سے مراد آدمی اور جن ہیں جو ذمہ دار ہونے کی وجہ سے دو اہم مخلوق ہیں ۔

ارشاد ہے کہ زمین و آسمان میں جتنی زندہ مخلوق ہے سب اپنی اپنی ضرورتوں کے لیے اس کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے اور وہ ہر وقت ان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے اور ہر لمحہ اس کا نیا کام ہے، مارنا، جلانا، بیمار کرنا، تندرست کرنا، بڑھانا گھٹانا، کسی سے لینا، کسی کو دینا یہ سب اللہ کی شانیں ہیں، اس کے بعد دنیا کے کام ایک دن ختم ہو جائیں گے اور اللہ عزوجل نئی شانوں سے جلوہ گر ہوگا، حساب، کتاب، جزا سزا کا دور شروع ہوگا اور وہاں اللہ کی اور ہی شان نظر آئے گی ۔ اس کے بعد سارے جنوں اور انسانوں کو ارشاد ہے کہ آسمان اور زمین پہ ہر جگہ ہماری حکومت ہے تم میں سے کسی میں بھی یہ طاقت نہیں کہ ہماری حکومت کی سرحد سے باہر چلا جائے ۔ اگر کسی کا خیال ہو کہ وہ آسمان اور زمین کی حد سے باہر نکل سکتا ہے تو وہ کوشش کر کے دیکھ لے اور باہر نکل جائے ۔

Marfat.com

قیامت کی سختیاں

فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا - تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم چھوڑ دیئے جائیں
عَلَيْكُمَا - شُوَاظٌ - مِّنْ - نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ
تم پر شعلے آگ کے اور دھواں
فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا
پس نہ بدلہ لے سکو گے تم پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا - انْشَقَّتِ - السَّمَآءُ
جھٹلاؤ گے تم دونوں پس جب پھٹ جائے آسمان
فَكَانَتْ - وَرْدَةً - كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾
پس ہو جائے سرخ جیسے رنگا ہوا چمڑا
فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا - تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم پر
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ
آگ کے صاف اور دھواں ملے ہوئے شعلے چھوڑے جائیں
فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
گے پھر تم بدلہ نہیں لے سکتے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب
تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
کی جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائے
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾
تو ہو جائے گلابی جیسے نری
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

شَوَاظٌ (شعلہ) دھوئیں کے صاف شعلہ کو کہتے ہیں، اس کا مادہ ش - و - ظ ہے شَوْظٌ کے معنی بھڑکنے کے ہیں نُحَاسٌ شعلہ کے ساتھ کا دھواں، اس کا مادہ ن - ح - س نحس، گھٹیا چیز کو کہتے ہیں اسی سے نحاس بنا ہے (تانبا) جو سونے چاندی سے گھٹیا اور دھواں جو شعلہ سے گھٹیا ہے۔ دِهَان سرخ رنگا ہوا چمڑہ - نری - اس کا مادہ د - ہ - ن دھن چکنائی اور تیل کو کہتے ہیں دِهَان وارنش کیا ہوا یا کمایا ہوا اور سرخ رنگا ہوا چمڑا

ارشاد ہے کہ چاہے جتنی کوشش کر لو تم آسمان اور زمین کے کناروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ جب تک ہماری اجازت نہ ہو، زور اور بل کے سہارے باہر کوئی نہیں جا سکتا کیونکہ ہم سے زیادہ زور آور نہیں ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ سرکش لوگوں پر خواہ وہ جن ہوں یا آدمی آگ کے بھڑکتے ہوئے خالص شعلے چھوڑے جائیں گے، اور دھواں بھی ان کے گرد بھر جائے گا اور ان سے نہ وہ بچ سکیں گے اور نہ وہ بدلہ لے سکیں گے۔

ارشاد ہے کہ یہ آسمان ایک دن پھٹ جائے گا اور اس کا رنگ رنگے ہوئے چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ اور ان سزاؤں کی خبر بھی تمہارے حق میں نعمت ہے تاکہ ان کی پریشانی سے بچنے کا سامان کر لو۔ پھر اللہ کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے، تم ہر طرح کی نعمتوں سے گھرے ہوئے ہو۔

Marfat.com

بچنے کا سامان کرلو

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ
پس اس دن جب یہ ہوگا نہ پوچھے جائیں گے اپنے گناہوں کی بابت آدمی

وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾
اور نہ جن پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ
پہچانے جائیں گے مجرم لوگ اپنی شکل سے پس پکڑے جائیں

بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
گے ساتھ پیشانی کے بالوں کے اور پاؤں کے پس کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم یہ جہنم ہے کہ

يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ
جھوٹ قرار دیتے تھے اس کو مجرم لوگ گھومیں گے وہ

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ
درمیان اس کے اور درمیان کھولتے گرم پانی کے پس کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ
پھر اس دن کسی آدمی سے اور جن سے اس کے گناہوں کی

وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾
پوچھ نہ ہوگی پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ
گنہگار اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے پھر پکڑا جائے گا

بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
پیشانی کے بالوں سے اور پاؤں سے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ دوزخ ہے جسے گنہگار

يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ
جھوٹ بتاتے تھے۔ پھریں گے وہ

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ
اس کے اور کھولتے پانی کے درمیان پھر کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔

نَوَاصِي (پیشانی کے بال) نَاصِيَةٌ کی جمع ہے پیشانی کو اور اس کے بڑھے ہوئے بالوں کو کہتے ہیں۔ اٰنٍ (انتہائی گرم کھولتا ہوا) اس کا مادہ ا۔ن۔ی ہے اَنٰی کے معنی سخت گرم ہونا اٰنی اسی سے اسم فاعل ہے، وقف کی وجہ سے ی گر گئی۔

ارشاد ہے کہ قیامت میں بدکاروں کے چہرے اور حلیہ ہی سے ظاہر ہو جائے گا کہ یہ مجرم ہیں اس کے لیے پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی البتہ الزام قائم کرنے کے لیے ان سے سوال ہوگا، کسی کی پیشانی کے بال اور کسی کی ٹانگ پکڑ کر کھینچے ہوئے دوزخ میں جھونک دیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ لو یہ ہے وہ دوزخ، جسے تم دنیا میں ایک چھوٹی اور بناوٹی چیز سمجھتے تھے۔ پھر وہ کبھی دوزخ کی آگ میں جلیں گے اور کبھی کھولتے ہوئے پانی میں گھومیں گے۔ ان باتوں سے ہم تمہیں ابھی سے خبردار کیے دیتے ہیں تاکہ ان سے بچنے کا سامان کرلو اور یہ اطلاع تمہارے لیے ایک نعمت ہے۔ پھر اللہ کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

Marfat.com

اچھوں کا انجام

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾
اور واسطے اس کے جو ڈرا کھڑا ہونے سے سامنے اپنے رب کے دو باغ ہیں

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾
اور جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو باغ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم بہت سی

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ
ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت

اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾
شاخوں والے پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾
سی شاخیں ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
ان دونوں میں دو چشمے جو بہتے ہیں پس کیا کیا نعمتیں

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
ان دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم ان دونوں میں ہر

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں ہر میوہ

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
میوہ کی دو قسم ہیں پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
قسم قسم کا ہو گا پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ
کی جھٹلاؤ گے بچھونوں پر جن کے استر

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ
کی جھٹلاؤ گے بچھونوں پر جن کے استر

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
استر ان کے سبز ریشم کے اور پھل دونوں باغوں کے

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
اطلس کے ہوں گے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور میوہ ان

دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾
قریب ہوں گے پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔

دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾
باغوں کا جھکا ہوا ہو گا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ (والیاں) ذات کا تثنیہ ہے افنان کی طرف مضاف ہے جو فَنَنٌ کی جمع ہے فَنَنٌ ٹہنی۔ شاخ۔ اسی لیے اس کا نون گر گیا ذَوَاتَا اَفْنَانٍ ہو گیا جس کے معنی ہیں شاخوں والے بطائن (استر) بِطَانَةٌ کی جمع ہے۔ اس کا مقابل ظِهَارَةٌ ہے جس کے معنی اَبْرَا ہیں اِسْتَبْرَقٌ تافتہ ایک قسم کا ریشمی دبیز کپڑا۔ برے کام کرنے والوں کا ذکر پہلے ہو چکا۔ اب پرہیزگاروں کا ذکر ہے۔

ارشاد ہے کہ جو اللہ کے ڈر سے برے کاموں سے دنیا میں بچتے رہے ان کو دو باغ ملیں گے۔ جن میں پھیلی ہوئی شاخوں والے گھنے درخت ہوں گے، اور جن میں دو چشمے اور قسم قسم کے میوے ہوں گے۔ جنت والے ان باغوں میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، ان مسندوں کے استر ریشمی موٹے کپڑے کے ہوں گے، اور ظاہر ہے کہ اَبْرَا اور بھی بڑھیا ہو گا۔ ان دونوں باغوں کے پھل اتنے اونچے نہ ہوں گے کہ توڑنے میں دقت ہو، یہ اللہ کی نعمتیں نیک لوگوں کو ملیں گی لیکن شرط یہ ہے کہ دنیا میں اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔

Marfat.com

پاکیزہ بیویاں

فِيْهِنَّ - قٰصِرٰتُ - الطَّرْفِ - لَمْ - يَطْمِثْهُنَّ
اس کے اندر عورتیں ہیں روکنے والی نگاہ کو نہیں ان کو چھوا کسی

اِنْسٌ - قَبْلَهُمْ - وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ
آدمی نے پہلے ان سے اور نہ کسی جن نے پس کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ - الْيَاقُوْتُ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم جیسے کہ وہ ہیں یاقوت

وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا
اور مرجان پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ - جَزَآءُ الْاِحْسَانِ
جھٹلاؤ گے تم کیا بدلہ اچھے کام کرنے کا ہے

اِلَّا - الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ - اٰلَآءِ - رَبِّكُمَا
مگر اچھا بدلہ پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾
جھٹلاؤ گے تم

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
ان میں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں نہ قریب پہنچا ان کے

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
ان سے پہلے کوئی آدمی اور نہ کوئی جن پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسی جیسے کہ لعل

وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور مونگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ
جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے نیکی کا

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
مگر نیکی پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾
کی جھٹلاؤ گے۔

قٰصِرٰت : روکنے والی، قَاصِرَةٌ کی جمع ہے، جو قَاصِرٌ کا مونث ہے، اس کا مادہ ق۔ص۔ر ہے قَصْر کے معنی روک لینا۔ طَرف نگاہ قٰصِرٰتُ الطرف نگاہ روکنے والی یعنی نیچی نگاہ رکھنے والی عورتیں لَمْ يَطْمِثْ (نہ چھوا) مضارع منفی ہے، ط۔م۔ث سے طمث کے معنی چھونا، ٹھہرنا، قریب پہنچ جانا۔ یعنی کوئی ان کے قریب تک کبھی نہ گیا ہوگا۔ نیک مرد کی خوشی اس وقت پوری ہوتی ہے جب اس کے پاس ایسی بیوی ہو جو حیا دار ہو۔ اس کے سوا کسی اور کی طرف نہ دیکھنے والی ہو۔ اس لیے جنت میں اس کی خوشی پوری کرنے کے لیے ایسی عورتیں دی جائیں گی جن کا کام صرف اپنے مرد کا خوش کرنا ہوگا۔ وہ کنواری اور حیا دار ہوں گی، نہ وہ کسی اور مرد کی طرف نگاہ اٹھائیں گی اور نہ اپنے مرد کی اور بیویوں سے جھگڑیں گی۔ ان کی خوشی اپنے مرد کی خوشی میں ہوگی، وہ یاقوت اور مرجان کی طرح ہی خوش رنگ اور قابل قدر ہوں گی۔

اِحْسَان، اچھا کام کرنا۔ حُسْن کا متعدی ہے۔ حُسْن اچھا ہوتا ہے۔ احسان اچھا کام کرنا۔
اس کے بعد ارشاد ہے کہ دنیا میں نیک کام کرنے کا بدلہ اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ آخرت میں نیکوں کو انعام واکرام سے مالا مال کیا جائے۔ پھر تم اپنے رب کو نہ مان کر کیوں اپنا ناس کر رہے ہو؟

Marfat.com

(۲) دو اور باغ

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور ان دو کے سوا دو باغ اور ہیں پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے تم دونوں گہرے سبز پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ
جھٹلاؤ گے تم ان دونوں میں دو چشمے ہیں جوش مارتے ہوئے پس کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم ان دونوں میں میوے ہیں

وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور کھجوریں اور انار پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾
جھٹلاؤ گے تم ان میں بہت اچھی خوبصورت عورتیں ہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾
پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور ان دو کے سوا اور دو باغ ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
رب کی جھٹلاؤ گے گہرے سبز جیسے سیاہ پھر کیا کیا نعمتیں

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے ہیں ابلتے ہوئے پھر کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں میوے ہیں

وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور کھجوریں اور انار پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾
جھٹلاؤ گے ان سب باغوں میں اچھی خوبصورت عورتیں ہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم

مُدْهَآمَّتٰنِ (گہری سبز) مُدْهَآمَّةٌ کا تثنیہ ہے جو ادھیامہ سے اسم فاعل مونث ہے، اس کا مادہ د - ہ - م دُهْمَةٌ کے معنی سیاہی کے ہیں اسی سے اَدْهَمُ بنا ہے، جو مشکی گھوڑے کو کہتے ہیں مُدْهَآمَّةٌ سے مراد یہاں گہرا سبز ہے جو دور سے کالا نظر آئے نَضَّاخَتٰنِ: زور سے اچھل کر نکلنے والا نَضَّاخَةٌ کا تثنیہ ہے جو ن - ض - خ سے مبالغہ کا صیغہ ہے نَضْخٌ کے معنی چشمہ کا زور سے ابلنا خَيْرٰتٌ (بہت اچھی) خَيْرَةٌ کی جمع ہے، ہر وہ چیز جس میں بہت سی خوبیاں ہوں۔

ارشاد ہے کہ جنتیوں کو دو مذکورہ بالا باغوں کے علاوہ دو اور باغ ملیں گے، جن میں گھنے سایہ دار درخت ہوں گے جن کی سبزی گہری ہوگی اور دو چشمے زور سے اچھل اچھل کر بہہ رہے ہوں گے۔ ہر قسم کے میوے سے لدے پھندے درخت ہوں گے۔ کھجور اور انار بکثرت ہوں گے اور ساری خوبیوں والی خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ جن کے ہونے سے تنہائی کی وحشت دور ہوگی اور باغ بھیانک نہ رہیں گے۔ سچ ہے تنہائی میں دل کا گھبرانا لازمی ہے۔ اس لیے اس کا پہلے ہی بندوبست کر دیا گیا ہے۔ اب بتلاؤ کہ اللہ کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔ اس نے تمہارے لیے ہر چیز مہیا کر دی ہے۔ پھر شکر گزار نہ ہونے کے کیا معنی ——!

Marfat.com

خوبصورت خواتین

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ
خوبصورت آنکھوں والی رکی رہنے والی خیموں میں پس کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم نہیں چھوا ان کو

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پس کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم تکیہ لگائے بیٹھے سبز مسندوں پر

خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
اور قیمتی نفیس بچھونوں پر پس کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ
رب اپنے کی جھٹلاؤ گے تم برکت والا نام تیرے رب کا

ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾
جو بڑائی والا اور بزرگی والا ہے۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ
خوش چشم خیموں میں رکی رہنے والی پھر کیا کیا

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ گے نہیں ہاتھ لگایا ان کو

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے سبز مسندوں

خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
پر اور قیمتی نفیس بچھونوں پر پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے بڑی برکت ہے تیرے رب کے نام

ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾
کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے۔

رَفْرَف: (مسند) ریشمی باریک کپڑا رَفْرَفٌ کہلاتا ہے، نیز اس کے معنی بچھونے اور فرش کے بھی ہیں عَبْقَرِيٌّ: (تخت مسند) ہر چیز جو بڑی کاریگری سے بنائی گئی ہو۔ یہاں اس سے مراد بچھونا ہے ۔

ارشاد ہے کہ جنت کوئی سنسان خالی جگہ نہ ہوگی، بلکہ وہاں خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی، جو اپنے خیموں سے باہر نہ پھرتی ہوں گی۔ بلکہ اپنے اپنے خیموں کے اندر رہنے والی ہوں گی، اور پاکیزہ اور صاف ستھری ایسی کہ جن کی طرف ان جنتیوں سے پہلے کسی آدمی یا جن نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا ہوگا۔ وہاں یہ جنت میں جانے والے لوگ قیمتی ریشمی گدوں پر اور بڑھیا بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب کچھ اللہ عزوجل نے اپنی رحمت سے آرام کا سامان تیار کر رکھا ہے اور یہ سب اسی کے نام کی برکت ہے۔ دنیا اور آخرت کی ساری نعمتیں اسی ایک اللہ کی شانِ رحمانی کا ظہور ہے ورنہ کچھ بھی نہ ہوتا۔ کیا ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے بھی تم اللہ کا انکار کر سکتے ہو، اور اس کے رحمان ہونے میں شک کرتے ہو، اے آدمیو! اور اے جنو! اگر تم ایسا کرتے ہو تو یہ تو بڑی ہٹ دھرمی ہے ۔

Marfat.com

اعلانِ عام

اس سورت میں سمجھداروں کو جھنجھوڑا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ غفلت میں زندگی بسر کرنے کا نتیجہ تمہارے لیے برا ہوگا۔ سب سے پہلے تم عقل سے یہ کام لو کہ اللہ کو پہچانو اور یقین کرو کہ تمہیں جو کچھ ملا ہے وہ اللہ کا دیا ہوا ہے اسی نے اپنی رحمت سے تمہیں پیدا کیا اور آسمان و زمین اور اس کے اندر کی ساری چیزیں سورج، چاند، تارے، سمندر، دریا، درخت، غلّے، پھل، پھول، میوے، سردی گرمی بارش وغیرہ سب تمہارے فائدے کے لیے بنائیں۔ اوّل تو اپنی ہی بناوٹ میں غور کرو، اسی کے اندر تمہیں اس کی قدرت اور حکمت کی بیشمار نشانیاں ملیں گی۔ پھر اپنی اردگرد کی چیزوں پر نظر کرو۔ ہر چیز ایک مقرر قاعدے اور نظام کے تحت ملتی جلتی پیدا ہوتی اور مٹتی دکھائی دے گی، ان سب میں اسی کا جلوہ نظر آئے گا، اس لیے اس کا اقرار کرو اور پھر اس کی کتاب مقدّس یعنی قرآن حکیم کو اپنی زندگی کا رہنما بناؤ۔ یہ تم کو بتائے گا، کہ تم خود اور یہ سب چیزیں ایک دن فنا ہو جائیں گی، فقط اللہ کی ذات باقی رہے گی، اور اس کے بعد پھر ایک نئی شان سے ظاہر ہوگی۔ قیامت قائم ہوگی اور جو کچھ قرآن میں کہا جا رہا ہے اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بتا رہے ہیں، وہ سب کچھ ہو کر رہے گا۔ سارے انسان اکٹھے ہو کر میدانِ حشر میں آئیں گے، ان کو ان کا اعمال نامہ دکھایا جائے گا، دوزخ اور جنت کو سامنے لایا جائے گا، دوزخ دکھ اور عذاب کی جگہ ہوگی۔ اس میں ان لوگوں کو داخل کیا جائے گا جنہوں نے دنیا میں اللہ کو نہ پہچانا ہوگا اور قرآن کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑے رہے ہوں گے۔ جنت میں ساری آرام کی چیزیں تیار ہوں گی اور ان میں وہ لوگ جائیں گے جنہوں نے اپنی زندگی قرآن کے مطابق بسر کی ہوگی، اس نے جن چیزوں کو بُرا بتایا ہے، ان سے بچتے اور جن چیزوں کو اچھا بتایا انہیں کرتے رہے ہوں گے۔ ان کے لیے چار جنتیں تیار ہیں۔ جن میں ستھری اور صاف کھانے پینے کی چیزیں خوبصورت اور پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔ دنیا میں جیسے آرام اور تکلیف ملی جلی نظر آتی ہیں جنت میں ایسا نہ ہوگا۔ مثلاً کھانے کے ساتھ بدہضمی، پاخانہ، پیشاب کی حاجت وغیرہ کچھ نہ ہوگی اور وہاں عورتوں کو بچہ جننے کی تکالیف اٹھانی نہ پڑیں گی۔ وہاں عورتیں مردوں کی تکلیف کا باعث بالکل نہ ہوگی۔ وہ شرم اور حیا والی گھروں کے اندر رہنے والی، مردوں کو سکھ دینے والی ہوں گی۔ بعض بدنصیب عورتوں کی بے حیائی اور بے شرمی ضد اور ہٹ دھرمی سے دنیا میں جو تکلیف مردوں کو پہنچتی ہے اس کا وہاں نام و نشان بھی نہ ہوگا۔ جنت کی عورتوں کی جو صفتیں اس سورت میں بیان کی گئی ہیں، اس سے آج کل کی عورتوں کو سبق لینا چاہیئے اور وہی صفتیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ جنہیں عورتوں کے لیے اچھا بتایا گیا ہے۔ مثلاً شرم و حیا کے ساتھ گھر میں رہنا اور اپنی ہٹ دھرمی سے مردوں کے لیے باعث تکلیف نہ ہونا۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

سُورۃُ الواقعہ

(۵۶)

ترتیب کے لحاظ سے قرآن مجید کی چھپنویں سورت ہے اور قیام مکّہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اس کے تین رکوع ہیں، اس میں انسان کو قیامت کے حالات سے آگاہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ قیامت میں زمین کپکپانے لگے گی، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، اور غبار بن کر اڑنے لگیں گے، اس دن انسان کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ دوزخی، عام جنتی لوگ اور خاص بڑے مرتبے والے لوگ۔ جو لوگ دائیں طرف والے ہوں گے۔ وہ عام جنتی لوگ ہوں گے اور جو بائیں والے ہوں گے وہ دوزخ میں جانے والے ہوں گے اور جو لوگ ایمان لانے اور نبی کے سچا ماننے میں سب سے آگے آگے تھے وہ بلند درجے والے لوگ ہوں گے ان میں بہت سے تو وہ ہوں گے جو پہلے زمانہ میں گذرے اور کچھ ان میں سے بھی ہوں گے جو ان کے بعد آئے، یہ اس دن سونے اور جواہرات کے جڑاؤ تختوں پر براج رہے ہوں گے اور ان پر آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، ان کے سامنے کم سن خدمت گار جو ہمیشہ ایک ہی عمر کے رہیں گے کھانے پینے کا سامان لیے حاضر رہیں گے، خوبصورت عورتیں انہیں ملیں گی جو خوبی اور صفائی میں موتی کی طرح ہوں گی۔ وہاں کوئی بکواس نہ ہوگی ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آوازیں اور دل خوش کن الفاظ سنائی دیں گے۔ دائیں طرف والے میووں سے لدے ہوئے سایہ دار درختوں کے نیچے اونچے اونچے مسندوں پر بیٹھے ہوں گے، چشمے ان کے آس پاس بہہ رہے ہوں گے پاکیزہ کنواری ہم عمر بیویاں ان کے ساتھ ہوں گی، ان لوگوں میں پہلے زمانہ کے لوگ بھی بکثرت ہوں گے اور پچھلے زمانے کے بھی بہت سے ہوں گے، بائیں طرف والوں کا حال قابلِ افسوس ہوگا۔ گرم ہوا، کھولتا پانی۔ دھوئیں کی تہیں چاروں طرف سے انہیں گھیرے میں لیے ہوں گی، یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں بڑے مالدار اور معزز تھے، ہمیشہ بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا رہتے تھے، قیامت کے قائل نہ تھے۔ ان کو ان کے کیے کی سزائیں ملیں گی۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے لوگو تم اپنے پیدا کرنے والے کو کیوں نہیں مانتے۔ اس نے تمہیں ایک بوند پانی یعنی نطفہ سے پیدا کیا، پھر تمہارے لیے موت مقرر کی اور مرنے کے بعد تمہیں پھر زندہ کرے گا، اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر اسے پہچانو۔ کھیتی سے غلّہ پیدا کرنے والا وہی ہے، میٹھا پانی دینے والا وہی ہے، درختوں سے آگ اسی نے نکالی۔ جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو۔ اس کی حرارت اور تیزی کو دیکھ کر کبھی دوزخ کی آگ کو بھی یاد کر لیا کرو، اللہ کے بندو! ہم قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ قرآن بڑے مرتبے والی کتاب ہے۔ جس سے نیک دل اور پاک صاف لوگ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ اللہ نے نازل کی ہے، اسے مانو اور اس کے مطابق زندگی بسر کرو۔ ورنہ پھر بڑی آفت میں پھنس جاؤ گے، بس اللہ ہی کی حمد اور ثنا میں لگے رہو۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْوَاقِعَه مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اٰيَاتُهَا ٩٦ رُكُوْعَاتُهَا ٣

احوالِ قیامت

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا
جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہیں ہے اس کے ہو پڑنے

كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا
میں کچھ جھوٹ پست کرنے والی بلند کرنے والی جب

رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ
لرزنے لگے زمین کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں

بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾
ریزہ ریزہ پس ہو جائیں گے غبار پھیلا ہوا

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ
اور ہو جاؤ گے تم قسمیں تین پس داہنے

الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَ
والے کیا خوب ہیں داہنے والے اور

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿٩﴾
بائیں والے کیا برے ہیں بائیں والے

وَاقِعَة ہونے والی، اسم فاعل ہے و۔ق۔ع سے اور واقعہ کا مونث وقوع کے معنی ہو جانا، یہاں واقعہ سے مراد قیامت ہے
كَاذِبَة (جھوٹ) یہ اسم فاعل کے وزن پر حاصل مصدر ہے رَجٌّ (ہلا دینا) اس کا مادہ ر۔ج۔ج ہے رُجَّتْ اسی سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بَسٌّ ریزہ ریزہ کر دینا، بُسَّتْ اسی سے ماضی مجہول ہے یعنی ایسے ہو جائیں گے، جیسے روغن میں لت کئے ہوئے سَتُّوْ۔ بَسٌّ کے اصل معنی یہی ہیں یعنی ستو کو روغن میں پھینٹنا۔ مُنْبَثٌّ (بکھرا ہوا) اسم فاعل ہے اِنْبِثَاثٌ سے جس کا مادہ ب۔ث۔ث بث کے معنی پھیلانا بکھیرنا انبثاثٌ اس کا لازم ہے۔ یعنی پھیل جانا۔ بکھر جانا۔

ارشاد ہے کہ قیامت کو نہ بھولو یہ یقیناً آکر رہے گی۔ کچھ لوگوں کو پست اور ذلیل کر دے گی اور کچھ لوگوں کا درجہ بلند کر دے گی، زمین میں سخت زلزلہ آئے گا۔ پہاڑ پس کر آٹا ہو جائیں گے اور گھی میں گندھے ہوئے ستوؤں کی طرح نرم اور غبار بن کر ہر طرف بکھر جائیں گے۔ انسانوں کا یہ حال ہوگا کہ ان کے تین گروہ بن جائیں گے، ایک وہ جن کا نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ جنہیں نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا، پہلے لوگ عرش کے دائیں طرف جمع ہوں گے اور دوسرے اس کی بائیں طرف۔ تیسرے گروہ کا ذکر آگے آتا ہے۔

Marfat.com

بڑے درجہ والے

وَالسّٰبِقُوْنَ - السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ - الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾
اور جنہوں نے پہل کی وہ اوّل رہیں گے وہ لوگ مقرب ہیں

فِيْ جَنّٰتِ - النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾
باغوں میں نعمت کے ڈھیر سارے پہلوں میں سے

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾
اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے اپنے اپنے تخت جواہر جڑے پر

مُّتَّكِـِٕيْنَ - عَلَيْهَا - مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
تکیہ لگائے ان پر آمنے سامنے آس پاس پھرتے ہوں گے

وِلْدَانٌ - مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ
ان کے نوعمر خادم ہمیشہ نوعمر رہنے والے لیے ہوئے آب خورے

وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ - مِّنْ - مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾
اور ٹونٹی دار جگ اور پیالہ صاف چشمہ کی شراب کا

لَّا يُصَدَّعُوْنَ - عَنْهَا - وَلَا - يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾
نہ سر بھاری ہو اس سے اور نہ بکواس کریں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ - السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾
اور اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہ لوگ ہیں مقرب

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾
نعمت کے باغوں میں انبوہ ہے پہلوں میں سے

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾
اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے بیٹھے ہیں جڑاؤ تختوں پر

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
تکیہ لگائے ان پر ایک دوسرے کے سامنے لیے پھرتے ہیں ان کے

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ
پاس لڑکے سدا ایک رہنے والے آبخورے

وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾
اور کوزے اور پیالہ نتھری شراب کا

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾
جس سے نہ سر دکھے اور نہ بکواس ہو

السَّابِقُوْنَ (آگے بڑھنے والے) مراد یہ ہے کہ جنہوں نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر اپنے نبی کو مانا اور اسلام لائے وہ آخرت میں بھی پہلے درجہ میں ہوں گے ثُلَّةٌ (بہت سارے) اسم ہے ث۔ل۔ل سے ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت مَوْضُوْنَةٌ (جڑاؤ) اسم مفعول ہے و۔ض۔ن وَضْنٌ کے معنی سونے کی تاروں سے بننا اور جواہر سے جڑنا مُخَلَّدُوْنَ (ہمیشہ ایک سال) مُخَلَّد کی جمع ہے، جو تخلید سے اسم مفعول ہے اس کا مادہ خ۔ل۔د ہے خلود کے معنی ہمیشہ رہنا تخلید کسی کی حالت کو پائیدار بنا دینا کہ کبھی نہ بدلے اَكْوَابٌ كُوْبٌ کی جمع ہے جو آبخورے کو کہتے ہیں۔ جس کی ٹونٹی نہیں ہوتی اباریق۔ ابریق کی جمع ہے۔ جو ٹونٹی دار صراحی کو کہتے ہیں۔ یہ فارسی لفظ ہے يُنْزِفُوْنَ عقل سے خالی ہوں گے مضارع ہے انزاف سے جو ن۔ ز۔ ن سے بنا ہے نَزْفٌ کے معنی کنوئیں کا سارا پانی نکال دینا۔ اِنْزَافٌ لازم ہے۔ یعنی خالی ہو جانا۔ یہاں بے ہوش ہونا مراد ہے۔

ارشاد ہے کہ جو سب سے پہلے ایمان لائے ان کے درجے سب سے بلند ہوں گے۔ ان کا درجہ اللہ کے قریب ہوگا۔ ان میں پہلے زمانہ والوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور پچھلوں کی کم۔ نعمت سے بھرپور باغوں میں سونے سے بنے ہوئے جڑاؤ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ نوعمر خادم جو ہمیشہ نوعمر رہیں گے۔ ان کے سامنے صاف شراب کے پیالے اور صراحیاں لیے پھر رہے ہوں گے، جس کو پی کر نہ سر میں درد ہوگا اور نہ بہکی بہکی باتیں کریں گے۔

Marfat.com

جنّت کی نعمتیں

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ
اور میوہ اس میں سے جو وہ پسند کریں اور گوشت پرندوں
مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ
کا ایسا جو وہ چاہیں اور خوبصورت بڑی آنکھوں والیاں مانند نمونوں
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
موتیوں کے صدف میں چھپے بدلہ اس کا جو تھے وہ
يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا
کرتے نہیں سنیں گے اس میں نکمی بات اور نہ
تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾
گناہ کی مگر بولنا سلام سلام
وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾
اور داہنے والے کیا ہیں داہنے والے
فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾
بیریوں میں بے کانٹوں کی اور کیلے تہ بہ تہ

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ
اور میوہ جو نہا میوہ پسند کریں اور اڑتے جانوروں
مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ
کا گوشت جس قسم کو جی چاہے اور گوری عورتیں بڑی آنکھوں والی جیسے
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
موتی کے دانے اپنے غلاف کے اندر بدلہ ان کاموں کا جو وہ
يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا
کرتے تھے نہیں سنیں گے وہاں بکواس اور نہ
تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾
گناہ کی بات مگر ایک بولنا سلام سلام
وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾
اور داہنے والے کیا کہنے داہنے ہاتھ والوں کے
فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾
رہتے ہیں بیری کے بے کانٹوں کے درختوں میں اور کیلے تہ بہ تہ

قِیْلَ (بات بولنا) مصدر ہے ق۔ و۔ ل سے قال اور قول اور قیل تینوں اسی سے مصدر ہیں اور سب کے ایک ہی معنی ہیں مَخْضُوْد : (جس کے کانٹے کاٹ ڈالے گئے ہوں) اسم مفعول ہے خ۔ض۔د سے خَضْدٌ کے معنی کاٹنا درخت کے کانٹے چھانٹ ڈالنا طَلْحٍ: (ایک چوڑے پتوں والا درخت) یہاں اس سے مراد مفسروں نے کیلا لیا ہے مَنْضُوْد : (گتھے ہوئے) اسم مفعول ہے ن۔ض۔د سے نَضْدٌ کے معنی اکٹھا کر دینا یہ لفظ نَضِیْد کے ہم معنی ہے (جو سورہ قٓ میں گذرا یعنی گتھا ہوا، تہ بہ تہ ؛

ارشاد ہے کہ ان مقرب اونچے درجے والے کو میوے بھی ملیں گے اور وہ وہی میوے ہوں گے جنہیں وہ پسند کرتے ہوں گے یا پسند کریں گے۔ اور جس پرندے کا جس قسم کا گوشت چاہیں گے انہیں ملے گا۔ ان کو خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والیاں بیویاں ملیں گی۔ اور وہ ایسی پاک صاف اور براق ہوں گی، جیسے صدف کے اندر موتی ہوتا ہے اور یہ سب کچھ ان نیک کاموں کا بدلہ ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ جنت کے اندر فضول باتیں ان کے کانوں میں نہ پڑیں گی نہ وہ ایسی باتیں کہیں گے یا سنیں گے جن کو سن کر گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو بے حیائی کا ذکر اور فحش باتیں کہنے سننے میں نہ آئیں گی۔ ہر طرف مبارک سلامت کا شور ہوگا۔ آگے داہنے والوں کا ذکر ہے، یہ لوگ بڑے خوش قسمت ہوں گے، ان کے گرد بے کانٹوں کی بیریاں اور کیلے کے گچھے اور درخت پھیلے ہوں گے ؛

Marfat.com

سامانِ عیش

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّ
اور سایہ دراز — اور پانی بہتا ہوا — اور

فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾
میوہ بہت سا — نہ توڑا گیا — اور نہ روکا گیا

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
اور مسند اونچے — تحقیق ہم پیدائش دی ہم نے ان عورتوں کو اچھی پیدائش

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
پس کر دیا ہم نے کنواری — پسندیدہ ہم عمر

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ ع ٣٨ ١٤
واسطے داہنے والوں کے — بہت سے پہلوں میں سے

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ
اور بہت سے پچھلوں میں سے — اور بائیں والے

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾
کیا ہیں وہ بائیں والے

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّ
اور سایہ لمبا — اور پانی بہتا ہوا — اور

فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾
میوے بہت — نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
اور بچھونے اونچے — ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان پر اٹھایا

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
پھر ان کو کنواری کر دیا — پیار دلانے والی ہم عمر

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾
داہنے والوں کے واسطے — انبوہ ہے پہلوں میں سے

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ
اور انبوہ ہے پچھلوں میں سے — اور بائیں والے

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾
کیسے بائیں والے

مسکوب (بہتا ہوا) اسم مفعول ہے س۔ک۔ب سے سَکْبٌ کے معنی پانی گرانا بہانا۔ عُرُبٌ (محبوبہ) عَرُوْبٌ کی جمع ہے۔ وہ عورت جسے دیکھ کر خاوند کو پیار آئے۔

ارشاد ہے کہ یہ لوگ جن کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور عرش کی دائیں جانب کھڑے ہوں گے انہیں ایسے باغ ملیں گے جن میں سرسبز بیریوں کے درخت ہوں گے جن میں کانٹے نہ ہوں گے، اور گھنے کیلوں کے یا اسی طرح کے کسی لذیذ پھل کے پیڑوں کے جن میں اوپر تلے تہ بہ تہ پھل لگے ہوں گے وہاں کا سایہ دور دور تک پھیلا ہوا ہوگا، پانی کے چشمے بہ رہے ہوں گے اور بہت سارے میووں سے باغ لدا ہوگا، نہ کسی نے وہ میوے توڑے ہوں گے اور نہ ان کے توڑنے کی ممانعت ہوگی۔ یہاں اونچے اونچے تخت ان کے لیے بچھے ہوں گے جن پر مسند تکیے لگے ہوں گے اور وہ ان پر آرام سے بیٹھے ہوں گے وہاں ان کی دنیا والی بیویاں ہوں گی جنہیں نئے سرے سے پیدا کیا گیا ہوگا۔ ساری بوڑھی عورتیں جوان ہو جائیں گی اور ہمیشہ کنواری اور چست و چالاک ہی رہیں گی وہ اپنے خاوندوں کی پسندیدہ اور پیاری ہوں گی یہ سب داہنے جانب والوں کی خاطر کیا جائے گا۔ ان میں بہت سے پہلے لوگوں میں سے اور بہت سے پچھلوں میں سے ہوں گے۔ یہی وہ جماعت ہے جن میں سارے ایماندار نیک کام کرنے والے شامل ہوں گے۔ آگے بائیں جانب والوں کا ذکر ہے ارشاد ہے کہ ان بائیں جانب والوں کا حال کیا پوچھتے ہو۔ اس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

دوزخیوں کا حال

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾
گرم بھاپ میں اور کھولتے پانی میں اور سایہ میں دھوئیں کے

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
نہ ٹھنڈا نہ آرام کا تحقیق وہ تھے پہلے

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
اس سے بڑے اچھے حال میں اور تھے اڑے ہوئے

عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا
ایک بڑے گناہ بھاری پر اور تھے وہ

يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
کہا کرتے کہ جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ
اور ہڈیاں کیا سچ مچ ہم ضرور دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور کیا

اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾
ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے گزرے

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾
تیز بھاپ میں اور جلتے پانی میں اور دھوئیں کے سایہ میں

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
نہ ٹھنڈا نہ مزے کا وہ لوگ اس سے پہلے

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
خوش حال تھے اور ضد کرتے تھے

عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا
ایک بڑے گناہ پر اور کہا کرتے تھے

يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
کہ جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوچکے

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ
کیا ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا

اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾
ہمارے باپ دادا بھی

سَمُوْم (گرم ہوا) یہاں اس سے مراد وہ بھاپ ہے جو جلد کے مساموں میں گھس جائے گی اور بدن کو جھلس دے گی، یَحْمُوْم (دھواں) اس کا مادہ ح۔م۔م ہے حُمَمَةٌ کالے سیاہ رنگ کو کہتے ہیں، یہاں یَحْمُوْم سے مراد کالا سیاہ دھواں ہے، كَرِيْمٌ دل خوش کرنے والا، صفت کا صیغہ ہے ک۔ر۔م سے كَرَامَةٌ شفقت، مہربانی۔ كَرِيْمٌ ہر وہ شخص یا چیز جو دل کو خوش کرے اور راحت پہنچائے

ارشاد ہے کہ دوزخ والے گرم ہوا اور بھاپ اور کھولتے پانی میں جھلس رہے ہوں گے، کالا سیاہ دھواں دوزخ سے اٹھ کر ان کو ہر طرف سے ڈھانپ لے گا اور سر پہ سائبان کی طرح چھا جائے گا۔ اس کے سایہ میں ٹھنڈک کا نام نہ ہوگا اور نہ دل کو یا بدن کو آرام اور راحت پہنچائے گا۔ یہ دوزخ میں جلنے والے وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں بڑے مزے اڑاتے تھے اور اپنے سامنے کسی کو کچھ نہ سمجھتے تھے اور سب سے بڑے پاپ پر اڑے ہوئے تھے، جو اللہ کا انکار یا اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ یہ لوگ قیامت کا ذکر سن کر کہتے تھے کہ کہیں مر کر بھی کوئی جیا ہے۔ جب ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ گئیں اور وہ بھی گل سڑ گئیں تو ان میں دوبارہ جان کیسے پڑ جائے گی۔ ہمارے باپ دادا مدتوں سے مرے پڑے ہیں، آج تک کوئی ان میں سے دوبارہ زندہ ہو کر نہ آیا تو ہم کیسے زندہ ہو جائیں گے؟

Marfat.com

اعتراض کا جواب

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ
کہہ دے تحقیق پہلے اور پچھلے البتہ اکٹھے ہونے والے

اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
ہیں وقت پر ایک دن کے جو مقرر ہے پھر تحقیق تم اے

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ
گمراہ لوگو جھٹلانے والو البتہ کھانے والے ہو

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ
ایک درخت سے زقوم کے بھر بھرنے والے ہو

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ
اس سے پیٹ پھر پینے والے ہو اس پر

مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ
جلتے پانی میں سے پھر پینے والے ہو سخت پیاسے

الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾
اونٹ کا سا پینا یہ مہمانی ہے ان کی انصاف کے دن

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ
تو کہہ دے کہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے والے ہیں

اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
ایک مقرر دن کے وقت پر پھر تم جو ہو اے

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ
بہکے ہوئو جھٹلانے والو البتہ کھاؤ گے

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ
سینڈ کے ایک درخت سے پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ
پیٹ بھرو گے پھر اس پر ایک جلتا ہوا

مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ
پانی پیو گے پھر پیو گے جیسے پئیں

الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾
تونسے ہوئے اونٹ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن

اَلْهِيْمِ (سخت پیاسے اونٹ) جمع ہے اَهِيْم اور هِيْمَاءُ کی جو صفت کے مذکر اور مونث صیغے ہیں، اس کا مادہ هِيْمٌ ہے۔ جس کے معنی سخت پیاس کے ہیں۔ اونٹ کی پیاس بہت تیز ہوتی ہے کیونکہ وہ بہت دن کے بعد پانی پیتا ہے اس لیے جب پیتا ہے تو بہت پیتا ہے ؛

ارشاد ہے کہ ان سب لوگوں سے جو مر کر دوبارہ جینے اور قیامت کا انکار کرتے ہیں کہہ دو کہ پہلے اور پچھلے جتنے مر چکے ہیں یا مریں گے سب دوبارہ زندہ ہو کر قیامت کے دن ٹھیک وقت پر ایک جگہ جمع ہو جائیں گے اس میں انکار کرنے والے اور ملنے والے سبھی ہوں گے لیکن انکار کرنے والے اچھی طرح کان کھول کر سن لیں کہ وہ گمراہ ہیں۔ کیونکہ وہ سچ بات کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ ان کا حشر یہ ہونے والا ہے کہ انہیں کھانے کو ایک کانٹے دار درخت جو سینڈ یعنی تھوہر جیسا ہو گا ملے گا، اور بھوک میں اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے کیونکہ اور کچھ وہاں نہ ہو گا۔ پھر اس کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا پڑے گا اور وہ پیاسے اونٹوں کی طرح اسے پئیں گے۔ کیونکہ بھوک اور پیاس دونوں کی شدت ہو گی۔ اسی لئے تھوہر کھائیں گے اوپر سے جلتا ہوا پانی پئیں گے یہ کیا دنیا میں خوشی خوشی دندناتے پھرتے ہیں آخر ایک دن مرنا ہے۔ پھر مر کر دوبارہ زندہ ہونا ہے اور انصاف کا دن آنا ہے اس دن ان کی مہمانی یہی ہو گی ؛

Marfat.com

قدرت کی نشانیاں

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ
ہم نے ہی پیدا کیا تمہیں پس کیوں نہیں تصدیق کرتے کیا پس دیکھا

مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ
تم نے اسے جو تم ٹپکاتے ہو کیا تم تم پیدا کرتے ہو اسے یا

نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا
ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے ٹھہرا دی

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾
تمہارے درمیان موت اور نہیں ہم پیچھے رہ جانے والے

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ
اس سے کہ بدل کر لے آئیں تم جیسے اور پیدا کر دیں تمہیں

فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
ایسی حالت میں کہ تم نہیں جانتے اور البتہ تحقیق جان چکے ہو

النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾
تم پیدائش پہلی پس کیوں نہیں دھیان کرتے

تُمْنُوْنَ : (ٹپکاتے ہو) مضارع کا صیغہ ہے اِمْنَاءٌ سے جس کا مادہ م۔ ن۔ ی ہے مَنِیٌّ نطفہ اِمْنَاءٌ نطفہ رحم میں پہنچانا، یہاں یہی مراد ہے مَسْبُوْقِیْن (پیچھے رہ جانے والے) مسبوق کی جمع ہے جو س۔ ب۔ ق سے بنا ہے سَبَقَ کے معنی آگے نکل جانا سَابِقٌ آگے نکل جانے والا مَسْبُوْق وہ ہے جس سے کوئی آگے نکل جائے اور وہ پیچھے رہ جائے، مراد عاجز ہو جانا۔

ارشاد ہے کہ ہماری قدرت کی نشانیاں دیکھو اور ہمیں مانو۔ دیکھو تمہارے پیدا کرنے والے ہم ہی ہیں۔ کبھی خیال بھی کیا کہ تم نطفہ رحم میں ٹپکا کر الگ ہو جاتے ہو۔ اب رحم مادر میں اس سے بچہ کون بناتا ہے، ظاہر بات ہے کہ ہمیں اپنی قدرت سے بناتے ہیں، تمہیں اس کے بنانے میں کوئی دخل نہیں، ہمیں نے بنایا اور ہمیں نے تمہارے لیے موت مقرر کر دی ہم اس سے بھی عاجز نہیں کہ تمہیں یہاں سے کہیں اور لے جائیں اور تمہاری جگہ اور مخلوق تم ہی جیسی بسا دیں۔ آگے ارشاد ہے کہ تم جانتے ہو اور اب بتانے سے بھی تمہیں معلوم ہو گیا کہ ہم نے ہی تمہیں پہلی بار پیدا کیا۔ اب تم اس سے یہ کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ ہم نے تمہیں جیسے پہلی بار بنایا، ایسے ہی دوبارہ بھی بنا سکتے ہیں۔ سوچ سمجھ کا کام یہی ہے کہ جو چیزیں معلوم ہو چکیں ان ہی سے نامعلوم چیزوں کا بھی کسی قدر پتہ لگا لو۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر تعجب ہو ــــ یا اس کا انکار کیا جائے، غرض اللہ کو اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر پہچانو اور یقین کرو کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کیے جاؤ گے۔

Marfat.com

اور نشانیاں دیکھو

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ
بھلا دیکھو تو جو تم بوتے ہو کیا تم اس کو اگاتے ہو
أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ
یا ہم ہیں اگانے والے اگر ہم چاہیں تو اس کو
لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾
روندی ہوئی گھاس کر ڈالیں پھر تم سارے دن باتیں بناتے رہو
إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾
کہ ہم تو قرضدار رہ گئے بلکہ بے نصیب ہو گئے
أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾
بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو
ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ
کیا تم نے اسے بادل سے اتارا
أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾
یا ہم ہیں اتارنے والے

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ
کیا پس دیکھا تم نے جو تم بوتے ہو کیا تم اگاتے ہو اسے
أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ
یا ہم ہیں اگانے والے اگر چاہیں
لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾
البتہ کر ڈالیں اسے ریزہ ریزہ پس ہو جاؤ تم حیران
إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾
کہ ہم البتہ ڈنڈ بھرنے والے ہو گئے بلکہ ہم تو بے نصیب ہو گئے
أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾
کیا پس دیکھا تم نے پانی کو جو تم پیتے ہو
ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ
کیا تم نے اتارا اسے بادل سے
أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾
یا ہم ہیں اتارنے والے

تَفَكَّهُوْنَ: (حیران رہ جاؤ) اس کا مصدر تَفَكُّهٌ اور مادہ ف۔ک۔ہ ہے جس کے ایک معنی حیران ہو کر باتیں بنانے کے ہیں اور یہاں یہی مراد ہیں۔ پہلے اس کی طرف توجہ دلائی کہ انسان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے پہلے اس نے اسے یونہی زمین سے بنا کر کھڑا کر دیا، اس کے بعد مرد و عورت کے فعل کو اس کی پیدائش کا ذریعہ قرار دیا، دونوں صورتوں میں خالق وہی ایک اللہ ہے۔ اب اس کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے کہ دنیا میں تمہاری زندگی برقرار رکھنے کے لیے سامان بھی ہمیں نے پیدا کیے ہیں، مثلاً زمین سے غلہ وغیرہ کا پیدا کرنا، اس میں بھی تمہارا کام فقط اتنا ہے کہ بیج زمین میں ڈال کر بیٹھ جاؤ آگے تم کچھ نہیں کرتے اور نہ تمہارے بس کا کچھ کرنا ہے، ہمارے ہی حکم اور قدرت سے زمین سے اس کا بیج پھوٹتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے، اگر ہم چاہیں تو کچھ بھی پیدا نہ ہو یا پیدا ہوتے ہی سوکھ کر جھڑ پڑے اور ریزہ ریزہ ہو کر خاک میں مل جائے اور تم حیرت میں تکتے رہ جاؤ اور کہنے لگو افسوس محنت یونہی گئی، بونے، جوتنے کا خرچ بھی مفت کا ڈنڈ ہی رہا اور ہمارے پلے خاک بھی نہ پڑا۔ دیکھا تم نے جیسا حال بچہ کی پیدائش میں ہے کہ اللہ چاہے تو پیدا ہو ورنہ کچھ بھی نہ ہو۔ ایسا ہی غلہ وغیرہ کے اگنے کا حال ہے اب اپنی دوسری ضرورت کی چیز یعنی پانی کی طرف دیکھو، اسے ہم بادل سے برساتے ہیں یا تم برساتے ہو۔

Marfat.com

ایک اور نشانی

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾
اگر چاہیں ہم البتہ کریں اسے کھاری پس کیوں نہیں شکر کرتے تم

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾
اگر چاہیں ہم اس کو کھارا کر دیں پھر کیوں نہیں احسان مانتے

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾
کیا دیکھا تم نے آگ کو جسے تم سلگاتے ہو

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾
بھلا دیکھو تو آگ کو جسے تم سلگاتے ہو

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ
کیا تم نے پیدا کیا درخت اس کا یا ہم ہیں

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ
کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم ہیں

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
پیدا کرنے والے ہم کیا ہم نے اسے یاددہانی

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
پیدا کرنے والے ہم ہی نے تو وہ درخت بنایا یاد

وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
اور برتنے کی چیز واسطے مسافروں کے پس پاکی بول ساتھ نام رب اپنے

وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
دلانے کو اور برتنے کو جنگل والوں کے لیے سو بول پاکی اپنے رب کی

الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾
کے جو بڑا ہے پس قسم کھاتا ہوں ساتھ گرنے تاروں کے

الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾
جو سب سے بڑا ہے سو میں تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھاتا ہوں

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾
اور بیشک وہ البتہ قسم ہے اگر تم سمجھو بڑی

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾
اور اگر سمجھو تو یہ قسم بڑی قسم ہے۔

اُجَاج (کھاری۔کڑوا) سورہ فاطر میں گزر چکا ہے اَلْمُقْوِيْن (جنگل میں اترنے والے) مُقْوٍ کی جمع ہے جو اصل میں مُقْوِیٌ تھا اِقْوَاءٌ سے تعلیل کے بعد مُقْوٍ ہوگیا اس کا مادہ ق۔و۔ی ہے القواء چٹیل زمین کو کہتے ہیں جس میں گھاس درخت وغیرہ کچھ نہ ہو اَقْوَاءٌ کے معنی ایسے جنگل میں پہنچ جانا یا ٹھہرنا۔ النُّجُوْم (ستارہ۔قسط) نجم کی جمع ہے جس کے مادہ ن۔ج۔م کے معنی ظاہر ہونے اور نکلنے کے ہیں۔ اس لیے نجم کے معنی گھاس، یا جو زمین سے شروع میں پھوٹے ستارہ اور قسط کے ہیں۔ یعنی تھوڑا تھوڑا وقتاً فوقتاً ادا کرنا۔

ارشاد ہے کہ ہم سارے پانی کو کھاری بنا دیتے تو کیا ہوتا۔ تمہیں شکر گزار ہونا چاہیے کہ پانی میٹھا بنایا۔ آگے ارشاد ہے کہ تم نے آگ کو بھی دیکھا جسے تم لکڑیوں کو گھس کر نکالتے ہو۔ عرب میں چقماق خاص درخت کی بنتا تھا۔ کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم نے۔ ظاہر ہے کہ ہم نے پیدا کیا اور جنگل بیابان میں رہنے یا جانے والوں کے لیے آگ بنانے کی سہولت کر دی۔ اب تم اللہ کی تسبیح کرو جو بزرگ و برتر ہیں۔ آگے ایک اور بڑی نعمت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور وہ قرآن مجید ہے، جو ستاروں کی طرح اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے۔ جس کی آیتیں وقتاً فوقتاً حسب موقع و محل نازل ہوتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

قرآن کیا ہے؟

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾
بیشک یہ قرآن ہے عزت والا لکھا ہوا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں اتارا ہوا ہے

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ
پروردگار عالم کی طرف سے اب کیا اس بات میں

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ
تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ تم یہی لیتے ہو

اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا
کہ اسے جھٹلاتے ہو پھر کیوں نہیں جس وقت

بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
کسی کی جان حلق کو پہنچتی ہے اور تم اس وقت

تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾
دیکھ رہے ہوتے ہو

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾
تحقیق وہ البتہ قرآن ہے قدر والا لکھا ہوا ایک کتاب محفوظ میں

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
نہیں چھوتے اسے مگر پاک صاف ہستیاں اتارا گیا طرف سے

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ
جہانوں کے پالنے والے کے کیا پس ساتھ اس کلام کے

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ
تم سستی کرتے ہو کرتے ہیں نصیب اپنا۔

اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا
یہ کہ تم جھٹلاتے ہو پس کیوں نہیں ہوتا جب

بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
کہ پہنچ جائے جان حلق تک اور تم اس وقت تک

تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾
دیکھ رہے ہوتے ہو

کریم: اسی فائدہ پہنچانے والا، کریم کے معنی پہلے گذر چکے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مرتبہ والا، فیاض ہر ایک کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔ مُدْهِنُوْنَ (ٹال مٹول کرنے والا) اسم فاعل ہے اِدْهَانٌ سے جس کا مادہ د-ھ-ن ہے دھن تیل کو کہتے ہیں اِدھان تیل لگا کر ملنا، خیال نہ کرنا، کوئی اہمیت نہ دینا۔

رِزْقٌ: (روزی۔ حصہ) وہ مقرر حصہ جو کسی کو ملے یا کوئی لے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن میں سے انہیں بس یہی نصیب ہوا کہ اسے جھٹلاتے ہیں۔ پہلے تاروں کے چھپنے اور نکلنے کی طرف توجہ دلا کر ارشاد ہوتا ہے کہ اسی طرح یہ قرآن بھی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بڑے رتبہ والا ہے اور ہر ایک کو نفع پہنچانے کے لیے تیار ہے اور یہ لوح محفوظ میں جوں کا توں لکھا ہوا ہے جس کو فقط پاک صاف فرشتے ہی ہاتھ لگاتے ہیں، اسے سارے جہان کے پالنے والے نے نازل کیا ہے تاکہ انسان کی تربیت پوری پوری ہو جائے ایسی شاندار اور مفید کتاب سے تم فائدہ نہیں اٹھاتے اور اس کان سے سن کر اس کان سے اڑا دیتے ہو۔ تمہیں اور کچھ نصیب نہ ہوا سوا اس کے کہ اس کو جھٹلاتے رہو۔ اچھا اب اگر تم اللہ کو نہیں مانتے تو جب جانیں جب مرتے ہوئے آدمی کی جان بچا لو اور اسے مرنے نہ دو۔

Marfat.com

تمہیں سوجھتا نہیں

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
اور ہم زیادہ قریب ہیں اس کے تم سے اور لیکن تم نہیں
تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾
دیکھتے پس کیوں نہیں اگر ہو تم خود مختار
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
لوٹا لاتے ہو اسے اگر ہو تم سچ کہنے والے
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾
پس جو اگر ہوا وہ قرب کے مرتبہ والوں میں سے
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾
پس راحت اور رزق ہے اور باغ نعمت کا
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
اور جو اگر ہوا وہ داہنے والوں میں سے
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾
پس سلام تیرے لیے داہنے والوں میں سے

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
اور ہم تم سے زیادہ اس کے پاس ہیں پر تم
تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾
دیکھتے نہیں پھر کیوں نہیں اگر تم ہو نہیں کسی کے حکم میں
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
تو لوٹا لاتے جان کو اگر تم سچے ہو
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾
سو جو اگر وہ ہوا مقرب لوگوں میں
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾
تو راحت ہے اور روزی ہے اور نعمت کا باغ
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
اور اگر ہوا وہ داہنے والوں میں
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾
تو سلام پہنچے تجھے داہنے والوں سے

مَدِيْنِيْن (زیر حکم) مَدِيْنٌ کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے د۔ی۔ن سے دین کے معنی زیر فرمان کرنا، محکوم بنانا رَيْحَانٌ (رزق) اسم ہے ر۔و۔ح سے روح کے معنی خوشی اور راحت رَيْحَان سامان عیش، فراخ روزی۔ سَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ یعنی اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لیے کوئی کھٹکا نہیں کہ تو اصحاب یمین میں سے ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ جب کسی کی جان نکلنے لگتی ہے اور دم حلق میں ہوتا ہے تو تم ٹکر ٹکر دیکھتے ہو اور ہم اور ہمارے فرشتے اس سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہوتے ہیں اور اس کی اندرونی حالت تک جانتے ہیں مگر تم نہیں دیکھتے۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو اور خود جو چاہو کر سکتے ہو تو بھلا اس مرنے والے کی جان تو لوٹا لاؤ یا اسے نکلنے ہی نہ دو تم اپنی باتیں سچے ہو تو جبھی مانے جاؤ گے۔ جب ایسا کر دکھاؤ گے ورنہ کیوں خواہ مخواہ باتیں بناتے ہو۔

اب اس مرنے والے کا حال سنو اگر وہ بڑے اور قریب کے مرتبے والا ہے تو پھر اس کے لیے راحت اور آرام اور نفیس چیزیں ہیں اور نعمتوں سے بھرا ہوا باغ اور اگر داہنے والوں میں ہے تو پھر اسے ہر طرف مبارک، سلامت کی آوازیں سنائی دیں گی اور کہا جائے گا کہ تو بے فکر رہ تو داہنے ہاتھ والوں میں ہے ؛

Marfat.com

جھوٹا سمجھنے والے

وَاَمَّآ - اِنْ - كَانَ - مِنَ - الْمُكَذِّبِيْنَ - الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾
اور جو اگر ہوا وہ جھٹلانے والوں سے گمراہوں سے

فَنُزُلٌ - مِّنْ - حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ - جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾
پس مہمانی ہے جلتے پانی کی اور ڈال دینا آگ میں

اِنَّ - هٰذَا - لَهُوَ - حَقُّ - الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ
تحقیق یہ البتہ یہی ہے ٹھیک ٹھیک یقینی پس پاکی بیان

بِاسْمِ - رَبِّكَ - الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾
کر ساتھ نام اپنے رب بزرگ کے

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾
اور اگر وہ جھٹلانے والوں بھٹکنے والوں میں سے ہوا

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾
تو مہمانی ہے جلتا پانی اور آگ میں ڈالنا

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ
بیشک یہی بات ہے یقین کے لائق پس پاکی بول

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾
اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا ہے۔

حَقُّ الْيَقِيْنِ (خالص اور واضح یقین الیقین وہ چیز جو ثابت ہو جائے۔ حَقٌّ کے معنی ٹھیک جیسا ہونا چاہیے حَقُّ الْيَقِيْنِ (ایسا یقین جیسا ہونا چاہیئے۔

ارشاد ہے اگر مرنے والا شخص ایسا ہے کہ رسول اور قرآن کی بتائی ہوئی باتوں کو جھوٹا سمجھتا ہے اور سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے تو اس کے لیے کھولتا ہوا پانی تیار ہے جس سے اس کی ضیافت کی جائے گی اور پھر اسے آگ میں داخل کر دیا جائے گا

اس کے بعد ارشاد ہے کہ یہ جو کچھ کہا جا رہا ہے یہ بالکل یقینی بات ہے اور بالکل صحیح جس میں شک و شبہ کی کچھ گنجائش نہیں۔ اگر کسی کو یہ باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں تو ہوا کریں، ہو گا وہی جو قرآن میں کہہ دیا گیا ہے اور جو رسول نے خوب کھول کھول کر بتا دیا۔ اس لیے اگر آخرت کے عذاب سے بچنا ہے تو اللہ کے نام کی تسبیح جپا کرو۔ اور اس کی عظمت اور بڑائی دل میں بٹھاؤ۔ سورۃ الواقعہ ختم ہوئی، اس میں انسان کو مرنے کے بعد کا حال خوب واضح طور پر سمجھا دیا گیا ہے جو لوگ اسلام کو اپنا دین ٹھہرا چکے انہیں چاہیئے کہ جو باتیں انہیں قرآن میں بتائی گئی ہیں ان پر پورا یقین کریں اور کوئی عادت ایسی نہ ڈال لیں جس سے اس میں منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے آخرت کی زندگی تباہ ہوتی ہے۔

قرآن مجید کی باتوں کو اگر ماننا ہے تو سیدھی طرح مانو۔ یہ مت کرو کہ جو تمہارا جی چاہتا ہے اس کو ملنے چلے جاؤ اور قرآن کے معنی توڑ موڑ کر اسی کے مطابق بنا لو۔ آخر مرنا ہے اور مرنے کے بعد حساب کتاب ہونا برحق ہے پھر یا تو جنت میں ٹھکانا ہو گا یا دوزخ میں جگہ ملے گی۔ ان دو کے سوا اور کوئی صورت نہیں، اس کا یقین اچھی طرح کر لو۔

Marfat.com

سورۃ الحدید

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی ستاونویں سورت ہے ۔ مدینہ میں ہجرت کے آٹھویں یا نویں سال میں نازل ہوئی ۔ اس میں چار رکوع ہیں ۔ اس سورت میں پہلے اللہ عزوجل کی صفتیں بیان کی گئی ہیں، تاکہ جو اسلام میں داخل ہو چکے ہیں وہ اسے اچھی طرح پہچان لیں اور جو اسلام میں داخل نہیں ہوئے وہ اللہ کی بزرگی اور بڑائی سن کر اس کا مقرر کیا ہوا دین یعنی اسلام اختیار کر لیں ۔ اللہ کی پاکی ہر چیز بیان کر رہی ہے خواہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں جو چیزیں بول نہیں سکتیں، وہ اپنی حالت دکھا کر اور جو بول سکتی ہیں وہ حالت دکھا کر بھی اور زبان سے بتا رہی ہیں کہ ہم میں نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت ، زبردست اور قوت والا فقط اللہ ہے، زمین میں اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے ۔ وہی مارتا ہے ۔ وہی جلاتا ہے ، اسے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے اسے ہر چیز کا علم ہے، اسی نے اس ساری کائنات کو پیدا کیا اور وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔ وہی آسمانوں کا اور زمین کا مالک ہے ۔ دن رات کا ظہور اسی کی قدرت کی نشانی ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کو مانو اور جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس کو اس کی راہ میں خرچ کرو ۔ مال آنی جانی چیز ہے ۔ پہلے دوسروں کے پاس تھا جو تم سے پہلے تھے اور اب تمہارے پاس ہے ، جیسے وہ چھوڑ کر چلے گئے ویسے ہی تم بھی چھوڑ کر چلے جاؤ گے ۔ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا ۔ ان کے لیے اجر ان سے زیادہ ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا ۔ کیونکہ پہلے ضرورت زیادہ تھی ۔ اللہ نے اپنا رسول تمہارے پاس بھیجا تاکہ وہ تمہیں جہالت کی اندھیریوں میں سے نکال کر علم کی روشنی میں لائے ۔ جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ گویا تم اللہ کو قرض دے رہے ہو یقین رکھو کہ وہ تمہارا قرض چکا دے گا اور اپنے فضل سے اور بہت کچھ دے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ؛

جو لوگ دنیا میں اللہ کو نہیں مانتے ان کا قیامت میں بُرا حال ہو گا ۔ وہ مدد کے لیے چلائیں گے لیکن ان کو ٹکا سا جواب دے دیا جائے گا اور کوئی ان کی بات نہ پوچھے گا ۔ دیکھو دنیا میں کچھ نہیں رکھا یہ تھوڑے دن کا کھیل تماشا ہے ۔ جو ہے آخرت کی زندگی ہے ۔ دنیا کا انتظام عارضی انتظام ہے اور اس میں ساری سہولت کی چیزیں رکھ دی گئی ہیں کہ تم فارغ البال ہو کر اللہ کی عبادت میں لگو اور جو تمہارے پاس ہو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرو مال و دولت وغیرہ پر مت اتراؤ بلکہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ ، عدل و انصاف قائم رکھو سارے رسول یہی سکھاتے چلے آئے ہیں ، اور یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں سکھانے آئے ہیں ؛

Marfat.com

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ، مدنيةٌ وهي تسعٌ وعشرون اٰية واربع ركوعات
اٰياتها ۲۹ ركوعاتها ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کی صفتیں (۱)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ
تسبیح کرتا اللہ کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وہ ہے زبردست حکمتوں والا واسطے اسی کے راج ہے

وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
آسمانوں کا اور زمین کا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز کے اوپر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
قدرت رکھتا ہے وہی ہے پہلا اور پچھلا

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۳
اور ظاہر اور باطن اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
وہی ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ
چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا اسی کے لیے راج ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
کا اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
سکتا ہے اور وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۳
اور باہر اور اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
وہی ہے جس نے آسمان اور زمین

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ
چھ دن میں بنائے اور پھر قائم ہوا عرش پر

سَبَّحَ (تسبیح کرتا ہے) ماضی کا صیغہ ہے تسبیح سے جس کا مادہ س ۔ ب ۔ ح ہے اور جس کا حاصل مصدر سبحان ہے اس کے معنی ہیں کسی کی بابت کچھ کہنا کہ وہ عیب اور نقص سے پاک ہے ۔ ارشاد ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں اس کی حالت بتا رہی ہے کہ اس کے اندر کچھ نہ کچھ کمی ہے ۔ اس کمی سے اللہ تعالیٰ پاک ہے اور مبرّا اور منزہ ہے جو بولنا جانتے ہیں وہ زبان سے بھی کہتے ہیں سبحان اللہ جس کا مطلب بالکل یہی ہے کہ میں اللہ کو اس کمی سے پاک قرار دیتا ہوں، جو مجھ میں ہے ۔ اس طرح وہ ہر کمی سے پاک ہوگیا ۔ پس وہ سب سے زبردست اور مرتبہ میں سب سے بلند ہے اور ہر ایک بھید سے واقف ہے، اسی لیے آسمان اور زمین میں اسی کا راج ہے زندہ کرنا اور مارنا اسی کا کام ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں، سب سے پہلا بھی وہی ہے اور سب سے آخر بھی وہی رہے گا ۔ سب سے اوپر بھی وہی ہے اور ہر ایک چھپی ہوئی جگہ میں بھی وہی ہے ۔ اس کو ہر چیز کا علم ہے کوئی شے ایسی نہیں جو اسے معلوم نہ ہو ۔ یہ آسمان اور زمین جو تم دیکھ رہے ہو ان کے بن جانے کا اس نے حکم دیا اور وہ بن گئے اور رفتہ رفتہ چھ دن میں جا کر ان کی تکمیل ہوئی ۔ لیکن یہ دن وہ نہیں جو دنیا میں ہوا کرتے ہیں ان کی حقیقت اللہ ہی جانے، ساری کائنات کا انتظام اس کے ہاتھ میں ہے، تخت سلطنت اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ اس پر قابض ہے ۔

Marfat.com

اللہ کی صفتیں (ب)

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
وہ جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین میں اور جو نکلتا ہے

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین کے اور جو اس سے نکلتا ہے

مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا
اس سے اور جو اترتا ہے آسمان سے اور

مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا
اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس

يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ
جو چڑھتا ہے اس میں اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو

يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ
میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴﴾ لَهُ مُلْكُ
ہو اور اللہ اس کو جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے آسمانوں اور زمین

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴﴾ لَهُ مُلْكُ
اور اللہ اس کو جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے اسی کی ہے بادشاہی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ
آسمانوں کی اور زمین کی اور طرف اللہ کی رجوع کرتے ہیں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ
کا راج اسی کے لیے ہے اور سب کام اللہ ہی تک

الْأُمُورُ ﴿۵﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
سب کام داخل کرتا ہے رات کو دن میں

الْأُمُورُ ﴿۵﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
پہنچتے ہیں داخل کرتا ہے رات کو دن میں

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ
اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور وہ جاننے والا ہے

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ
اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور اس کو دلوں

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۶﴾
دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۶﴾
کی بات کی خبر ہے۔

زمین کے اندر پانی اور بیج وغیرہ جو کچھ جاتا ہے اللہ کو اس کا علم ہے اور اس میں سے جو نکلتا ہے۔ مثلاً کھیتی درخت وغیرہ اسے بھی وہ جانتا ہے۔ آسمان سے بارش وغیرہ یا احکام شرعیہ جو کچھ نیچے اترتے ہیں اور بندوں کے بھلے برے اعمال جنہیں فرشتے لے کر اوپر چڑھتے ہیں سب اسے معلوم ہیں، اور تم جہاں ہو اور جس حال میں ہو وہ تمہارے ساتھ موجود ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ برابر دیکھتا ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور نہ تم اس سے چھپا سکتے ہو تم اس سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے کیونکہ آسمانوں میں اور زمین میں ہر جگہ اسی کی عملداری ہے۔ اور آخر کار ہر بات کا فیصلہ وہی کرے گا یہ اسی کی قدرت ہے، جس کی بدولت کبھی دن گھٹتا ہے اور رات بڑی ہو جاتی ہے اور کبھی رات گھٹ کر دن بڑا ہو جاتا ہے اور تمہاری نیتیں، ارادے اور دل کے اندر کی باتیں وہ اچھی طرح جانتا ہے۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

اللہ کا حکم

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا
ایمان لاؤ اللہ پر اور رسول پر اس کے اور خرچ کرو اس میں سے
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ
کہ کیا اس نے تمہیں نائب اس میں پس وہ جو
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ
ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا انہوں نے واسطے ان کے ثواب
كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ
ہے بڑا اور کیا ہو گیا تمہیں کہ نہیں ایمان لاتے اللہ پر
وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
حالانکہ رسول بلا رہا ہے تمہیں کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر
وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اور تحقیق لے چکا ہے وہ عہد تمہارا اگر ہو تم
مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸
ماننے والے

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا
یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو جو اس نے تمہارے
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ
ہاتھ میں نائب مقرر کر کے دیا ہے اس سے خرچ کرو پس تم میں جو لوگ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ
یقین لائے ہیں اور خرچ کرتے ہیں ان کے لیے بڑا
كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ
ثواب ہے اور انہیں کیا ہوا کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے
وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
اور رسول تمہیں بلاتا ہے کہ اپنے رب پر یقین لاؤ
وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اور وہ تم سے پکا عہد لے چکا ہے اگر تم
مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸
ماننے والے ہو۔

مُسْتَخْلَفِيْنَ (خلیفہ بنا کر تمہیں) مُسْتَخْلَفٌ کی جمع ہے۔ جو اِسْتِخْلَافٌ سے اسم مفعول ہے اس کا مادہ خ ل ف ہے خِلَافَةٌ کسی کی جگہ کام کرنا اِسْتِخْلَافٌ کے معنی کسی کو اپنا کام کرنے کے لیے مقرر کرنا۔ جو شخص دوسرے کی جگہ کام کرے اسے اس کا خلیفہ کہتے ہیں۔

ارشاد ہے کہ جب تم اللہ کو مان چکے اور اس کی صفتیں معلوم کر چکے تو اب اس پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کو مانو جب تم ہر طرح اس کے بس میں ہو اور کہیں جا کر اس سے چھپ نہیں سکتے تو اب سوا اس کے اور کیا رہ گیا کہ اس کے حکم بجا لاؤ اور اپنا مال جیسے وہ کہے خرچ کرو۔ یاد رکھو جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ تم سے پہلے یہ مال و متاع دوسروں کے پاس تھا وہ اسے چھوڑ کر چل دیئے۔ اب اللہ نے ان کی جگہ تمہیں خلیفہ بنایا ہے۔ اس میں سے تم جو کچھ ایمان لا کر خرچ کرو گے اس کا تمہیں بڑا اجر ملے گا۔ تمہارے ایمان نہ لانے کی کوئی وجہ نہیں جب رسول بھی تم سے صاف صاف یہی کہہ رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور تم پیدا ہونے سے پہلے اللہ سے اس کا اقرار بھی کر چکے ہو کہ ہم تجھے اپنا رب مانتے ہیں اور پھر رسول کے ہاتھ پر بھی تم بیعت کر چکے ہو کہ ہم جان و مال سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ اب اگر تم واقعی ایمان لے آئے ہو تو اللہ کے حکم پر چلو۔

Marfat.com

اللہ کی عنائتیں

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ
وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں کھلی

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ
تاکہ نکالے تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف اور تحقیق

اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا
اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور کیا

لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ہوگیا تمہیں کہ خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اور اللہ کے لیے ہے میراث آسمانوں اور زمین کی

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ
نہیں برابر ہے تم میں سے وہ جس نے خرچ کیا

قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ
فتح سے پہلے اور لڑائی کی

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ
وہی ہے جو اپنے بندے پر صاف آیتیں اتارتا ہے

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ
کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے میں نکال لائے اور

اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا
اللہ تم پر نرمی کرنے والا مہربان ہے اور تم کو

لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اور اللہ ہی کے پاس ہر چیز پہنچ کر رہتی ہے آسمانوں اور زمین میں

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ
برابر نہیں تم میں جس نے فتح سے پہلے خرچ

قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ
کیا اور لڑائی کی

عَبْد اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ (فتح سے پہلے) اس فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے جس سے پہلے بڑی تنگی میں تھے میراث (ورثہ) ہر وہ چیز جو آدمی مرنے کے بعد دوسروں کے لیے چھوڑ جائے اسی کو ترکہ بھی کہتے ہیں، اسلام کے اندر مال کا کیا مرتبہ ہے اور آمد و خرچ کا انتظام انسان کو کیا کرنا چاہیئے اس مسئلہ کو قرآن نے بہت ہی عمدہ طریقہ سے سلجھا دیا ہے جس میں کوئی پیچیدگی نہیں، مال انسان کی معمولی ضرورتیں پوری کرنے کا ذریعہ ہے، اس لیے نہیں کہ ایک شخص کے پاس اس کی ضرورت سے کہیں زائد مال کا ڈھیر ہوتا چلا جائے اور دوسرے منہ تکتے رہ جائیں۔ اسی بات سے دنیا میں ایک اندھیر مچا ہوا ہے

ارشاد ہے کہ اللہ نے اپنا رسول بھیج کر انسان کو ہر تاریکی سے بچا لیا اور قرآن کی صاف اور کھلی آیتیں بھیج کر اسے روشنی میں لا کھڑا کر دیا، یہ اللہ کی بڑی مہربانی ہے۔ اب بھی اگر تم گمراہی میں پھنسے رہو، تو بڑے تعجب کی بات ہے، اچھی طرح سمجھ لو کہ مال کا اصل مالک فقط اللہ ہے۔ انسان اسے یہیں چھوڑ کر چل دیتا ہے اور وہ اللہ ہی کے پاس رہ جاتا ہے جنہوں نے سخت ضرورت کے وقت مال خرچ کیا، وہ ان سے بہتر ہیں۔ جنہوں نے خرچ تو کیا، لیکن اس وقت جس وقت شدید ضرورت نہ رہی ۔

Marfat.com

اصل چیز ایمان ہے!

أُولَٰئِكَ - أَعْظَمُ - دَرَجَةً - مِّنَ الَّذِينَ
وہ لوگ زیادہ بڑے ہیں درجہ میں ان سے جنہوں نے

أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ
ان لوگوں کا درجہ ان سے بڑا ہے جو اس کے بعد

أَنفَقُوا - مِن بَعْدُ - وَقَاتَلُوا - وَكُلًّا
خرچ کیا اس کے بعد اور لڑائی کی اور ہر ایک سے

أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا
خرچ کریں اور لڑائی کریں اور اللہ نے سب سے

وَعَدَ - اللَّهُ - الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ - بِمَا - تَعْمَلُونَ
وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائی کا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو

وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خوبی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ کو خبر ہے جو تم

خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ مَّن - ذَا الَّذِي - يُقْرِضُ - اللَّهَ
خبردار ہے کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو

خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
کرتے ہو کون ہے ایسا جو اللہ کو اچھی طرح قرض

قَرْضًا - حَسَنًا - فَيُضَاعِفَهُ - لَهُ - وَلَهُ
قرض اچھا پس دگنا کر دے وہ اسے اس کے لیے اور اس کے

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ
دے پھر وہ اس کو اس کے واسطے دونا کر دے اور اسے

أَجْرٌ - كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ - تَرَى - الْمُؤْمِنِينَ
لیے ثواب ہے خاطر خواہ جس دن دیکھے تو ایمان والوں کو

أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ
عزت کا اجر دے جس دن تو ایمان والے مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ - يَسْعَىٰ - نُورُهُمْ - بَيْنَ
اور ایمان والیوں کو کہ دوڑتی ہے روشنی ان کے سامنے

وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ
اور ایمان والی عورتوں کو دیکھے کہ ان کی روشنی ان کے آگے اور

أَيْدِيهِمْ - وَبِأَيْمَانِهِمْ
ان کے ہاتھوں کے اور داہنی طرف ان کی

أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
ان داہنے دوڑتی ہوئی چلتی ہے۔

اللہ کے نزدیک وہ عمل مقبول ہے جو ایمان کے ساتھ ہو ورنہ وہ آخرت میں کسی کام نہ آئے گا۔ لوگ خیرات دان پن کرتے ہیں لیکن اگر وہ اس لیے نہیں کرتے کہ اللہ کا حکم ہے بلکہ نام و نمود یا کسی دنیا کے فائدے کے لیے کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس سے دنیا کا فائدہ ہو جائے لیکن مرنے کے بعد اس کا کوئی فائدہ نہیں، پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جتنا ایمان ہو گا اتنا ہی عمل کا فائدہ ہو گا ؛

ارشاد ہے کہ جن لوگوں نے فتح سے پہلے مال اللہ کے واسطے دیا ان کا ایمان کامل تھا کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے پنپنے کے ظاہری اسباب کچھ نہ تھے محض اللہ کے وعدوں پر یقین کر کے انہوں نے جان و مال خرچ کیا، اس لیے وہ ان سے درجہ میں بڑھ کر ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کی فتح آنکھوں سے دیکھ لی اور پھر جان و مال خرچ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ یوں ہر ایک ایمان رکھنے والا اللہ کے لیے جب بھی خرچ کرے گا۔ اس کا نتیجہ بھلا ہو گا ؛

Marfat.com

ایمان کا پھل

یہ ہرگز مت سمجھنا۔ کہ کوئی کام جو تم کروگے وہ بیکار جائے گا۔ اللہ کو تمہارے چھوٹے اور بڑے ہر کام کی خبر ہے۔ جو کام اچھا ہوگا اس کا بدلہ اچھا ہوگا اور برے کام کا بدلہ برا ہوگا۔ اور سنو یہ جو کچھ تم اللہ کے لیے خرچ کرتے ہو اور اس کے حکم کی تعمیل کے لیے خیرات (داد و دہش) کرتے ہو اس کو یوں سمجھو کہ تم اللہ کو قرض دے رہے ہو اللہ کی صفتیں تم سن چکے ہو۔ وہ فیاض ہے، وہ بخشش کرنے والا ہے، وہی سب کچھ دیتا ہے یہ جو تمہیں حکم دیا ہے کہ تم خرچ کرو یہ اس لیے ہے کہ تمہیں اس کے بدلے دنیا اور آخرت میں اور بہت سا دے۔ اگر اس کے حکم پر خرچ نہ کروگے اور ہاتھ کھینچ کر بیٹھ رہوگے تو اس میں سراسر تمہارا ہی نقصان ہے۔ بندے کا بھلا اسی میں ہے کہ آقا کا حکم مانے۔ اس لیے تمہیں موقعہ دیا گیا ہے کہ آگے بڑھ کر خوشی خوشی اس کے حکموں کی تعمیل کرو۔

ارشاد ہے کہ ایمان والو! یہ روپیہ جو تم اللہ کے لیے خرچ کر رہے ہو یہ تم اللہ کو گویا قرض دے رہے ہو اس خرچ کرنے میں فقط اسے راضی کرنے کا خیال رکھو اور غنیمت سمجھو کہ اس نے تمہیں اس کا موقعہ دیا کہ تم اس کا حکم مان کر اسے خوش کرو۔ تم اگر یہ قرض خوشی سے کسی قسم کی ہچکچاہٹ اور ٹال مٹول کے بغیر دوگے تو وہ اسے فیاضی کے ساتھ کئی گنا کرکے واپس کرے گا۔ دنیا میں بھی تمہیں اس کی بدولت فتح و ظفر نصیب ہوگی اور مالا مال ہو جاؤ گے اور آخرت میں اس کا ایسا بدلہ ملے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے اور اپنی قسمت پر فخر کروگے۔

آخرت کے دن پل صراط سے گزرنے کا حکم ہوگا، لیکن وہاں اندھیرا اتنا زبردست ہوگا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے گا۔ اس وقت ایمان والوں کا ایمان ان کے کام آئے گا اور ان کو اپنے سامنے کی طرف اور دائیں طرف اس کی بدولت روشنی ہی روشنی نظر آئے گی اور ان کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ چنانچہ وہ اس روشنی میں راستہ دیکھتے ہوئے پل صراط پر سے گزر جائیں گے۔ سامنے جو روشنی ہوگی وہ ایمان اور یقین کی ہوگی اور دائیں طرف کی روشنی ان نیک کاموں کی ہوگی جو انہوں نے اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاکر قرآن کے مطابق کیے ہوں گے۔ یہ روشنی منکروں کو نصیب نہ ہوگی۔

Marfat.com

آخرت کی کامیابی

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
خوشخبری تمہارے لیے آج باغات ہیں کہ بہتی ہیں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
نیچے جن کے نہریں ہمیشہ رہو اس میں
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ
یہ بات یہی ہے کامیابی بڑی جس دن
يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ
کہیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں ان سے جو
اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
ایمان لائے انتظار کرو ہمارا کہ روشنی لیں ہم نور سے تمہارے
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا
کہا جائے گا واپس جاؤ پیچھے کی طرف اپنی پس ڈھونڈو
نُوْرًا ؕ
نور

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
خوشخبری تم کو آج کے دن باغ ہیں کہ جن کے نیچے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
نہریں بہتی ہیں سدا رہو ان میں سے جو
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ
ہے یہی ہے بڑی مراد ملنی جس دن
يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ
کہیں گے دغاباز مرد اور دغاباز عورتیں ایمان والوں
اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
سے ہماری راہ دیکھو ہم بھی روشنی لے لیں تمہارے نور سے
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا
کوئی کہے گا لوٹ جاؤ پیچھے پھر ڈھونڈلو
نُوْرًا ؕ
روشنی

ارشاد ہے کہ اس دن ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اپنے ایمان اور نیک کاموں کی روشنی میں پل صراط سے گذرنا شروع کریں گے۔ ان کو اس دن خوشخبری یہ دی جائے گی کہ تمہارے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور تم انہی باغوں میں ہمیشہ رہو گے، یہی وہ انجام ہے جو سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اس لیے کہ جو خوش نصیب جنت میں پہنچ گیا۔ اس کی ساری مرادیں یقیناً پوری ہو گئیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ اس سے خوش ہو گیا ؛

دوسری طرف اللہ کے انکار کرنے والے پل صراط پر سے گذر ہی نہ سکیں گے۔ شروع ہی میں کٹ لٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے مگر جو لوگ منافق تھے یعنی ظاہر میں مسلمانوں سے ملے ہوئے تھے مگر دل میں ان کے دشمن تھے۔ انہیں ان کی ظاہری حالت کے لحاظ سے پل صراط پر سے گذرنے کی اجازت دی جائے گی اور وہ وہاں بھی ایمان والوں کی روشنی میں آگے بڑھنا چاہیں گے، لیکن ایمان والے جلدی جلدی آگے بڑھ جائیں گے اور یہ اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ اس وقت وہ ایمان والوں کو پکاریں گے کہ ٹھہر جاؤ ہم بھی تمہاری روشنی سے فائدہ اٹھائیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم واپس جاؤ اور وہاں سے روشنی لے کر آؤ، دوسروں کی روشنی سے تم یہاں فائدہ نہیں اٹھا سکتے ؛

Marfat.com

الگ کر دیا گیا

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ
پس جدائی کر دی جائے گی درمیان ان کے ایک دیوار کہ جس کا ایک دروازہ ہوگا

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
اندر اس کے اس میں رحمت ہوگی اور باہر اس کا

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ
اس طرف عذاب ہوگا پکاریں گے وہ منافق انہیں کیا نہ

نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ
تھے ہم تمہارے ساتھ۔ کہیں گے ہاں تھے تو مگر تم فریب دیا تم نے

اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ
اپنے آپ کو اور راہ دیکھی تم نے اور شک میں پڑ گئے اور بہکایا تم کو

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ ۔
آرزوؤں نے یہاں تک کہ آگیا حکم اللہ کا

وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾
اور بہکایا تمہیں اللہ کے نام سے بہکانے والے نے

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ
پس کھڑی کر دی جائے ان کے بیچ میں ایک دیوار جس میں ایک

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
دروازہ ہوگا جس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر کی طرف

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ
عذاب پکاریں گے وہ کیا ہم

نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ
تمہارے ساتھ نہ تھے کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے اپنے آپ کو بہلا دیا

اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ
اور راہ دیکھتے رہے اور دھوکے میں پڑے اور بہک گئے

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ
اپنے خیالوں پر یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا

وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾
اور تم کو بہکا دیا اللہ کے نام سے اس دغاباز نے

ضَرْبٌ (لگا دینا۔ بنا دینا) اس لفظ کے بہت سے معنی ہیں جو پہلے جا بجا گزر چکے ہیں ان میں ایک بنا کر کھڑا کر دینا بھی ہیں جو یہاں مراد ہیں اَمَانِيُّ: (جھوٹی آرزوئیں) اُمْنِيَّةٌ کی جمع ہے جو سورۃ الانبیاء میں گذرا فضول بیہودہ خیالات ۔

ارشاد ہے کہ منافق ایمان والو یہ درخواست کر رہے ہوں گے کہ ٹھہر جاؤ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے لو کہ اتنے میں ان منافقوں اور ایمان والوں کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ ایمان والے تو اس دروازے میں سے اندر کی طرف چلے جائیں گے جہاں اللہ کی رحمت ہی رحمت ہوگی اور منافق باہر کھڑے رہ جائیں گے۔ اس باہر کے رخ کی طرف دکھ اور عذاب ہوگا۔ اس وقت منافق ایمان والوں کو پکاریں گے کہ کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اب تم ہمیں چھوڑ کر کیوں چل دیئے۔ ایمان دار جواب دیں گے کہ ساتھ تو تم بیشک تھے لیکن محض زبانی جمع خرچ کرتے تھے، تمہارے خیالات کچھ اور ہی تھے، تم نے اپنی خواہشوں کے پھندے میں پھنس کر اپنے آپ کو دھوکا دیا اور مسلمانوں کے مٹ جانے کی راہیں دیکھتے رہے، اسلام کی طرف سے شک و شبہ میں پڑ گئے یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے تمہیں موت نے آن دبایا اور تمہیں توبہ نصیب نہ ہوئی۔ شیطان نے تمہیں ورغلایا کہ اللہ سے مت ڈرو، موجیں اڑاؤ اور آخرت کا عذاب تو کچھ بھی نہیں ۔

Marfat.com

اب مسلمانوں کی باری ہے

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا
پس آج کے دن نہ لیا جائے گا تم سے فدیہ اور نہ
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ
ان سے جو انکار کر بیٹھے ٹھکانا تمہارا آگ ہے وہی
مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ
ساتھی ہے تمہاری اور برا ہے ٹھکانا وہ کیا نہیں آیا وقت
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
ان کے لیے جو ایمان لائیں اور جھک جائیں دل ان کے
لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا
اللہ کی یاد کے لیے اور جو اترا ہے سچا دین اور نہ
يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ
ہوں مانند ان لوگوں کے جنہیں دی گئی کتاب اس سے پہلے

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا
سو آج تم سے فدیہ قبول نہ ہوگا اور نہ
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ
منکروں سے تم سب کا گھر دوزخ ہے وہی
مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ
تمہاری رفیق ہے اور بری جگہ پہنچنے کی کیا ایمان والوں کے
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے گڑگڑائیں
لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا
اور اس سے جو اترا ہے سچا دین اور ان جیسے
يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ
نہ ہوں جنہیں ان سے پہلے کتاب ملی تھی۔

فِدْيَةٌ: (جان کا بدلہ) یہ لفظ پہلے گذر چکا ہے۔ جو چیز جان بچانے کے لیے دی جائے لَمْ يَاْنِ (نہیں وقت آیا) يَاْنِ اصل میں يَأْنِيُ مضارع کا صیغہ ہے ا۔ن۔ی سے اَنْيٌ کے معنی وقت آنا لَمْ کی وجہ سے ی گر گئی اَلَمْ يَاْنِ (نہیں وقت آیا) استفہام اقراری ہے یعنی آگیا۔

ایمان والے منافقوں سے کہیں گے کہ تم نے دنیا میں دوغلے پن سے کام لیا، ظاہر میں ہمارے ساتھی بنے رہے اور چپکے چپکے ہماری جڑ کاٹنے کی کوشش میں لگے رہے۔ اس لیے آج ہماری روشنی تمہارے کام نہ آئے گی اور نہ کچھ دے دلا کر جان چھڑا سکو گے۔ کافروں کا اور تمہارا اس بارے میں ایک سا حال ہے۔ تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے۔ آج تمہارا ساتھی وہی ہے ہم نہیں یقیناً تمہارا انجام برا ہوگا۔

آگے مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ اب تمہارے لیے وقت آگیا ہے کہ تم اللہ کے سامنے عاجزی سے جھکو اور یہ سچی باتیں جو تمہیں بتائی جا رہی ہیں ان کو دل سے مانو۔ دیکھو تم ایسا نہ کرنا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے کیا۔ یہ ان لوگوں سے کہا جا رہا ہے، جنہوں نے دین اسلام کو قبول کر لیا۔ یعنی قبول کر لینے کے یہ معنی نہیں کہ زبان سے کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں اور چھٹی پائی۔ بلکہ تمہیں چاہیئے کہ سچے دل سے اللہ کو یاد کرو۔ اس کے آگے گڑگڑاؤ اور جو اس نے کہا ہے وہ کرو۔

Marfat.com

بُروں جیسے مت بنو

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ
لمبی ہوگئی ان کے لیے مدت پس سخت ہوگئے دل ان کے
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ
اور بہت سے ان میں نافرمان ہے جان رکھو کہ
اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ
اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد تحقیق
بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾
بیان کردیں ہم نے تمہارے لیے نشانیاں تاکہ تم عقل سے کام لو
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا
تحقیق صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والیاں عورتیں اور جنہوں نے قرض
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
دیا اللہ کو قرض اچھا دگنا کر دیا جائے گا ان کے لیے اور ان
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾
کے لیے مزدوری ہے عزت کی

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ
پھر دراز ہوگئی ان پر مدت پھر ان کے دل سخت ہوگئے
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ
اور بہت سے ان میں نافرمان رہے جان لو کہ
اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ
اللہ زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم
بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾
نے کھول کر پتے بتا دیے ہیں اگر تم میں سمجھ ہے
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا
تحقیق جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد اور عورتیں اور قرض دیتے
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
ہیں اللہ کو اچھی طرح ان کو دونا ملتا ہے اور ان کے لیے
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾
عزت کا ثواب ہے۔

اَلْمُصَّدِّقِيْنَ: (خیرات کرنے والے مرد) اَلْمُصَّدِّقٰتِ خیرات کرنے والی عورتیں اصل میں اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ ہے جو تَصَدَّقَ سے بنے ہیں

ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! تم کو ان پہلے لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیے جن کے پاس اللہ کے رسول کتاب لے کر آئے اور ان کو اچھے چال چلن سکھائے، پہلے پہل تو اچھے لوگوں نے ان کی بات مانی اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ سے زندگی بسر کرنی شروع کی لیکن جب بہت دن گذر گئے تو لوگوں نے وہ باتیں چھوڑ دیں اور ان کے دل سخت ہو گئے، اور وہ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر رسولوں کے طریقہ کو چھوڑ بیٹھے اور ان میں سے اکثر ان کی نافرمانی کھلم کھلا کرنے لگے۔ تم ایسا نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس طرح خوش حال بنا دے گا، جس طرح وہ خشک اور مردہ زمین کو دوبارہ تر و تازہ اور جاندار کر دیتا ہے۔ اگر تم عقل سے کام لو تو زمین کے دوبارہ سبز ہو جانے ہی سے سمجھ جاؤ گے کہ گمنام اور ذلیل لوگ اللہ کے حکم بجا لا کر نامور اور عزت والے ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھو جو لوگ اپنا مال نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں اور ثواب کی امید پہ اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ دے دینے کے لیے تیار رہیں ان کو بہت بڑا ثواب ملے گا اور ان کے لیے ایسا اجر تیار ہے جس سے وہ باغ باغ ہو جائیں گے۔

Marfat.com

دنیا میں کیا دھرا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر وہ لوگ

هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وہی ہیں سچے ایمان والے گواہی دینے والے اپنے رب کے سامنے

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ان کے لیے ہے ان کا ثواب اور ان کی روشنی اور جنہوں نے انکار کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾
اور جھوٹا کہا ہماری آیتوں کو ہیں دوزخ والے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
جان لو کچھ نہیں زندگانی دنیا کی مگر کھیل

وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
اور تماشا اور بناؤ سنگار اور بڑائیاں مارنی آپس میں

وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ
اور زیادتی ڈھونڈنی مال میں اور اولاد میں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر وہی

هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ
سچے ایمان والے اور اپنے رب کے سامنے لوگوں کا احوال جتانے والے

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ہیں اور ان کے اب اور روشنی ہے اور جو لوگ منکر ہوئے

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾ ع ٢ ١٨
اور ہماری باتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
جان رکھو کہ دنیا کی زندگانی یہی کھیل تماشا

وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
اور بناؤ اور آپس میں بڑائیاں کرنی

وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ
اور بہتات ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی۔

ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں کے سچا ہونے کا یقین کیا اور اپنی باتوں اور کاموں سے اسلام کا بہترین مذہب ہونا ثابت کرتے رہے یہ لوگ اللہ عزوجل کے نزدیک سچے ایمان والے اور اسلام کو نیک نام کرنے والے ہیں، ان کو ان کا ثواب ملے گا اور انہیں کے پاس قیامت میں روشنی بھی ہوگی۔ اور جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا اور قرآن کی آیتوں کو جھوٹا سمجھا انہی کے لیے دوزخ بنی ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ دنیا کی حقیقت سن لو۔ کھیل کود، تماشا، بناؤ سنگھار، آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت جتانا اور ہر ایک کا اس کوشش میں لگے رہنا کہ کسی طرح میرے پاس سب سے زیادہ مال و دولت جمع ہو جائے اور ڈھیر ساری اولاد، تاکہ میں اوروں سے بات میں زیادہ رہوں، بس اس زندگی کی یہ کائنات ہے لیکن آخر اس کا انجام کیا ہونا ہے جب عمر کے ساتھ قوتیں گھٹنی شروع ہوئیں پھر نہ کھیل تفریح میں جی لگتا ہے، نہ تماشے دیکھنے کی سکت رہتی ہے۔ ہاں آدمی کچھ کچھ شیخیاں بگھارتا رہتا ہے اور اپنے پچھلے کارنامے فخریہ طور پر سناتا رہتا ہے، مال اور اولاد پر اتراتا ہے لیکن آخر کار جب موت نے ٹینٹوا آ دبایا تو نہ مال کام آتا ہے نہ اولاد کچھ کر سکتی ہے۔

Marfat.com

دنیا کی مثال

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ
جیسے مثال ایک بارش کی کہ خوش کیا کسانوں کو اس کے سبزے نے پھر
يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ
زور پر آتا ہے پھر تو دیکھتا ہے زرد پھر ہو جاتا ہے
حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
چورا چورا اور آخرت میں عذاب ہے سخت
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا
اور بخش دینا اللہ کی جانب سے اور رضامندی اور نہیں
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾
زندگانی دنیا کی مگر سامان دھوکے کا
سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
دوڑو تم معافی کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ
پھیلاؤ جس کا ہے مانند پھیلاؤ آسمان اور زمین کے

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ
جیسے ایک مینہ کی حالت جس کا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا پھر
يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ
وہ زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے کہ زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے
حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
روندی ہوئی گھاس اور آخرت میں سخت عذاب ہے
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا
اور اللہ کی معافی اور رضامندی بھی ہے اور دنیا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾
کی زندگانی تو فقط دغا کی پونجی ہے۔
سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
اپنے رب کی معافی کی طرف دوڑو اور بہشت کی طرف
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ
جس کا پھیلاؤ زمین و آسمان کے پھیلاؤ جیسا ہے۔

اَلْكُفَّارُ (کاشتکار لوگ) یہ کافر کی جمع ہے، جو ک۔ ف۔ ر سے بنا ہے، کافر کے ایک معنی کاشتکار کے ہیں اور یہاں وہی مراد ہیں۔

يَهِيْجُ (زور پکڑتا ہے) مضارع ہے ہ۔ ی۔ ج سے هِيْجٌ کے معنی ہلنے اور لہلہانے کے ہیں۔

ارشاد ہے کہ دنیا کی مثال ایسی سمجھ لو جیسے مینہ برسا اور زمین سے کھیتیاں نکل پڑیں، ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا۔ اور کاشتکار اسے دیکھ کر نہال ہو گئے۔ پھر وہ کھیتیاں لہلہائیں اور بڑھیں پھر سوکھ کر زرد ہو گئیں۔ پھر انہیں جانوروں نے روند کر چورا چورا کر دیا۔ ایسے ہی دنیا کی بہار بھی چند روزہ ہے آخر جاتی رہے گی۔ اور آخرت شروع ہو گی۔ جہاں دو چیزیں تیار ہیں سخت عذاب اور اللہ کی بخشش اور رضامندی انہیں سے انسان کو پالا پڑے گا۔ دنیا تو فنا ہو جانے والی ہے اور جو کچھ یہاں نظر آ رہا ہے فقط عارضی طور پر دل لبھانے والا سامان ہے۔ لوگ اسے دیکھ کر دھوکا کھا جاتے ہیں کہ یہ پائیدار چیزیں ہیں۔ حالانکہ مرنے کے بعد کچھ بھی نہیں رہتا۔ اس لیے ان چیزوں سے دل لگا کر کیا کرو گے، تمہارے لیے انجام کار یہی بہتر ہے کہ اللہ کی طرف دوڑو اور اس جنت کے حاصل کرنے کی فکر کرو، جس کی وسعت اس قدر ہے جس قدر آسمان و زمین کی وسعت ہے۔ وہاں نہ کوئی پابندی ہے نہ کوئی قید۔ جو چاہے کرو۔

Marfat.com

نہ گھبراؤ نہ اتراؤ

أُعِدَّتْ - لِلَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - بِاللّٰهِ - وَرُسُلِهٖ
تیار کی گئی ہے واسطے ان کے جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر

ذٰلِكَ - فَضْلُ - اللّٰهِ - يُؤْتِيْهِ - مَنْ يَّشَآءُ
یہ فضل اللہ کا ہے عطا کرے اسے جسے چاہے

وَاللّٰهُ - ذُو الْفَضْلِ - الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ
اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں

اَصَابَ - مِنْ - مُّصِيْبَةٍ - فِي الْاَرْضِ
پہنچی کوئی مصیبت زمین میں

وَلَا - فِيْٓ - اَنْفُسِكُمْ - اِلَّا - فِيْ - كِتٰبٍ - مِّنْ
اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ کتاب میں ہے پہلے

قَبْلِ - اَنْ - نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ - ذٰلِكَ - عَلَى اللّٰهِ
اس کے کہ پیدا کریں ہم اس کو تحقیق یہ اللہ پر

يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا - تَاْسَوْا - عَلٰى - مَا
آسان ہے تاکہ نہ غمگین ہو تم اس پر جو جاتا رہا

فَاتَكُمْ - وَلَا تَفْرَحُوْا - بِمَآ - اٰتٰىكُمْ ۭ
ہاتھ سے اور نہ اتراؤ اس پر جو دیا اس نے تمہیں۔

أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ
تیار رکھی ہے ان کے واسطے جو ایمان لائے اللہ پر اور اس

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ
کے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل ہے دے اس کو جسے چاہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ
اور اللہ کا فضل بڑا ہے کوئی

اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ
آفت نہیں پڑتی ملک میں

وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ
اور نہ تمہاری جانوں میں جو کتاب میں لکھی ہو اس سے

قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
پہلے کہ ہم اسے دنیا میں پیدا کریں بیشک یہ آسان ہے

يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا
اللہ پر تاکہ غم نہ کھایا کرو اس پر جو ہاتھ نہ آیا

فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ
اور نہ شیخی کیا کرو اس پر جو تمہیں اس نے دیا۔

لَا تَاْسَوْا: (غمگین نہ ہو) مضارع منفی ہے ا۔س۔ی اَسٰی کے معنی رنج و غم کے ہیں لَا تَاْسَوْنَ تھا۔ لِكَيْلَا کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔

ارشاد ہے کہ جنت ان کے لیے تیار کر دی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہے کرے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔ آگے مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ کسی مصیبت کے وقت گھبرایا مت کرو اور نہ خوشحالی پر اترایا کرو۔ دنیا میں کوئی عام مصیبت یا کسی آدمی پر کوئی خاص آفت نہیں آتی مگر وہی جو اللہ نے لوحِ محفوظ میں پہلے ہی لکھ دی ہے اور اللہ کے لیے ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ اس کے علم میں سب کچھ ہے اور جو جانتا ہو اس کو لکھ دینا کچھ مشکل نہیں ہو سکتا، اسی کو تقدیر کہتے ہیں اور یہ بھید اس لیے بتا دیا ہے کہ تم کو مصیبت میں صبر کرنا آسان ہو جائے اور نعمت کے وقت اللہ کا شکر کرو اور اتراتے نہ پھرو کہ میں مالدار ہوں اور پیسے والا ہوں ؛

Marfat.com

گھمنڈ کا ہے کا!

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۲۳
اور اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا

وَاللّٰهُ - لَا يُحِبُّ - كُلَّ - مُخْتَالٍ - فَخُوْرِ ۲۳
اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی اترانے والے گھمنڈی کو

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
وہ جو آپ نہ دیں اور دوسروں کو بھی نہ دینا سکھائیں

الَّذِيْنَ - يَبْخَلُوْنَ - وَيَاْمُرُوْنَ - النَّاسَ
جو لوگ کنجوسی کرتے ہیں اور حکم دیتے لوگوں کو

بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ

بِالْبُخْلِ - وَمَنْ - يَّتَوَلَّ - فَاِنَّ - اللّٰهَ - هُوَ
بخیل بننے کا اور جو منہ پھیرے پس تحقیق اللہ وہ

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۲۴ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا
ہے پرواہ ہے اور خوبیوں والا ہم نے اپنے رسول بھیجے ہیں

الْغَنِيُّ - الْحَمِيْدُ ۲۴ لَقَدْ - اَرْسَلْنَا - رُسُلَنَا
بے پرواہ ہے خوبیوں والا ہے البتہ تحقیق بھیجا ہے ہم نے اپنے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
نشانیاں دے کر اور ان کے ساتھ اتاری کتاب

بِالْبَيِّنٰتِ - وَاَنْزَلْنَا - مَعَهُمُ - الْكِتٰبَ
کو ساتھ نشانیوں کے اور اتاری ہم نے ان کے ساتھ کتاب

وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ
اور ترازو تاکہ قائم ہوں لوگ عدل پر

وَالْمِيْزَانَ - لِيَقُوْمَ - النَّاسُ - بِالْقِسْطِ ۚ
اور ترازو تاکہ قائم ہوں لوگ عدل پر

مُخْتَالٌ: (اترانا) اسم فاعل ہے اِخْتِيَالٌ سے جس کا مادہ خ۔ی۔ل ہے اور خُيَلَاءُ کے معنی تکبر اور غرور کے ہیں مُخْتَال متکبر۔ مغرور۔ اترانا۔

میزان: ترازو۔ یہاں اس سے مراد ہے انصاف قائم کرنے کے لیے ماپ تول کے ذریعے اور شرعی قانون

قِسط (عدل و انصاف) کئی جگہ گذر چکا ہے۔

ارشاد ہے کہ اللہ کو ایسا کوئی شخص پسند نہیں جو اپنی دولت پر اتراتا پھرتا ہو اور لوگوں کے سامنے اپنی بڑائیاں مارتا ہو یہی لوگ ہیں جو خود بھی بخیل اور کنجوس ہوتے ہیں اور دوسروں سے بھی کہتے رہتے ہیں کہ پیسہ لٹانے کی چیز نہیں ہے اسے جوڑ کر جمع کر کے رکھو۔

آگے ارشاد ہے کہ ہم نے تو کہہ دیا کہ پیسہ ہو تو اللہ کی راہ میں جیسے اس نے بتایا خرچ کرو اور اب اگر کوئی ہمارے حکم سے منہ پھیر لے تو اپنا ہی کچھ کھوئے گا۔ اللہ کو تو کسی چیز کی حاجت نہیں، وہ بے پروا اور ساری خوبیوں کا مالک ہے۔ خرچ کرو گے تو اپنے ہی نفع کے لیے کرو گے جس کا اللہ نے سخیوں سے وعدہ کیا ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ ہم نے انسانوں کی ہدایت کا پورا پورا بندوبست کر دیا ہے۔ چنانچہ اپنے رسولوں کو بھیجا، انہیں کتاب دی اور ماپ تول کا سامان پیدا کر دیا اور قانون بنا دیئے تاکہ لوگ ظلم و زیادتی سے باز آئیں اور عدل و انصاف قائم کریں۔

Marfat.com

فائدے کی ایک اور چیز

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ
اور ہم نے اتارا لوہا جس میں لڑائی ہے سخت

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ
اور منفعتیں ہیں لوگوں کے لیے اور تاکہ معلوم کرے اللہ کون

يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
مدد کرتا ہے اس کی اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے تحقیق اللہ

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
قوت والا زبردست ہے اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے

نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ
نوح کو اور ابراہیم کو اور رہنے دیا

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو پس بعض ان میں

مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾
راہ پر ہیں اور بہت سے ان میں کہنا نہیں مانتے

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ
اور ہم نے اتارا لوہا اس میں سخت لڑائی ہے

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ
اور لوگوں کے کام چلتے ہیں اور تاکہ اللہ معلوم کرلے کہ

يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اس کی اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے بن دیکھے بیشک اللہ

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
زور آور ہے زبردست اور ہم نے نوح اور ابراہیم

نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ
کو بھیجا اور ٹھہرا دی دونوں

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب پھر کوئی ان میں

مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾
راہ پر ہے اور بہت ان میں نافرمان ہیں

ان آیتوں میں پہلے یہ بیان چلا آ رہا ہے کہ دنیا میں زندگی بسر کرنا آدمی کے لیے کوئی آسان کام نہیں، ایک طرف تو دنیا کے کھیل تماشے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچتے ہیں، دوسری طرف رنج و غم اور مصیبتوں سے پالا پڑتا ہے، پھر جو کسی بات میں ذرا بڑھ گیا وہ اوروں پر اپنی فوقیت جتانا اور دوسروں کو دبا کر رکھنا چاہتا ہے۔ دنیا سے دل ہٹانے کے لیے یوں کہا گیا کہ یہ کچھ دن کا میلہ ہے ایک دن ختم ہو جائے گا۔ اصل زندگی آخرت کی ہے اس لیے اس کو درست کرنے کی کوشش کرو، خوشحالی میں نہال اور مصیبت میں نڈھال ہونے سے یوں روکا کہ یہ سب تقدیر کی باتیں ہیں، اس لیے خوشحالی میں شکر اور مصیبت میں صبر کرو اور معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔ اب اس کے بعد ظلم و زیادتی کرنے والوں کا علاج بتایا جا رہا ہے۔ پہلے کہا گیا کہ رسولوں کا کہا مانو، وہ تمہیں انصاف کرنا سکھائیں گے۔ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ ظالم یوں نہ مانیں تو ان کے دبانے کے لیے ان سے لڑو۔ اس کے لیے لوہے کو پیدا کیا گیا کہ اس سے ہتھیار بناؤ، اور ظالموں کا سر کچلو۔ لیکن کسی ذاتی فائدے کے لیے نہیں، بلکہ اس لیے کہ اللہ کا عدل اور انصاف کا قانون جاری ہو۔ لڑائی کا مقصد صرف یہی ہے اور اسی میں انسان کا امتحان ہے۔ لیکن انسان غلطی کرتا رہا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا اور پھر ان کی اولاد میں پیغمبری کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن پھر بھی سیدھے رستے پر تھوڑے ہی سے لوگ چلے اور بہت سے نافرمانی ہی پر کمر باندھے رہے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
پھر پیچھے بھیجے ان کے قدموں پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا ہم نے

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ
مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو اور دی ہم نے اسے انجیل

وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
اور ڈال دی ہم نے دلوں میں ان کے جنھوں نے پیروی کی اس کی

رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا
نرمی اور مہربانی اور ترک دنیا جو انھوں نے نئی بات نکالی

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ
نہیں فرض کیا تھا ہم نے ان پر مگر کیا انھوں نے خوشنودی اللہ

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا
کی حاصل کرنے کو پس نہ رعایت کی اس کی جیسے چاہئے تھی رعایت اسکی پس دیا ہم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ
نے انھیں جو جو ایمان لائے ان میں سے اجر ان کا اور بہت

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾
سے ان میں سے نافرمان ہیں

ارشاد ہے کہ ان کے بعد انہیں جیسی باتیں سکھانے کے لیے ہم نے اپنے رسول بھیجے اور پھر عیسیٰؑ کو رسول بنا کر بھیجا اور ان کو انجیل عطا فرمائی پھر جن لوگوں نے سچے دل سے ان کی بات مانی ان کے دل میں نرمی اور شفقت پیدا کی۔ آگے چل کر انھوں نے دنیا کے لوگوں کے ظلم سے تنگ آکر دنیا سے الگ رہنا اختیار کیا اور فقیر بن کر گوشہ میں جا بیٹھے۔ ملنا جلنا، کاروبار، شادی وغیرہ سب کچھ چھوڑ دیا۔ ہم نے ان سے یہ نہیں کہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ رہو۔ انھوں نے اپنی طرف سے اللہ کو راضی کرنے کے لیے ایک بات نکالی مگر وہ ان سے اچھی طرح نہ چل سکی۔ آگے چل کر اس کے پردہ میں وہ دنیا کے فائدے تلاش کرنے لگے۔ یہ بہت بری بات تھی کہ دین کے نام سے ایک ڈھونگ رچا کر دنیا طلب کی جائے، پھر ہم نے ان لوگوں کو جو ان میں ایماندار تھے اچھا بدلہ دیا۔ لیکن ان میں سے اکثر ایسے کام کرنے لگے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ وہ لوگ محروم رہے ؂

Marfat.com

نئے نئے طریقے یا ڈھونگ

اس آیت میں صاف طور پر سمجھایا گیا ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی بات مت نکالو، عبادت کا جو سیدھا سادھا طریقہ قرآن مجید میں سکھایا گیا ہے اسی کو قائم رکھو، یہ مت سمجھو کہ تمہارے نکالے ہوئے طریقے اللہ کو زیادہ پسند آئیں گے اور جو باتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیں اور نہ ان کے بعد صحابہ اور تابعین نے کیں ان سے تم کچھ پھل پاؤ گے۔ عیسائیوں کا حال بیان کر کے ہمیں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ دنیا کے سارے کام چھوڑ کر اور فقط کونے میں بیٹھ کر ہم اللہ کی رضامندی زیادہ حاصل کر سکیں گے۔ لیکن یہ ان کی غلطی تھی۔ اللہ نے یہ انہیں حکم نہیں دیا تھا کہ دنیا کے سارے کام چھوڑ کر الگ تھلگ جا بیٹھو یہ ایسی بات نہیں جو دنیا میں نبھ سکے۔

آخر وہ اسے صحیح طور پر نہ چلا سکے، اور اس طرح خانقاہوں اور عبادت خانوں میں بیٹھنے والے دوسروں کے سر پر جو دنیا کے معمولی کاروبار میں مشغول تھے اپنا بوجھ ڈالنے والے بن گئے اور صورت یہ ہو گئی کہ ان پر دھونس جما کر ان سے نذر نیاز زبردستی اینٹھنے لگے اور دعویٰ کیا کہ ہم اللہ کے در پر پڑے ہیں، تمہارا فرض ہے کہ ہماری خدمت کرو اور ساری ضرورت کی چیزیں ہمیں لا لا کر دو، ورنہ اگر تم نے ہاتھ کھینچا تو ہماری بد دعا سے تمہارا ناس ہو جائے گا۔ چنانچہ زبردستی دوسروں سے سب کچھ وصول کیا اور درویشی کے پردے میں خوب گلچھرے اڑانے لگے اور کوئی برائی ایسی نہ رہی جو ان سے بچی ہو۔ نئی نئی باتیں جو دین میں نکالی جائیں ان میں پہلے پہل خواہ کتنی ہی اچھی نیت ہو آگے چل کر وہ صرف دنیا کے دھوم دھڑکے ہو کر رہ جاتی ہیں اور دنیا کے آرام حاصل کرنے کے سوا ان کا کوئی مقصد نہیں رہتا آج ہم کتنی باتیں دیکھ رہے ہیں جو ممکن ہے کہ ان کے نکالنے والوں نے اچھی نیت سے نکالی ہوں لیکن اب وہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ دنیا کے منافع بے محنت اور مشقت حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔ اب وہ سب باتیں بھیک مانگنے کا ایک معزز طریقہ بن کر رہ گئی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ محتاج سائل عاجزی کے ساتھ اللہ کے نام پر کچھ مانگتا ہے اور یہ مذہب کے پردے کے اندر کے منگتے زبردستی لوگوں سے سب کچھ اینٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیر مرشدوں کو نذر نیاز نہ دی تو دونوں جہان میں روسیاہ ہو گے۔ یہ وہی عیسائیوں کی نقل ہے اور کچھ نہیں۔ مسلمانوں کے لیے تو سیدھا راستہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ اور ان کے تابعین قائم کر گئے، نئی نئی باتیں اور رسمیں اس دین میں نکالنے کا کوئی موقعہ نہیں بس وہی کرو جو انہوں نے کیا۔

Marfat.com

ایمان والوں کو نصیحت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ
اس کے رسول پر دے گا تمہیں دو حصے اپنی رحمت سے
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ
اور کر دے گا واسطے تمہارے روشنی کہ چلتے رہو گے اس کے ساتھ اور بخش
لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸ لِّئَلَّا يَعْلَمَ
دے گا تم کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تاکہ نہ جانیں
اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ
کتاب والے کہ نہیں حاصل کر سکتے وہ کچھ بھی اللہ کے
فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۙ
فضل میں سے ۔ بات یہ ہے کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
عطا کرے اسے جسے چاہے اور اللہ فضل والا ہے
الْعَظِيْمِ ۝۲۹
بڑے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ
پر یقین لاؤ وہ تم کو اپنی رحمت سے دو حصے دے گا
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ
اور تم میں روشنی رکھ دے گا جسے لیے پھرو اور تمہیں
لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸ لِّئَلَّا يَعْلَمَ
معاف کر دے گا اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے تاکہ کتاب
اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ
والے یہ نہ جانیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کوئی چیز نہیں
فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۙ
پا سکتے اور جان لیں یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ میں
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ کا فضل
الْعَظِيْمِ ۝۲۹
بڑا ہے

ع ۴ ۲۰

کفلین (دو حصے) کِفْل کا تثنیہ ہے۔ کِفْل حصہ۔ نصیب۔ اٰمَنُوْا (ایمان لائے) یہاں اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور رسول سے مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ؛

ارشاد ہے کہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو سچا نبی مان چکے اب اللہ سے ڈرو اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لاؤ اور ان کو اللہ کا رسول مانو تاکہ تمہیں دہرا ثواب ملے، اور تمہیں ایسی روشنی نصیب ہو جس میں تم راستہ دیکھتے ہوئے سیدھے چلے چلو اور تمہاری لغزشیں اور خطائیں معاف کر دی جائیں۔ یاد رکھو اللہ معاف کر دینے والا اور رحمت کرنے والا ہے ؛

آگے ارشاد ہے کہ اے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے ماننے والو تم مایوس مت ہو کہ تمہارے نبی تم میں سے مدت ہوئی چلے گئے اب تمہیں وہ درجے کہاں حاصل ہوں گے جو نبیؐ کے ساتھ رہنے والوں کو ہوتے ہیں تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول تمہارے اندر موجود ہیں۔ ان کے ساتھ ہو کر بڑے بڑے درجے حاصل کرو، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جس پر چاہے اپنا فضل کرے وہ بڑے فضل والا ہے ؛

Marfat.com

سورۃ الحدید پر ایک نظر

اس سورت میں مسلمانوں کو وہ طریقہ اچھی طرح سمجھا دیا گیا ہے جس کے مطابق انہیں چلنا چاہیے۔ اول تو انہیں اپنے عقیدے اور خیالات درست کرنے چاہئیں پھر ان کے مطابق اپنی اجتماعی زندگی کا نقشہ قائم کرنا چاہیے اور پھر اس نقشہ کو سامنے رکھ کر اس پر اپنی عملی زندگی کی تعمیر کرنی چاہیے۔ سب سے پہلے یہ سمجھو کہ تمہارا مالک اور معبود اللہ ہے، ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت اتنی نہیں کہ اسے دنیا میں دیکھ لیں، لیکن عقل بتاتی ہے کہ آسمان اور زمین میں کوئی ہستی نہیں جو اپنی حالت سے اور بولنا آتا ہو تو زبان سے بھی یہ نہ بتا رہی ہو کہ اللہ مجھ سے بڑا ہے اور مجھ میں جو کمی ہے اور نقص ہے وہ اس سے پاک ہے۔ قوت ساری اسی میں ہے، اور وہ سب کی حقیقت سے واقف ہے، وہ ہر جگہ اور ہر جانب موجود ہے، وہ سب کچھ جاننے والا ہے، آسمان اور زمین اسی نے پیدا کیے انتظام سارا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کے سارے کام وہ دیکھ رہا ہے، ایک دن وہ ان کا فیصلہ کر دے گا اور اچھے کاموں کا اچھا بدلہ اور برے کاموں کی سزا دے گا۔ جب یہ مان چکے اور قیامت کی جزا و سزا پر پورا یقین ہو لیا تو اب دنیا میں اس طرح رہو کہ مرنے کے بعد کی زندگی خراب نہ ہو اور دنیا کا کام بھی بن جائے۔ اس کے لیے پہلی ہدایت یہ ہے کہ جس کو اللہ نے کوئی چیز دوسرے سے زیادہ دی ہے، وہ اسے دوسرے کو مدد پہنچانے میں خرچ کرے اور یہ مدد اس خیال سے کرے کہ اللہ کا حکم ہے۔ جو شخص اپنا مال اللہ کے حکم کے مطابق ایسے وقت میں خرچ کرے گا جب عام مسلمانوں کی حالت درست کرنے کے لیے اس کی سخت ضرورت ہے تو اس کا ثواب اس سے زیادہ ہوگا جو کسی اور موقع پر خرچ کرے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کا ایمان زیادہ مضبوط ہے۔ بہرحال ضرورت مندوں کی مدد کے لیے جب بھی اور جتنا بھی کوئی خرچ کرے گا، اس کا ثواب اس کے مطابق اسے ملے گا۔ جو اللہ کے لیے خرچ کرتا ہے، وہ گویا اللہ کو قرض دیتا ہے۔ اللہ اس کا قرض چکا دے گا اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی بہت کچھ دے گا، مسلمانوں کو ہر وقت خیال رکھنا چاہیے وہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا اور جنت تک پہنچنے کے لیے مشکلات سے بھرا ہوا راستہ طے کرنا ضروری ہوگا۔ اس کے لیے روشنی انہی کو نصیب ہوگی جو دنیا میں اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔ بے ایمان اندھیرے میں بھٹکتے ہوئے جہنم رسید ہوں گے۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ دنیا کوئی دن کا کھیل ہے۔ مرنے کے بعد جنت ملے گی یا دوزخ میں ٹھکانا ہوگا۔ اس لیے دنیا سے دل نہ لگاؤ۔ اللہ کا حکم مانو۔ مصیبت میں صبر سے کام لو، خوشحالی میں اللہ کا شکر ادا کرو، اللہ کو شیخی باز اور بخیل لوگ پسند نہیں۔ شریروں کو سب مل کر دباؤ اور دنیا کے کام اس طرح کرو جیسے کوئی مسافر اپنے دیس میں پہنچنے کے لیے کرتا ہے۔ دوسرے مذہب والے اگر اسلام اختیار کریں گے تو انہیں دوہرا اجر ملے گا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُجَادِلَہ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن کی اٹھاونویں ۵۸ سورت ہے اور مدینہ کے اندر چوتھے یا پانچویں سال ہجری میں نازل ہوئی۔ اس کے تین رکوع ہیں۔ اس کے شروع میں "ظہار" کا فیصلہ سنایا گیا ہے، اسلام سے پہلے عرب میں یہ قاعدہ جاری تھا کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے کہہ دے کہ تو میری ماں ہے تو وہ ساری عمر کے لیے اس پر حرام ہو جاتی تھی۔ اسی طرح گو ماں نہ کہے مگر ماں کے کسی حصہ بدن سے جس کا دیکھنا اس کے لیے منع ہے اپنی بیوی کو تشبیہہ دے تو اس کا بھی یہی حکم تھا، اسلام میں بھی ایک شخص اوس بن الصامت اپنی بیوی خولہ بنت ثعلب کو یہ کہہ بیٹھا کہ تو تو میرے لیے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔

اس پر خولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتی پیٹتی آئی اور عرض کیا کہ یا حضرت میرے لیے کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی بابت میرے پاس کوئی وحی الٰہی اب تک نہیں آئی میں وحی کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بظاہر تو اس کا اثر وہی ہونا چاہیے جو اب تک ہوتا رہا ہے۔ اس پر خولہ جھگڑنے لگی کہ یوں تو میرا گھر تباہ ہو جائے گا۔ میری اولاد کہیں کی نہ رہے گی۔ میرے پاس رہے تو بھوکی مرے گی اس کے پاس رہی تو وہ اس کی خبر گیری اچھی طرح نہ کر سکے گا۔ گھر جا کر وہ اللہ عزوجل سے دعا کرنے لگی کہ میرے جھگڑے کا فیصلہ اپنے رسول پر وحی بھیج کر فرما دیجیے میرا اور کوئی ٹھکانا نہیں جہاں میں فریاد لے کر پہنچوں۔

اس سورت میں ایسی عورتوں کا ہمیشہ کے لیے فیصلہ کر دیا گیا ہے اور اس سورت کی شروع کی آیتیں اسی کے لیے وقف ہیں۔ ارشاد ہے کہ ماں کہنے سے یا اس کے ساتھ تشبیہہ دینے سے بیوی کو طلاق نہیں ہو جاتی۔ بیوی اسی کی رہتی ہے اور گھر بنا رہتا ہے۔ لیکن وہ اس سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اس فضول بکواس کا کفارہ (بدلہ) نہ ادا کرے اب مسلمانوں کو اس حکم کی پابندی کرنی چاہیے۔ اس کے خلاف کیا تو آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ اللہ کو ہر ایک کاموں کا علم ہے اور وہ ہر وقت ہر جگہ ہر آدمی کے ساتھ ہے، قیامت کے دن ہر ایک کے اعمال اس کے سامنے رکھ دے گا اور ان کے مطابق جزا سزا دے گا۔ آگے منافقوں کو ان کی ناشائستہ حرکات سے روکا گیا ہے اور مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ تم خفیہ بات چیت فقط نیک کاموں کے لیے کرو۔ گناہ اور رسول کی نافرمانی کے منصوبے گھڑنے کے لیے خفیہ مشورے ہرگز مت کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا احترام کرو۔ وہاں فضول باتیں بنانے مت بیٹھ جاؤ۔ جو لوگ ظاہر میں مسلمان ہیں اور باطن میں اسلام کے دشمن ہیں ان کے لیے آخرت میں سخت عذاب تیار ہے اور دنیا میں بھی اللہ سے مقابلہ کر کے کوئی شخص نہیں جیت سکتا۔ ایمان والوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کے سامنے اپنے کنبہ، قبیلہ، مال و دولت یہاں تک کہ جان کو بھی کچھ نہیں گردانتے، ایسے لوگوں کے لیے جنت تیار ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ مُجَادِلَۃٍ مَدَنِیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ اٰیَاتُھَا ۲۲ ، رُکُوْعَاتُھَا ۳

ایک عورت کے جھگڑے

قَدْ سَمِعَ - اللّٰہُ - قَوْلَ - الَّتِیْ - تُجَادِلُكَ
تحقیق سن لیا اللہ نے کہنا اس عورت کا جو جھگڑتی تھی تجھ سے

فِیْ زَوْجِھَا - وَتَشْتَكِیْٓ - اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ - یَسْمَعُ
اپنے خاوند کی بابت اور شکایت کرتی تھی اللہ سے اور اللہ سن رہا تھا

تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ - اللّٰہَ - سَمِیْعٌ - بَصِیْرٌ ①
گفتگو تم دونوں کی بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ - مِنْكُمْ - مِّنْ نِّسَاۗىِٕھِمْ
جو لوگ ظہار کرتے ہیں تم میں سے اپنی بیویوں میں سے

مَّا - ھُنَّ - اُمَّھٰتِھِمْ ۭ اِنْ - اُمَّھٰتُھُمْ - اِلَّا - الّٰۗىِٔ
نہیں وہ مائیں ان کی نہیں ان کی مائیں مگر وہی جنہوں

وَلَدْنَھُمْ ۭ وَاِنَّھُمْ - لَیَقُوْلُوْنَ - مُنْكَرًا
نے جنا ان کو اور تحقیق وہ البتہ کہتے ہیں فضول

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ - اللّٰہَ
بات اور جھوٹ اور تحقیق اللہ تعالیٰ

لَعَفُوٌّ - غَفُوْرٌ ②
البتہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ
اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے جھگڑتی تھی

فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ
اور اپنے خاوند کے حق میں جھینکتی تھی اللہ کے آگے اور اللہ تم

تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①
دونوں کے جواب سوال سنتا ہے بیشک اللہ دیکھتا اور سنتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕھِمْ
جو لوگ تم میں سے ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتوں کو

مَّا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ ۭ اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰۗىِٔ
وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے

وَلَدْنَھُمْ ۭ وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا
ان کو جنا اور تحقیق وہ لوگ ایک ناپسند اور

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰہَ
جھوٹی بات بولتے ہیں اور اللہ معاف

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ②
کرنے والا بخشنے والا ہے۔

تحاورٌ (بات چیت جواب سوال کرنا) اس کا مادہ ح-و-ر ہے حَوْر کے معنی لوٹنا واپس آنا مُحَاوَرَۃ اسی سے ہے تحاور اور محاورہ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ایک دوسرے سے یا آپس میں بات چیت کرنا یظٰھرون کا مصدر ظہار ہے ظ-ہ-ر سے بنا ہے ظَھْرٌ پیٹھ کو کہتے ہیں ظہار کے فقہی معنی ہیں کہ کسی کو اپنی بیوی سے کہہ دینا اَنْتَ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ یعنی تو میرے لیے ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔

ارشاد ہے کہ جو عورت (خولہ بنت ثعلبہ) تیرے پاس اپنے خاوند (اوس بن الصامت) کی بابت جھگڑنے آئی تھی اور اللہ کے سامنے بھی فریاد و زاری کرتی تھی اس کی بات ہم نے سن لی ہم تو اس کی بات اور تو نے جو اس کو جواب دیا اور پھر جو اس نے تجھے جواب دیا سب سن رہے تھے اللہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے سنو کوئی شخص اگر اپنی بیوی سے کہہ دے کہ تو میری ماں ہے یا تو میرے لیے میری ماں کی پیٹھ جیسی ہے تو اس سے اس کی بیوی اس کی ماں نہیں ہو جاتی۔ ماں تو اس کی وہی ہے جس نے اسے جنا یہ تو ایک فضول اور لچر پوچ بات ہے۔ اگر ایسی بات منہ سے نکل جائے تو اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو وہ قصور معاف کرنے والا اور گناہ بخشنے والا ہے۔ وہ عورت بدستور اس کی بیوی ہے ہاں وہ اس کے قریب نہیں جا سکتا جب تک کہ وہ کفارہ ادا نہ کر دے جس کا آگے بیان ہے۔

Marfat.com

ظہار کا کفّارہ

وَالَّذِيْنَ - يُظٰهِرُوْنَ - مِنْ نِّسَآئِهِمْ - ثُمَّ
اور جو لوگ ظہار کرتے ہیں اپنی عورتوں سے پھر
يَعُوْدُوْنَ - لِمَا - قَالُوْا - فَتَحْرِيْرُ - رَقَبَةٍ
لوٹیں اس کی طرف جس کے لیے کہا تھا پس آزاد کرنا ہے ایک گردن کا
مِّنْ قَبْلِ - اَنْ - يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ - تُوْعَظُوْنَ
پہلے اس کے کہ چھوئیں ایک دوسرے کو یہ نصیحت کیے جاؤ گے تم
بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ - بِمَا - تَعْمَلُوْنَ - خَبِيْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ
ساتھ اس کے اور اللہ اس چیز کو جو تم کرتے ہو خبر رکھتا ہے پس جو
لَّمْ - يَجِدْ - فَصِيَامُ - شَهْرَيْنِ - مُتَتَابِعَيْنِ
نہ پاوے پس روزے رکھے دو ماہ کے لگاتار
مِنْ قَبْلِ - اَنْ - يَّتَمَآسَّا ؕ فَمَنْ - لَّمْ - يَسْتَطِعْ
اس سے پہلے کہ چھوئیں ایک دوسرے کو پس جو طاقت نہ رکھے
فَاِطْعَامُ - سِتِّيْنَ - مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ - لِتُؤْمِنُوْا
پس کھانا کھلانا ساٹھ محتاج کو یہ اس لیے کہ ایمان لاؤ

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ
اور جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتوں کو پھر
يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
کرنا چاہیں وہی جس کے لیے کہا تھا تو آپس میں ہاتھ لگانے
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ
سے پہلے ایک بردہ آزاد کرنا چاہیئے اس سے تمہیں نصیحت ہو
بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ
گی اور اللہ خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو پھر جو کوئی
لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
نہ پائے تو دو مہینے کے روزے ہیں لگاتار
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
پہلے اس سے کہ آپس میں چھوئیں پس جو یہ نہ کر سکے
فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا
تو کھانا دینا ساٹھ محتاجوں کا یہ حکم اس لیے ہے کہ فرمانبردار ہو جاؤ

يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا یعنی پھر کرنا چاہیں وہی صحبت جس (سے رکنے) کے لیے ظہار کیا تھا، یہاں یعودون کے معنی بصلۂ لام واپس لینے کے ہیں۔ یعنی پھر تعلقات جنسی قائم کرنا اور ظہار کو واپس لیں۔

(ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھے یا ماں کی پیٹھ کے برابر کہہ بیٹھے (اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ) اور پھر اس قول سے پھرنا چاہے اور بیوی کے پاس جانا چاہے تو اسے ایک غلام یا ایک لونڈی کو جس کا وہ مالک ہو آزاد کرنا چاہیئے اس سے پہلے وہ اس سے صحبت جنسی دوبارہ قائم نہیں کر سکتا، گو وہ اس کی بیوی رہے گی اور محض ظہار یعنی ماں کہنے سے طلاق نہ ہو گی۔ اس سزا سے تمہیں نصیحت ہو گی اور آئندہ ایسی فضول بات منہ سے نہ نکالو گے۔ پھر اگر تم کسی غلام یا لونڈی کے مالک نہیں ہو تو دو مہینے کے ایک ساتھ روزے رکھو بیچ ایک روزہ بھی مت چھوڑو اور اگر تم میں اتنے روزے لگاتار رکھنے کا دم نہیں ہے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یہ سب کچھ اس لیے کہا جا رہا ہے کہ تم اسلام سے پہلے کی باتوں اور جاہلیت کے رسم و رواج کو دھتا بتاؤ اور سچے دل سے اللہ پر یقین کر کے اس کی باتیں مانو اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانو اور وہ جو کہیں اس پر یقین کر کے عمل کرو۔

Marfat.com

اللہ کی نافرمانی مت کرو

بِاللّٰهِ - وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ - اللّٰهِ ؕ
اللہ پر اور اس کے رسول پر اور یہ حدیں اللہ کی ہیں

وَلِلْكٰفِرِيْنَ - عَذَابٌ - اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ - الَّذِيْنَ
اور واسطے منکروں کے عذاب ہے دردناک تحقیق جن لوگوں نے

يُحَآدُّوْنَ - اللّٰهَ - وَرَسُوْلَهٗ - كُبِتُوْا - كَمَا
ناراض کیا اللہ کو اور اس کے رسول کو ذلیل ہوئے وہ جیسے

كُبِتَ - الَّذِيْنَ - مِنْ قَبْلِهِمْ - وَقَدْ
کہ ذلیل ہوئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور تحقیق

اَنْزَلْنَآ - اٰيٰتٍ - بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
اتاری ہیں ہم نے آیتیں صاف صاف اور واسطے منکروں کے

عَذَابٌ - مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ - يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
عذاب ہے ذلیل کرنے والا جس دن کہ اٹھائے گا اللہ

جَمِيْعًا - فَيُنَبِّئُهُمْ - بِمَا - عَمِلُوْا ؕ
ان سب کو پس جتلائے گا انہیں جو انہوں نے کیا

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ
اللہ کے اور اس کے رسول کے یہ حدیں اللہ کی باندھی ہوئی ہیں

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ
اور منکروں کے واسطے دردناک عذاب ہے جو لوگ اللہ کی

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا
اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ خوار ہوئے ہیں جیسا کہ

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ
خوار ہوئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے

اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
بہت صاف آیتیں اتاریں اور منکروں کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
ذلت کا عذاب ہے جس دن کہ اللہ ان سب کو

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ
اٹھائے گا پھر ان کو ان کے کیے کام جتلائے گا۔

يُحَادُّوْنَ (خلاف چلتے ہیں، کہنا نہیں مانتے) مضارع کا صیغہ ہے مُحَادَّةٌ سے جس کا مادہ ح۔د۔د ہے حِدَّةٌ تیزی اور غضب مُحَادَّةٌ غضب دلانا۔ مخالفت کرنا كُبِتُوْا پچھاڑ دینا ذلیل کر دینا، ماضی کا صیغہ ہے ك۔ب۔ت سے كَبْتٌ کے معنی گرا دینا ذلیل کر دینا۔

ارشاد ہے کہ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، ان کے باہر مت جاؤ۔ جو اللہ کا اور اس کے مقرر کیے ہوئے قاعدوں اور حدوں کا خیال نہیں کرتے وہ دکھ دینے والے عذاب میں پھنسیں گے۔ یاد رکھو جو لوگ اللہ کا کہنا نہ مانیں گے اور اس کے مقرر کیے ہوئے قاعدوں پر نہ چلیں گے، وہ ذلیل اور خوار ہوں گے جیسے کہ ان سے پہلے لوگ اللہ کی نافرمانی کر کے تباہ و برباد ہوئے۔ اسی طرح اللہ کے حکموں کے خلاف چلنے والے اور خود اپنے لیے آپ قاعدے مقرر کرنے والے اس وقت بھی اور آئندہ بھی منہ کی کھائیں گے اور تباہ ہوں گے ہم تو کھلی کھلی اور صاف صاف آیتیں اپنے رسول کی معرفت بھیج چکے، اب جو انہیں نہ مانیں گے اور اپنی ہی چلائیں گے ان کو ایسا عذاب ملے گا جو ذلت اور رسوائی میں پھنسا دے گا۔ عنقریب ایک دن آنے والا ہے کہ اللہ سب کو اکٹھا کر دے گا، اور ان کو بتا دے گا کہ لو یہ وہ کام ہیں جو تم نے دنیا میں کیے ہیں۔

Marfat.com

اللہ ہر وقت ساتھ ہے

اَحْصٰهُ - اللّٰهُ - وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ - عَلٰى
شمار کر رکھا ہے اسے اللہ نے اور وہ بھول گئے اور اللہ اوپر
كُلِّ - شَيْءٍ - شَهِيْدٌ ﴿٦﴾ اَلَمْ - تَرَ - اَنَّ
ہر چیز کے نگاہ رکھنے والا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ
اللّٰهَ - يَعْلَمُ - مَا - فِي السَّمٰوٰتِ - وَمَا
اللہ جانتا ہے جو ہے آسمانوں میں اور جو
فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ - مِنْ نَّجْوٰى -
ہے زمین میں نہیں ہوتا کوئی مشورہ
ثَلٰثَةٍ - اِلَّا - هُوَ - رَابِعُهُمْ - وَلَا - خَمْسَةٍ
تین کا مگر وہ ہوتا ہے چوتھا ان کا اور نہ پانچ کا
اِلَّا - هُوَ - سَادِسُهُمْ - وَلَآ - اَدْنٰى - مِنْ - ذٰلِكَ
مگر ہوتا ہے چھٹا ان کا اور نہ کم اس سے
وَلَآ - اَكْثَرَ - اِلَّا - هُوَ - مَعَهُمْ - اَيْنَ - مَا - كَانُوْا ۚ
اور نہ زیادہ مگر وہ ہوتا ہے ساتھ ان کے جہاں کہیں وہ ہوں

اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
اللہ نے وہ سب گن رکھے ہیں اور وہ بھول گئے اور اللہ کے
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ ع
سامنے ہر چیز ہے تو نے نہیں دیکھا کہ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
اللہ کو معلوم ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى
زمین میں ہے کہیں مشورہ نہیں ہوتا
ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
تین کا جہاں وہ ان میں چوتھا نہیں ہوتا اور نہ پانچ کا
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ
جہاں وہ ان میں چھٹا نہیں ہوتا اور نہ اس سے کم
وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ
اور نہ زیادہ جہاں وہ ان کے ساتھ نہیں ہوتا جہاں کہیں وہ ہوں

نَجْوٰى (سرگوشی) سورۃ الانبیاء میں گذر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کا انکار کر بیٹھے ان کو ایسا عذاب ملے گا کہ ان کا سارا زور نکل جائے گا اور ساری عزت خاک میں مل جائے گی۔ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ ان کے کرتوتوں سے ناواقف ہے اس نے تو ان کا ذرا ذرا سا کام ایک ایک کر کے لکھ رکھا ہے گو وہ خود اس کو بھول بھال گئے یہ تو ان لوگوں سے متعلق تھا جنہوں نے کھلم کھلا اسلام کا انکار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر تل گئے ان کے علاوہ کچھ اور لوگ تھے جو منافق تھے۔ یہ مسلمانوں میں بغلی گھونسہ بن کر رہتے تھے اور کسی موقعہ پر ان کو ستانے سے نہ چوکتے تھے۔ اور کچھ نہیں تو یہی سہی کہ جہاں کچھ مسلمان اکٹھے دکھائی دیئے تو تین چار منافق الگ الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرنے لگے تاکہ مسلمان یہ سمجھ لیں کہ وہ ہمیں ستانے کی کوئی خفیہ سازش کر رہے ہیں۔ یہ محض مسلمانوں کا دل جلانے کے لیے تھا۔ ویسے ملتے ہیں بڑے ہنس مکھ بڑے ملنسار بنتے تھے اور کوئی اعتراض کا موقعہ نہیں دیتے تھے آپ نے انہیں منع کیا کہ ایسی شبہ کی کارروائیاں چھوڑ دو لیکن باز نہ آئے۔ اسی آیت میں آپ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ اللہ ہر وقت ان کے ساتھ ہے، جہاں کہیں وہ ہوں اور ان کی سب باتیں دیکھتا ہے، یہ تین ہوں، پانچ ہوں یا اس سے کم و بیش ہوں اللہ ان میں ایک زائد فرد کی حیثیت سے ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔

Marfat.com

قیامت کو سب معلوم ہو جائے گا

ثُمَّ - يُنَبِّئُهُمْ - بِمَا - عَمِلُوْا - يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
پھر خبر دے گا انہیں اس کی جو انہوں نے کیا قیامت کے دن
اِنَّ اللّٰهَ - بِكُلِّ - شَيْءٍ - عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ
تحقیق اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے کیا نہ
تَرَ - اِلَى - الَّذِيْنَ - نُهُوْا - عَنِ النَّجْوٰى -
دیکھا تو نے طرف ان کی جنہیں منع کیا گیا سرگوشی سے
ثُمَّ - يَعُوْدُوْنَ - لِمَا - نُهُوْا - عَنْهُ
پھر کیے جاتے ہیں وہی کہ روکا گیا انہیں جس سے
وَيَتَنٰجَوْنَ - بِالْاِثْمِ - وَالْعُدْوَانِ
وہ کان میں کہتے ہیں گناہ اور سرکشی
وَمَعْصِيَتِ - الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا - جَآءُوْكَ
اور نافرمانی کی بات رسول کی اور جب آتے ہیں تیرے پاس
حَيَّوْكَ - بِمَا - لَمْ - يُحَيِّكَ - بِهِ - اللّٰهُ ۙ
دعا دیتے ہیں تجھے ایسی کہ نہیں دعا دی تجھے ویسی اللہ نے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
پھر ان کو قیامت کے دن جتلا دے گا جو کچھ انہوں نے
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ
کیا بیشک اللہ کو ہر چیز معلوم ہے تو نے
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى
نہ دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کانا پھوسی منع ہوئی
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ
پھر بھی وہی کرتے ہیں جو منع ہو چکا ہے
وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
اور کان میں باتیں کرتے ہیں گناہ کی اور زیادتی کی
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ
اور رسول کی نافرمانی کی اور جب تیرے پاس
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ
آئیں تو تجھ کو وہ دعا دیں جو دعا اللہ نے تجھ کو نہیں دی

حَيَّوْا (دعا سلام کرنا) ماضی کا صیغہ ہے اور لَمْ يُحَيِّ (نہیں دعا دی) مضارع کا صیغہ ہے تَحِيَّةٌ سے پہلا اصل میں حَيَّيُوْا اور دوسرا يُحَيِّيْ تھا وہ تعلیل کے بعد حَيَّوْا ہو گیا اور اس کی آخری ے لم کی وجہ سے گر گئی ۔

پھر ارشاد ہے کہ ان کے کام جو دنیا میں کرتے ہیں رتی رتی اللہ کو معلوم ہیں ۔ قیامت کے دن انہیں وہ بتلا دے گا کہ تمہارے کرتوت یہ تھے ۔ اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں پھر ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو دیکھ تو سہی انہیں منع کر دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں چپکے چپکے باتیں مت کرو ۔ ان کی عادت تھی کہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کر کے ہنس کر یا اشارے کر کر کے مسلمانوں کو چڑ لیتے اور آپؐ کسی بات کا حکم دیتے تو چپکے سے ہنسی کا سا منہ بنا کر کہتے ایسا مشکل کام ہم سے کہاں ہو سکے گا ۔ اس سے ان کو منع کیا گیا کہ یہ تو مسخروں کی سی حرکتیں ہیں انہیں چھوڑو لیکن وہ کب باز آنے والے تھے ۔ یہاں ان کا پول کھولا جا رہا ہے کہ یہ لوگ پھر وہی گناہ سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کیے چلے جا رہے ہیں ایک اور گستاخی یہ تھی اللہ نے تو آنے والے کو السلام علیکم کہنا سکھایا ہے ، یہ دبی زبان سے السام علیکم کہتے ہیں سام کے معنی موت اور تباہی کے ہیں اور دعا سلام میں بھی شرارت سے باز نہیں آتے ۔ جس سے ان کی طبیعت کی خباثت صاف ظاہر ہے ۔

Marfat.com

مسلمانوں کو نصیحت

وَيَقُوْلُوْنَ - فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - لَوْلَا - يُعَذِّبُنَا
اور کہتے ہیں اپنے دلوں میں کیوں نہیں عذاب کرتا ہمیں
اللّٰهُ - بِمَا - نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ - جَهَنَّمُ ۚ
اللہ بدلے اس کے جو ہم کہتے ہیں کافی ہے انہیں جہنم
يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ - الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا
داخل ہوں گے وہ اس میں پس برا ہے ٹھکانا اے
الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْٓا - اِذَا - تَنَاجَيْتُمْ - فَلَا
وہ جو ایمان لائے ہو جب تم چپکے باتیں کرو تو مت کرو
تَتَنَاجَوْا - بِالْاِثْمِ - وَالْعُدْوَانِ - وَمَعْصِيَتِ
سرگوشیاں گناہ کی اور سرکشی کی اور نافرمانی کی
الرَّسُوْلِ - وَتَنَاجَوْا - بِالْبِرِّ - وَالتَّقْوٰى ۭ
رسول کی اور سرگوشیاں کرو نیکی کی اور پرہیزگاری کی
وَاتَّقُوا - اللّٰهَ - الَّذِيْٓ - اِلَيْهِ - تُحْشَرُوْنَ ۝
اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے

وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا
اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ اس پر جو ہم کہتے ہیں عذاب کیوں
اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
نہیں کرتا کافی ہے انہیں دوزخ
يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا
اس میں داخل ہوں گے سو بری جگہ پہنچے اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا
ایمان والو جب تم کان میں بات کرو تو
تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی نافرمانی
الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ
کی بات مت کرو اور بات کرو احسان کی پرہیزگاری کی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تمہیں جمع ہونا ہے۔

تناجیتم ماضی لا تتناجوا نہی اور تناجوا امر کے صیغے ہیں تناجی سے جو اصل میں تناجو ہے اور نجوٰی سے بنا ہے۔ تعلیل کے بعد تناجی ہو گیا۔

منافقوں کی ڈھٹائی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ جب آپ کے پاس حاضر ہوتے تو سلام بھی بگاڑ کر کرتے تھے اور پھر دل میں کہتے، کہ اگر یہ اللہ کا رسول ہے تو اللہ کو ہماری اس گستاخی کی ہمیں سزا دینی چاہیئے اللہ ہمیں ہمارے اس طرح کہنے کی سزا کیوں نہیں دیتا۔ ارشاد ہے کہ اس کی سزا ایک ہی دفعہ ملے گی اور وہ یہ کہ وہ قیامت کے دن جہنم رسید ہوں گے، کیا یہ سزا ان کے لیے کافی نہیں جو یہ کسی اور سزا کی راہ دیکھ رہے ہیں جہنم، تو جہاں یہ پہنچیں گے بہت بری جگہ ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ تم کبھی ان منافقوں کی سی حرکتیں مت کرو۔ جب کبھی خفیہ باتیں کرو تو وہ گناہ بے ادبی اور نافرمانی کی نہیں بلکہ نیکی اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہئیں۔ دیکھو۔ وقت اللہ سے ڈرتے رہو، یاد رکھو تمہیں سب کو ایک دن اللہ کے دربار میں جمع ہونا ہے اور وہ سب چھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل کے جلسوں میں بعض لوگ جاتے ہی اس لیے ہیں کہ واعظ صاحب کی ہنسی اڑائیں اس کی بری طرح تنقید کریں اور اس کو چڑائیں۔

Marfat.com

آدابِ مجلس (۱)

اِنَّمَا - النَّجْوٰی - مِنَ الشَّیْطٰنِ - لِیَحْزُنَ -
بات یہی ہے کہ کانا پھوسی شیطانی کام ہے تاکہ رنجیدہ کرے

اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ

یہ کانا پھوسی جو ہے سو شیطان کا کام ہے تاکہ دل گیر کرے

الَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا - وَلَیْسَ - بِضَآرِّھِمْ - شَیْئًا

ان کو جو ایمان لائے اور نہیں وہ ضرر پہنچانے والا انہیں کچھ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا

ایمان والوں کو اور وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا

اِلَّا - بِاِذْنِ - اللّٰہِ - وَعَلَی - اللّٰہِ - فَلْیَتَوَکَّلِ

مگر ساتھ اللہ کے حکم کے اور اللہ ہی پر چاہیئے کہ بھروسہ کریں

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ

بدوں اللہ کے حکم کے اور چاہیے کہ بھروسہ کریں اللہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ یٰٓاَیُّھَا - الَّذِیْنَ - اٰمَنُوْٓا

ایمان والے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا

پر ایمان والے اے ایمان والو

اِذَا - قِیْلَ - لَکُمْ - تَفَسَّحُوْا - فِی الْمَجٰلِسِ

جب کہا جائے تم سے جگہ چھوڑ کر بیٹھو مجلسوں میں

اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ

جب کوئی تم سے کہے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو

فَافْسَحُوْا - یَفْسَحِ - اللّٰہُ - لَکُمْ ج

پس چھوڑ دو جگہ کشادگی کردے گا اللہ تمہارے لیے

فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ ج

تو کھل جاؤ اللہ کشادگی دے گا تمہیں۔

تَفَسَّحُوْا (جگہ چھوڑو) امر کا صیغہ ہے تَفَسُّحٌ سے جو ف۔س۔ح سے بنا ہے فَسْحٌ کے معنی کشادہ کرنا۔ اسی سے اِفْسَحُوْا امر اور یَفْسَحْ مضارع کا صیغہ ہے یعنی کشادگی کرو گے تو اللہ تمہارے لیے کشادگی کردے گا۔ اس آیت میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ مجلس کے اندر دو یا زیادہ آدمی آپس میں خفیہ بات نہ کریں تاکہ دوسروں کو یہ خیال نہ ہو کہ ہم سے چھپانے کی کوئی بات ہے اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو مجلس سے باہر آنے کے بعد کریں تاکہ دوسروں کو خواہ مخواہ بدگمانی کا موقعہ نہ ملے ؛

ارشاد ہے کہ چپکے چپکے بات کرنا شیطانی حرکت ہے تاکہ اس سے ایمان والوں کو رنج پہنچے یہ منافقوں کا کام ہے لیکن یہ لوگ ایسی حرکتیں کر کے مسلمانوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں، نفع نقصان کسی اور کے اختیار میں نہ سمجھیں ؛

اس کے بعد مسلمانوں کو سکھایا ہے کہ جب کوئی نیا آدمی آئے اور منتظمان مجلس حاضرین سے کہیں کہ اس کو جگہ دینے کے لیے تھوڑا تھوڑا سا کھسک جائیے یا وہ آنے والا خود یہ درخواست کرے تاکہ اس کے لیے بھی گنجائش نکل آئے تو حاضرین کو چاہیے کہ اس کے لیے جگہ نکالنے کو کچھ سرک جائیں اور اسے جگہ دیں۔ اس کے بدلے اللہ انہیں فراخی اور وسعت عطا فرمائے گا ؛

Marfat.com

آدابِ مجلس (ب)

وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ
اور جب کہا جائے اٹھ جاؤ پس اٹھ جاؤ بلند کردے گا
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ
اللہ ان کو جو ایمان لائے تم میں سے اور جنہیں
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
دیا گیا علم مرتبے اور اللہ اس کو جو
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
تم کرتے ہو جاننے والا ہے اے وہ لوگو
اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
جو ایمان لائے ہو جب چپکے سے بات کہو تم رسول سے پس پہلے دیدو
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ
پہلے اپنی بات کرنے سے کچھ صدقہ یہ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
بہتر ہے تمہارے لیے اور زیادہ پاکیزہ پس اگر نہ پاؤ تم
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ
اور جب کوئی کہے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ
ان کے لیے جو تم میں سے ایمان اور علم رکھتے ہیں ان کے
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
درجے بلند کردے گا اور اللہ کو خبر
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ہے جو تم کرتے ہو اے ایمان والو جب
اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
تم رسول کے کان میں بات کہنا چاہو تو اپنی بات کہنے
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ
سے پہلے کچھ خیرات کردو یہ تمہارے
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
حق میں بہت بہتر اور ستھرا ہے پھر اگر نہ پاؤ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾
تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مجلس میں اگر انتظام اور قاعدہ کا لحاظ نہ رکھا جائے تو وہ محض ایک بھیڑ بھاڑ کا حکم رکھتی ہے اس میں نہ کوئی کسی کی سن سکے گا نہ اپنی کہہ سکے گا اور سوا شور و شغب و غل غپاڑے کے کوئی کام کی بات نہ ہو سکے گی، اس لیے اس کے لیے قاعدہ مقرر کیا جا رہا ہے۔ اول تو یہ ہے کہ اس کا کوئی صدر مقرر ہو اور اس کے حکم کے مطابق چلایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے صدر خود آپ ہیں اور وہ وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر وحی ہوگی۔ کچھ لوگ آپ کی مجلس میں بدتمیزی کرتے تھے اس لیے ان کو حکم سنایا جا رہا ہے کہ مجلس میں آنے والے کو جگہ دو اور اگر جگہ نہ ہو اور کسی سے کہا جائے تو تم یہاں سے اٹھ جاؤ تو اسے فوراً اٹھ جانا چاہیے تاکہ دوسروں کو بھی آپ سے فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ ملے، بیکار جم کر بیٹھ جانا کوئی کام کی بات نہیں اس میں برا نہ ماننے کی کوئی بات نہیں، ایمان والے اور عالم لوگ اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور قانون کی پابندی عاجزی اور انکساری کے ساتھ فوراً کرتے ہیں اس فرمانبرداری کے عوض میں اللہ ان کے درجے بلند کرتا ہے اور اگر یہی لوگ اپنے مرتبہ و درجہ کا خود خیال کرنا شروع کر دیں اور اس بات میں بگڑنے لگیں کہ ہمیں اچھی جگہ کیوں نہ بٹھایا۔ یا ہم سے اٹھ جانے کو کیوں کہا تو پھر اللہ کے ہاں ان کی قدر نہ ہوگی۔

Marfat.com

آدابِ مجلس (ج)

ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں یہ بات نہ ہونی چاہیئے کہ لوگ اپنے لیے سب سے اچھی اور قریب کی جگہ پسند کریں اور وہاں جم کر بیٹھ جائیں اور نئے آنے والے کے لیے تھوڑا سا سرک کر جگہ نہ نکالیں اور اگر کوئی کہے صاحب ذرا ذرا سرک جائیے تاکہ نئے آنے والے بھی بیٹھ سکیں تو ناک بھوں چڑھائیں۔ یہ ایمان والوں اور عالموں کی شان نہ ہونی چاہیئے ورنہ وہ اللہ کے ہاں درجہ نہ پائیں گے۔ آگے اور بدتمیزی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ منافق اپنی بڑائی جتانے کو آنحضرت کے پاس پہنچ کر چپکے چپکے آپ کے کان میں باتیں کرتے تھے تاکہ لوگ سمجھیں کہ ان کو آپ کے ہاں بڑا مرتبہ حاصل ہے بعض نادان مسلمان بھی ان کے دیکھا دیکھی موقع تاک کر انہی جیسی حرکتیں کرنے لگتے اور آپ کے پاس پہنچ کر بہت دیر تک آپ کے کان میں کچھ کچھ کہتے رہتے۔ آپ لحاظ کی وجہ سے کسی سے کچھ نہ کہتے اور ان کو اس طرح باتیں کرنے دیتے۔ مگر اس سے ایک تو دوسروں کو آپ کے ارشادات سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ ملتا، دوسرے آپ بھی اگر اٹھنا چاہتے تو مروت کی وجہ سے نہ اٹھتے اس سے آپ کو تکلیف ہوتی۔ اس لیے اس آیت میں حکم دیا گیا کہ جو آپ کے پاس پہنچ کر کان میں بات کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ اللہ کے واسطے کچھ خیرات دے دیا کرے۔ منافق یہ حکم سنتے ہی بیٹھ رہے کیونکہ وہ اس کے لیے تیار نہ تھے کہ کچھ خرچ کر کے آپ سے اس طرح باتیں کریں۔ انہیں پیسہ اس سے زیادہ پیارا تھا۔ مخلص مسلمان فوراً سمجھ گئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح باتیں کرنا اللہ کو پسند نہیں۔ اس لیے یہ شرط لگائی ہے۔ جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا اسے اس شرط سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا۔ پھر بھی اس شرط کا عام اثر یہ ہوا کہ لوگ اس طرح بات کرنے سے سرک گئے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ ایمان والو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنی ہو تو پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو۔ اس سے ایک تو غریبوں کا کام چلے گا۔ دوسرے نیت کا خالص ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اسی لیے فرمایا ہے کہ خیرات کرنے سے تمہاری نیت پاک صاف ہو جائے گی اور خیالات نکھر کر اجلے ہو جائیں گے۔ ہاں اگر کسی کے پاس دینے کو نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے یہ حکم ہوتے ہی منافق تو اس لیے بیٹھ رہے کہ ان پر خیرات کرنا شاق گذرا اور مسلمان سمجھ گئے کہ اس طرح بات کرنے سے روکنا مقصود ہے۔ اس کے بعد آگے کی آیت میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا ؂

Marfat.com

حکم موقوف ہوگیا

ءَاَشْفَقْتُمْ - اَنْ - تُقَدِّمُوْا - بَيْنَ - يَدَيْ
کیا ڈر گئے تم کہ پہلے ادا کرو آگے
نَجْوٰىكُمْ - صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ - تَفْعَلُوْا
سرگوشی اپنی کے صدقے پس جب نہ کیا تم نے
وَتَابَ - اللّٰهُ - عَلَيْكُمْ - فَاَقِيْمُوا - الصَّلٰوةَ
اور عنایت کی اللہ نے تم پر پس قائم رکھو نماز
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ - وَاَطِيْعُوا - اللّٰهَ -
اور دیتے رہو زکوٰۃ اور کہا مانو اللہ کا ع (۱۳)
وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ - خَبِيْرٌ - بِمَا - تَعْمَلُوْنَ
اور اس کے رسول کا اور اللہ خبر رکھنے والا ہے اس کی جو تم کرتے ہو
اَلَمْ - تَرَ - اِلَى - الَّذِيْنَ - تَوَلَّوْا - قَوْمًا
کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان کے جو دوست بنے اس قوم کے
غَضِبَ - اللّٰهُ - عَلَيْهِمْ ؕ
کہ غضبناک ہوا اللہ ان پر

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
کیا تم ڈر گئے کہ کان کی بات سے پہلے
نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا
خیراتیں دیا کرو سو جب تم نے نہ کیا
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اور اللہ نے تم کو معاف کر دیا تو اب نماز قائم رکھو
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کے اور اس کے ع (۱۳)
وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ع ۲
رسول کے حکم پر چلو اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا
کیا تو نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو اس قوم کے دوست ہوئے
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ
ہیں جن پر اللہ کا غصہ ہوا

اَشْفَقْتُمْ ڈر گئے تم، ماضی کا صیغہ ہے اِشْفَاقٌ سے اس سے اسم فاعل مُشْفِقُوْنَ سورۃ المومنون میں گذر چکا ہے یعنی ڈرے تم ؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر چپکے سے کان میں بات کرنے کے لیے حکم ہوا کہ جسے اس طرح بات کرنی ہو وہ پہلے کچھ صدقہ ادا کرے اس حکم کے سنتے ہی سب نے آپ کے پاس آکر چپکے چپکے بات کرنی چھوڑ دی، منافقوں نے تو اس لیے کہ جیب سے نکال کر دوسروں کو دیتے تو ان کی جان نکلتی تھی، اور مسلمانوں نے اس لیے کہ یہ طریقہ بات کرنے کا اللہ کو پسند نہیں، اس لیے صدقہ کی شرط لگائی ہے بہرحال اس پر عام طور پر عمل کی نوبت نہ آئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم نے صدقہ کے ڈر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے چپکے بات کرنی چھوڑ دی حکم کا مقصد حاصل ہوگیا، آگے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط تم پر ہٹالی، اب تم مقررہ نمازیں باقاعدہ ادا کرتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری پر کمر باندھ لو اور خوب سمجھ لو کہ اللہ کو تمہارے سارے کاموں کی خبر ہے ؛ آگے ارشاد ہے کہ ان منافقوں کو ذرا دیکھنا انہوں نے یہود سے میل جول پیدا کیا ہے جن پر اللہ عزوجل نے اپنا غضب نازل کیا، کیا یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے انہیں کچھ فائدہ حاصل ہوگا ؛

Marfat.com

نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
نہ وہ تم میں ہیں اور نہ ان میں اور قسم کھاتے ہیں
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ
جھوٹ پر اور وہ جانتے ہیں تیار کر رکھا
اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ
اللہ نے ان کے واسطے عذاب سخت تحقیق برا ہے
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
جو ہیں وہ کرتے بنا رکھا ہے قسموں کو اپنی
جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ
ڈھال پس روکتے ہیں اللہ کی راہ سے پس ان کے لئے ہے
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
عذاب ذلیل کرنے والا ہرگز نہ فائدہ دیں گے انہیں
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
نہ وہ تم میں ہیں اور نہ ان میں ہیں اور جھوٹ بات پر
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ
قسمیں کھاتے ہیں اور ان کو خبر ہے اللہ نے
اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ
ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک برے کام
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
ہیں جو وہ کرتے ہیں اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر
جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ
رکھا ہے پھر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں سو ان کو ذلت
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
کا عذاب ہے نہ چھڑا سکیں گے انہیں ان
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ
کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ کے ہاتھ سے ذرا بھی۔

جُنَّةٌ (ڈھال۔ سپر) اس کا مادہ ج۔ن۔ن سے بہت سے الفاظ پہلے گذر چکے ہیں جن میں سے ہر ایک میں کسی نہ کسی طرح کے چھپانے اور ڈھانک لینے کے معنی ہیں جُنَّةٌ ڈھال کو کہتے ہیں، جو اپنے پیچھے چھپا کر چوٹ سے بچاتی ہے۔

ارشاد ہے کہ یہ منافق نہ مسلمان ہیں نہ یہودی کیونکہ پورے طور نہ ان میں شامل ہیں نہ ان میں۔ مسلمانوں کے آگے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور ستم یہ ہے کہ جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ دل سے وہ ان کے دشمن ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں۔ ان جھوٹی قسموں سے وہ ڈھال کا کام لیتے ہیں۔ کیونکہ جہاں مسلمانوں نے ان کو سزا دینی چاہی وہیں قسم کھا لی کہ ہم تو مسلمان ہیں اور سزا سے بچ گئے ادھر اسلام کے پردے میں چھپ کر چپکے چپکے لوگوں کو اللہ کے مقرر کیے ہوئے سیدھے راستہ پر آنے سے روکتے ہیں۔ اس پر ان کو ذلیل اور رسوا کرنے والا عذاب ملے گا۔ اس وقت جب کہ ان کا مال کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اولاد ہی کچھ کر سکے گی۔ یہ چیزیں شاید دنیا میں ان کے کچھ دن کام تو آئیں اللہ عزوجل کے ہاتھ سے انہیں ان میں سے کوئی چیز نہ چھڑا سکے گی۔

Marfat.com

شیطانی ٹولہ

اُولٰٓئِكَ - اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ - فِيْهَا -
وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ اسی میں

خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ - يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ - جَمِيْعًا -
سدا رہیں گے جس دن اٹھا کھڑا کرے گا اللہ سب کو

فَيَحْلِفُوْنَ - لَهٗ - كَمَا - يَحْلِفُوْنَ - لَكُمْ -
پس قسمیں کھائیں گے اس کے سامنے جیسا کہ قسمیں کھاتے ہیں تمہارے سامنے

وَيَحْسَبُوْنَ - اَنَّهُمْ - عَلٰى شَيْءٍ ۗ اَلَآ - اِنَّهُمْ - هُمُ
اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھی راہ پر ہیں خبردار تحقیق وہ وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ - عَلَيْهِمُ - الشَّيْطٰنُ
اصل جھوٹے ہیں غالب آگیا ہے ان پر شیطان

فَاَنْسٰهُمْ - ذِكْرَ - اللّٰهِ ۗ اُولٰٓئِكَ - حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۗ
پس بھلا دیا انہیں اللہ کا ذکر وہ لوگ شیطان کی ٹولی ہیں

اَلَآ - اِنَّ - حِزْبَ - الشَّيْطٰنِ - هُمُ - الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾
خبردار تحقیق ٹولی شیطان کی وہی ٹوٹے والے ہیں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
وہ لوگ دوزخ کے ہیں اور اسی میں

خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
پڑے رہیں گے جس دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ
پھر قسمیں کھائیں گے اس کے آگے جیسے تمہارے آگے کھاتے ہیں

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ۗ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ
اور خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ بھلی راہ پر ہیں سن رکھو وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ
ہیں اصل جھوٹے شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے پھر

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۗ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۗ
انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ لوگ ہیں شیطان کا لشکر

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾
سن رکھو شیطان کے لشکر ہی خراب ہوتے ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ : گھیرا ڈال لیا ہے ان کے گرد، ماضی کا صیغہ ہے اِسْتَحْوَاذٌ سے جس کا مادہ ح۔و۔ذ ہے حَوْذٌ کے معنی گھیر لینا حَاذَ گھیر لیا اِسْتَحْوَذَ (ہر طرف سے گھیر لیا قابو میں کر لیا حِزْبٌ (پارٹی۔ گروہ) یعنی وہ شیطان کے مرید اور اس کے طرفدار ہیں ؎

ارشاد ہے یہ لوگ جن کے لچھن اوپر بیان ہوئے دوزخ میں داخل ہوں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کے دن اللہ ان سب کو زندہ کر کے میدان حشر میں جمع کر دے گا اور ان سے پوچھے گا کہ تم نے مکاری اور چالبازی کیوں اختیار کی۔ وہ اپنی دنیا کی عادت کے مطابق اللہ کے آگے بھی قسم کھا جائیں گے جیسے وہ تمہارے آگے قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور ان کی اس قدر مت ماری گئی ہوگی کہ وہ سمجھیں گے کہ وہ کچھ مفید کام کر رہے ہیں اور اس سے ان کی جان آفت سے چھوٹ جائے گی۔ اچھی طرح سن لو کہ وہ جھوٹے اور مہا پاپی ہیں۔ وہ شیطان کے اڑنگے میں آگئے ہیں اور ان پر اس کا داؤ پورا پورا چل گیا ہے۔ اس نے انہیں پوری طرح اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ ان کا گروہ شیطانی گروہ ہے یاد رکھو شیطان کا گروہ کبھی پنپنے والا نہیں یہ انجام کار مارا جائے گا اور بری طرح منہ کی کھائے گا۔ اور جس پر یہ اترا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا ؎

Marfat.com

جیت اللہ ہی کی ہوگی

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ
تحقیق جن لوگوں نے مخالفت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی
اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ کَتَبَ اللّٰہُ
وہ لوگ ذلیل ترین لوگوں میں ہیں لکھ دیا اللہ نے
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ
البتہ ضرور غالب رہوں گا میں اور میرے رسول تحقیق اللہ قوت والا
عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ
زبردست ہے نہ پائے گا تو کسی قوم کو جو ایمان رکھتے ہیں
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ
اللہ پر اور دن پچھلے پر کہ دوستی کریں اس سے جو
حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ
خلاف چل رہا ہو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور اگرچہ ہوں وہ باپ ان کے
اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ؕ
یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبہ والے ان کے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ
جو لوگ اللہ کے اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں
اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ کَتَبَ اللّٰہُ
وہ سب سے بے قدر لوگوں میں ہیں اللہ لکھ چکا کہ
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ
میں غالب رہوں گا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے
عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ
زبردست تو کسی قوم کو جو اللہ پر اور پچھلے دن پر
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ
یقین رکھتے ہوں نہ پائے گا کہ دوستی کریں ایسوں
حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ
سے جو اللہ کے اور اس کے رسول کے مخالف ہوئے خواہ وہ
اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ؕ
ان کے اپنے باپ بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے ہوں

یُوَآدُّوْنَ (دوستی کریں) مضارع کا صیغہ ہے مُوَآدَّۃٌ سے جو و۔د۔د سے بنا ہے وُدٌّ کے معنی دلی محبت، گہرا میل جول عَشِیْرَۃٌ ایک باپ دادا کی اولاد۔

ارشاد ہے کہ جنہوں نے اللہ کا اور اس کے رسول کا کہا نہ مانا اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ کے خلاف چال چلن اختیار کیا وہ سب سے زیادہ ذلیل لوگوں میں سے ہیں گو ظاہر میں بڑھے چڑھے نظر آئیں تو کیا آخر ان کے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے اور آخرت میں تو ان کی وہ گت بنے گی کہ یاد ہی کریں گے اللہ نے لکھ دیا کہ انجام کار اللہ کی اور اس کے رسولوں کی فتح ہوگی اور جو ان کے خلاف چلے گا اور دشمنی کرے گا وہ منہ کی کھائے گا ۔

آگے ارشاد ہے کہ اے رسول جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے قیامت کا یقین کر لیا وہ لوگ کبھی ان لوگوں سے دوستی نہ کریں گے جو اللہ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتے اور اس طریقہ سے رہتے سہتے ہیں کہ گویا وہ کسی کو کچھ نہیں گردانتے اور مرنے کے بعد ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ ایمان والے ایسے لوگوں کو منہ نہیں لگاتے خواہ ان کے اپنے باپ بیٹے، بھائی اور جدی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ایسے جو کچھ نہ کر بیٹھیں وہ تھوڑا ہے کیونکہ اپنی خواہش ہی ان کا قانون ہے (گھڑی میں اولیاء گھڑی میں بھوت)

Marfat.com

ایمان داروں کا انعام

أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
وہ لوگ لکھ دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان
وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ
اور مدد کی ان کی ایک روح دے کر اپنی طرف سے اور داخل کرے گا
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
انہیں باغوں میں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے نہریں
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
ہمیشہ رہیں گے اس میں راضی ہوا اللہ ان سے
وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ
اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ لوگ ہیں اللہ کا گروہ
أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۲﴾ ع
سن رکھو تحقیق گروہ اللہ کا وہی فلاح پانے والے ہیں

أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے
وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ
اور ان کی اپنے غیب کے فیض سے مدد کی ہے اور ان کو اپنے
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا
وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے وہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں
أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۲﴾ ع
سنتا ہے جو اللہ کا گروہ ہے وہی مراد کو پہنچنے والا

ع ۳ ۲۹

كَتَبَ (لکھ دیا) ماضی ہے ک۔ت۔ب۔ كَتَبَ کے معنی لکھنا ہیں اور کسی چیز کے محفوظ کر دینے اور جما دینے کے بھی ہیں، یہاں یہی مراد ہے۔

ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور یقین کر لیا کہ آخرت آنے والی ہے اور قیامت قائم ہوگی اور ہر آدمی کے کاموں کی جو اس نے دنیا میں کیے جانچ پڑتال ہوگی ان کا ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ کو نہیں مانا اور قیامت کا انکار کر بیٹھے دوستی اور محبت کا رشتہ نہیں رہتا اور نہ وہ ان سے دلی میل جول اور قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے باپ، بیٹوں، بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں سے بھی کنارہ کش ہو جاتے ہیں، ہاں جہاں تک اپنے سے ہو سکتا ہے اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئیں۔ تاکہ ان کے کام درست ہو جائیں کیوں کہ ان کا مقصد انسان کی اصلاح ہوتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان اور یقین کو خوب مضبوطی سے بٹھا دیا ہے۔ ان کی دنیا بھی درست ہوگی اور وہ آخرت میں بھی چین سے رہیں گے۔ انہیں سرسبز باغ رہنے کو ملیں گے جن میں ہر طرف نہریں ہوں گی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں حزب اللہ کا خطاب حاصل ہے اور یہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوں گے اور مراد کو پہنچیں گے۔

Marfat.com

سُورت المجادلۃ کیا سکھاتی ہے

اس میں جاہلیت کی ایک رسم کو مٹایا گیا ہے اور اس میں اور سورۃ احزاب میں صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ زبان کے کہہ دینے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ ماں کہہ دینے سے بیوی ماں نہیں ہو جاتی اور کسی کو زبان سے بیٹا کہہ دینے سے وہ کہنے والے کا واقعی بیٹا نہیں ہو جاتا۔ اصلی رشتے زبانی باتوں سے نہیں بدلتے۔ ہاں بعض صورتوں میں فضول باتوں کا کچھ خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اس سورت میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ جو قانون اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں، ان سے باہر مت جاؤ اور اپنی دنیا کی زندگی اللہ کے مقرر کیے ہوئے قانون کی حد کے اندر رہ کر بسر کرو، پچھلے لوگوں کے حالات دیکھو۔ وہ اللہ کے قانون توڑ کر آخر کار برباد ہوئے۔ اگر تم نے بھی ایسا کیا تو تم بھی تباہ ہو کر رہو گے۔ دنیا میں اس خیال کو دل میں بٹھا کر زندگی بسر کرو کہ اللہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے خواہ تم اکیلے ہو یا بہت سے ہو، اللہ ہر وقت اور ہر جگہ تمہارے پاس موجود ہے اور جو کچھ تم باتیں کرتے ہو وہ سب جانتا ہے اگر تم اس بات کو سمجھتے ہو تو ایسی باتیں مت کرو جس سے وہ ناراض ہو۔ جو لوگ اسلام کو محض ایک ہنسی کھیل سمجھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی سے پیش آتے تھے ان کو بتایا گیا ہے کہ ہوش کی دعا کرو۔ فضول باتیں کر کے کیوں اپنی آخرت اور دنیا دونوں کا ناس کر رہے ہو۔

اس کے بعد مسلمانوں کو مجلس کے آداب سکھائے گئے ہیں۔ جب کوئی کسی مجلس میں جائے تو جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ اور یہ ہرگز نہ سمجھے کہ میں بڑا آدمی ہوں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ میرا اچھی طرح استقبال کریں اور سب سے آگے بٹھائیں، یہ فضول خیال ہے۔ جو بیٹھے ہیں وہ آنے والے کے لیے تھوڑا تھوڑا کھسک کر جگہ نکال دیں اور جو آیا ہے وہ اکڑ فوں چھوڑ کر جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے اور کسی آؤ بھگت کے انتظار میں نہ رہے۔ تواضع اختیار کرے، فرعونیت سے بھاگے۔ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کے مرتبے بڑھاتا ہے۔ خاص کر عالموں کو نہ چاہیئے کہ اس بات پر بگڑ جائیں کہ ان کی جیسی چاہیئے قدر نہ کی گئی اور خفا ہو کر چل دیں۔ عالم ایسی خفیف حرکتوں سے باز رہیں تو ان کے لیے اچھا ہے۔ اللہ ان کے مرتبے اس عجز و انکسار کی بدولت اور بڑھائے گا۔ آدمیوں کو دو گروہ میں تقسیم کر دیا گیا۔ شیطان والے اور اللہ والے۔ شیطان والے وہ ہیں جو ہمیشہ اللہ اور رسول کے مقرر کیے ہوئے راستے سے بھاگتے ہیں اور منکرین کے عارضی جاہ و جلال کے رعب میں آ کر ان کے بتائے ہوئے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ یہ لوگ ناکام ہوں گے۔ اللہ والے وہ ہیں جو اللہ کے مقرر کیے ہوئے طریقہ کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیاب ہوں گے۔

Marfat.com

سورۃ الحشر

(۵۹)

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی انسٹھویں سورت ہے اور مدینہ میں ہجرت کے چوتھے سال نازل ہوئی، اس میں تین رکوع ہیں۔ اس میں بنی نضیر پر چڑھائی کا ذکر ہے۔ یہ یہود کا ایک قبیلہ تھا جو مشرق کی طرف چند میل کے فاصلے پر اپنے مضبوط قلعوں میں رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو بنی نضیر نے آپؐ سے معاہدہ کیا تھا کہ ہم مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد نہ کریں گے۔ یہ بڑے مالدار تھے اور تعداد میں بہت تھے۔ غزوہ احد ۳ھ کے بعد یہ اپنے عہد و پیمان سے پھر گئے۔ کیونکہ اُحد میں مسلمانوں کا خاصا نقصان ہوا تھا، اس سے یہود سمجھے کہ مسلمان کمزور ہو گئے اور کعب بن اشرف ان کے سردار نے مکہ جا کر وہاں کے مشرکوں سے عہد کیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف مکہ والوں کا ساتھ دیں گے۔ ایک مرتبہ بنی نضیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دے کر بلایا اور قتل کرنے کا سامان کر لیا۔ ایک دفعہ آپؐ ایک دیوار کے نیچے ٹھہرے تھے انہوں نے اوپر سے چکی کا بھاری پاٹ آپ کے اوپر پھینک دیا۔ لیکن ہر دفعہ اللہ نے اپنے فضل سے آپ کو بچا لیا۔ اس لیے ان کو سزا دینے کی ضرورت پیش آئی۔ کعب بن اشرف غدار کو ایک مسلمان محمد بن مسلمہ نے ٹھکانے لگایا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا، اور انہوں نے تنگ ہو کر صلح چاہی۔ حکم ہوا کہ قلعہ خالی کر دو اور جہاں چاہتے ہو چلے جاؤ اور جو سامان اپنے ساتھ لے جا سکو لے جاؤ۔ جو باقی بچے اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک ہیں جس کو چاہیں دیں اس موقعہ پر بھی منافقوں نے ان یہودیوں سے ہمدردی دکھائی تھی اور ان سے کہہ رکھا تھا کہ مسلمان تم سے لڑے تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور مسلمانوں سے لڑیں گے اور تم کو جلاوطن کیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ وطن چھوڑ دیں گے۔ مگر جب بنی نضیر پر بپتا پڑی تو منافق نہ انؐ کے ساتھ ہو کر لڑے اور نہ جب انہیں وطن چھوڑنا پڑا ان کے ساتھ گئے۔ بنی نضیر مدینہ اور اس کے پاس کے اپنے قلعے خالی کر کے کچھ خیبر اور کچھ شام چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے املاک و سامان کے مالک بن گئے آپؐ نے یہ سب کچھ مہاجرین میں بانٹ دیا۔ اس طرح انصار کے سر سے مہاجرین کا بوجھ ہلکا ہو گیا اور انصار کے دو مفلس قبیلہ کو بھی اس میں سے مدد دی گئی۔ اس سورت میں انہی سب باتوں کا بیان ہے۔ بنی نضیر کا ان کی غداری کی وجہ سے مدینہ سے نکالا جانا، ان کے مال کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا، اس کی تقسیم، منافقوں کا رویہ اور ان کی بری عادتوں کی تشریح وغیرہ اس میں موجود ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو پرہیزگاری کی ہدایت اور آخرت کی زندگی کی تیاری اور اس کے لیے دنیا ہی میں ذخیرہ اکٹھا کرنے کی نصیحت ہے، پھر اللہ عزوجل کی صفات حمیدہ کے ذکر پر سورت کو ختم کر دیا گیا ہے اس سورۃ کی یہ آخری آیتیں آیۃ الکرسی، سورۃ الفاطر، سورۃ الحدید کی شروع کی آیتوں اور قل ھو اللہ احد کی طرح توحید کی خاص تعلیم دیتی ہیں ؛

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ مَدَنِیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰیَاتُهَا ۲۴، رکوعاتها ۳

بنی نضیر کا حشر

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمانوں میں اور جو ہے
فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ هُوَ
زمین میں اور وہ ہے زبردست حکمت والا وہی
الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
ہے جس نے نکالا ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کتاب
الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ
والوں میں سے ان کے گھروں سے پہلی بار نکالے جانے پر
مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا
نہیں گمان تھا تمہارا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے سوچا تھا
اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کہ وہ بچالیں گے انہیں ان کے قلعے اللہ سے
فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۫
پس آیا ان کے پاس اللہ اس جگہ سے کہ انہیں خیال تک نہ تھا

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا
اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور
فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ هُوَ
زمین میں ہے اور وہی ہے زبردست حکمت والا وہی
الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
ہے جس نے نکال دیا کتاب والوں کے منکروں کو
الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ
ان کے گھروں سے لشکر کے پہلے اجتماع پر
مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا
تم نے اٹکل نہ کی تھی کہ وہ نکلیں گے اور وہ خیال
اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کرتے تھے کہ انہیں ان کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے بچالیں گے
فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۫
پھر اللہ ان پر آ پہنچا جہاں سے انہیں خیال بھی نہ تھا

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وہ لوگ جو اہل کتاب میں سے کافر تھے اس سے مراد بنی نضیر ہیں جو یہودیوں کا بڑا مالدار اور جتھے والا قبیلہ تھا اور مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ان کے مضبوط قلعے تھے اَوَّلُ الْحَشْرِ (پہلی مڈبھیڑ یا پہلا دیس نکالا) اول کے معنی پہلا حشر کے معنی اکٹھا کرنا اور شہر بدر کرنا دونوں ہیں، پہلے معنی کے لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ مسلمان لشکر ان کے لیے پہلے ہی بار اکٹھا ہوا تو اسی سے وہ گھبرا گئے دوسری بار چڑھائی کی نوبت ہی نہ آئی۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے یہ مطلب ہوا کہ عرب سے یہ پہلا دیس نکالا تھا جو یہودیوں کو نصیب ہوا۔ اس میں وہ کچھ خیبر اور کچھ شام چلے گئے۔ دوسری بار دیس نکالا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ملا جب وہ خیبر سے بھی نکالے گئے اور سارے یہود و نصاریٰ کے ساتھ عرب سے نکل کر شام میں چلے گئے۔

ارشاد ہے کہ آسمان اور زمین میں جو چیز ہے اللہ کی پاکی کا اقرار کر رہی ہے اور درحقیقت تمام قوت اور دانائی اللہ ہی کے اندر ہے وہی ہے جس نے بنی نضیر کو پہلی بار یا پہلے ہی حملہ میں ان کے قلعوں سے نکال دیا تمہارے تو خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسی آسانی سے نکل جائیں گے ادھر ان کو یہ گھمنڈ تھا ان کے قلعہ ان کو عذاب الٰہی سے بچالیں گے لیکن یہ نہ سمجھے کہ اللہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دے گا اور وہ سارا ساز و سامان مکمل ہوتے ہوئے بھی بھاگ نکلیں گے۔

Marfat.com

نیا عذاب

وَ۔ قَذَفَ۔ فِیْ قُلُوْبِهِمُ۔ الرُّعْبَ۔ یُخْرِبُوْنَ
اور ڈال دی ان لوگوں کے دلوں میں دہشت خراب کرنے لگے
بُیُوْتَهُمْ۔ بِاَیْدِیْهِمْ۔ وَاَیْدِی۔ الْمُؤْمِنِیْنَ
گھر اپنے ہاتھوں سے اپنے اور ہاتھوں سے مسلمانوں کے
فَاعْتَبِرُوْا۔ یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ۝٢ وَلَوْلَآ۔ اَنْ
پس عبرت حاصل کرو اے آنکھوں والو اور اگر نہ ہوتا یہ کہ
كَتَبَ۔ اللّٰهُ۔ عَلَیْهِمُ۔ الْجَلَآءَ۔ لَعَذَّبَهُمْ
لکھ دیا تھا اللہ نے ان پر وطن سے نکلنا البتہ عذاب دیتا
فِی الدُّنْیَا ۖ وَلَهُمْ۔ فِی الْاٰخِرَةِ۔ عَذَابُ
انہیں دنیا میں اور ان کے لیے آخرت میں ہے عذاب
النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ۔ بِاَنَّهُمْ۔ شَآقُّوا۔ اللّٰهَ۔ وَرَسُوْلَهٗ
آگ کا یہ بوجہ اس کے کہ وہ خلاف چلے اللہ کے اور اس کے رسول کے
وَمَنْ یُّشَآقِّ۔ اللّٰهَ۔ فَاِنَّ۔ اللّٰهَ۔ شَدِیْدُ۔ الْعِقَابِ ۝٤
اور جو خلاف چلا اللہ کے پس تحقیق اللہ سخت سزا دینے والا ہے

وَقَذَفَ۔ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ
اور ڈال دیا ان کے دلوں میں رعب اجاڑنے لگے اپنے گھر
بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ
اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے
فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ۝٢ وَلَوْلَآ اَنْ
اے آنکھ والو عبرت پکڑو اور اگر یہ بات
كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ
نہ ہوتی کہ اللہ نے ان پر جلاوطن ہونا لکھ دیا تھا تو ان
فِی الدُّنْیَا ۖ وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ
کو دنیا میں عذاب دیتا اور آخرت میں ان کے لیے آگ کا
النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اس
وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٤
کے رسول کے اور جو اللہ کا مخالف ہوا تو اللہ کا عذاب سخت ہے۔

پہلی آیت میں ارشاد ہوا کہ بنی نضیر کو اپنی جماعت اور قوت پر ناز تھا، ان کے پاس مضبوط قلعے تھے مکہ کے مشرکوں سے ساز باز کر رکھی تھی، مدینہ کے منافقوں نے انہیں اکسا رکھا تھا۔ وہ مسلمانوں کے حملے سے بالکل نڈر تھے۔ لیکن اللہ کے پاس اپنے دشمنوں کے زیر کرنے کے بے شمار ذریعے ہیں۔ اس نے انہیں ایسی آفت میں پکڑا کہ جس کا انہیں سان گمان بھی نہ تھا اس آیت میں اس آفت کا بیان ہے ؛

ارشاد ہے کہ ہم نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا! ادھر تو اپنے سردار کعب بن اشرف کے قتل ہونے سے ان کا دم نکل گیا اور ادھر مسلمانوں نے اچانک ان کے قلعوں پر دھاوا بول دیا اور وہ سٹ پٹا گئے اور مکانوں کے دروازے اور تختے وغیرہ اکھاڑنے لگے تاکہ بھاگتے وقت جتنا سامان ہو سکے ساتھ لے جائیں۔ مسلمانوں نے بھی اس توڑ پھوڑ میں ان کا ہاتھ بٹایا اور ان کے گھر گرانے شروع کر دیئے تاکہ وہ رہ ہی نہ سکیں۔ کیونکہ ایسے غداروں کا نکل جانا ہی بہتر ہے۔ سمجھدار لوگوں کے لیے اس میں یہ سبق ہے کہ بدعہدی اور غداری کا نتیجہ خراب ہوتا ہے اور ظاہری اسباب پر بھروسا کرنا نادانی ہے۔ بہر حال جلاوطنی ان کی تقدیر میں تھی جو بچ گئے نہیں تو کچھ اور سزا ملتی اور بنی قریظہ کی طرح مارے جاتے لیکن آخرت کی سزا ان کی بدستور باقی ہے اور وہ آگ میں جھونکے جائیں گے یہ اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی سزا ہے یاد رکھو اللہ کا عذاب سخت ہے اور اس کے مخالفوں پر نازل ہوگا۔

Marfat.com

ضروریاتِ جنگ

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
جو کاٹی تم نے کوئی کھجور یا چھوڑ دیا اسے
قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
کھڑی اپنی جڑوں پر بس اللہ کے حکم سے تاکہ ذلیل
الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
کرے وہ نافرمانوں کو اور جو لوٹایا اللہ نے اپنے رسول پر
مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا
ان کا مال پس نہیں دوڑائے تم نے اس کے لیے کوئی گھوڑے اور
رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى
نہ اونٹ اور لیکن اللہ قابو دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس چیز
مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶
پر چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
جو کھجور کا درخت تم نے کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا
قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
رہنے دیا سو اللہ کے حکم سے اور تاکہ رسوا کرے
الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
نافرمانوں کو اور جو ان کا مال اللہ نے اپنے رسول کی
مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا
طرف منتقل کیا سو تم نے ان کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ
رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى
لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہے غلبہ
مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶
دیتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

لِيْنَةٌ (کھجور) یہ مدینہ کی ایک خاص قسم کی بڑھیا کھجور ہے عَجْوَۃٌ بھی کہتے ہیں اَوْجَفْتُمْ (دوڑایا تم نے) ماضی کا صیغہ ہے اِيْجَافٌ سے جس کا مادہ و۔ج۔ف ہے وَجْفٌ اور وَجِيْفٌ کے معنی زور زور سے ہلنے یا دھڑکنے کے ہیں اِيْجَافٌ گھوڑے کے زور سے دوڑانے کے لیے استعمال ہوتا ہے اَفَآءَ منتقل کیا۔ ماضی کا صیغہ ہے اِفَاءَۃٌ سے جو ف۔ی۔ء سے بنا ہے واپس کرنا لوٹانا جو مال بے لڑے بھڑے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے وہ فَیْءٌ ہے اور جو لڑائی کر کے حاصل ہو وہ غنیمت ہے کبھی دونوں کو بھی فَیْءٌ کہہ دیتے ہیں۔ رکاب اونٹوں کے ریوڑ کو کہتے ہیں اس کی جمع رکائب ہے خَیل گھوڑوں کے گلے کو کہتے ہیں

جب بنو نضیر اپنے قلعہ میں چھپ کر بیٹھ گئے اور مسلمانوں نے ہر طرف سے قلعوں کا محاصرہ کر لیا تو آپ نے اجازت دی کہ ان کے درخت کاٹو، اور باغ اجاڑو۔ اس پر کچھ کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ کافروں نے طعنہ دیا کہ مسلمانوں کو تو فساد سے منع کیا جاتا ہے، کیا پھل دار درختوں کا کاٹنا فساد نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! تم نے جو درخت کاٹے یا بدستور کھڑے رہنے دیئے وہ سب اللہ کے حکم کے مطابق تھا اور ان سے نافرمان غداروں کو ذلیل کرنا مقصود تھا تاکہ وہ طیش میں آ کر لڑنے کے لیے باہر نکلیں اور لڑائی کے لیے میدان بھی کسی قدر صاف ہو جائے ✦

آگے ارشاد ہے کہ بنو نضیر نے منقولہ مال اور غیر منقولہ املاک جائداد اور باغ وغیرہ تم سے لڑ بھڑ کر غنیم سے نہیں چھینے اس لیے وہ فَیْءٌ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جس طرح چاہیں عام لوگوں کے فائدہ کے لیے اس کی آمدنی خرچ کریں غنیمت غیر منقولہ کا بھی یہی حکم اور غنیمت منقولہ کا حکم سورۃ الانفال میں گذرا ✦

Marfat.com

کفّار کی جائداد کا حکم

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
جو مال بستیوں والوں کا اللہ اپنے رسول کی طرف منتقل کیا
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیم
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ
اور مسکین اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ تم میں سے
دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ
دولت مندوں کے بین دین میں نہ آ جائے اور رسول
اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا
جو تم کو دے وہ لے لو اور جس سے
نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ
منع کرے اسے چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ (۷)
بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس آیت میں اَفَآءَ لغوی معنی میں مستعمل ہے جس کے اندر غنیمت بھی شامل ہے لیکن یہاں جو حکم ہے وہ املاک غیر منقولہ کے لیے ہے جیسے زمین اور باغ۔ ارشاد ہے کہ جو مال بے لڑے بھڑے گاؤں والوں سے ہاتھ آئے خواہ کسی طرح کا ہو وہ اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے اس کا اور اسی طرح غنیمت غیر منقولہ کا یہ حکم ہے کہ اس کی آمدنی میں سے رسول یا آپ کے نائب حاکم آپ کے قرابتداروں کو خواہ وہ محتاج ہوں یا نہ ہوں دے سکتے ہیں اور عام یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ رفاہ عام کے کام بھی اس سے چلیں گے تاکہ سارے لوگوں کی مل جل کر ضروریات پوری ہوں یہ نہ ہو کہ وہ املاک مالداروں کے ہتھے چڑھ جائے اور انہی کے اندر لین دین وراثت وغیرہ کے ذریعے منتقل ہوتی رہے اور ضرورت مند منہ دیکھتے رہ جائیں اس میں سے جو کچھ رسول یا ان کا نائب و خلیفہ کسی کو دے دے وہ لے لے اور جس سے وہ روکے اس سے رک جائے۔ مسلمانوں کو ہر وقت اور ہر بات میں اللہ سے ڈر کر اس کی نافرمانی سے بچنا چاہیے ورنہ یاد رکھو اللہ کا عذاب سخت ہے سورہ الانفال میں بیان ہوا کہ جو اثاثہ منقولہ مثلاً روپیہ، پیسہ، ہتھیار وغیرہ دشمن سے لڑ کر چھینا جائے، اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہے اور باقی ان لشکریوں کا ہے۔ جنہوں نے اس لڑائی میں حصہ لیا اور جو مال بغیر لڑے ملے وہ سارے کا سارا اور نیز ان کی جائیداد غیر منقولہ خواہ لڑ کر ملے یا یونہی، وہ سب کا سب اللہ اور رسول کا ہے، ان کی آمدنی اس طرح خرچ ہوگی جیسے یہاں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ملک کی آمدنی کے مستحق

لِلْفُقَرَآءِ - الْمُهٰجِرِيْنَ - الَّذِيْنَ - اُخْرِجُوْا
واسطے ان مفلسوں کے جو ہجرت کر کے آئے جو دور کر دیئے گئے
مِنْ دِيَارِهِمْ - وَاَمْوَالِهِمْ - يَبْتَغُوْنَ - فَضْلًا
اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے تلاش کرتے ہیں فضل
مِّنَ اللّٰهِ - وَرِضْوَانًا - وَّيَنْصُرُوْنَ - اللّٰهَ -
اللہ کا اور خوشنودی اور مدد کرتے ہیں اللہ کی ج
وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ - هُمُ - الصّٰدِقُوْنَ ﴿٨﴾
اور اس کے رسول کی یہ لوگ یہی ہیں سچے
وَالَّذِيْنَ - تَبَوَّؤُ - الدَّارَ - وَالْاِيْمَانَ - مِنْ
اور واسطے ان کے جنہوں نے قرار پکڑا اس گھر میں اور ایمان میں ان
قَبْلِهِمْ - يُحِبُّوْنَ - مَنْ - هَاجَرَ - اِلَيْهِمْ - وَلَا
سے پہلے محبت کرتے ہیں اس سے جو ہجرت کر کے آیا ان کی طرف اور
يَجِدُوْنَ - فِيْ - صُدُوْرِهِمْ - حَاجَةً - مِّمَّآ - اُوْتُوْا
نہیں پاتے اپنے دلوں میں احتیاج اس چیز کی جو مہاجرین کو دی گئی

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا
یہ مال ان مفلس وطن چھوڑنے والوں کے لیے جو نکالے ہوئے آئے ہیں
مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
اپنے گھروں سے اور مال چھوڑ کر ڈھونڈھتے ہوئے اللہ
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ
کا فضل اور اس کی رضامندی اور اللہ کی اور اس کے رسول
وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿٨﴾
کی مدد کرنے کو یہی ہیں سچے لوگ
وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
اور ان لوگوں کے لیے جو ان سے پہلے اس گھر میں اور ایمان میں
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا
جگہ پکڑے ہوئے ہیں محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر ان کے پاس آئے
يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا
اور اپنے دل میں اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے تنگی نہیں پاتے۔

تَبَوَّءُوْا سے اٹھکانا بنانا ماضی کا صیغہ ہے تَبَوُّءٌ سے جس کا مادہ ب - و - ء ہے بَوْءٌ کے معنی لوٹنے کے ہیں تَبَوَّءَ ٹھہرنے اور لوٹنے کی جگہ مقرر کی۔ اس کا متعدی بَوَّأَ ہے یعنی کسی کو ٹھیرنے اور لوٹنے کی جگہ دی، اسی سے اسم ظرف مُبَوَّءٌ سورہ یونس میں گذرا حَاجَةً (جس چیز کی ضرورت ہو) ایسی چیز کسی کے پاس دیکھ کر اس کے خود لینے کی جو خواہش پیدا ہوتی ہے اسے رشک کہتے ہیں۔ اسی کے ساتھ اگر بدنیتی بھی ہو تو وہ حسد ہو جاتا ہے ؛

ارشاد ہے کہ یہ مال جو دشمن سے کسی طرح حاصل ہوا (لڑ کر یا بے لڑے اور طریقوں سے) اس میں مالداروں کا کوئی حق نہیں یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو مفلس ہیں جن کا گھر اور مال سب کچھ چھٹ گیا، اور دشمنوں نے انہیں خالی ہاتھ وطن سے نکل جانے پر مجبور کر دیا یہ لوگ اللہ کی فضل کی تلاش اور جستجو میں اللہ کی اور اس کے رسول کی مدد کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ یہ مہاجر ہیں۔ اب ان کی سچائی اور خلوص میں کچھ شک نہیں اور نیز ان کے لیے ہے جو شہر میں پہلے سے بستے ہیں اور مہاجروں کے آنے سے پہلے ہی دولت ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں، یہ انصار ہیں جو مہاجرین سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان بے گھر حاجتمندوں کو دیا جائے ان کے دل میں اس کے خود لینے کی خواہش نہیں پیدا ہوتی وہ رشک و حسد دونوں سے پاک ہیں ؛

Marfat.com

انصار کی خوبیاں

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
اور زیادہ عزیز رکھتے ہیں انہیں اپنی جانوں سے اور اگرچہ ہو ان کو
خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فاقہ اور جو بچا لیا گیا لالچ سے اپنے جی کے
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
پس وہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے اور ان لوگوں کیلئے
جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
جو آئے ان کے بعد اور کہتے ہیں اے رب ہمارے
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے پہل کی ہم سے ایمان لانے میں
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اور نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ان کی طرف سے جو
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
ایمان لائے اے رب ہمارے تحقیق تو شفیق مہربان ہے۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اپنے اوپر
خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
فاقہ ہو اور جو اپنے جی کے لالچ سے بچایا گیا
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ
پس وہ لوگ ہیں مراد پانے والے اور ان لوگوں
جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
کے واسطے جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے رب ہم کو
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان میں داخل
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
ہوئے اور ہمارے دل میں ایمان والوں سے بیر نہ رکھ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۱۰
اے رب تو ہی نرمی والا مہربان ہے۔

خَصَاصَةٌ (فقر، احتیاج) یعنی خود اپنی ضرورت۔ شُحٌّ (لالچ) یہ لفظ سورۃ النساء میں گذر چکا ہے غِلٌّ (بغض، کینہ)

ارشاد ہے کہ یہ انصار مہاجرین کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور خود بھوکے رہ کر انہیں کھلاتے ہیں ان کی ضرورتوں کو اپنی ضرورت پر مقدم سمجھتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنی خواہش، لالچ اور حرص کو دبا سکتے ہیں اور دل کی لگن پر قابو رکھ سکتے ہیں وہی لوگ کامیاب بختاور ہیں۔ بھلا لالچی اپنے سوا کسی اور کو پنپتے کب دیکھ سکتا ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ یہ مشترکہ کوشش سے حاصل کیا ہوا یا مفت ہاتھ لگا ہوا دشمن کا مال قیامت تک ان ضرورت مندوں کا حق ہے جو مذکورہ بالا لوگوں کے بعد دنیا میں آئے اور ان کے قدم بہ قدم چلے اور اپنے لیے مغفرت کی دعا کرتے وقت انہیں بھی یاد رکھا اور یوں کہتے رہے کہ اے رب ہمارے ہماری خطائیں معاف فرما اور ان کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا کر دنیا میں زندگی بسر کر گئے۔ اے اللہ ہمارے دل میں ان کی طرف سے کینہ اور بغض نہ پیدا کر۔ اے رب خطائیں اور لغزشیں کس سے نہیں ہوتیں لیکن تو بڑا شفقت والا اور رحم کرنے والا ہے انہیں اور ہمیں سب کو معاف فرما۔

Marfat.com

دولت کی تقسیم

جو لوگ دولت کے کمانے اور اس کی تقسیم میں یورپ والوں کا اتباع کر رہے ہیں اور ان کی اکنامکس (اقتصادیات) پر جان دے رہے ہیں اور اسے بڑی محنت سے حاصل کر رہے ہیں وہ ذرا گریبان میں منہ ڈالیں اور سوچیں کہ قرآن حکیم اس بارے میں کیا کہتا ہے اور پہلے مسلمانوں نے اس سے متعلق کیا وطیرہ اختیار کیا تھا۔ ان کی سمجھ میں آجائے گا کہ بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد اور مددگار یہ قرآن مجید اور اس کا اصلاح کردہ مذہب اسلام ہی ہے اور اس کے سوا سارے طریقے اپنے اپنے حلوے مانڈے کی خیر منانے کا ڈھونگ بن کر رہ گئے ہیں اور کچھ نہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہاری ساری قوتیں بدنی اور دماغی اللہ کی دی ہوئی ہیں، انہیں اپنی ضرورت کی چیزیں حاصل کرنے کے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شرع کے قوانین کے مطابق کام میں لاؤ۔ یہ قوانین قرآن حکیم میں موجود ہیں اور ان کے سمجھانے اور جاری کرنے کے لیے اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول اور نائب مقرر کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنا اور اسلامی زندگی کا نمونہ قائم کرنا آپ کی امت کا کام ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ جن چیزوں کی ہر انسان کو اپنی زندگی دنیا میں آرام اور آسائش سے بسر کرنے کے لیے ضرورت پڑتی ہے وہ کسی ایک شخص یا ایک جماعت کے پاس اس طرح جمع نہ ہو جانی چاہئیں کہ باقی لوگ ان سے محروم رہ جائیں۔ یہ نہ ہونا چاہیئے کہ کوئی آدمی یا چند آدمیوں کا جتھا ان کو دوسروں سے چھین کر اپنے قبضہ میں کر لے اور کہے کہ یہ دولت میں نے اپنی عقل اور تدبیر سے کمائی ہے، اس لیے مجھے اختیار ہے کہ اسے جس طرح چاہوں خرچ کروں یا روک رکھوں۔ دولت بظاہر ایک شخص کی محنت ہے لیکن دراصل اجتماعی قوت سے حاصل ہوتی ہے اس لیے ہر شخص کو اپنی محنت کا بدلہ اس میں سے اتنا ملنا چاہیئے کہ اس کی جائز ضرورتیں اٹکی نہ رہیں اور باقی کمائی بیت المال میں جمع ہونی چاہیئے۔ بیت المال کی نگرانی دیانت دار ایمان والوں کے ذمے ہے اور وہی اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں ان دیانت دار ایمان والوں کو اس کا انتظام کرنے کے لیے آگے آنا چاہیئے۔ اور ان کا آگے کرنا ساری امت کا فرض ہے۔ ہر شخص آپ سے آگے نہ بڑھے کہ میں ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لوں اور دوسروں پر حکومت کروں بلکہ آگے وہی بڑھے جسے لوگ اس قابل سمجھ کر آگے بڑھائیں۔

اسلام نے مسجدوں کے ذریعے سب کو مقررہ اوقات پر ایک جگہ جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔ اس لیے ہر شخص ہر ایک کے حالات سے اچھی طرح واقف رہ سکتا ہے اور ضرورت کے وقت سب سے اچھے شخص کو آگے بڑھانا آسان ہے۔ جو شخص اس بڑھانے سے آگے بڑھیں اور اپنے منہ میاں مٹھو بن کر چودھراہٹ نہ چاہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اللہ سے ڈر کر مسلمانوں کی کمائی ہوئی دولت کی تقسیم کا بندوبست کریں اور کسی فرد بشر کو احتیاج میں سسکتا ہوا نہ چھوڑیں۔

Marfat.com

منافقوں کا حال (۱)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ
کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو دھوکے باز ہیں کہتے ہیں
لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اپنے ان بھائیوں سے جو کافر ہوئے کتاب والوں میں سے
لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ
البتہ اگر تم نکالے گئے تو البتہ ہم نکلیں گے ساتھ تمہارے اور نہ کہا مانیں گے
فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ
تمہارے بارے میں کسی کا کبھی اور اگر لڑائی کی گئی تم سے
لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
البتہ مدد کریں گے ہم تمہاری اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ
وہ البتہ جھوٹے ہیں البتہ اگر وہ نکالے گئے تو نہ نکلیں گے
مَعَهُمْ ج
وہ ان کے ساتھ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ
کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دغا باز ہیں کہتے ہیں
لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اپنے بھائیوں سے جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے
لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ
اگر تمہیں کوئی نکال دے گا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے
فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ
معاملہ میں کبھی کسی کا کہا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی
لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ
جھوٹے ہیں اگر وہ نکالیں جائیں تو یہ ان کے ساتھ
مَعَهُمْ ج
نہ نکلیں گے

ان آیتوں میں منافقوں کا بیان ہے مسلمانوں کے وہاں پہنچنے سے پہلے ایک فرقہ مدینہ میں ایسا ہی تھا جو آپ سب پر بڑا بن کر رہنا چاہتا تھا۔ ان کا سردار عبداللہ بن اُبی تھا یہ اس کوشش میں تھا کہ میں سب پر حکم چلاؤں مدینہ میں جب اسلام پھیلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس مکہ کے مشرکوں سے تنگ آکر مع اپنے خاص لوگوں کے وہاں آگئے تو عبداللہ بن اُبی اور اس کے پیروکاروں کے ہوش جاتے رہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے کھلم کھلا دشمنی مناسب نہ سمجھی اور سمجھے کہ یہ اسلام کوئی دن کا کھیل ہے۔ اس سے کیوں بگاڑیں۔ چنانچہ وہ بظاہر مسلمان ہو گئے مگر چپکے چپکے مسلمانوں کے دشمنوں سے ساز باز کرتے رہے اور ان کی جڑ کھودنے میں لگے رہے لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ ان آیتوں میں ان لوگوں کا بیان ہے اور حقیقت ہے کہ اگر وحی کے ذریعہ ان کا پردہ فاش نہ ہوتا تو یہ پوشیدہ کانٹا بنے رہتے۔ ارشاد ہے کہ ان منافقوں نے بنی نضیر کے یہودیوں سے جو مسلمانوں کے کھلم کھلا دشمن تھے اور مکہ کے مشرکوں سے ساز باز رکھتے تھے۔ خفیہ معاہدہ کیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور اگر لڑائی ہوئی تو تمہارے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑیں گے۔

ارشاد ہے کہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ پرلے درجے کے فریبی اور جھوٹے ہیں اگر یہود نکالے گئے تو یہ دغا باز ان کے ساتھ نہ نکلیں گے

Marfat.com

منافقوں کا حال (ب)

وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ
اور البتہ اگر ان سے لڑائی ہوئی نہ مدد کریں گے ان کی اور البتہ اگر
نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
مدد کریں گے ان کی تو یقیناً پھریں گے پیٹھ پھر انہیں کہیں سے مدد نہ ملے گی
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ
یقیناً تمہارا سخت تر ڈر ہے ان کے دلوں میں
مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾
بہ نسبت اللہ کے یہ بوجہ اس کے کہ وہ لوگ ہیں ناسمجھ
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى
نہ لڑیں گے تم سے اکٹھے مگر گاؤں میں
مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ
جو قلعہ بند ہیں یا پیچھے سے دیواروں کے
بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ
لڑائی ان کی آپس میں سخت ہے

وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ
اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر
نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
مدد کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر کہیں مدد نہ پائیں گے
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ
البتہ ان کے دلوں میں تمہارا ڈر اللہ کے ڈر سے زیادہ
مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾
ہے یہ اس لیے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى
تم سے سب مل کر لڑ نہ سکیں گے مگر بستیوں کے کوٹ
مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ
میں یا دیواروں کی اوٹ میں
بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ
ان کی آپس میں لڑائی سخت ہے

قُرًی (گاؤں) قَرْیَۃٌ کی جمع ہے جُدُرٌ (دیواریں) جِدَارٌ کی جمع ہے۔ منافقوں کی بابت ارشاد ہو رہا ہے کہ یہ اول درجہ کے دغاباز اور جھوٹے ہیں، زبان سے تو یہودیوں سے اقرار کرتے ہیں، کہ اگر تمہیں دیس نکالا ملا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے لیکن ان کا ارادہ کبھی ان کے ساتھ نکلنے کا نہیں ہے اور نہ یہ کبھی ان کے ساتھ نکلیں گے اور اگر یہود سے مسلمان لڑے تو یہ یہودیوں کا ساتھ دے کر مسلمانوں سے لڑیں گے بھی نہیں اور نہ یہود کو مدد دیں گے اور اگر مدد دی بھی تو عین لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔ مسلمانوں سے لڑتے ان کا دم نکلتا ہے پھر ان کو خود بھی کہیں سے مدد نہ ملے گی۔ یہ ان کی مدد تو کیا کرتے۔ ان کے دل پر مسلمانوں کی بہادری کا سکہ بیٹھا ہوا ہے، یہ بے وقوف لوگ اللہ سے اتنا نہیں ڈرتے۔ جتنا مسلمانوں سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اتنی سمجھ ہی نہیں کہ اللہ کی قدرت کا اندازہ کریں، ورنہ پھر ظاہرداری اور کفر اختیار ہی نہ کرتے اور یہ کیا منکروں میں سے کسی میں بھی اتنی سکت نہیں کہ مسلمانوں کے سامنے دوبدو جنگ میں ٹھہر سکیں، ہاں آبادیوں کے اندر قلعہ میں چھپ کر یا دیواروں کی اوٹ میں سے اچانک وار کر سکتے ہیں، البتہ اگر ان کی آپس میں لڑائی ہو تو ایک دوسرے کے مقابلہ میں بڑی سختی سے لڑتے ہیں مگر مسلمانوں سے لڑتے ہوئے ڈرتے ہیں۔

Marfat.com

منافقوں کا حال (ج)

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ
گمان کرے تو انہیں اکٹھے حالانکہ دل ان کے الگ الگ ہیں یہ بوجہ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
اس کے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے جیسے بات ان لوگوں کی
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ
جو ان سے پہلے تھے ابھی ابھی چکھا انہوں نے برا نتیجہ کرتوتوں کا اپنے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ
اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک جیسے مثال شیطان کی
اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ
جب کہے وہ انسان سے کہ انکار کر دے پس جب اس نے انکار کر دیا
قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
تو کہے میں الگ ہوں تم سے تحقیق میں ڈرتا اللہ سارے جہان
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ
کے رب سے پس ہے انجام دونوں کا کہ دونوں آگ میں ہیں ع
خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾
ہمیشہ رہنے والے اس میں اور یہی ہے سزا بدکاروں کی

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ
تو سمجھے وہ اکٹھے ہیں حالانکہ دل ان کے جدا جدا ہو رہے ہیں یہ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
اس لیے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے جیسے ان لوگوں کا قصہ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ
جو ان سے پہلے قریب ہی ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے کام کی سزا
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ
پائی سو ان کے لیے دردناک عذاب ہے جیسے شیطان کا قصہ
اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ
جب وہ انسان سے کہے کہ منکر ہو جا جب وہ منکر ہو گیا
قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
تو کہے میں تجھ سے الگ ہوں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ
سارے جہان کا رب ہے پھر دونوں کا انجام یہی ہے کہ وہ دونوں ع
خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ ع ۲ ۵
آگ میں ہمیشہ رہیں اور گنہگاروں کی سزا یہی ہے

ارشاد ہے کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بڑا ایکا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ بیوقوف ہیں سمجھتے ہیں کہ ظاہری اتفاق سے کام نکل جائے گا۔ ان کا حال وہی ہوگا جیسا ابھی ان سے پہلے مکہ کے مشرکوں کا اور یہود بنی قینقاع کا ہوا۔ رمضان ۲ھ میں بدر کی لڑائی کے اندر مکہ کے مشرکوں کا تہس نہس ہو گیا اور اسی سال شوال میں بنی قینقاع کے یہود جلاوطن کیے گئے اور ان سب کے لیے آخرت کا دردناک عذاب ابھی باقی ہے۔ ان کا رویہ شیطان کا سا ہے کہ پہلے تو آدمی سے کہتا ہے کہ اللہ کا انکار کر دے اور جب وہ انکار کر دیتا ہے تو پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے کہ میرا تیرا کیا واسطہ میں سارے جہان کے رب اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں میں کون تو کون۔ یہ سب اس کی جھوٹی باتیں ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ شیطان اور جو اس کے بہکاوے میں آیا دونوں دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ برے کام کرنے والوں کا انجام آخرکار یہی ہوتا ہے۔

Marfat.com

مسلمانوں کا طرزِ عمل

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ
اے لوگو! جو ایمان لائے ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
ہر شخص کیا بھیج رہا ہے کل کے واسطے اور ڈرو اللہ سے
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا
تحقیق اللہ خبر رکھتا ہے اس کی جو تم کرتے ہو اور مت
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ ؕ
بنو مانند ان لوگوں کے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو پس بھلا دیا اللہ
اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾
نے ان کو خود کو وہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں
لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ
نہیں برابر ہوتے آگ والے اور جنت
الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾
والے جنت والے وہی ہیں جو مراد کو پہنچے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ
اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور چاہیے کہ ہر جی
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
دیکھ لے کیا بھیجا ہے کل کے واسطے اللہ سے ڈرتے رہو
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا
تحقیق اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو اور ان
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ ؕ
جیسے مت ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اللہ نے بھلا دیے
اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾
ان کے جی وہ لوگ وہی ہیں نافرمان
لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ
برابر نہیں دوزخ والے اور بہشت
الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾
والے بہشت والے جو ہیں وہی ہیں مراد پانے والے

غَدٌ (آنے والا کل) اصل میں غَدْوٌ ہے اس کی آخر کی واؤ گر گئی۔ یہاں اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

یہودیوں کے اور منافقوں کے طرزِ عمل کا ذکر ہو چکا ہے ان لوگوں کے ہتھکنڈے نہ دنیا ہی میں زیادہ دن چلیں گے اور نہ مرنے کے بعد ان کو چین اور آرام نصیب ہوگا۔ دنیا میں ان کا انجام وہی ہوگا جو پہلے نافرمان لوگوں کا ان سے پہلے اور ان کی آنکھوں کے سامنے بھی ہو چکا ہے آخرت کے لیے انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں اس لیے وہ کسی چیز کے مستحق نہ ہوں گے اور وہاں بھی انہیں کچھ نہ ملے گا۔

اس کے بعد ان آیتوں میں مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ انہیں دنیا میں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے تاکہ وہ یہاں بھی سب سے اونچے رہیں اور قیامت کے دن بھی ان کو آرام و اطمینان کی زندگی کا مژدہ سنایا جائے۔ ارشاد ہے کہ تم جو اللہ پر ایمان لا چکے ہو اللہ سے ڈر کر ان چیزوں سے بچتے رہو جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اس کے بعد یقین کر لو کہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور اس کے بعد قیامت آئے گی۔ تم دنیا میں ایسے کام کر رکھو جو وہاں کام آئیں اور اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمہارے سارے کاموں کی خبر رکھتا ہے۔ اے ایمان والو ان لوگوں جیسے مت بنو جو اللہ کو بھلا بیٹھے اور اس لیے اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا یہی لوگ اللہ کے بنائے ہوئے قانون توڑنے والے ہیں۔ یاد رکھو دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنتی ہی وہ لوگ ہیں جن کی ساری مرادیں بھر آئیں۔

Marfat.com

قرآن کی تاثیر

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
اگر نازل کرتے ہم یہ قرآن ایک پہاڑ پر

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
البتہ دیکھتا تو اسے دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے خوف

اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
سے اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں انہیں واسطے لوگوں کے

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
تاکہ وہ سوچیں وہ اللہ ہے جس کے سوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
کوئی معبود نہیں جاننے والا چھپے اور کھلے کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾
وہ بڑا مہربان رحم والا ہے

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
اگر ہم یہ قرآن ایک پہاڑ پر اتارتے

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
تو تو دیکھ لیتا کہ وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے

اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
ہم یہ مثالیں لوگوں کو سناتے ہیں

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
کہ وہ غور کریں وہ اللہ ہے جس

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جانتا ہے جو پوشیدہ ہے اور ظاہر ہے

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾
وہ ہے بڑا مہربان رحم والا

خَاشِعًا (انکسار کے ساتھ جھکنا) اس کا مادہ خ۔ش۔ع ہے خشوع کے معنی کسی سے دب کر اس کے سامنے سر جھکانا مُتَصَدِّعًا (پھٹ جانے والا) اسم فاعل ہے تَصَدُّع سے جس کا مادہ ص۔د۔ع صَدْعٌ کے معنی توڑ دینا۔ اس طرح کہ ٹکڑے جدا نہ ہوں تَصَدُّعٌ اس کا لازم ہے یعنی پھٹ جائے اس طرح کہ ٹکڑے الگ الگ نہ ہوں ؛

ارشاد ہے کہ اس قرآن حکیم میں جو باتیں بتائی جا رہی ہیں ان کے اندر سچائی اور حقانیت کی زبردست تاثیر پوشیدہ ہے کہ اگر وہ کچھ بھی ظاہر ہو جائے تو پہاڑ خوف سے لرزنے لگیں اور پھٹ جائیں اس بیان سے یہ مقصود ہے کہ انسان قرآن کی عظمت و شان کا اندازہ کر لے اور اس کی باتوں کو سوچے سمجھے یہاں تک کہ اس کے دل میں اس کا اثر ظاہر ہو اور وہ اس کی نصیحتوں سے جتنا فائدہ اٹھا سکتا ہے اٹھائے۔ اللہ عزوجل کا صحیح تصور اس کے دل میں قائم ہو اور وہ اس کا فرمانبردار بندہ بن جائے کیونکہ اسی پر اس کی دنیا اور آخرت کے سنورنے کا دارومدار ہے ؛

آگے اللہ کی عظمت و شان کا بیان ہے جس نے قرآن حکیم اتارا۔ ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ اس کے سوا کسی میں اس کی سی صفتیں نہیں ہو سکتیں، وہ چھپی اور کھلی ساری چیزوں کا علم رکھتا ہے اس کی رحمت بہت بڑی ہے، وہ ہر ایک پر مہربان ہے ؛

Marfat.com

اللہ کی صفتیں

هُوَ - اللّٰهُ - الَّذِيْ - لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے

الْقُدُّوْسُ - السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ - الْمُهَيْمِنُ - الْعَزِيْزُ
ہر عیب سے پاک ہر آفت سے سالم امان دینے والا پناہ میں لینے والا زبردست

الْجَبَّارُ - الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ - اللّٰهِ - عَمَّا
دباؤ والا بڑائی والا پاک ہے اللہ اس سے جسے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ - اللّٰهُ - الْخَالِقُ - الْبَارِئُ
وہ شریک کرتے ہیں وہ اللہ ہے بنانے والا ڈھالنے والا

الْمُصَوِّرُ - لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ
صورت کھینچنے والا اسی کے ہیں نام اچھے اچھے تسبیح کرتا ہے

لَهٗ - مَا - فِي السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ ۚ
اس کی جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ - الْعَزِيْزُ - الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع
اور وہی ہے زبردست حکمت والا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
وہ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ بادشاہ ہے

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
پاک ذات سب عیبوں سے سالم امان دینے والا پناہ میں لینے والا زبردست

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
دباؤ والا صاحب عظمت پاک ہے اللہ اس کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
شریک بتلانے سے وہ اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنے والا

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ
صورت کھینچنے والا اسی کے ہیں سب عمدہ نام پاکی بول رہا ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اس کی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع
اور وہ ہے زبردست حکمت والا

ان آیتوں میں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کی بزرگی عظمت اور بڑائی کا اندازہ اس کی ان صفتوں کو سامنے رکھ کر کرو۔ اس کی صفتیں تو ان گنت ہیں جو شمار میں آ ہی نہیں سکتیں لیکن تم ان صفتوں پر جو آگے بیان کی جا رہی ہیں غور کرو گے تو اس سے تمہیں اللہ کا صحیح تصور کرنے میں مدد ملے گی۔ پہلی آیت میں کہا گیا کہ فقط اللہ ہی معبود ہے اور کوئی معبود نہیں ہو سکتا۔ اس کو ہر چیز کا علم ہے خواہ وہ چھپی ہو یا کھلی، کوئی اسے دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے اس کی رحمت عام ہے وہ ہر ایک پر مہربان ہے اس آیت میں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، اس کی سب پر حکومت ہے، وہ ہر برائی اور عیب سے پاک ہے۔ اس کو کوئی آفت چھو بھی نہیں سکتی، وہی امان دینے والا، وہی پناہ دینے والا ہے قوت ساری اسی کے ہاتھ میں ہے، اس سے سب دبے ہوئے ہیں ساری بڑائی اسی میں ہے، اس کا کوئی شریک کہاں، وہ تو سب سے نرالا ہے۔ اسی نے پیدا کیا۔ اسی نے ہر ایک کے کل پرزے بٹھائے، اسی نے ہر ایک کی صورت بنائی، اچھے اچھے سارے نام اسی کے ہیں، زمین میں یا آسمانوں میں جو چیز بھی ہے اپنا حال دکھا کر اور زبان سے بھی اس کے پاک ہونے کا اقرار کرتی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور ہر چیز کی حقیقت سے خوب واقف ہے ؂

Marfat.com

سورۃ الحشر کے مضامین

یہ سورت مسلمانوں کو سکھاتی ہے کہ انسانی سوسائٹی کو ہر قسم کی برائیوں اور شرارتوں سے پاک صاف رکھنا مسلمانوں کا سب سے زیادہ ضروری فرض ہے۔ شریر لوگوں کو سمجھاؤ اور اگر وہ سمجھانے پر بھی شرارت سے باز نہ آئیں اور کھلم کھلا قول و قرار سے پھر جائیں تو پھر ضروری ہے کہ ان سے جنگ کی جائے، یہاں تک کہ بُرے لوگ دب جائیں۔ ان کے دب جانے کے بعد ان سے ملی ہوئی دولت زمین اور جائداد کے مالک مالدار لوگ بن کر نہیں بیٹھ سکتے بلکہ اس میں ہر ایک ضرورت مند کا حق ہے اس لیے اگرچہ اس کا اصل مالک تو اللہ ہے لیکن انتظامی حیثیت سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ اور اختیار میں ہیں۔ اب وہ اس کی آمدنی سے اپنے قرابت والوں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کی مدد کریں گے۔ ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ جو پہلے ہی دولتمند ہیں وہی اس پر بھی قبضہ جما بیٹھیں اور وہ انہی کے درمیان ہرتی پھرتی رہے اور جن کی محنت اور کوشش سے وہ حاصل ہوئی ہے منہ دیکھتے رہ جائیں ؂

مسلمان اس ہدایت پر چل کر اپنا مالی نظام درست کر سکتے ہیں اول تو ان کے حاکم دیانتدار اور قابل اعتبار ہونے چاہئیں۔ ان کو سمجھنا چاہیئے کہ ان کو امت کے سنبھالنے کے لیے وہی کرنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ آپ نے کبھی اپنے پاس پیسہ جمع نہیں کیا، جو آپ کو ملا وہ دوسروں کے ساتھ مل بانٹ کر کھایا۔ کبھی یہ نہ کہا کہ مفلسوں کو اللہ نے مفلس بنایا ہے لہٰذا انہیں چاہیئے کہ جو انہیں کوئی کچھ دے دے اسی پر صبر کر کے بیٹھ رہیں اور مالدار کو اللہ نے مال دیا ہے اس لیے وہ اس سے گلچھرے اڑائے۔ یہ آپ کا طریقہ نہیں اس لیے اسلام سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ اس نے جو کسی کو مالدار اور کسی کو مفلس بنایا اس میں آدمی کا امتحان ہے اور ہر ایک کے اوپر جو فرض ہے وہ کھول کر بیان کر دیا گیا ہے ؂

اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اپنا فرض اچھی طرح انجام دیتا ہے۔ امت کا فرض ہے کہ اپنا حاکم اسے بنائے یا تسلیم کرے جو نری باتیں بنا کر خوش کرنے والا نہ ہو بلکہ ہر شخص کی ضروریات کو بآسانی پورا کرنے پر کمر باندھ لے اور ملک کی آمدنی عوام کی حالت درست کرنے میں صرف کر دے اور آپ اس میں سے اتنا ہی لے جتنے میں اس کی ضروریات آسانی سے پوری ہو سکتی ہوں ؂

آج کل کے نظام ہائے حکومت جو دنیا میں رائج ہیں ان کے دعوے تو بڑے بڑے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ملک کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ ان ہی کے ہاتھ میں جاتا ہے جو حاکم بن بیٹھے ہیں حالانکہ رعایا کا اکثر حصہ ادنیٰ درجہ کی ضروریات زندگی سے بھی محروم ہے یہ لوگ بڑے دعوے کر کے حکومت سنبھالتے ہیں لیکن آگے چل کر بس یہی کرتے ہیں کہ اپنا گھر بھر لیں اور دوسروں سے کہیں کہ کماؤ اور ہمیں دو ؂

Marfat.com

سُورت حشر سے سبق

یہ سورت سکھاتی ہے کہ ایک سوسائٹی قائم کرو

۱ - اس سوسائٹی کی اجتماعی قوت ایسی ہونی چاہیے جس کے سامنے بُرے کام کرنے والے بے بس ہو جائیں اور کوئی شخص ایسا کام نہ کرنے پائے جس سے کوئی فساد کھڑا ہو اور آپس میں جھگڑے ہونے لگیں۔ یہ ایسی سوسائٹی ہو جائے گی تو اس کا رعب اور دبدبہ اتنا ہو گا کہ باہر کے لوگ بھی اس کے رعب میں آجائیں گے اور دشمنوں کے چھکے چھوٹ جائیں گے۔ جیسے یہود بنی نضیر جو کہ بڑے جتھے والے اور مالدار تھے۔ لیکن جب مسلمان جو ان کے مقابلہ میں بے سروسامان تھے اکٹھے ہو کر ان کے قلعوں پر چڑھ گئے تو ان پر ان کا اتنا رعب ہوا کہ بھاگتے ہی بن پڑی کیونکہ مسلمانوں کے پاس اتفاق کی قوت اتنی زبردست تھی جس کے آگے کوئی نہ ٹھہر سکتا تھا ۔

۲ - مسلمانوں کے آپس کے تعلقات کی بنا خلوص اور ہمدردی پر ہونی چاہیئے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ نفاق نہ برتیں۔ یہ نہ ہو کہ دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ۔ ہر ایک دوسرے کے لیے وہی چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے کسی کو کسی سے بڑھ کر رہنا اور اس کو دبا کر نہ رکھنا چاہیے۔ اگر کسی کے پاس کوئی چیز اوروں سے زیادہ ہو تو اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تیار رہنا چاہیئے ۔

۳ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے حاکم اور سردار ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ آپ کا حکم بجالانے کے لیے تیار رہے اور کبھی اس راستہ پر نہ چلے جس پر آپ نہ چلے ہوں، یا جس پر چلنے سے آپ نے منع فرمایا ہو۔ آپ کے بعد مسلمانوں کا پہلا فرض ہے کہ اپنا ایک سردار مقرر کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کا پابند ہو اور سب اس کی فرمانبرداری کریں اور اس کی فرمانبرداری اور خیر خواہی پر ہر وقت تلے رہیں۔ اس سردار کو چاہیئے کہ امت کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ کر کے تمام امت کے حالات درست کرے اپنے ہی قدح کی خیر نہ منائے بلکہ ہر ایک کو اس کے مناسب کام میں لگائے اور کام کرنے والوں کی محنت سے جو حاصل ہو اس سے ان کے آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا بندوبست کرے۔ اپنی ضرورتیں کم کرے اور سب کے ساتھ اسی طرح رہے جیسے اور رہتے ہیں۔

۴ - آدمیوں کے کام جب درست ہونگے جب وہ اللہ کو مان کر اس کے حکموں پر چلیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا طریقہ اختیار کریں گے۔

۵ - قیامت پر ایمان لائے بغیر انسان کے کام درست نہیں ہو سکتے۔ خوب سمجھ لو کہ مرنے کے بعد اچھوں کو جزا اور بروں کو سزا ملے گی

۶ - اللہ پر ایمان اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل، قیامت کا یقین یہ تین چیزیں ہیں جن کے بغیر انسان اصلی کامیابی کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ ظاہری دھوم دھڑکا صرف ایک عارضی چیز ہے۔ موت ایک دن گلا آدبے گی اور آخر کار اللہ عزوجل سے پالا پڑے گا ۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی ساٹھویں سورت ہے اس کے دو رکوع ہیں اور ہجرت کے آٹھویں سال مدینہ میں نازل ہوئی۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ مسلمان اور مکہ کے کافروں کے درمیان حدیبیہ کی صلح ہوئے دو سال گذر چکے تھے صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہوئی اور دو سال تک ان شرطوں پر جو صلح کے وقت ٹھہری تھیں دونوں طرف سے برابر عمل ہوتا رہا۔ ان کے رُو سے جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ آتا آپ اسے پھر مکہ کے کافروں کے حوالہ کر دیتے اور جو مسلمان مرتد ہو کر مکہ والوں میں چلا جاتا تو مکہ والے اسے مسلمانوں کو واپس نہ دیتے۔ اسی زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام قبول کر کے مکہ سے مدینہ چلی آئیں۔ چونکہ شرطوں میں عورتوں کے واپس کرنے کا صراحتاً کوئی ذکر نہ تھا اور واپس بھیجنے میں بڑی قباحت تھی اس لیے آپ نے انہیں واپس نہ بھیجا۔ قریش کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ عورتیں بھی شرط میں داخل ہیں لہٰذا واپس کی جائیں۔ ظاہر ہے واپس کفار میں جا کر ان کی بُری گت بنتی۔ اس لیے اس سورت کے آخری حصہ میں اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیا گیا کہ مسلمان ہو کر جو عورت گھر چھوڑ کر تمہارے اندر آجائے وہ اپنے کافر خاوند کے نکاح سے باہر ہو گئی، اب جو مسلمان اس سے نکاح کرے وہ اس کے پہلے کافر خاوند کو ہرجانہ کے طور پر وہ روپیہ ادا کرے جو اس نے اس بیوی پر خرچ کیا تھا۔ اسی طرح اگر کوئی مسلمان عورت کفر اختیار کر کے کافروں میں جا ملے تو کافر اسے واپس نہ بھیجیں۔ مگر اس سے شادی کرنے والا اس کے پہلے مسلمان خاوند کو ہرجانہ میں اتنا روپیہ دے جو وہ اس پر خرچ کر چکا ہے۔ مسلمانوں نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا مگر کفار نے روپیہ دینے سے انکار کر دیا اور حکم نہ مانا۔ لیکن عورتوں کی واپسی پر اصرار چھوڑ دیا۔ صلح کے دو سال بخیریت گذر گئے دو سال بعد ۸ھ میں مکہ کے کافروں نے صلح کو کھلم کھلا توڑ ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ کہا لیکن خفیہ طور پر مکہ دھاوا کرنے کی تیاری کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ مکہ والوں کو اس کی خبر نہ پہنچنے پائے ورنہ پھر لڑائی ہو گی اور حرم مکہ میں خونریزی کرنی پڑے گی ایک مسلمان حاطب بن ابی بلتعہ رضؓ نے اپنی بیوی بچوں کو جو مکہ میں رہ گئے تھے بچانے کے لیے قریش کو ایک خفیہ خط لکھا اور اس میں کہا کہ آنحضرتؐ بڑی دل لشکر لے کر مکہ پر چڑھائی کرنے ہی والے ہیں اور اللہ ان کی ضرور مدد کرے گا۔ تم سے جو ہو سکے کر لو اور ایک عورت کے ہاتھ خط مکہ روانہ کر دیا۔ آپ کو بذریعہ وحی اطلاع ہوئی اور آپؐ نے حضرت علی رضؓ اور چند صحابہ کو اس عورت کے پیچھے بھیجا اور وہ اس سے وہ خط چھین لائے۔ حاطب رضؓ سے باز پرس ہوئی تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اکیلا ہوں، میں نے سوچا کہ اس طرح میرے بال بچے کافروں کے ہاتھ سے بچ جائیں اور فتح تو آپؐ کی بہر حال ہو ہی جائے گی۔ آپؐ نے اس کا قصور معاف کیا۔ سورت کے پہلے حصہ میں اس کی بابت بھی ہدایتیں ہیں ؛

Marfat.com

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رکوعات ۲۔ آیاتہا ۱۳

ترکِ موالات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ
اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مت بناؤ میرے دشمن کو

وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ
اور اپنے دشمن کو دوست کہ پیغام بھیجو تم ان کی طرف

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ
خیر خواہی سے حالانکہ تحقیق انکار کر چکے وہ اس کا جو آیا تمہارے پاس

مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ
سچائی بھا دین نکالتے ہوئے رسول کو اور تم کو

اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اس لیے کہ تم ایمان لائے اللہ پر جو تمہارا رب ہے اگر تم ہو

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ
نکلے لڑنے کو میری راہ میں اور ڈھونڈنے میری

مَرْضَاتِيْ ۚ
رضامندی (تو ایسا مت کرو)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ
اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور

وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ
اپنے دشمنوں کو دوست کہ پیغام بھیجو تم انہیں

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ
دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہوئے ہیں اس سے جو تمہارے پاس

مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ
آیا سچا دین نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو

اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اس لیے کہ تم اللہ کو مانتے ہو جو تمہارا رب ہے اگر تم

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ
میری راہ میں لڑنے کو اور میری رضامندی طلب

مَرْضَاتِيْ ۚ
کرنے کو نکلے ہو۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے اس کو قبول نہ کیا اور الٹے آپ کے دشمن ہو گئے یہ قبیلہ قریش کے لوگ تھے اور آپ ان کے سب سے اونچے گھرانے میں تھے۔ انہوں نے اتنی سختی کی کہ آپ کو آپ کے ساتھیوں کو جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا مکہ سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد آپس میں لڑائی شروع ہو گئی جو صلح حدیبیہ پر ختم ہوئی قریش نے دو سال بعد صلح توڑ ڈالی اور پھر لڑائی شروع ہو گئی آپ چاہتے تھے کہ خون خرابہ نہ ہو اور مسلمان اچانک جا کر مکہ پر قبضہ کر لیں ایک آدمی نے کسی اپنی مصلحت کی بنا پر قریش کو آپ کے ارادہ کی اطلاع دی، خط پکڑا گیا اور آپ نے لکھنے والے کو معافی دے دی۔ اس کی بابت اس سورت میں ہدایت کی گئی ہے کہ جب لڑائی چھڑ جائے تو دشمن کی خیر خواہی کسی مسلمان کے لیے زیبا نہیں اور دشمن بھی ایسا جو اللہ کا اور تمہارا دونوں کا دشمن ہے اور جس نے جھگڑے کی بنیاد مذہب کو بنایا ہے اور اللہ پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے تم کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر سے نکل جانے پر مجبور کیا۔ ارشاد ہے کہ پس اگر تم میری خاطر لڑنے کے لیے نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو تو ایسے دشمن سے جو مذہب کی خاطر تم سے دشمنی اور بیر رکھتا ہے لڑائی کے زمانہ میں تعلقات منقطع کر لو۔ کیونکہ مذہب کو لڑائی کا سبب بنانا انسان کا سب سے بڑا جرم ہے اس لیے جب تک انہیں سیدھا نہ کر لو ان سے ہمدردی کے کوئی معنی نہیں ۔

Marfat.com

ان کی دشمنی معمولی نہیں

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ
چھپا کر پیغام بھیجتے ہو تم ان کی طرف دوستی کے حالانکہ میں خوب جانتا ہوں
بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ
جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی
يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ
کرے یہ تم میں سے پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھے
السَّبِيْلِ ۝۱ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ
راستے سے اگر پکڑ لیں وہ تمہیں تب بھی رہیں گے تمہارے
اَعْدَاۗءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
دشمن اور کھولیں گے تمہارے اوپر اپنے ہاتھ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا لَوْ
اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ اور چاہیں گے کہ کسی طرح
تَكْفُرُوْنَ ۝۲ ۭ
تم بھی کافر ہو جاؤ

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ
تم ان کو دوستی کے پیغام چھپا کر بھیجتے ہو اور مجھ کو خوب معلوم
بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ
ہے جو تم نے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو کوئی
يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ
تم میں سے یہ کام کرے تو وہ بھول گیا سیدھی
السَّبِيْلِ ۝۱ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ
راہ اگر تم ان کے ہاتھ آجاؤ تو تمہارے
اَعْدَاۗءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
دشمن ہو جائیں اور تم پر اپنے ہاتھ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا لَوْ
اور زبانیں چلائیں برائی کے ساتھ اور چاہیں کہ کسی طرح
تَكْفُرُوْنَ ۝۲ ۭ
تم بھی منکر ہو جاؤ

ارشاد ہے کہ تم ان کی طرف دوستی کے پیغام چھپا کر بھیجتے ہو اور سمجھتے ہو کہ کسی کو معلوم نہ ہوگا حالانکہ میں خوب جانتا ہوں، جو تم چھپا کر کرتے ہو اور جو تم کھلم کھلا کرتے ہو۔ جو ان کی طرف خفیہ دوستی کا پیغام بھیجتا ہے وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہے ان کا تو یہ حال ہے کہ اگر بالفرض وہ تمہیں زیر کر لیں اور تم پر قابو پا جائیں تو پھر بھی دشمنی نہ چھوڑیں حالانکہ جب دشمن ہار مان گیا تو پھر اس سے دشمنی کرنا اور ستانا بھلے مانسوں کا کام نہیں۔ لیکن ان کا اس قدر سر پھرا ہوا ہے کہ ہتھیار ڈال دو تب بھی یہ تم پر ہاتھ اور زبان چلانا نہ چھوڑیں گے اور تمہیں بُری طرح ستائیں گے کیونکہ ان کے دل میں یہ خناس سمایا ہوا ہے کہ تم نے ان کا پرانا دین کیوں بدلا۔ ان کا دل تو یہ چاہتا ہے کہ تم بھی کسی طرح اسلام کا انکار کر دو اور انہی کا مذہب پھر اختیار کرو۔

یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمان کسی سے اس لیے نہیں لڑتے کہ زبردستی لوگوں کو مسلمان بنائیں بلکہ اس لیے لڑتے ہیں کہ دنیا میں سب صلح پسند لوگوں کے ساتھ مل کر رہیں اور ایسا ماحول پیدا کریں کہ جس میں سوچ سمجھ کر جس کا جسے جی چاہے وہی مذہب اختیار کرے اور کوئی اپنا مذہب زبردستی دوسروں پر نہ ٹھونسے اور نہ مذہب پھیلانے کے لیے لڑے۔

Marfat.com

ابراہیمی طریقہ

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ
ہرگز نہ نفع دیں گے تمہیں کنبہ والے تمہارے اور نہ کام آئے گی اولاد تمہاری
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اللہ تمہارے درمیان اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ
اس کو جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے تحقیق ہے تمہارے
لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
لیے چلنے کا طریقہ اچھا ابراہیم میں
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ
اور جو لوگ ساتھ تھے اس کے جبکہ کہہ دیا اپنی قوم سے
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ
تحقیق ہم بے لاگ ہیں تم سے اور ان سے جنہیں تم پوجتے ہو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز
اللہ کے سوا

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ
ہرگز کام نہ آئیں گے تمہارے کنبہ والے اور نہ تمہاری اولاد
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
قیامت کے دن وہ تم میں فیصلہ کرے گا اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ
دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو تم کو
لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
ابراہیم کی اچھی چال چلنی چاہیے
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ
اور ان کی جو ان کے ساتھ تھے جب انہوں نے اپنی قوم
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ
سے کہہ دیا کہ ہم تم سے الگ ہیں اور ان سے جنہیں تم پوجتے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز
ہو اللہ کے سوا

چونکہ حاطب بن بلتعہ نے اپنی صفائی میں یہ عذر پیش کیا تھا کہ میرے بال بچے قریش مکہ کے درمیان رہ گئے ہیں اس لیے میں نے یہ سوچا کہ ان کی خیر خواہی جتاؤں گا تو وہ اس کے بدلے میرے بیوی بچوں کی حفاظت کریں گے اور یہ میں جانتا ہوں کہ فتح بہر حال آپ کی ہو گی میرے اطلاع دینے نہ دینے سے حرج واقع نہ ہو گا۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ تمہاری آل اولاد قیامت میں تمہارے کچھ کام نہ آئے گی وہاں تو تم سب کا فیصلہ اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے اور وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ان کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ وہاں نہ کنبہ والوں کی کچھ چلے گی اور نہ اولاد کچھ کام دے گی۔ وہاں تو انہی کا کام بنے گا جنہوں نے دنیا میں اللہ کی اطاعت کر کے اس کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کر لی ہو گی۔ تمہیں سر بسر ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے طریقہ پر چلنا چاہیے۔ انہوں نے جب اسلام اختیار کر لیا تو منکروں سے موقع پر صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان بتوں سے جنہیں تم نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا ہے بالکل بیزار ہیں۔ ہمیں ان سے اور جب تک تم ان کی پوجا کرتے رہو گے تو تم سے بھی کوئی سروکار نہیں۔ ہم اور تم اور ✤

موافقہ ۱۶ السماء ۱۷ الارض علی القبلہ ۱۲

مذہبی جھگڑا ختم نہیں ہوسکتا

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
ہم تم سے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی

وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
اور بیر کھل پڑا ہے ہمیشہ کو یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ پر یقین لاؤ

وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
مگر ابراہیم کا قول اپنے باپ سے

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ
کہ میں تیرے لیے معافی مانگوں گا اور اللہ کے ہاتھ سے میں

مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا
تیرے نفع کی کسی چیز کا مالک نہیں اے ہمارے رب ہم تجھ پر بھروسہ

وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴
کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور سب کو تیری طرف پھر آنا ہے۔

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
ہم تم سے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی

وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
اور بیر ہمیشہ کے لیے یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم اللہ

وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
اکیلے پر ہاں اتنا ضرور کہا ابراہیم نے اپنے باپ سے

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ
البتہ مغفرت طلب کروں گا تیرے لیے اور نہیں مالک ہوں میں تیرے لیے

مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا
اللہ سے کوئی چیز دلوانے کا اے رب ہمارے تجھی پر بھروسہ کیا ہم نے

وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴
اور تیری ہی طرف رجوع کیا ہم نے اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے

ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے طریقہ سے نفرت کرتے ہیں اور چونکہ تم نے مذہب کو جھگڑے کی بنیاد ٹھہرایا اس لیے ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بیزاری پیدا ہوگئی۔ اب تو جب ہی ملاپ ہوسکتا ہے جب تم فقط ایک اللہ وحدہ لاشریک لہٗ پر ایمان لاؤ۔ ہاں ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے اتنا ضرور کہا کہ میں اللہ سے تیرے لیے معافی مانگوں گا۔ لیکن یہ میرے بس کی بات نہیں کہ میں اللہ کی جناب سے کوئی چیز تجھے ایسی دلوا سکوں جو تیرے کام آئے۔ اتنا کہہ کر وہ اپنی قوم کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور پھر ان کی طرف منہ نہیں کیا اور اللہ عزوجل سے دعا کی کہ اے ہمارے رب ہمارا سہارا اب تو ہی ہے، ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور بہرحال آخر کار سب کو تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اس آیت میں اشارہ ہے کہ نبیوں کا کہنا نہ ماننے والوں نے بات یہیں تک نہ رکھی کہ نہ مانا تھا تو چپ چاپ بیٹھ جاتے، انہوں نے یہ ستم کیا کہ نبیوں کے اور ان کے ماننے والوں کے دشمن ہوگئے اور ان کو ستانا شروع کر دیا اور لوگوں کو ان کا کہنا ماننے سے روکنے لگے۔ یہ بات قابلِ برداشت نہیں ہوسکتی، کیوں کہ اس میں انسان کی ضمیر کی آزادی پر ضرب پڑتی ہے۔

Marfat.com

یہی تم بھی کرو

رَبَّنَا - لَا تَجْعَلْنَا - فِتْنَةً - لِّلَّذِيْنَ
اے رب ہمارے مت کر ہمیں ذریعہ آزمائش واسطے ان کے جو
كَفَرُوْا - وَاغْفِرْ لَنَا - رَبَّنَا - اِنَّكَ
کافر ہوئے اور بخش دے ہمیں اے رب ہمارے تحقیق تو
اَنْتَ - الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ - كَانَ
تو ہی ہے زبردست حکمت والا البتہ تحقیق ہے
لَكُمْ - فِيْهِمْ - اُسْوَةٌ - حَسَنَةٌ - لِّمَنْ - كَانَ
تمہارے لیے ان لوگوں میں نمونہ اچھا واسطے اس کے جو ہے
يَرْجُوا - اللّٰهَ - وَالْيَوْمَ - الْاٰخِرَ - وَمَنْ
امید رکھتا اللہ کی اور روز آخرت کی اور جو منہ
يَّتَوَلَّ - فَاِنَّ - اللّٰهَ - هُوَ - الْغَنِيُّ
پھیرے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پرواہ
الْحَمِيْدُ ⑥
خوبیوں والا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
اے رب ہمارے مت جانچ ہم پر کافروں کو اور
كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ
ہم کو معاف کر دے اے رب ہمارے
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ
تو ہی ہے زبردست حکمت والا البتہ تم کو
لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
ان کی بھلی چال چلنی چاہیئے جو کوئی اللہ کی اور
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ
پچھلے دن کی امید رکھتا ہے اور جو
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ
کوئی منہ پھیرے تو اللہ وہی ہے بے پرواہ
الْحَمِيْدُ ⑥
سب تعریفوں والا

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا بیان ہو رہا ہے کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو دیکھا کہ وہ اللہ سے منہ موڑ کر بتوں کو پوجتے ہیں اور انہیں سے مراد طلب کرتے ہیں۔ تو انہوں نے قوم سے تعلق بالکل قطع کر لیا اور اللہ سے دعا کی کہ ہم نے سب کو چھوڑ کر تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ اے رب ہمیں کافروں کے نرغے سے نکال کہ وہ ہمیں ایذا نہ دے سکیں اور تختۂ مشق نہ بنا سکیں۔ ہماری خطائیں بخش دے، بیشک تو سب سے بڑھ کر قوت والا ہے، سب کی حقیقت سے واقف ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ اے اسلام پر چلنے والو تم میں سے جس کی آس اللہ سے لگی ہوئی ہو اور آخرت میں اپنی بھلائی چاہتا ہو تو اس کو یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے اختیار کیا اس کو چاہیئے کہ وہ ان لوگوں سے جو مذہب کی بنا پر ان سے عناد کرتے ہوں کوئی تعلق نہ رکھیں جب تک کہ وہ مذہبی آزادی کو تسلیم نہ کر لیں اور انسانیت کے اصول پر مل جل کر رہنے کے لیے تیار نہ ہوں۔ ہاں جو اللہ کا اور آخرت کا منکر ہے تو وہ جانے اور اس کا کام۔ اللہ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ وہی بہرحال سب خوبیوں کا مالک ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔

Marfat.com

یہ جھگڑا تھوڑے دن کا ہے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
امید ہے کہ کردے وہ درمیان تمہارے اور درمیان
الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ
ان کے کہ عداوت ہے تمہاری جن سے دوستی اور اللہ
قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ لَا يَنْهٰكُمُ
قدرت والا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نہیں روکتا تمہیں
اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
اللہ ان لوگوں سے جو نہیں لڑے تم سے
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ
دین کے بارے میں اور نہیں نکالا تمہیں سے
دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۚ
تمہارے گھروں کہ نیکی کرو تم ان سے اور انصاف کرو ان کے ساتھ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
امید ہے کہ اللہ تم میں اور جو تمہارے
الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ
دشمن ہیں دوستی کردے اور
قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ لَا يَنْهٰكُمُ
اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تم کو منع
اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
نہیں کرتا کہ ان لوگوں سے جو تم سے دین پر نہیں لڑے
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ
اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا
دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۚ
ان سے بھلائی اور انصاف کا سلوک کرو
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾
بیشک اللہ انصاف والوں کو چاہتا ہے۔

ارشاد ہے کہ یہ کوئی دن کی بات ہے کہ تم میں ان لوگوں کے شریروں سے عداوت اور دشمنی ہوگئی ہے، امید ہے کہ عنقریب اللہ تمہارے اور ان کے درمیان صلح صفائی کرادے گا۔ شریر دب جائیں گے اور جو اس وقت تم سے دشمنی کر رہے ہیں، وہ تمہارے دوست بن جائیں گے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد یہی ہوا مکہ والے تقریباً سب اسلام میں داخل ہوگئے اور مسلمانوں کے ساتھ گھل مل گئے۔ ساری لڑائی جاتی رہی اور بھائیوں کا سا میل ملاپ ہوگیا۔

آگے ارشاد ہے کہ اللہ یہ نہیں کہتا کہ سارے غیر مذہب والوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکو۔ جو لوگ اسلام تو نہیں لائے لیکن تم سے دین کے بارے میں لڑتے بھی نہیں اور نہ تمہیں اس وجہ سے کہ تم مسلمان ہو تمہارے گھروں سے نکالتے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے اللہ منع نہیں کرتا اور نہ ان کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرنے سے روکتا ہے۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جو لوگ مل جل کر رہنا چاہیں اور آپس میں عدل و انصاف کے سارے معاملے طے کرنے کے لیے تیار ہوں، کسی پر غیر مذہب ہونے کی وجہ سے ظلم یا زیادتی نہ کریں ان کے ساتھ مل جل کر رہو ان سے کوئی لڑائی نہیں۔

Marfat.com

لڑائی کن سے ہے اور کیوں ہے؟

اِنَّمَا - یَنْھٰکُمُ - اللّٰہُ - عَنِ - الَّذِیْنَ - قَاتَلُوْکُمْ
بات بس یہ ہے کہ منع کرتا ہے تمکو اللہ ان لوگوں سے جو لڑے تم سے
فِی الدِّیْنِ - وَاَخْرَجُوْکُمْ - مِّنْ دِیَارِکُمْ
دین میں اور نکالا انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے
وَظَاھَرُوْا - عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ - اَنْ
اور مدد کی تمہارے نکالنے میں کہ
تَوَلَّوْھُمْ ج وَمَنْ - یَّتَوَلَّھُمْ - فَاُولٰٓئِکَ
دوستی کرو ان سے اور جو دوستی کرے ان سے پس وہ لوگ
ھُمُ - الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾
وہی ظلم کرنے والے ہیں

اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ
اللہ تو تم کو ان سے منع کرتا ہے جو تم سے دین پر لڑے
فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ
اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا
وَظَاھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ
اور تمہارے نکالنے میں شریک ہوئے کہ
تَوَلَّوْھُمْ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ
ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے پس
ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾
وہی لوگ گنہگار ہیں

ظَاھَرُوْا مدد کی انہوں نے، ماضی کا صیغہ ہے مُظَاھَرَۃٌ سے جس کا مادہ ظ - ہ - ر ظھر کے معنی پیٹھ کے ہیں جس سے لفظ ظھار بنا ہے اور سورۃ المجادلہ میں اس کا ذکر گذر چکا ہے، دوسرے معنی ظھر کے جب یہ مصدر ہوا تو اس کے معنی غالب آنے کے ہیں، اسی سے مظاھر بنا ہے جس کے معنی مدد کرنے اور آپس میں ایک دوسرے کی پیٹھ ٹھوکنے کے ہیں جس سے مراد مدد کرنا ہوتا ہے ؛

ارشاد ہے کہ البتہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے اور میل جول بڑھانے سے منع کرتا ہے جو دین اور مذہب کی آزادی تسلیم نہیں کرتے بلکہ لوگوں سے صرف اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ان کے مذہب پر نہیں جنہوں نے محض اس وجہ سے کہ تم مسلمان ہو تم سے لڑائی کی ٹھان لی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا یا نکالنے والوں کی مدد اور ہمت افزائی کی ایسے لوگوں سے دوستی اور میل جول مناسب نہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم کے لقب کے سزاوار ہیں اور جو ان سے دوستی کرے گا وہ بھی ظالموں میں شامل ہے ؛

اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں صاف کہہ دیا گیا ہے کہ ان غیر مسلموں کے ساتھ مل جل کر رہا جا سکتا ہے جو کسی سے محض اس بنا پر کہ یہ ہمارے مذہب کا نہیں بیر اور دشمنی نہیں رکھتے۔ لڑائی فقط ان سے ہے جو مذہب کو لڑائی جھگڑے کی بنیاد ٹھہرائیں اور مسلمانوں سے کہیں کہ یا تو ہمارا مذہب اختیار کرو ورنہ اس دیس سے نکل جاؤ ؛

ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو لڑنا چاہیئے یہاں تک کہ ان کی عقل درست ہو جائے اور بات اچھی طرح سمجھ لیں انصاف پسندوں سے میل رکھنا ضروری ہے۔ خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں۔ اللہ کو انصاف پسند لوگ اچھے لگتے ہیں ؛

Marfat.com

ایمان والیوں کو کافروں میں مت بھیجو!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
اے وہ جو ایمان لائے ہو جب آئیں تمہارے پاس ایمان والیاں
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
ہجرت کرکے تو جانچ لو انہیں اللہ خوب جانتا ہے
بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
ان کے ایمان کو پس اگر جان لو تم انہیں ایمان والیاں
فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ
پس نہ لوٹاؤ تم انہیں کافروں کی طرف نہیں وہ عورتیں حلال
لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ
ان کافروں کیلئے اور نہ وہ کافر حلال ہیں ان عورتوں کے لئے اور دے دو ان کو
مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
جو انہوں نے خرچ کیا اور نہیں کوئی گناہ تم پر کہ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ
نکاح کرو ان سے جب کہ دے دو تم انہیں مہر ان کے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
اے ایمان والو جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
تو ان کو جانچ لو اللہ ان کے ایمان کو خوب
بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
جانتا ہے پھر اگر جانو کہ وہ ایمان پر ہیں
فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ
تو انہیں کافروں کی طرف مت پھیرو نہ یہ عورتیں ان کافروں
لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ
کو حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کو حلال ہیں اور ان کو دے دو جو
مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
ان کا خرچ ہوا ہو اور تم پر گناہ نہیں کہ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ
تم ان سے نکاح کرلو جب ان کے مہر دے دو

اس آیت میں فیصلہ کیا گیا کہ صلح حدیبیہ میں جو شرط ہوئی تھی کہ مکہ والوں سے جو اسلام قبول کرکے مدینہ آجائے گا وہ پھر مکہ بھیج دیا جائے گا۔ اس میں عورتیں داخل نہیں۔ اگر کوئی عورت اسلام لاکر ہجرت کرکے مدینہ چلی آئے تو اس کا نکاح مشرک خاوند سے ٹوٹ گیا۔ اب اسے واپس نہ بھیجنا چاہیئے ؛

ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! جب کوئی ایمان والی عورت مکہ سے ہجرت کرآئے تو اس کے ایمان کا حال تو اللہ کو ہی معلوم ہے لیکن تم بھی ظاہر میں اس کی جانچ کرلیا کرو۔ اگر وہ چند باتوں کی پابندی کا اقرار کرلیں جن کا ذکر آگے آتا ہے تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اسلام کی خاطر ہی وطن چھوڑ کر آئی ہیں، کوئی دنیاوی و نفسانی غرض نہیں، اب انہیں کافروں میں مت بھیجو کیوں کہ نہ یہ عورتیں کافروں کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال۔ اب تم وہ روپیہ جو اس سے پہلے کافر خاوند نے اس پر خرچ کیا تھا یعنی مہر وغیرہ وہ اس کافر کو واپس کردو۔ اس کے بعد اگر کوئی مسلمان اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو وہ مہر دے کر نکاح کرسکتا ہے اور یہ مہر نئے سرے سے مقرر ہوگا، جتنا بھی ہو ؛

Marfat.com

انصاف کی تعلیم

وَ۔ لَا تُمْسِكُوْا۔ بِعِصَمِ۔ الْكَوَافِرِ۔ وَ سْئَلُوْا
اور مت قائم رکھو نکاح کے تعلقات کافر عورتوں سے اور طلب کرو

مَآ۔ اَنْفَقْتُمْ۔ وَلْيَسْئَلُوْا۔ مَآ اَنْفَقُوْا۔ ذٰلِكُمْ
جو تم نے خرچ کیا اور کافر طلب کریں جو انہوں نے خرچ کیا یہ

حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ۔ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ۔ عَلِيْمٌ
اللہ کا حکم ہے وہ حکم کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ۔ فَاتَكُمْ۔ شَيْءٌ۔ مِّنْ
حکمت والا ہے اور اگر رہ جائے تم میں سے کوئی تمہاری

اَزْوَاجِكُمْ۔ اِلَى الْكُفَّارِ۔ فَعَاقَبْتُمْ
بیبیوں میں سے کافروں کی طرف پھر تمہاری نوبت آئے

فَاٰتُوا۔ الَّذِيْنَ۔ ذَهَبَتْ۔ اَزْوَاجُهُمْ
تو دے دو انہیں کہ چلی گئیں بیبیاں ان کی

مِّثْلَ۔ مَآ۔ اَنْفَقُوْا ؕ
اتنا جتنا خرچ کیا انہوں نے

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا
اور اپنے قبضہ میں کافر عورتوں کے ناموس نہ رکھو اور تم مانگ لو

مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ
جو تم نے خرچ کیا اور وہ کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا

حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
یہ اللہ کا فیصلہ ہے وہ تم میں فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا

حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ
والا حکمت والا ہے اور اگر تمہارے ہاتھ سے کچھ عورتیں

اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
کافروں کی طرف جاتی رہیں پھر تمہاری باری آئے

فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ
تو جن کی عورتیں جاتی رہی ہیں ان کو دے دو جتنا انہوں نے

مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ
خرچ کیا

پہلی آیت میں ہجرت کرکے آنے والی مسلمان عورتوں کو کفار میں واپس بھیجنے سے منع کر دیا گیا، مکہ والوں نے اس پر کوئی جھگڑا نہ کیا اور صلح بدستور قائم رہی۔ اس آیت میں ان عورتوں کی بابت حکم ہے جو مسلمان کے نکاح میں تھیں مگر خاوند کے ساتھ مدینہ میں نہ آئیں، بلکہ وہیں مکہ میں رہ گئیں۔ ایسی عورت سے مسلمان کا نکاح ٹوٹ گیا اب جو کافر ان سے نکاح کرے وہ اس مسلمان کو وہ مال واپس کر دے جو اس نے اس عورت کو دیا تھا یعنی مہر وغیرہ اسی طرح جیسے کہ وہ مسلمان اس کافر کو وہ روپیہ ادا کرے گا جو اس نے اپنی بیوی پر خرچ کیا تھا جو مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی اور اس مسلمان نے اس سے نکاح کر لیا اس حکم پر مسلمان عمل کرنے کو تیار ہو گئے لیکن کافروں نے روپیہ دینا منظور نہ کیا۔ اس سے اگلی آیت میں ارشاد ہوا کہ مسلمان عورت جو کافروں میں چلی گئی یا رہ گئی اور کافر اس پر خرچ کیا ہوا روپیہ مسلمان کو واپس نہیں کرتے تو تم بھی جب تمہاری باری آئے اس کافر عورت کا روپیہ جو تم میں مسلمان ہو کر چلی آئے اس کافر کو نہ دو جو اس سے نکاح کرے، بلکہ وہ روپیہ اس مسلمان کو دے دو جس کی عورت اسے چھوڑ کر کافروں میں چلی گئی ہے اور اگر اس میں سے اس کا خرچ کیا ہوا روپیہ دے کر کچھ بچ رہے تو وہ اس کافر کو پہنچا دو۔

Marfat.com

ایمان کا امتحان

وَاتَّقُوا - اللّٰهَ - الَّذِيْٓ - اَنْتُمْ - بِهٖ - مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾
اور ڈرو اللہ سے کہ تم جس پر ایمان لائے ہو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾
اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہیں یقین ہے

يٰٓاَيُّهَا - النَّبِيُّ - اِذَا - جَآءَكَ - الْمُؤْمِنٰتُ
اے نبی جب آئیں تمہارے پاس ایمان والیاں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں

يُبَايِعْنَكَ - عَلٰٓى - اَنْ - لَّا يُشْرِكْنَ - بِاللّٰهِ
اقرار کرتی ہوں تجھ سے اس کا کہ نہ شریک کریں گی اللہ کا

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ
بیعت کرنے کو اس بات پر کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ

شَيْـًٔا - وَّلَا يَسْرِقْنَ - وَلَا يَزْنِيْنَ - وَلَا
کسی کو اور نہ چوری کریں گی اور بدکاری نہ کریں گی اور نہ

شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا
ٹھہرائیں اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور

يَقْتُلْنَ - اَوْلَادَهُنَّ - وَلَا يَاْتِيْنَ - بِبُهْتَانٍ
قتل کریں گی اولاد کو اپنی اور نہ لائیں گی کوئی بے اصل بات

يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ
اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں اور طوفان باندھ کر نہ لائیں

يَّفْتَرِيْنَهٗ - بَيْنَ - اَيْدِيْهِنَّ - وَاَرْجُلِهِنَّ
کہ گھڑیں وہ اسے درمیان ہاتھوں اپنے کے اور پاؤں اپنے کے

يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں

وَلَا - يَعْصِيْنَكَ - فِيْ مَعْرُوْفٍ
اور نہ نافرمانی کریں گی تیری نیک بات میں

وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ
اور کسی بھلے کام میں تیری نافرمانی نہ کریں۔

اوپر جو حکم بیان ہوئے ان میں سے کافروں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کرنے کی تاکید سمجھ میں آتی ہے۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر مسلمان مفلس ہو اور کافر کا حق ادا نہ کر سکے تو بیت المال میں سے کافر کا حق ادا کیا جائے۔ اس سے زیادہ اور کیا انصاف ہوگا۔ اسی لیے ارشاد ہے کہ اس قدر انصاف وہی کر سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو۔ تم اے مسلمانو اللہ پر ایمان رکھتے ہو اس لیے اس سے ڈر کر کرو جو کچھ کرو اور انصاف کا نمونہ دنیا میں قائم کر دو۔ آگے ان عورتوں کی جانچ کا طریقہ بتایا گیا ہے جس سے ہجرت کرنے والیوں کا ایمان پرکھا جائے گا ؛

ارشاد ہے کہ جب ایمان والی عورتیں اے رسول تمہارے سامنے یا تمہارے نائب کے سامنے ان باتوں کا زبانی اقرار کرنے کے لیے تیار ہوں، کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی اولاد کو قتل نہ کریں گی (جیسے اسلام سے پہلے لوگ قتل کر دیتے تھے اور اپنے ارادہ سے اور ہوش و حواس میں ہوتے ہوئے کسی پر جھوٹا دعویٰ نہ کریں گی جھوٹا الزام نہ لگائیں گی، جھوٹی قسمیں نہ کھائیں گی، کسی اور کی اولاد کو اپنی اولاد یا اپنے شوہر کی اولاد نہ بتائیں گی اور آپ شرع کے مطابق جو حکم ہمیں دیں گے ہم اس میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی، اور دل و جان سے آپ کے ایسے حکم کی تعمیل کریں گی ؛

Marfat.com

ان سے اقرار لے لو

فَبَايِعْهُنَّ - وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ - اللّٰهَ ؕ اِنَّ
پس بیعت لے ان سے اور مغفرت طلب کر ان کے لیے اللہ سے بیشک

اللّٰهَ - غَفُوْرٌ - رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰۤاَيُّهَا - الَّذِيْنَ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے وہ جو

اٰمَنُوْا - لَا تَتَوَلَّوْا - قَوْمًا - غَضِبَ اللّٰهُ
ایمان لائے ہو مت دوستی کرو ان لوگوں سے کہ غضبناک ہوا اللہ

عَلَيْهِمْ - قَدْ يَئِسُوْا - مِنَ الْاٰخِرَةِ
ان پر مایوس ہو چکے وہ دار آخرت سے

كَمَا - يَئِسَ - الْكُفَّارُ - مِنْ
جیسے کہ مایوس ہو چکے منکر سے

اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾ ع
قبر والوں

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ
تو ان سے بیعت لے لے اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگ

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ
مت دوستی کرو ان لوگوں سے جن پر اللہ غصہ ہوا

عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ
وہ آس توڑ چکے آخرت سے

كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ
جیسے منکروں نے قبروں سے

اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾ ع
آس توڑ دی

بَايِعْهُنَّ (بیعت لے ان سے) بَايِعْ امر کا صیغہ مُبَايَعَةٌ سے بنا ہے بیع کے معنی بیچ دینا ہیں مُبَايَعَة باہم خرید و فروخت کا معاملہ کرنا۔ یہ لفظ سورہ توبہ میں گزر چکا ہے۔ اس سے مراد ہے اللہ کے رسول یا آپ کے نائب کے سامنے شرع کے پابند رہنے کا اقرار کرنا اس اجر کے بدلے جو اللہ نے شرع کے پابند رہنے والوں کے لیے مقرر کیا ہے۔ پہلے ارشاد ہوا تھا کہ جب ہجرت کر کے ایمان والیاں عورتیں تمہارے پاس چلی آئیں تو ان کی جانچ کر لو۔ یہاں اس جانچ کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

ارشاد ہے کہ اے رسول جب تمہارے سامنے ایمان والی عورتیں ان باتوں سے بچنے کا جن کا ذکر ہوا اقرار کرنے کے لیے تیار ہوں اور زبان سے کہہ دیں کہ وہ شرک، چوری، زنا، اولاد کے قتل کرنے اور جھوٹے الزام لگانے سے بچیں گی اور شرع میں جن باتوں کا حکم ہے ان میں تمہاری فرمانبرداری کریں گی تو ان سے یہ اقرار لے لو اور سمجھ لو کہ وہ مسلمان ہیں ان کے لیے اللہ سے استغفار کرو اور یقین رکھو کہ اللہ خطائیں بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ اس کا خیال رکھو کہ جن لوگوں سے اللہ ناراض ہے ان سے دوستی مت گانٹھو۔ یہ لوگ مرنے کے بعد جزا سزا کے قائل نہیں اور آخرت کی زندگی کو نہیں مانتے انہیں امید نہیں ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندگی ملے گی۔ وہ تو ان لوگوں سے جو مر گئے دوبارہ ملنے کی آس توڑ چکے۔ ان کے نزدیک تو بس یہی دنیا ہے جو کچھ ہے کہتے ہیں ہمیں جو کچھ کرنا ہے کر لیں۔ مرنے کے بعد کچھ نہیں جو مرا وہ ہمیشہ کے لیے گیا۔

Marfat.com

سورۃ الممتحنہ کیا سکھاتی ہے (۱)

اس سورت میں غور کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ مسلمانوں کے دشمن کون ہیں اور دشمنی کی جڑ کیا ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔ جناب رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ملنے کے بعد مکہ میں ۱۳ سال تک رہے اور وہاں کے آدمیوں کو سمجھایا کہ اللہ کے سوا کسی کی پوجا پاٹ مت کرو ان لوگوں نے کہا کہ جو ہم کر رہے ہیں یہ ہمارا قدیم دین ہے جس پر ہمارے باپ دادا چلتے رہے، اس کو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر تم کوئی اور دین نکالو گے تو ہم اسے نہ خود قبول کریں گے نہ کسی اور کو قبول کرنے دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا تم قرابت داری کا خیال کرو اور جو میرا دین قبول کرے اسے کچھ نہ کہو اور مجھے اپنا کام کرنے دو انہوں نے کہا یہ ہرگز نہ ہوگا۔ ہم تیرا دین نہ خود مانیں گے نہ کسی اور کو ماننے دیں گے۔ ان کا یہ طرز عمل آدمی کی ضمیر کی آزادی کا گلہ گھونٹنا تھا۔ جو اس آزادی کو مٹانا چاہے وہ اسلام کا اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ یہی انسانی آزادی مٹانا دشمنی کی جڑ ہے۔

اس سورت سے معلوم ہوا کہ جو اس آزادی کو مٹانا چاہے وہ اللہ کا اور مسلمانوں کا دشمن ہے پہلے اسے سمجھا دو کہ تم کسی دین کو مانو یا نہ مانو۔ لیکن کسی کو دین کے قبول کرنے سے مت روکو۔ اگر وہ مان جائے تو اس کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کرو اور مل جل کر رہنے کے جو اصول ہیں ان کے مطابق اس سے معاملہ کرو۔ جو لوگ اس پر راضی نہ ہوں انہیں چھوڑ کر کہیں چلے جاؤ۔ پھر بھی اگر وہ ستائیں تو ان سے پوری قوت سے مقابلہ کرو اور جب تک وہ دینی آزادی کے قائل نہ ہو جائیں ان سے لڑتے رہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام محض ملک فتح کرنے اور بادشاہی کرنے کے لیے جنگ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ مذہب کے پرچار کرنے کی آزادی دنیا میں قائم رہے اور جس کا جی چاہے سوچ سمجھ کر جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ میل جول کی جڑ صرف عدل و انصاف پر ہے۔ اس کی بنا کسی مذہب پر نہیں مسلمانوں کو قرآن سکھاتا ہے کہ اگر تم قرآن اور رسول کی سنت پر مضبوطی سے قائم رہو گے تو سلطنت اور حکومت تمہارے قدم چومے گی، تمہیں اس کے لیے لڑنے کی ضرورت نہیں۔ لڑو تو اس سے لڑو جو اسلام کو پھیلنے سے روکے اور بجائے انسانیت کے اصول کے خاص اپنے دینی عقاید کو میل جول کی بنیاد ٹھہرائے اور کہے کہ جو میرے مذہب کو نہیں مانتا میں اسے منوا کے ہی چھوڑوں گا اور اس سے زبردستی اسلام یا اس کا جو مذہب ہو چھڑوا کر رہوں گا۔ یہ لوگ ظالم ہیں اور انسان کو اپنی خواہش کے مطابق غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ انسانیت کے دشمن ہیں، ان کا مٹانا ہر عقلمند انسان کے فرائض میں سے ہے۔ یہی اسلامی جہاد ہے یہ ملک گیری کے لیے نہیں بلکہ انسان کی حریت اور مذہبی آزادی قائم رکھنے کے لیے ہے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَہ کیا سکھاتی ہے (ب)

اس سورت میں ہے کہ جو کوئی کسی دین کو زبردستی منوانے یا کسی دین کو مٹانے کے لیے دوسروں کو دبانے اور مجبور کرنے پر اتر آئے وہ اللہ کا اور اے مسلمانو تمہارا دشمن ہے ایسے لوگوں سے جب لڑائی چھڑ جائے تو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ ان میں سے کسی کی طرف کسی وجہ سے دوستی کا ہاتھ بڑھائے ان سے سب متفق ہو کر لڑو اور جب تک وہ اپنی ضد نہ چھوڑیں ان کا مار مار کر کچومر نکال دو۔ یہ لوگ انسان کی ضمیر کی آزادی مٹانا چاہتے ہیں۔ ان سے ہمدردی کرنا انسانیت کا خون کرنا ہے۔ یہ راستی اور سچائی کے دشمن ہیں ان سے لڑنے میں اپنے مال اور جان اور اولاد کسی کا کچھ خیال نہ کرو۔ یہ نقصان ظاہری اور عارضی ہے ان لوگوں کے ٹھیک بنانے سے سچ کا بول بالا ہو گا اور اس سے جو فائدہ ہو گا وہ عارضی نقصان کی پوری پوری تلافی کر دے گا دنیا میں آزادی کا دور دورہ ہو گا اور کوئی کسی کو بے جا طور پر نہ دبا سکے گا ؛

جن لوگوں نے اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے محض سلطنت حاصل کرنے اور دوسروں پر بادشاہ بن کر بیٹھنے کے لیے جنگ کی وہ اپنے اس فعل کے خود ذمہ دار ہیں، اسلام ان کی حمایت نہیں کرتا جو لوگ مذہب کی آزادی کے قائل ہیں اور مذہب کی بنا پر کسی سے دشمنی اور عناد نہیں رکھتے اور نہ مسلمانوں کو محض اس بنا پر ستاتے ہیں کہ وہ اسلام چھوڑ کر ان کا اپنا مذہب کیوں نہیں اختیار کرتے ان لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف اور رواداری کا برتاؤ کرنے اور خوش خلقی کے ساتھ ضروری میل جول رکھنے سے اسلام منع نہیں کرتا جیسا کہ اس سورت میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے۔ اس سورت میں مسلمانوں کی ظاہری پہچان یہ رکھی گئی ہے کہ ایمان کا اقرار کرنے کے بعد جو شخص شرک، چوری، زنا، قتل، جعل سازی اور دھوکے سے بچتے رہنے کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے ؛

اس کے بعد اس کو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بسر کرنے کا جو طریقہ قرآن کی تعلیم کے مطابق مقرر کیا ہے اس پر چلنے کی کوشش کرے، کسی اور طریقہ کی نقل نہ کرے اور نہ کسی کی عارضی اور مادی ظاہری کامیابی سے مرعوب ہو ؛

اسلام کے طریقہ میں انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں کی ترقی کا خیال رکھا گیا ہے، اور دوسرے طریقے یا تو محض مادی اور جسمانی ترقی کا خیال کرتے ہیں یا خال خال بے تکے پن سے محض روحانی نجات حاصل کرنے کو اپنا مقصد بنائے ہوئے ہیں اور وہ بھی غلط طور پر ؛

Marfat.com

سُورۃ الصَّف

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی اکسٹھویں (۶۱) سورت ہے، اس کے دو رکوع ہیں اور یہ مدینہ میں غالباً صلح حدیبیہ کے قریب ۶ھ میں نازل ہوئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کو کون سا کام پسند ہے ایک جگہ کچھ مسلمان جمع ہو کر اپنی بہتری کی بابت گفتگو کر رہے تھے۔ بات یہاں ٹھہری کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ کو کونسا کام پسند ہے تو ہم وہی کام دل وجان سے اختیار کرتے۔ اس موقع پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ؛

ارشاد ہوا کہ لو ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ اللہ کو کون سا کام پسند ہے لیکن یہ بھی کہے دیتے ہیں کہ اللہ کو زبان سے باتیں کرنا اور ڈینگیں مارنا اور کام کے وقت پیٹھ دکھا جانا بالکل پسند نہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ جو زبان سے کہو وہ کر کے بھی دکھا دو اللہ اس بات سے سخت بیزار ہے کہ آدمی زبان سے تو کہے کہ میں یہ کروں گا وہ کروں گا لیکن کر کے کچھ نہ دکھلائے ؛

سنو! اللہ کو یہ بات پسند ہے کہ تم ان لوگوں کے سامنے جو اللہ کے دشمن ہیں لڑائی کرتے وقت اس طرح ڈٹ جاؤ کہ جیسے تم ایک دیوار ہو۔ جس میں سیسہ پلایا گیا ہے۔ جس میں نہ جھکاؤ ہے نہ ٹیڑھ ہے، نہ سوراخ ہے نہ رخنہ ہے یعنی ذرا سی بھی کمزوری نہیں ؛

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں یہی عادت تھی کہ زبان سے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے، کوئی جانے کہ بڑے بہادر ہیں اور دشمن کے چھکے چھڑا دیں گے لیکن جب لڑائی کا وقت آتا تو منہ پھیر کر چل دیتے بلکہ بعض وقت موسیٰ علیہ السلام کو جواب دے دیتے کہ یہ کام ہمارے بس کا نہیں تو جان تیرا رب۔ یہی کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا۔ جب انہوں نے کہا کہ دیکھو میں اللہ کا رسول ہوں، مجھ سے پہلے جو رسول ہوئے ان کو سچا کہتا ہوں اور اپنے بعد خاتم النبیینؐ کے آنے کی بشارت دیتا ہوں۔ یہ بھی ڈینگیں مارتے تھے کہ جب یہ آخری رسول آئیں گے تو ہم ان کے ساتھ ہو کر فسادیوں کو تباہ و برباد کر دیں گے لیکن جب آپ تشریف لائے تو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ تو جادو کا کھیل ہے اور صاف مکر گئے۔ یہ سب لوگ ظالم ہیں، ان کی ریس نہ کرنا۔ مسلمانو! تمہارا دین سچا تمہارے رسول سچے۔ دیکھو اپنے عقیدے اور عمل دونوں انہی کی ہدایت کے مطابق درست کر لو۔ پھر دنیا میں تم ہی غالب رہو گے اور آخرت میں بھی سرخرو ہو گے اور انعام و اکرام سے مالا مال ہو گے ؛

مسلمانو! اللہ کے دین کی مدد کرو اور اسے مناسب طریقہ سے پھیلاؤ جیسے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے محنت اور تکلیف اٹھا کر ان کا دین پھیلایا، ایسے لوگوں کی اللہ مدد فرماتا ہے ؛

Marfat.com

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدِيْنَةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ آیاتہا ١٤ ، رکوعاتہا ٢

ڈینگیں مت مارو

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
پاکی بیان کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمانوں میں اور جو ہے
الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیوں کہتے ہو
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
جو نہیں کرتے بڑی بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کہ تم جو کہتے ہو نہیں کرتے تحقیق اللہ
يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ
پسند کرتا ہے ان کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾
صف باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
زمین میں ہے اور وہی ہے زبردست، حکمت والا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
اے ایمان والو کیوں کہتے ہو منہ سے
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
جو نہیں کرتے بڑی بیزاری کی بات ہے اللہ کے ہاں
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو اللہ چاہتا
يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ
ہے ان لوگوں کو جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾
قطار باندھ کر کہ گویا وہ دیواریں ہیں سیسہ پلائی ہوئی ۔

مَرْصُوْصٌ (سیسہ پلایا ہوا) اسم مفعول ہے رَصٌّ سے رَصٌّ کے معنی خوب ملا کر جوڑ دینے کے ہیں کہ بیچ میں جھری نہ رہے رَصَاصٌ سیسہ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اجزا باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیوار کے جوڑوں میں سیسہ پگھلا کر بھر دینے سے دیوار خوب مضبوط اور باہم چسپاں ہو جاتی ہے ایسی دیوار کو مرصوص کہتے ہیں۔ سورت کے شروع میں کہا گیا ہے کہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ صاف صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ عزوجل ہر عیب اور نقص سے پاک ہے اور وہ سب پر غالب ہے اور اسے ہر بات کی جڑ اور اصل معلوم ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ اے ایمان والو تم منہ سے ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ اللہ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ زبان سے تو بہت کچھ کہہ دو لیکن وقت پڑنے پر کچھ نہ کرو۔ یہاں سے معلوم ہو گیا کہ جو لوگ زبان سے بڑے بڑے دعوے کرتے پھرتے ہیں کہ ہمیں موقعہ دیا جائے تو ہم یہ انتظام کریں اور یہ کام کریں لیکن جب موقعہ ہاتھ آتا ہے تو دم دبا کر کھسک جاتے ہیں وہ عموماً نکمے اور ناکارہ لوگ ہیں۔

آگے ارشاد ہے کہ اللہ تو سب سے زیادہ یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کا حکم بجا لانے کے لیے دشمن کے مقابلہ میں مضبوط دیوار کی طرح ڈٹ جاؤ۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم

وَاِذْ - قَالَ - مُوْسٰى - لِقَوْمِهٖ - يٰقَوْمِ - لِمَ
اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اے میری قوم کیوں
تُؤْذُوْنَنِيْ - وَقَدْ - تَّعْلَمُوْنَ - اَنِّيْ
ستاتے ہو تم مجھے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا - زَاغُوْٓا - اَزَاغَ
رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف پس جب ٹیڑھے ہوگئے ٹیڑھا کردیا
اللّٰهُ - قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ - لَا يَهْدِي - الْقَوْمَ
اللہ نے ان کے دلوں کو اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ان لوگوں کو
الْفٰسِقِيْنَ ۝۵
جو نافرمان ہیں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ - يٰقَوْمِ - لِمَ
اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھ کو
تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ
کیوں ستاتے ہو اور تمہیں معلوم ہے کہ میں
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ
تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں پھر جب وہ پھر گئے تو اللہ
اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
نے ان کے دل پھیر دیے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ
الْفٰسِقِيْنَ ۝۵
نہیں دکھاتا

زَاغُوْا (ٹیڑھے ہوگئے) ماضی کا صیغہ ہے ز - ی - غ زَيْغٌ کے معنی ٹیڑھے ہونے کے اور ٹیڑھے چلنے کے ہیں۔ سورہ آل عمران میں یہ لفظ گذر چکا ہے اَزَاغَ (ٹیڑھا کردیا) اسی مادہ سے ماضی کا صیغہ ہے اَزَاغَةٌ جو زَيْغٌ کا متعدی ہے، یعنی ٹیڑھا کردینا ؛

پہلے ارشاد ہے کہ ایک مسلمان کو زیادہ باتیں بنانے والا نہیں زیادہ کام کرنے والا آدمی ہونا چاہیئے ورنہ وہ اللہ کو پسند نہیں ہوتا، اسی بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لیے یہودیوں کا حال بیان کرکے اس کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ بولنے میں بہت دلیر اور کام کرتے وقت پیچھے ہٹ جانے والے لوگ تھے ؛

دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سمجھایا کہ تم مجھے اپنے طرزِ عمل سے بہت دکھ پہنچا رہے ہو حالانکہ میری باتیں دیکھ کر تم جان چکے ہو کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول مقرر کرکے بھیجا ہے، تم جانتے بوجھتے ہو کر انجان بنے جاتے ہو اور ایسے کام کرتے ہو جن سے مجھے رنج پہنچتا ہے، زبان سے تو تم بڑے فرمانبردار بنتے ہو لیکن جب میں تھوڑے دنوں کے لیے چلا گیا تو پیچھے سے بچھڑا پوجنے لگے، اور عمالقہ سے لڑنے کا وقت آیا تو یہ کہہ کر بیٹھ رہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم اور تمہارا رب دونوں ان سے جا کر لڑو ہم تو یہاں سے سرکیں گے بھی نہیں ؛

بنی اسرائیل جب ٹیڑھی چال چلے تو اس کی شامت سے ان کے دل سخت ہوگئے اور اللہ کے مقررہ قانون کے مطابق وہ ٹیڑھے ہی ہوتے چلے گئے اللہ نافرمانوں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا کیونکہ وہ سیدھے ہونے کے قابل ہی نہیں رہتے ؛

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ سلوک

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اور جب کہا عیسیٰ بن مریم نے اے بنی اسرائیل

اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا
تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف سچا ماننے والا اسے جو

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا
آگے میرے دو ہاتھوں کے ہے توراۃ سے خوشخبری دینے والا

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ
ایک رسول کی کہ آئے گا بعد میرے نام اس کا ہے احمد

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
پس جب آیا وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر بولے

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦﴾
یہ جادو ہے کھلا

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل

اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا
میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں یقین کرنے والا اس کا

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا
جو مجھ سے پہلے آئی توراۃ اور خوشخبری سنانے والا

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ
ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
پھر جب وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا کہنے لگے

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦﴾
یہ صریح جادو ہے

یہودیوں کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سلوک بیان کرنے کے بعد اب ان کا سلوک حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، اے اسرائیل (یعقوبؑ) کی اولاد میں اللہ کا رسول ہوں اور تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں، میں توراۃ کو سچا کہتا اور مانتا ہوں جو مجھ سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور وہ رسولوں کے سلسلے کا آخری رسول ہوگا اس کا نام احمد ہوگا۔ جب وہ آئے تو اس کا کہنا ماننا اور اس کے قدم بہ قدم چلنا تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو یہودیوں نے آپ کی مخالفت پر کمر باندھی، حالانکہ وہ اچھی طرح پہچان چکے تھے کہ یہ وہی رسولؐ ہیں، جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، یہ لوگ پہلے زبانی طور پر ڈینگیں مارا کرتے تھے کہ جب یہ آخری رسول آئیں گے تو ہم ان کے ساتھ ہو کر دنیا سے فسادیوں کا قلع قمع کر دیں گے مگر آپ کے تشریف لانے کے بعد وہ زبانی باتیں بھول بھال گئے اور اپنی کتاب کا وہ حصہ جس میں یہ بشارت درج تھی جان بوجھ کر چھپا دیا اور کہنے لگے۔ کہ جو کچھ آپ کی باتوں کا اور علامتوں کا اثر ہوتا ہے وہ کھلا ہوا جادو ہے۔

Marfat.com

منکر بڑے ظالم ہیں!

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
اور کون بڑھ کر ظالم ہے اس سے جو باندھے اللہ پر
الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ
جھوٹ اور وہ بلایا جا رہا ہے اسلام کی طرف
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷
اور اللہ راہ نہیں سجھاتا ان لوگوں کو جو ظالم ہیں
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
چاہتے ہیں کہ بجھا دیں روشنی اللہ کی اپنے موہنوں سے
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
اور اللہ پورا کر کے رہے گا اپنی روشنی خواہ برا مانیں
الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
کافر لوگ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
ساتھ ہدایت کے اور دین سچے کے تاکہ غالب کرے اپنے
الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹
دین پر سارے اور اگرچہ ناک بھوں چڑھائیں مشرک لوگ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
اور اس سے زیادہ بے انصاف کون ہے جو اللہ پر
الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ
جھوٹ باندھے حالانکہ اس کو مسلمان ہونے کے لیے بلاتے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷
ہیں اور اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ نہیں دیتا
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی اپنے منہ سے بجھا دیں
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
اور اللہ کو اپنی روشنی پوری کرنی ہے اور منکر پڑے
الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
برا مانیں وہی ہے جس نے اپنا رسول راہ کی
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
سوجھ دے کر بھیجا ہے اور سچا دین تاکہ سب دینوں سے
الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ ع
اوپر کرے اور اگرچہ وہ پڑے برا مانیں شرک کرنے والے

جب ان لوگوں کا جان بوجھ کر یہ کرتوت ہے تو اب تم ہی بتاؤ کہ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کے نام وہ باتیں لگائے جو اس نے نہ کہیں اور نہ کہنے کی اجازت دی حالانکہ اسے اس کی بہتری کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کے حکم کے آگے سر جھکائے بہرحال اللہ کے ہاں قاعدہ مقرر ہے کہ وہ ظالموں اور بے انصافوں کو سیدھی راہ نہیں سجھاتا۔ ان کی بے جا مخالفت کسی کام نہ آئے گی اور ان کا انجام بہت برا ہوگا۔ یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہوگئی کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی فارقلیط (احمد) ہیں جس کی بشارت انجیل میں موجود ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام کی روشنی کو منہ سے باتیں بنا کر اور پھونک مار کر بجھا دیں۔ سن رکھو کہ یہ کبھی نہ ہوگا اور اللہ ان کی مرضی کے خلاف اپنی روشنی کو مکمل کر کے رہے گا۔ اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے اور وہ اس دین کو دنیا کے سارے دینوں پر غلبہ دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ خواہ مشرکوں کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھائے ؂

Marfat.com

ایمان والوں کو ہدایت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں بتاؤں میں تمہیں
عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾
ایک تجارت جو بچالے تمہیں ایک عذاب دردناک سے
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
تم ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور لڑو
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ
اللہ کی راہ میں ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾
یہ سب سے اچھی بات ہے تمہارے لیے اگر ہو تم جانتے
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ
اللہ بخش دے گا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور داخل کردے گا تمہیں ایسے باغوں میں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں اور گھروں پاکیزہ میں
فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾
باغوں میں رہنے کے یہی ہے کامیابی بڑی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ
اے ایمان والو میں تمہیں ایسی سوداگری
عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾
بتاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچالے
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور لڑو
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ
اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور اپنی جان سے
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ
بخش دے گا وہ تمہارے گناہ اور داخل کردے گا تمہیں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً
باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ستھرے گھروں میں بسنے
فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾
کے باغوں کے اندر یہ ہے بڑی کامیابی

مسلمانوں کو بڑھ چڑھ کر کوری باتوں سے منع کرنے اور کام کے آدمی ہونے کی ترغیب دینے کے بعد اب ان کے لیے ایک علمی اور عملی پروگرام بیان کیا جا رہا ہے۔

ارشاد ہے کہ جب تم اللہ کو مان چکے تو اب ہم تمہیں تمہارے کام کی بات بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا اور اس کے رسول کا دل سے یقین کر لو اور اللہ کے احکام کو بجا لانے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اگر تم میں سمجھ ہے تو تمہارے لیے اس سے بہتر کوئی بات نہیں۔ اس کی بدولت اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ تمہیں نہروں والے باغوں میں داخل کر دے گا اور تمہارے رہنے کے لیے اچھے صاف ستھرے مکان دے گا جو سدا بہار والے باغوں میں تمہارے رہنے کے لیے بنے ہوں گے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ دین اسلام کا خلاصہ یہی ہے جو ان دو آیتوں میں بتا دیا گیا۔ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانو اور پھر اس طریقہ پر کام کرنے میں لگ جاؤ جو قرآن اور سنتِ رسول سے ثابت ہو چکا ہے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کی مثال

وَاُخْرٰى ۚ تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
اور ایک اور بات کو پسند کرتے ہو تم اسے مدد اللہ کی
وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا
اور فتح عنقریب اور خوشخبری دے ایمان والوں کو اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا
لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ مددگار اللہ کے جیسے
قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ
کہا عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کون
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
مددگار میرے اللہ کی راہ میں بولے حواری
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ
ہم ہیں مددگار اللہ کے پس ایمان لایا ایک گروہ
مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ
بنی اسرائیل میں سے اور انکار کر بیٹھا ایک گروہ
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ
پس زور آور کیا ہم نے انہیں جو ایمان لائے تھے ان کے دشمن کے مقابلہ میں
فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾
پس ہو گئے وہ غالب رہنے والے

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
اور ایک اور چیز جسے تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور
وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا
جلدی فتح اور خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا
ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسے
قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ
مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اپنے ساتھیوں سے
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
کون ہے جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے ساتھیوں
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ
نے کہا ہم ہیں اللہ کے مددگار اور بنی اسرائیل کا ایک
مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ
فرقہ ایمان لایا اور ایک فرقہ منکر ہو گیا
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ
پھر ہم نے ایمان والوں کو قوت دی اور ان کے دشمنوں پر
فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۵
پھر وہ غالب ہو رہے

اَلْحَوَارِيُّوْنَ (صاف دل مخلص لوگ) یہ حَوَارِیٌّ کی جمع ہے جو اسم منسوب ہے حوار کی طرف اس کا مادہ ح و ر ہے حَوَّرَ کے معنی گورا چٹا ہونا اسی سے حُور بنا ہے جو پہلے گذرا حَوَارِیٌّ دھوبی کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کپڑے دھو کر سفید کرتا ہے حضرت عیسیٰ کی دعوت کو جنہوں نے پہلے قبول کیا وہ دھوبی تھے ہو سکتا ہے کہ گورے پن سے ان کے دل کی صفائی اور خلوص کی طرف اشارہ ہو

ارشاد ہے کہ ایمان لانے اور نیک کام کرنے کا بدلہ دنیا میں عنقریب ملنے والا ہے جسے تم پسند کرتے ہو وہ یہ کہ بہت جلد دین ملنے والے مومنوں پر اللہ کی مدد سے فتح نصیب ہوگی اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے ساتھیوں نے جواب دیا تھا اور باہم اتفاق بول اٹھے تھے کہ آپ اللہ کے مددگار چاہتے ہیں جو آپ کے حمایتی ہوں سو ہم ہیں اللہ کے مددگار اس کے بعد بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ انکار کر بیٹھے ہم نے ایمان والوں کی مدد کی وہ اپنے مخالفوں پر غالب آ گئے

Marfat.com

سُورَت الصّف کا پیغام

اس سورت میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ بہت سے لوگ منہ سے تو بہت کچھ کہتے ہیں مگر کرتے کچھ نہیں۔ تم اس بری عادت سے بچو اور منہ سے صرف اتنی ہی بات کہو جو تم کرنے کا ارادہ رکھتے ہو یا موقعہ آئے تو کر سکتے ہو۔ اس کی توضیح کے لیے یہودیوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زبانی تو بہت کچھ کہتے رہتے تھے کہ ہم بڑے بڑے کام کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں، جس وقت آپ حکم دیں گے ہم جان پر کھیل جائیں گے لیکن جب موقعہ آتا تو ایسے ایسے صاف جواب دیتے کہ موسیٰ علیہ السلام کو بڑی اذیت پہنچتی۔ دوسری مثال ان کے وقت پر جان چرا جانے کی ان کا وہ برتاؤ ہے جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا۔ انہوں نے انہیں سمجھایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمہاری ہدایت کے لیے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں ان باتوں کو جو توراۃ میں کہی گئیں، راست اور درست بتاتا ہوں اور عملی طور پر انہیں اصول کا پابند ہوں جو اس میں سکھائے گئے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرے بعد آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے ان کی تم فرمانبرداری کرنا انہوں نے زبانی تو بڑے بڑے دعوے کیے کہ ہم اس آخری رسولؐ کے طرفدار ہوں گے اور ان کے حکم سے ذرا منہ نہ پھیریں گے لیکن جب آپ تشریف لائے اور نشانیوں سے صاف معلوم ہو گیا کہ آپ وہی رسول ہیں جن کی تشریف آوری کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی تو انہوں نے پست خیالات کے زیر اثر آپ کو رسول ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ تو معاذ اللہ کوئی بڑا جادوگر ہے اور وہ رسول جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تو اب آئے گا اور ہمیں میں سے ہوگا۔ ان کی اس بداعمالیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہی میں بڑھتے ہی چلے گئے اور ظالموں کی فہرست میں ان کا نام سب سے اول لکھا گیا۔ افسوس ہے کہ مسلمان اس سورت کا سکھایا ہوا سبق بھول گئے اور انہی گمراہ لوگوں کی سی اپنی عادت بنالی، یعنی زبانی شیخیاں بہت بگھارنا اور کام کے وقت جان چرانا۔ حالانکہ ان سے صاف کہہ دیا گیا ہے کہ تم اللہ پر سچے دل سے ایمان لاؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور اللہ کی راہ میں لڑو۔ ایسا کرو گے تو آخرت میں آرام کی زندگی ملے گی اور دنیا میں بھی سب پر غالب رہو گے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے حواریوں کے حال سے ظاہر ہے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کی اور اللہ نے ان کی مدد کی اور جن یہودیوں نے انہیں مانا اور ان کے قدم بہ قدم چلے وہ بھی ان لوگوں پر غالب آ گئے۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا۔ یہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں لڑنے سے مراد ان لوگوں سے لڑنا ہے جو دنیا میں فساد مچاتے ہیں اور محض اختلاف مذہب کی وجہ سے لوگوں کو ستاتے ہیں۔

Marfat.com

سُورۃ الجمعۃ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی باسٹھویں (۶۲) سورت ہے اور مدینہ میں ۲ھ اور ۴ھ کے درمیان نازل ہوئی اس میں دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں دنیا بھر کے انسانوں سے کہا گیا ہے کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں سے ہر ایک کی قوت محدود ہے اور اپنی حد سے آگے بالکل کام نہیں کر سکتی، اسے کسی نہ کسی موقع پر اپنی لاچاری کا احساس ہوتا ہے ایک فقط اللہ کی ذات ہے جس کی قوت اور طاقت لامحدود ہے۔ اس کا حکم ہر وقت ہر ایک پر چلتا ہے، اس لیے ہر چیز اس کے تابع فرمان ہے اور حقیقت میں اصلی حکومت اور بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔ وہ ہر عیب اور ہر نقص سے پاک و صاف ہے۔ پھر سب سے زبردست وہی ہے کوئی اس کے آگے چوں نہیں کر سکتا۔ اس کا ہر کام حکمت اور دانائی سے بھرپور ہوتا ہے۔ دیکھو اس نے انسان کو مہذب اور شائستہ بنانے کا کیسا عجیب انتظام کیا۔ اس نے پہلے عرب کے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک امی رسول بھیجا، جس نے باوجود پڑھے لکھے نہ ہونے کے اللہ کی کتاب کی آیتیں انہیں پڑھ پڑھ کر سنائیں، ان کو مہذب اور شائستہ بنایا اور انہیں دانشمندی کی باتیں سکھائیں جن کا لوہا بڑے بڑے داناؤں اور سورماؤں نے مان لیا اور اقرار کیا کہ اس سے بڑھ کر دانائی کی باتیں نہیں ہو سکتیں یہ اس کا فضل تھا کہ اس نے عرب کو ان باتوں سے فیض حاصل کرنے کا سب سے پہلا موقعہ دیا اور پھر ان کے ذریعہ دنیا بھر کے انسانوں کو وہ دانائی کی باتیں پہنچا دیں جن سے ہر فرقہ اور ہر ملک کے نصیب ور لوگ قیامت تک فیض حاصل کرتے رہیں گے ؛

پھر ارشاد ہے کہ مسلمانوں کو ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے غافل ہو جائیں اور دنیا کے عارضی نفع حاصل کرنے میں لگ جائیں۔ ورنہ پھر ان کی وہی مثل ہو گی جو یہودیوں پر چسپاں ہوتی ہے کہ گدھے کی طرح کتابوں کا انبار پیٹھ پر لادے پھرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ان میں کیا ہے فقط چرنے اور پیٹ بھرنے سے کام رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی بری گت بنے گی، یہ سمجھ دار ہو کر گدھے بنے چلے جاتے ہیں ؛

اس کے بعد ارشاد ہے کہ ایمان والوں کو اگر گدھا نہیں بننا، تو چاہیئے کہ جمعہ کی اذان سنتے ہی دوڑ کر نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہو جائیں اور غور سے خطبہ سنیں اور نماز پڑھیں۔ اس وقت لین دین خرید و فروخت کھیل تماشے سب چھوڑ دیں، دھیان سے جی لگا کر نماز ادا کریں ؛

نماز کے بعد اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہوں، لیکن اللہ کو نہ بھولیں اور ہر وقت اس کی یاد دل میں رکھیں اور اسی کا ذکر وردِ زبان رہے۔ یہ مت سمجھو کہ نماز میں مشغول ہوں گے تو کمائی میں خلل واقع ہو گا۔ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہی دے گا جو کچھ دے گا ؛

Marfat.com

سورة الجمعة مدنية وهي — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — احدى عشرة اية وفيها ركوعان

اللہ کی تسبیح

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمانوں میں اور جو ہے
فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
زمین میں بادشاہ سب عیبوں سے پاک زبردست
الْحَكِيْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ
حکمت والا وہی ہے جس نے بھیجا ہے ان پڑھ لوگوں میں
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
ایک رسول انہی میں سے پڑھتا ہے ان کے سامنے آیتیں اس کی اور پاک صاف
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ
کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور دانائی اور تحقیق تھے
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّ
وہ اس سے پہلے البتہ گمراہی صریح میں اور
اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ
اور لوگوں کے لیے بھی انہی میں سے کہ اب تک نہیں ملے وہ ان سے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳
اور وہ زبردست دانا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
زمین میں ہے بادشاہ پاک ذات زبردست
الْحَكِيْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ
حکمتوں والا وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
اٹھایا انہی میں سے سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور سنوارتا
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ
ہے انہیں اور سکھلاتا ہے انہیں کتاب اور عقل مندی اور اس
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّ
سے پہلے وہ صریح بھول میں پڑے ہوئے تھے اور
اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ
اس رسول کو انہی میں سے ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی اٹھایا جو
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳
ابھی ان میں نہیں ملے اور وہی ہے زبردست حکمت والا

تسبیح پاک کہنا ہے مضارع ہے تسبیح سے تسبیح کے معنی ہیں کسی کے پاک ہونے کا اپنی زبان سے اقرار کرنا۔
ارشاد ہے کہ ہر چیز جو آسمان میں ہے اور زمین میں ہے اپنی زبان سے یا اپنی حالت دکھا کر ظاہر کر رہی ہے کہ اللہ پاک ہے وہی بادشاہ مطلق ہر برائی اور عیب سے پاک قوت میں کامل اور دانائی میں یکتا ہے۔ اس نے ایسے لوگوں میں جو لکھنا پڑھنا کچھ نہیں جانتے تھے اور علم کا اثر انہی میں پھیلے ہوئے تھے ایک رسول انہی میں سے بھیجا جو انہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کی عادتیں درست کرتا ہے اور ان کا چال چلن سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے اور اسی رسول کو دوسرے لوگوں کے لیے بھی رسول مقرر کیا جو ان میں ابھی شامل نہیں ہوئے اور جو ان کے بعد آنے والے ہیں، یہی اللہ ہے جو قوت اور دانائی میں کامل اور یکتا ہے۔
ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سارے انسانوں کے لیے جو ان کے زمانے میں تھے اور جو ان کے بعد آئیں گے رسول ہیں۔

Marfat.com

یہود کی طرح مت بنو

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
یہ بزرگی اللہ کی ہے دیتا ہے وہ اسے جسے چاہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ
اور اللہ بڑائی والا ہے بڑی مثال ان لوگوں کی جن پر

حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا
لادی گئی توراۃ پھر نہ اٹھایا انہوں نے اسے

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۚ بِئْسَ
مانند ہے مثال گدھے کی جو کہ اٹھائے پیٹھ پر کتابیں بری ہے

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ
مثال ان کی جنہوں نے جھٹلایا آیتوں کو اللہ کی

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ قُلْ
اور اللہ نہیں راہ سمجھاتا ان لوگوں کو جو ظالم ہیں کہدے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ
اے وہ لوگو جو یہودی ہو گئے ہو اگر گمان کرتے ہو تم کہ تم

اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ
دوست ہو اللہ کے سوا سب لوگوں کے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾
پس تمنا کرو موت کی اگر ہو تم سچے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
یہ بڑائی اللہ کی ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ
اور اللہ کا فضل بڑا ہے ان لوگوں کی مثال جن پر

حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا
توراۃ لادی گئی پھر انہوں نہ اٹھائی

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۚ بِئْسَ
جیسے مثال گدھے کی کہ پیٹھ پر کتابیں لے چلتا ہے بری

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ
مثال ہے ان کی جنہوں نے اللہ کی باتوں کو جھٹلایا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ قُلْ
اور اللہ بے انصاف لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا تو کہہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ
اے یہودی ہونے والو اگر تمہیں دعویٰ ہے کہ تم

اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ
اللہ کے دوست ہو سب لوگوں کے سوا

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾
تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو

ارشاد ہے کہ عظمت اور بڑائی اللہ کے لیے ہے اور انہی کے قبضہ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے بڑائی عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ دیکھو اس نے کتنا بڑا احسان کیا کہ رہتی دنیا تک تمام انسانوں کی ہدایت کا حضرت محمد رسول اللہ کے ذریعے پورا پورا بندوبست کر دیا۔ اب اگر لوگوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو وہ یقیناً اس گدھے کی طرح ہیں جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوئی ہیں لیکن وہ ان سے فائدہ کچھ نہیں اٹھاتا۔ دیکھو یہودیوں نے یہی کیا کہ ان پر توراۃ کی پابندی کی ذمہ داری ڈالی گئی لیکن انہوں نے اس کی پروا نہ کی نہ اس کے حکموں پر چلے اور نہ اس کی حفاظت ہی کی۔ ظالموں کو بری بری چیزوں ہی سے تشبیہ دی جا سکتی ہے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ سنا تم نے باوجود اس قدر غفلت کے یہودی دعویٰ کرتے ہیں کہ انسانوں میں سے ان کے سوا اللہ کا دوست کوئی نہیں اے رسول ان سے کہہ دے اگر یہی بات ہے تو مر جانے کی آرزو کرو تاکہ سیدھے اللہ کے پاس پہنچ جاؤ۔ جینے کیوں ہو

Marfat.com

وہ تو موت سے بھاگتے ہیں

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اور نہ چاہیں گے وہ موت کبھی بوجہ اس کے کہ پہلے بھیج چکے
اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦
ہاتھ ان کے اور اللہ خوب واقف ہے ظلم کرنے والوں سے
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
کہہ دے تحقیق وہ موت کہ بھاگتے ہو تم اس سے
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى
پس تحقیق وہ ملنے والی ہے تم سے پھر لوٹائے جاؤ گے تم طرف
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
جاننے والے چھپے اور کھلے کے پس جتلا دے گا وہ تمہیں
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ ع
وہ جو تھے تم کرتے

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اور وہ اپنا مرنا کبھی نہ چاہیں گے ان کاموں کی وجہ سے جنہیں ان
اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦
کے ہاتھ بھیج چکے اور اللہ کو سب گنہگار معلوم ہیں
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
تو کہہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى
تم سے آملے گی پھر تم اس چھپے اور کھلے کے
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تم کو جتلا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ ع
دے گا جو تم کرتے تھے

ارشاد ہوا کہ یہودی نہ توراۃ کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور نہ ان کی حفاظت کرتے ہیں، حالانکہ ان پر یہ دونوں باتیں فرض تھیں باوجود اس کے دعویٰ اتنا بڑا کرتے ہیں کہ سارے انسانوں کے اندر بس ہم ہی ہیں جو اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں جنت ہمارے ہی لیے بنی ہے اور مرتے ہی ہم اس میں جا براجیں گے ان سے کہو کہ اگر یہی بات ہے تو مرنے کی تمنا کیوں نہیں کرتے اور دنیا کی دولت سمیٹنے میں کیوں لگے رہتے ہو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تمہیں ہر وقت موت کی آرزو کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ فوراً جنت میں جا کر دندناؤ ؛

آگے ارشاد ہے کہ ان کی تو حالت یہ رہی ہے کہ دنیا کی خاطر دین کو ہمیشہ پیٹھ کے پیچھے پھینکتے رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ وہی روش اختیار کی ہے جو توراۃ کے حکموں کے بالکل خلاف تھی۔ انہیں معلوم ہے کہ مرے پیچھے ان کی بری گت بنے گی کیونکہ انہوں نے وہ کام ہی نہیں کیے جن کی بدولت آخرت میں ان کا بھلا ہو۔ پھر یہ دنیا کو چھوڑ کر جانے کی تمنا کس بات پر کر سکتے ہیں یہ ہمیشہ ظلم و ستم اور بے انصافی پر ہی کمر باندھے رہے اور اللہ ان سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ظالموں کا حال خوب جانتا ہے ان سے کہہ دے کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو اور جس سے بچنے کے لیے بڑے بڑے مضبوط قلعے رہنے کے لیے بناتے ہو وہ تو آ کر رہے گی اور تم مر کر اللہ کے سامنے پیش ہو گے جو ہر چھپے اور کھلے سے واقف ہے وہ تمہیں بتلا دے گا کہ دنیا میں تمہارے کرتوت کیا تھے اور آخرت میں اس کی کیا سزا ملے گی ؛

Marfat.com

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب پکارا جائے نماز کے لیے
مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
جمعہ کے دن پس لپکو اللہ کے ذکر کی طرف
وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
اور چھوڑ دو خرید و فروخت یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ
ہو تم جانتے پس جب پوری ہو چکے نماز
فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ
تو چلو پھرو زمین میں اور تلاش کرو کچھ
فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت زیادہ
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰
تاکہ تم فلاح پاؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ
اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کی
مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
اذان ہو تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو
وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ
تمہیں سمجھ ہے پھر جب نماز تمام ہو چکے
فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ
تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل
فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
ڈھونڈو اور اللہ کو بہت یاد کرو
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰
کہ تمہارا بھلا ہو

اِنْتَشِرُوْا (ادھر ادھر چلے جاؤ) امر کا صیغہ اِنْتِشَارٌ سے جو ن۔ ش۔ ر سے بنا ہے نَشْرٌ کے معنی پھیلانا اِنْتِشَارٌ پھیل جانا۔ یہ لفظ سورہ الاحزاب میں گذر چکا ہے۔ اس سے مراد ہے اٹھ کر اپنے کام میں لگو۔ یہ بتا کر کہ یہودیوں نے توراۃ کے حکموں پر عمل نہیں کیا مسلمانوں کو ارشاد ہوتا ہے کہ تم قرآن کے حکموں پر عمل کرو۔ یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن صرف عبادت کے لیے مقرر تھا اور وہ اس سارے دن کوئی اور کام نہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور ہفتہ ہی کا دن شکار کا مقرر کیا۔ تمہارے لیے جمعہ کا دن اکٹھے ہو کر نماز پڑھنے کا مقرر کیا جاتا ہے۔ تم اس دن ایسا کرو کہ جب جمعہ کی نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو کاروبار چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور مسجد میں حاضر ہو کر خطبہ سنو اور نماز ادا کرو۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ اور سمجھ سے کام لوگے تو اس بات کو خوب سمجھ جاؤ گے۔ پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تمہیں اجازت ہے کہ اٹھ کر مسجد کے باہر جاؤ اور اپنے اپنے کمائی کے دھندوں میں لگو۔ لیکن اللہ کا ذکر ہر وقت کرتے رہو اور دنیا کے مشغلوں میں پھنس کر اسے کبھی نہ بھولو۔ اسی میں تمہاری نجات اور کامیابی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ÷

Marfat.com

آدابِ جمعہ

وَاِذَا - رَاَوْا - تِجَارَةً - اَوْ - لَهْوَا -
اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کھیل تماشا

نِ انْفَضُّوْٓا - اِلَيْهَا - وَتَرَكُوْكَ - قَآئِمًا ؕ
تو اٹھ کر چل دیں اس کی طرف اور چھوڑ جائیں تجھے کھڑا

قُلْ - مَا - عِنْدَ اللّٰهِ - خَيْرٌ - مِّنَ
کہہ دے جو اللہ کے پاس ہے بہتر ہے کھیل سے

اللَّهْوِ - وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ - خَيْرُ
اور سوداگری سے اور اللہ سب سے اچھا

الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع
رزق دینے والا ہے

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا

نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ
تو متفرق ہو جائیں اس کی طرف اور تجھے کھڑا چھوڑ جائیں

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ
تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشے

اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ
اور سوداگری سے بہتر ہے اللہ بہتر ہے

الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع
روزی دینے والا

پہلے کہا گیا کہ جب جمعہ کی آذان دے دی جائے تو سارے کام چھوڑ کر خطبہ سننے اور نماز ادا کرنے کے لیے جمع ہو جاؤ علماء نے کہا ہے کہ اس اذان سے مراد وہ آذان جو خطبہ سے پہلے خطیب کے سامنے کھڑے ہو کر دی جاتی ہے کیونکہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت فقط وہی اذان دی جاتی تھی۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت میں اس سے پہلے ایک اور اذان دی جانے لگی اور سب نے اجماع کر لیا کہ ایک آذان خطبہ کی آذان سے پہلے ہونی چاہیئے۔ اب حکم یہ ہے کہ خطبہ کی اذان کے بعد تو خرید و فروخت قطعاً حرام ہے اور پہلی اذان کے بعد اس کے حرام ہونے میں اختلاف ہے۔ بہتر یہی ہے کہ پہلی آذان کے بعد ہی کاروبار چھوڑ کر نماز کے لیے حاضر ہو جائے۔

اس آیت میں حکم ہے کہ آذان کے بعد خطبہ اور نماز سے فارغ ہوتے تک سب کام چھوڑ دو۔ بعض لوگوں نے شروع میں ایک دفعہ ایسا کیا کہ آپ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اسی وقت ایک قافلہ غلّہ لے کر مدینہ پہنچا اور چونکہ شہر میں غلّہ کی مانگ تھی اس لیے بعض لوگ خطبہ میں سے اٹھ کر قافلہ کی دھوم دھام دیکھنے اور اس سے غلّہ لینے کے لیے دوڑے خیال ہو گا کہ نماز میں آ کر شریک ہو سکیں گے۔ اس طرزِ عمل سے اس آیت میں روکا گیا ہے۔ ارشاد ہے کہ جو لوگ تمہیں خطبہ دیتے چھوڑ کر خرید و فروخت کرنے اور تماشا دیکھنے کے لیے اٹھ گئے وہ غلط راستہ پر چلے۔ ان سے کہو کہ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے خطبہ چھوڑ کر چل دینا اس لیے کہ کہیں قافلہ کا غلّہ ختم نہ ہو جائے اور ہم نہ خرید سکیں تو کھائیں گے کہاں سے غلط بات ہے اللہ کے پاس ان چیزوں سے کہیں زیادہ اچھی چیزیں ہیں۔ وہ انہی کے لیے ہیں جو اس کے حکم پر پورے طور پر چلتے ہیں۔ اس سورت میں سکھایا گیا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم سے فائدہ اٹھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر چلو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہودیوں کی طرح دین کو چھوڑ بیٹھو اور سوا نام کے اسلام کے تمہارے اندر کچھ باقی نہ رہے ایسا ہوا کہ تم دنیا اور آخرت کی خیر اور برکتوں سے محروم ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن کی تریسٹھویں سورت ہے اور ۴ھ کے اندر مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو رکوع ہیں۔ اس سال منافقوں نے زبان درازی پر کمر باندھی تھی۔ یہ سال غزوۂ احد ۳ھ اور غزوۂ احزاب ۵ھ کے درمیان تھا منافقوں کا سردار عبداللہ بن اُبیّ ابھی اس خیال میں تھا کہ مسلمانوں کو مدینہ سے نکال کر وہاں کا سردار بن کر بیٹھ جائے۔ مسلمانوں سے بظاہر تو اچھی طرح ملتا تھا لیکن چپکے چپکے لوگوں کو اکساتا رہتا تھا کہ انہیں دق کریں تاکہ وہ مدینہ سے نکل جائیں اور میدان اس کے ہاتھ آجائے۔

اس سورت میں منافقوں کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا گیا ہے کہ یہ منافق لوگ دنیا میں دولت عزت اور اپنے حمایتی پیدا کرنے کے فکر میں لگے رہتے ہیں تم ان چیزوں سے دل نہ لگاؤ۔ کیونکہ جس نے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے وہ کہیں کا نہ رہا تھوڑے دن میں وہ مرجائے گا اور دنیا کی چیزیں یہیں چھوڑ جائے گا اور آخرت میں پچھتائے گا کہ افسوس میں نے دنیا میں یہاں کے لیے کچھ نہ کیا جو آج کام آتا۔ وہ کہے گا کہ کاش دنیا میں اسے کسی طرح پھر جانا مل جائے تو آخرت کے لیے بہت سا سامان اکٹھا کرلے۔ لیکن یہ اس کی تمنا بے کار ہوگی۔ کیونکہ موت کے بعد دنیا میں پھر آنا نہیں ہو سکتا۔

اس سورت میں منافقوں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ منہ پر تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں لیکن دل میں اس کا انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں، جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان سے کام چل جائے گا اور لوگ انہیں سچا سمجھ کر ان کی بات مان لیں گے۔ یہ لوگ بزدل اور ڈرپوک ہیں ذرا سے کھٹکے سے ان کا دم نکل جاتا ہے کہ اب ہم پر کوئی آفت آئی۔ ان کا ڈیل ڈول تو خاصا ہے لیکن دل بڑا بودا ہے۔ اس پر بھی شیخیاں مارتے پھرتے ہیں کہ ہمارے برابر کوئی نہیں۔ ہمیں کیا غرض پڑی ہے کہ ہم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا سردار مانیں۔ یہی منافق تو ہیں جن کا سردار کہتا پھرتا ہے کہ ان مہاجروں کو مالی امداد مت دو۔ یہ دق ہو کر آپ ہی بھاگ جائیں گے۔ اس نے ایک سفر میں کہا کہ اب کے مدینہ پہنچتے ہی ہم سارے معزز لوگ ان ذلیل و پست مسلمانوں کو باہر نکال کریں گے۔

یہ سب نری بکواس ہے۔ مال و دولت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے اور عزت اور ذلت سب اسی کے قبضہ میں ہے۔ وہ جسے چاہے دے۔ مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ مال اور اولاد کی محبت میں پھنس کر اللہ کو مت بھولو اسی سے بیڑا پار ہوگا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدِیْنَۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اٰیاتھا ۱۱ رکوعاتھا ۲

منافق جھوٹے ہیں

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ
جب آتے ہیں تیرے پاس منافق کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں

اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ
کہ تحقیق تو البتہ رسول ہے اللہ کا اور اللہ جانتا ہے کہ تحقیق تو

لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
البتہ رسول ہے اس کا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق لوگ

لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
البتہ جھوٹے ہیں بنایا ہے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ
پس روکتے ہیں اللہ کے راستہ سے تحقیق وہ لوگ

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ
برا ہے جو ہیں وہ کرتے یہ بوجہ

بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى
اس کے کہ وہ ایمان لائے پھر انکار کر گئے پس مہر لگ گئی

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾
دلوں پر ان کے پس وہ نہیں سمجھتے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ
جب تیرے پاس منافق آئیں تو کہیں ہم قائل ہیں

اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ
کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو

لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق

لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ
ہے پھر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں برے کام ہیں

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ
جو یہ لوگ کر رہے ہیں یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى
کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پھر ان کے دل پر

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾
مہر لگ گئی سو وہ اب کچھ نہیں سمجھتے

ارشاد ہے کہ یہ منافق لوگ جن کی زبان پر کچھ اور ہے اور دل میں کچھ اور ہے، جب اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس آتے ہیں تو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کو دل سے اللہ کا رسول مانتے ہیں۔ بات تو یہی ہے کہ تم اللہ کے رسول ہو اور اللہ اسے خوب جانتا ہے لیکن تمہیں یہ بھی بتلائے دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹ کہہ رہے ہیں کہ وہ دل سے تمہیں اللہ کا رسول مانتے ہیں اور یہ ہیں ہی جھوٹے لپاڈی جھوٹ بولنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ یہ تو غرض کے بندے ہیں۔ مسلمانوں سے جان بچانے کے لیے فوراً قسمیں کھا لیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ پھر جب موقعہ ملتا ہے تو دوسروں سے یہ مسلمانوں کی برائیاں کر کے انہیں مسلمان ہونے سے روکتے ہیں یہ کیسا برا کام ہے۔ ان کی زبان پر ایمان اور دل میں کفر ہے اسی کی شامت سے ان کی عقل چلتی بنی۔ اب ان کی سمجھ میں خاک نہیں آتا ۔

Marfat.com

موٹے تازے مگر بزدل

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَ
اور جب تو انہیں دیکھے تو اچھے لگیں تجھے ان کے ڈیل ڈول

اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ
اور اگر بات کہیں سنے تو ان کی بات گویا وہ ہیں جیسے لکڑی

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ
دیوار سے لگا دی جو کوئی چیخے جانیں ہم ہی پر

عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قَاتَلَهُمُ
بلا آئی وہی ہیں دشمن ان سے بچتا رہ اللہ ان کی گردن

اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
مارے کہاں پھرے جاتے ہیں اور جب ان سے کوئی کہے

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا
آؤ تم کو اللہ کا رسول معاف کرا دے تو اپنے

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ
سر مٹکاتے ہیں اور تو دیکھے کہ وہ روکتے ہیں اور

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
غرور کرتے ہیں برابر ہے ان کے لیے تو ان

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ
کی معافی چاہے یا نہ چاہے

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَ
اور جب تو انہیں دیکھے تو خوش کریں تجھے بدن ان کے اور

اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ
اگر بولیں وہ تو تو سنے بات ان کی گویا وہ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ
لکڑیاں ہیں سہارے لگائی ہوئی گمان کرتے ہیں ہر چیخ و پکار کو

عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قَاتَلَهُمُ
اپنے اوپر وہی ہیں دشمن پس بچ ان سے غارت کرے ان کو

اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اللہ کہاں پھرے جا رہے ہیں اور جب کہا جائے ان سے

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا
آؤ بخشش مانگے تمہارے لیے اللہ کا رسول موڑ لیتے

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ
ہیں سر اپنے اور تو دیکھتا ہے انہیں کہ روکتے ہیں اور

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
تکبر کرنے والے ہیں برابر ہے ان کے لیے خواہ تو بخشش طلب

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ
کرے ان کے لیے یا نہ بخشش طلب کرے تو ان کے لیے

ارشاد ہے کہ دیکھنے میں تو یہ لوگ بڑے ہٹے کٹے ہیکڑ جوان معلوم ہوتے ہیں ایسے کہ دیکھ کر جی خوش ہوتا ہے اور باتیں بنانے میں بھی طاق ہیں ایسی لچھے دار گفتگو کرتے ہیں کہ بس سنتے ہی جاؤ۔ لیکن اندر سے کسی کام کے نہیں۔ ایسے ہیں جیسے لکڑیوں کے بڑے بڑے گدے کو سہارا لگا کر کھڑے ہیں ورنہ چاروں شانے چت پڑے ہیں۔ ڈرپوک ایسے کہ جہاں کوئی ذرا بھی شور و غل ہوا سمجھے کہ بس ہماری آفت آئی سچ ہے جس کے کرتوت کھوٹے ہوتے ہیں اسے ہر وقت کھٹکا ہی لگا رہتا ہے کہ اب کچھ ہوا۔ خدا ان کا ناس کرے، یہ کہاں سے اس قدر بہکے کہ سیدھے ہونے کا نام ہی نہیں لیتے اگر کوئی ان سے کہے کہ کیا واہی تباہی کام کرتے پھرتے ہو، رسول اللہ کے پاس آؤ وہ تمہارے لیے بخشے جانے کی دعا کریں گے تو منہ پھیر کر اکڑ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے استغفار کرنا برابر ہے یہ بالکل گئے گذرے ہوئے۔

Marfat.com

لو اور سنو

لَنْ - يَّغْفِرَ - اللّٰهُ - لَهُمْ ؕ اِنَّ - اللّٰهَ - لَا يَهْدِي
ہرگز نہ بخشے گا اللہ انہیں تحقیق اللہ راہ نہیں دکھاتا

الْقَوْمَ - الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ - الَّذِيْنَ - يَقُوْلُوْنَ
ان لوگوں کو جو بدکار ہیں یہی ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں

لَا تُنْفِقُوْا - عَلٰى مَنْ - عِنْدَ - رَسُوْلِ اللّٰهِ
مت خرچ کرو ان پر جو پاس ہیں رسول اللہ کے

حَتّٰى - يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ - خَزَآئِنُ
یہاں تک کہ تتر بتر ہو جائیں وہ اور اللہ کے لیے ہیں خزانے

السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ - وَلٰكِنَّ - الْمُنٰفِقِيْنَ
آسمانوں کے اور زمین کے اور لیکن یہ بدباطن لوگ

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾
نہیں سمجھتے

لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا بیشک اللہ راہ نہیں دکھاتا

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
نافرمان لوگوں کو وہی ہیں جو کہتے ہیں

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
کہ مت خرچ کرو ان پر جو رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں

حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ
یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں اور اللہ کے پاس

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾
نہیں سمجھتے

يَنْفَضُّوْا ابکھر جائیں، مضارع کا صیغہ ہے اِنْفِضَاضٌ سے جو ف۔ض۔ض سے بنا ہے فَضَّ کے معنی توڑ دینا بکھیر دینا انفضاض اس کا لازم ہے، ٹوٹ جانا۔ بکھر جانا ؛

ارشاد ہے کہ ان کے خیالات نکمے اور عمل بے کار ہیں ۔ یہ اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگتے ہیں۔ جب کوئی سمجھانے سے سمجھے ہی نہیں تو وہ مگر اکیا سنبھلے گا۔ ان کے لیے تم استغفار کرو یا نہ کرو۔ اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ کیونکہ بدکاروں اور نافرمانوں کو اللہ سیدھا راستہ نہیں دکھاتا اور وہ سدا بھٹکے ہی پھریں گے

آگے ارشاد ہے کہ یہ وہی لوگ تو ہیں جن کے سردار نے کسی سفر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان کوئی جھگڑا سن کر کہہ دیا تھا کہ اے مدینہ والو تم ہی نے ان مہاجروں کو منہ لگا رکھا ہے تم اگر ان کو خرچ نہ دو اور مالی مدد ان سے روک لو تو یہ ابھی تنگ آکر ادھر ادھر بھاگ جائیں اور تتر بتر ہو جائیں ؛

ان عقل کے اندھوں کو یہ معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جس قدر مال اور دولت ہے وہ سب اللہ کے قبضہ میں ہے کیا وہ اپنے فرمانبرداروں کو اور اپنے رسول کے مددگاروں کو بھوکا مار دے گا۔ بات یہ ہے کہ ان منافقوں کی سمجھ جاتی رہی ہے، یہ اتنی بات نہیں سمجھ سکتے کہ اللہ مسلمانوں کو بہت کچھ دینے والا ہے ؛

Marfat.com

ایک اور بکواس

يَقُوْلُوْنَ - لَئِنْ - رَّجَعْنَآ - اِلَى الْمَدِيْنَةِ
کہتے ہیں البتہ اگر لوٹے ہم مدینہ کی طرف

لَيُخْرِجَنَّ - الْاَعَزُّ - مِنْهَا - الْاَذَلَّ ؕ وَ - لِلّٰهِ
البتہ ضرور نکال دے گا زور والا اس میں سے کمزور کو اور اللہ کے

الْعِزَّةُ - وَلِرَسُوْلِهٖ - وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ - وَلٰكِنَّ
لیے ہے زور اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے اور لیکن

الْمُنٰفِقِيْنَ - لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ ع يٰٓاَيُّهَا - الَّذِيْنَ
منافق لوگ نہیں جانتے اے لوگو جو

اٰمَنُوْا - لَا تُلْهِكُمْ - اَمْوَالُكُمْ - وَلَآ - اَوْلَادُكُمْ
ایمان لائے ہو نہ غافل کردیں تمہیں تمہارا مال اور نہ تمہاری اولاد

عَنْ - ذِكْرِ - اللّٰهِ ۚ وَمَنْ - يَّفْعَلْ - ذٰلِكَ
اللہ کی یاد سے اور جس نے کیا ایسا

فَاُولٰٓئِكَ - هُمُ - الْخٰسِرُوْنَ ۝٩
پس وہ لوگ وہی خسارہ میں ہیں

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
کہتے ہیں اگر ہم مدینہ میں پھر گئے تو وہاں سے

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ
زور آور لوگ کمزور لوگوں کو نکال دیں گے اور زور تو

الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ
اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا اور ایمان والوں کا اور لیکن

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ١ ١٣
منافق نہیں جانتے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ
تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
یاد سے غافل نہ کریں اور جو یہ کام کریں گے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩
وہی لوگ ہیں رہیں گے

منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے کسی سفر میں سنا کہ ایک مہاجر اور ایک انصاری کا کچھ جھگڑا ہو گیا۔ اس پر اس نے اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ زہر اگلا کہ مدینہ والے ان مہاجروں کو خرچ دیتے ہیں اس لیے وہ اتنے ڈھیٹ ہو گئے ہیں کہ اوروں کے منہ آتے ہیں۔ مدینہ والوں کو چاہیئے کہ ان کو ذرا بھی خرچ نہ دیں ابھی ابھی ان کا جتھا ٹوٹ جائے گا۔ اور یہ بھی کہا کہ اب کے مدینہ پہنچ کر ان مٹھی بھر کمزور لوگوں کو ہم جو ان سے کہیں زیادہ زور اور قوت والے ہیں نکال باہر کریں گے ؛

اس آیت میں ان منافقوں کے خیالات کی خبر دی گئی ہے اور بتلا دیا گیا ہے کہ زور اور قوت اور عزت والا اللہ ہے اور اس کے رسول اور اس کے ایمان والے بندے ہیں۔ ان کی سمجھ میں اتنی بات نہیں آتی تو یہ عقل مند ہونے کا دعوے کیوں کرتے ہیں ؛

اس کے بعد ایمان والوں کو ارشاد ہے کہ دیکھو ان بے وقوفوں کی طرح دنیا کے اندر مال اور اولاد ہی میں جی لگا مت بیٹھ جانا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مال اور اولاد کی محبت میں پھنس کر اللہ کی یاد چھوڑ بیٹھو۔ جو لوگ دنیا ہی میں پھنسے ہوئے ہیں اور مال اور اولاد ہی کی محبت میں گرفتار ہیں اور اللہ کو بھول گئے ہیں وہ لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے ؛

Marfat.com

مال جوڑنے کے لیے نہیں

وَاَنْفِقُوْا - مِنْ - مَّا - رَزَقْنٰكُمْ - مِّنْ قَبْلِ
اور خرچ کرو اس میں سے جو دیا ہم نے تمہیں پہلے اس کے
اَنْ - يَّاْتِيَ - اَحَدَكُمُ - الْمَوْتُ - فَيَقُوْلَ
کہ آجائے کسی کو تم میں سے موت پھر کہنے لگے
رَبِّ - لَوْلَآ - اَخَّرْتَنِيْٓ - اِلٰٓى - اَجَلٍ - قَرِيْبٍ
اے میرے رب کیوں نہ مہلت دی تو نے مجھے ایک قریب کی مدت تک
فَاَصَّدَّقَ - وَاَكُنْ - مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩
تاکہ میں صدقہ کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں سے
وَلَنْ - يُّؤَخِّرَ - اللّٰهُ - نَفْسًا - اِذَا - جَآءَ
اور ہرگز نہ مہلت دے گا اللہ کسی جی کو جب آپہنچی
اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ - خَبِيْرٌۢ - بِمَا
مدت اس کی اور اللہ خبردار اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ ⑪ ع
تم کرتے ہو

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اور جو کچھ ہمارا دیا ہوا ہے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں
اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ
سے کسی کو موت آپہنچے تب کہے
رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ
اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھے ایک تھوڑی سی
فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩
مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں
وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
اور اللہ کسی جی کو ہرگز ڈھیل نہ دے گا جب اس کا
اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
وعدہ آپہنچا اور اللہ کو خبر ہے جو تم
تَعْمَلُوْنَ ⑪ ع
کرتے ہو۔

مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ مال کو جوڑ کر مت رکھو، اس میں سے کچھ اللہ کے واسطے بھی خرچ کرو۔ دیکھو نیک کاموں میں خرچ کرنے کا موقعہ فقط اسی وقت تک ہے جب تک موت آکر گلا نہیں دباتی۔ اس سے پہلے جو کچھ نیک کاموں میں خرچ کرنا ہے کر لو۔ ورنہ جب موت نے آدبایا تو سوا افسوس اور حسرت کے کچھ پلے نہ پڑے گا۔ نہ مال کا جمع کیا ہوا ڈھیر اس وقت کام آئے گا اور نہ اولاد کچھ کر سکے گی۔ آدمی یہی کہتا ہوا چل بسے گا کہ کاش کہ تھوڑے دن اور جینا مل جاتا تو کام بن جاتا۔ کہے گا اے رب مجھے کچھ دن جینے دے تاکہ میں خوب خیرات کروں اور صدقے دوں اور نیک لوگوں کی طرح زندگی بسر کر کے ان کے اندر داخل ہو جاؤں۔

ارشاد ہے کہ اے نادان انسان کان کھول کر سن لے کہ جب کسی کی موت کا وقت آپہنچا اور اس کی جان لبوں پر آگئی پھر اسے ہرگز دنیا کی زندگی اور نہیں مل سکتی۔ اگر ہوش و حواس برقرار رہنے تک کچھ نہ کیا تو بس پھر ترکی تمام شد۔ اس سے پہلے جو نیک کام کرنا ہے کر لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی سب خبر ہے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ کیا بتاتی ہے؟

سچے مسلمانوں کا ایسے لوگوں سے کبھی پیچھا نہ چھوٹا جو ظاہر میں تو بڑے بھاری مسلمان بنے پھرتے ہیں لیکن دل میں نہ ایمان ہے نہ یقین۔ یہ لوگ ان لوگوں کو بیوقوف سمجھتے ہیں جو سچے دل سے ایمان لاکر اللہ کی فرمانبرداری اور رسول کی اطاعت پر تلے ہوئے ہیں ان کے مقابلے میں دنیا کی دولت اور عزت کے پیچھے ہاتھ دھو کر نہیں پڑتے۔ یہ لوگ دیکھنے میں خوب ہٹے کٹے مسٹنڈے موٹے تازے ہیں بولنے پر آئیں تو سماں باندھ دیں وہ چکنی چپڑی باتیں بنائیں کہ اچھے اچھوں کے ان کی طرف کان لگ جائیں۔ ایسی ایسی دھواں دھار تقریریں کریں تو لوگ سن کر حیران رہ جائیں اور کہیں اللہ اللہ کیا ہی خوب بولنے والا شخص ہے رولا دینا اور ہنسا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ جی چاہتا ہے سنے ہی جاؤ زبانی طور پر بڑے بڑے وعدوں کی بھرمار کہ میں یہ کر دوں گا اور وہ کر دوں گا لیکن اندر سے بالکل کھوکھلے۔ کام کے وقت ننھے بیچارے جیسے کچھ دم ہی نہیں۔ ذرا سا کھٹکا ہوا تو دم دبا کر بھاگے اور کہیں ڈھونڈھے پتہ نہ ملا۔ تاریخ ایسے لوگوں کی کہانیوں سے بھری پڑی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو زک دی اور جب ان کی کرتوتوں کا بھانڈا پھوٹ گیا تو چلتے پھرتے نظر آئے اور کہیں اور جا کر اپنا ٹھیا بنا لیا۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے شروع ہوئے تو آج تک ختم ہونے میں نہیں آتے مسلمانوں پر جب بھی کوئی آفت آئی وہ انہی کے دم سے آئی۔ یہ لوگ ایسے کائیاں ہوتے ہیں کہ قانون کی زد میں کبھی نہیں آتے بالا ہی بالا ہیئت پھیریاں کرتے رہتے ہیں۔ عوام ان سے دق، دین ان سے نالاں، دنیا ان سے پریشاں۔ غرض ایک ایسی مصیبت ہیں جس کا کوئی علاج نہیں۔ منہ پر کچھ دل میں کچھ۔ ان کے کاٹے کا منتر نہیں اگر دیکھنا چاہیں تو آج بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ سچے مسلمانوں کے لیے کوئی چارہ نہیں سوا اس کے کہ ان سے اللہ کی پناہ مانگیں اور ان کے رویہ سے دور بھاگتے رہیں ان کو دو چیزیں الو بنائے ہوئے ہیں، مال اور اولاد اور خاص طور پر مال۔

اسی لیے سورت کے آخر میں ہدایت کی گئی ہے کہ اے ایمان والو مال کا مالک اللہ ہے اور وہی مال دینے والا بھی ہے مال جمع کرنے کے لیے نہیں دیا جاتا۔ اسے تھوڑا بہت نیک کاموں میں اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے حسب مقدور خرچ کرتے رہا کرو۔ ورنہ مرتے وقت پچھتاتے پچھتاتے جان نکل جائے گی اور خرچ کا سارا موقعہ جاتا رہے گا باقی اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی چونسٹھویں (۶۴) سورت ہے اور مدینہ میں ہجرت کے پہلے سال نازل ہوئی اس میں دو رکوع ہیں یہ وہ زمانہ ہے جب مسلمان مکہ والوں کی انتہائی بدسلوکی کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ چھاڑ کر مدینہ ہجرت کر کے آرہے تھے بہت سے لوگ اس مشکل میں پھنسے ہوئے تھے کہ ان کا مال، بیوی، بچے، گھر وغیرہ جو کچھ تھا مکہ ہی میں تھا۔ ادھر دیگر رشتہ داران پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ اسلام کو چھوڑ دیں اور اپنے گھر سے بے گھر نہ ہوں۔ بہت سے بیوی بچوں کو ساتھ نہ لے جا سکتے تھے کیونکہ ان کے پاس سواری اور سفر خرچ کا بندوبست نہ تھا۔ ان کے بچے ان کے سر ہو رہے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر کہاں جاؤ گے۔ غرض مسلمان عجب کش مکش میں مبتلا تھے، بہت سے بیوی بچوں کو چھوڑ کر چلے آئے تھے کچھ ابھی وہیں ٹھٹک رہے تھے، ان حالات میں یہ سورت نازل ہوئی اور اسلام کا ڈنکا بجایا۔ مرنے کے بعد کی مصیبتوں کا حال بتا کر ان سے ڈرایا ؂

ارشاد ہوا کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ سارے ملک کا مالک ہے اور ساری خوبیاں اس کے اندر جمع ہیں۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا پھر ان میں سے بعض نے تو اللہ کو مانا اور اس پر ایمان لائے اور بعض بالکل انکار کر بیٹھے۔ تعجب ہے۔ کیا ان انکار کرنے والوں کو ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ کا انکار کرنے سے دنیا ہی میں بڑی بڑی مصیبتیں پڑ چکی ہیں اور ابھی آخرت کا عذاب ان کے لیے باقی ہے ان کے پاس اللہ کے رسول آئے اور اپنے رسول ہونے کی صاف صاف کھلی نشانیاں پیش کیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ہی جیسے آدمی کو اپنا ہادی اور اپنا پیشوا کیسے بنالیں اس وجہ سے وہ اللہ ہی کا انکار کر بیٹھے۔ اللہ کو ان کی کیا پرواہ تھی۔ چشم زدن میں انہیں غارت کر دیا یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی تم کہہ دو کہ قسم ہے رب کی وہ ضرور آئے گی اور تمہیں اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اگر خیریت چاہتے ہو تو اللہ کو مانو اور اس کے رسول کو مانو۔ قرآن مجید کی روشن آیتوں کو مانو ورنہ قیامت کے دن بڑے ٹوٹے میں رہو گے۔ اس دن نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور بدکار جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے ؂

اے انسانوں! مصیبت اللہ ہی بھیجتا ہے۔ ایمان والے اس کی غرض و غایت سمجھ جاتے ہیں بے ایمان بھٹ بھیڑے مارتے پھرتے ہیں۔ سنو تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہو سکتے ہیں۔ ان کی وجہ سے کوئی نیک کام مت چھوڑو۔ ان سے تو تمہاری آزمائش مقصود ہے۔ اپنا مال اللہ کے واسطے دوسروں کے لیے خرچ کرو یہ سمجھو کہ یہ تم اللہ کو قرض دے رہے ہو۔ وہ بڑا فیاض ہے، تمہارا سارا قرض چکا دے گا اور اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے گا ؂

Marfat.com

سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ مَدَنِیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰیاتها ۱۸ ، رکوعاتها ۲

اللہ کی خوبیاں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمانوں میں اور جو ہے
فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
زمین میں اسی کے لیے ہے بادشاہی اور اسی کے لیے ساری خوبی
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہی ہے جس نے
خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ
بنایا تمہیں پس کوئی تم میں انکار کرنے والا ہے اور کوئی تم میں ایمان لانے والا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ
اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے پیدا کیے اس نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
آسمان اور زمین جیسے وہ ہونے چاہئیں اور نقشہ کھینچا تمہارا
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾
پس اچھی بنائیں صورتیں تمہاری اور اسی کی طرف لوٹنا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
پاکی بول رہا ہے اللہ کی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
زمین میں ہے اسی کا راج ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ
اور وہی ہر چیز کر سکتا ہے وہی ہے جس نے
خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ
تمہیں بنایا پھر کوئی تم میں سے منکر ہے اور کوئی ایماندار
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ
اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو بنایا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
آسمانوں کو اور زمین کو تدبیر سے اور صورت کھینچی
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾
تمہاری پھر تمہاری صورت اچھی بنائی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے

ارشاد ہے کہ کائنات کی ہر چیز بے جان ہو یا جاندار، آسمان میں ہو یا زمین میں اپنی حالت سے ظاہر کر رہی ہے اور اگر زبان رکھتی ہے تو منہ سے بھی کہہ رہی ہے کہ اللہ ہر عیب، نقص اور کمی سے دور اور پاک صاف ہے حقیقت میں بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے اخوبیاں ساری اسی میں ہیں۔ اگر کسی کا راج نظر آتا ہے یا کسی میں کوئی خوبی دکھائی دیتی ہے تو اسی کے راج کی ایک جھلک اور اسی کی خوبیوں کا عکس ہے نہ کسی میں زور ہے نہ قوت۔ اگر کچھ ہے بھی تو اسی کا دیا ہوا ہے اس کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے جو چاہے کرے کوئی روکنے والا نہیں وہی ہے جس نے اے انسانو! تمہیں پیدا کیا۔ پھر کوئی اسے مانتا ہے کوئی نہیں مانتا۔ کیونکہ نوعِ انسان کی بناوٹ میں ماننے نہ ماننے دونوں کی استعداد رکھ دی گئی ہے۔ اس لیے کہیں یہ ظاہر ہوتی ہے کہیں وہ اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ بہرحال اللہ ہر ایک کے کام کا اس کے مناسب بدلہ دے گا۔ اس کی قدرت دیکھو کہ اس نے آسمان اور زمین ایسے ہی بنائے جیسے ہونے چاہئیں پھر تمہاری صورتوں کے نقشے کھینچے پھر تمہیں اچھی سے اچھی شکلیں دیں اور تمہیں ساری مخلوقات کا خلاصہ بنایا آخر کار سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے سدا رہے نام اللہ کا۔

Marfat.com

منکر مارے گئے

يَعْلَمُ - مَا - فِي السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ - وَيَعْلَمُ
جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور جانتا ہے
مَا تُسِرُّوْنَ - وَمَا - تُعْلِنُوْنَ - ؕ وَاللّٰهُ
جو تم چھپا کر کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو اور اللہ
عَلِيْمٌ - بِذَاتِ - الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ - يَاْتِكُمْ
جاننے والا ہے سینوں کے اندر کی بات کیا نہیں آئی تمہارے پاس
نَبَؤُا - الَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - مِنْ - قَبْلُ ز
خبر ان کی جنہوں نے کفر کیا اس سے پہلے
فَذَاقُوْا - وَبَالَ - اَمْرِهِمْ - وَلَهُمْ - عَذَابٌ
پس چکھا انہوں نے وبال کرتوت اپنے کا اور واسطے ان کے عذاب
اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ - بِاَنَّهٗ - كَانَتْ - تَّاْتِيْهِمْ
ہے دکھ بھرا یہ اس لیے کہ قصہ یہ تھا کہ تھے آتے ان کے پاس
رُسُلُهُمْ - بِالْبَيِّنٰتِ - فَقَالُوْٓا
رسول نشانیاں لے کر پس وہ کہتے کہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور جانتا
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ
ہے جو چھپاتے ہو اور جو کھول کر کرتے ہو اور
عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ ز
اللہ کو معلوم ہے جی کی بات کیا تمہیں ان لوگوں کی
نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز
خبر نہیں پہنچی جو منکر ہو چکے ہیں پہلے پھر انہوں نے
فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اپنے کام کی سزا چکھی اور ان کے لیے دردناک
اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
عذاب ہے یہ اس لیے کہ ان کے رسول ان کے پاس
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا
نشانیاں لائے تو وہ کہتے

ذَاتِ الصُّدُوْرِ لفظی معنی سینوں والی۔ اس سے مراد وہ باتیں ہیں جو دلوں میں چھپی ہوئی ہیں، یہ پہلے گذر چکا ہے۔ ارشاد ہے زمین اور آسمان میں جو کچھ ہو رہا ہے اللہ سب جانتا ہے اور خواہ تم کوئی بات چھپا کر کرو یا کھلم کھلا کرو وہ سب سے واقف ہے۔ وہ تو دل کے اندر کے خیالات اور بھیدوں تک کو اچھی طرح جانتا ہے اب بتاؤ کہ اس سے بچ کر کہاں جاؤ گے؟

آگے ارشاد ہے کہ اے مغرور اور مگر سے انسانو! کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں جو تم سے پہلے اسی دنیا میں رہتے تھے اور اللہ کا انکار کر بیٹھے تھے۔ سنو! جو کچھ انہوں نے کیا ان کے سامنے آیا انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے منہ کی کھائی اپنے برے اعمال کا خمیازہ بھگتا اور ان کے لچھن دنیا ہی میں رنگ لائے۔ کچھ طوفان میں مرے، کچھ زلزلوں سے تباہ ہوئے کسی کے زور کی کڑک سے پتے پھٹ گئے، کسی پر پتھر پڑے۔ غرض اللہ کو بھلا کر کوئی بھی پنپنے نہ پایا۔ دنیا ہی میں تباہ و برباد ہو گئے اور ابھی تو آخرت کا عذاب نہیں چکھنا ہے جو بہت ہی دکھ دینے والا ہے۔ آخر ان کی یہ گت کیوں بنی۔ اس لیے کہ انہوں نے ایسے کام کرنے شروع کر دیئے جو انسان کے لیے بالکل زیبا نہ تھے اور پھر جب ان کے پاس انہی میں سے اللہ کے رسول پختہ نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ کیا ہمیں ہماری طرح کے بشر راستہ سمجھائیں گے۔ اگر راستہ دکھانا تھا تو اللہ ہمارے پاس فرشتہ بھیجتا باقی صفحہ ۱۸۹

Marfat.com

انھوں نے رسول کو نہ مانا

اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ۚ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا
کیا آدمی ہدایت کریں گے ہمیں پس منکر ہوگئے اور منہ پھیر لیا

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝۶
اور بے پروائی کی اللہ نے اور اللہ بے پروا ہے خوبیوں والا

زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ
زور سے کہتے ہیں یہ لوگ جو کافر ہوئے کہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے وہ

قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
تو کہہ یہ بات نہیں قسم ہے میرے رب کی البتہ ضرور اٹھائے جاؤ گے تم پھر البتہ ضرور جتلایا

بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۷
جائے گا تمہیں جو تم کرتے تھے اور یہ اوپر اللہ کے آسان ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ
پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر

الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
جو ہم نے اتارا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو

خَبِیْرٌ ۝۸
خوب واقف ہے

اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ۚ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا
کیا ہمیں آدمی راہ سمجھائیں گے پھر منکر ہوئے اور منہ موڑ لیا

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝۶
اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ ہے بے پرواہ خوبیوں والا

زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ
منکر دعوے کرتے ہیں کہ انہیں کوئی ہرگز نہ اٹھائے گا

قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
تو کہہ کیوں نہیں قسم ہے رب کی تمہیں بیشک اٹھائے پھر تمہیں جتلائے

بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۷
جو کچھ تم نے کیا اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ
سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کے نور پر

الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
جو ہم نے اتارا اور اللہ کو تمہارے سب کام

خَبِیْرٌ ۝۸
کی خبر ہے

(صفحہ ۱۸۸ سے آگے) یہ کہہ کر انہوں نے رسولوں کا کہنا ماننے سے انکار کر دیا کہ جیسے ہم ویسے تم۔ تم ہم پر بڑائی جتانے والے کون؟ اللہ عزوجل نے بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اسے اس کی پرواہ کیا ہے کہ کوئی اسے اور اس کے رسولوں کو مانتا ہے یا نہیں، وہ بے پرواہ ہے اس میں جتنی خوبیاں ہو سکتی ہیں سب موجود ہیں۔ ان کافروں نے رسولوں کا انکار تو کیا ہی تھا مر کر دوبارہ جینے کا بھی انکار کر بیٹھے۔ اب کیا تھا بے فکری کے ساتھ اپنی حیوانی خواہشیں پوری کرنے میں لگ گئے۔ اے رسول ان سے کہہ دو کہ تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ قسم ہے اپنے رب کی تم دوبارہ ضرور زندہ ہو گے اور جہاں کہیں بھی ہو گے اس جگہ سے اٹھ کھڑے ہو گے اور تمہیں تمہاری کرتوتوں سے مطلع کر دیا جائے گا۔ اللہ کے لیے یہ کیا مشکل ہے۔ بس خیریت اسی میں ہے کہ اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس نورانی قرآن پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا ہے۔ اللہ کو تمہارے سارے کاموں کی خبر ہے۔

Marfat.com

قیامت کیا چیز ہے؟

يَوْمَ - يَجْمَعُكُمْ - لِيَوْمِ - الْجَمْعِ - ذٰلِكَ - يَوْمُ
جس دن اکٹھا کرے گا تمہیں جمع ہونے کے دن وہ دن دن ہے

التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ - يُّؤْمِنْ - بِاللّٰهِ - وَ - يَعْمَلْ
ہار جیت کا اور جو ایمان لایا اللہ پر اور کام کیا

صٰلِحًا - يُّكَفِّرْ - عَنْهُ - سَيِّاٰتِهٖ - وَيُدْخِلْهُ
اچھا دور کر دے گا اللہ اس سے برائیاں اس کی اور داخل کر دے گا اسے

جَنّٰتٍ - تَجْرِيْ - مِنْ - تَحْتِهَا - الْاَنْهٰرُ
باغوں میں جاری ہیں نیچے ان کے نہریں

خٰلِدِيْنَ - فِيْهَآ - اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ - الْفَوْزُ
رہیں گے انہیں میں ہمیشہ یہ کامیابی

الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - وَكَذَّبُوْا
ہے بڑی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلا بیٹھے

بِاٰيٰتِنَآ - اُولٰٓئِكَ - اَصْحٰبُ النَّارِ -
ہماری نشانیاں وہ لوگ ہیں دوزخ والے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ - الْمَصِيْرُ ۝۱۰ ع
ہمیشہ رہیں گے اس میں اور برا ٹھکانا ہے

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ
جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن وہ ہے دن

التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ
ہار جیت کا اور جو اللہ پر ایمان لایا اور اس نے کام

صٰلِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ
بھلا کیا اس پر سے اس کی برائیاں اتار دے گا اور ایسے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
باغوں میں اسے داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
گی ہمیشہ انہیں میں رہا کریں گے یہی ہے بڑی

الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
کامیابی اور جو لوگ منکر ہوئے اور انہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
آیتیں جھٹلائیں وہ لوگ دوزخ والے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ ع
ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور بری جگہ جا پہنچے

التَّغَابُن (ہار جیت) اس کا مادہ غ۔ب۔ن ہے غبن کے معنی ہیں گھاٹا پہنچانا تغابن کے معنی ہیں کسی کا نقصان ؛

• انسان کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں کام آنے والی جو باتیں ہیں وہ قرآن حکیم میں خوب واضح کر کے اچھی طرح سمجھا دی گئی ہیں اب کسی کے لیے یہ عذر باقی نہیں کہ میری تو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کروں۔ ان باتوں کا سمجھنا عربی میں بھی کچھ مشکل نہیں۔ جو عربی نہیں جانتے ان کے لیے ہر زبان میں اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اس دن کو یاد رکھو جو سب کے ایک جگہ جمع ہونے کا دن ہے۔ اس دن اللہ تم سب کو میدانِ حشر میں اکٹھا کر دے گا۔ اس دن کوئی گھاٹے میں رہے گا اور کوئی خوب نفع کمائے گا۔ آگے بیان کیا گیا ہے کہ نفع میں کون رہیں گے اور گھاٹے میں کون ؟ —— ارشاد ہے کہ جس نے دنیا میں اللہ پر ایمان لا کر نیک کام کیے ہوں گے وہ فائدہ اٹھائیں گے ان سے اگر کوئی قصور ہوا ہو گا تو وہ ایمان اور نیک کاموں کی بدولت معاف کر دیا جائے گا اور انہیں نہر والے باغوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل کر دیا جائے گا اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جس نے اللہ کا انکار کر دیا ہو گا اور اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلایا ہو گا اسے دوزخ میں جگہ ملے گی اور بے ایمان سدا وہیں رہے گا اور یہ دوزخ برا ٹھکانا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔ آمین ؛

Marfat.com

ہر جگہ اللہ کا حکم جاری ہے

مَآ - اَصَابَ - مِنْ - مُّصِيْبَةٍ - اِلَّا - بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
نہیں پہنچتی کوئی مصیبت مگر ساتھ اجازت اللہ کے

وَ - مَنْ - يُّؤْمِنْ - بِاللّٰهِ - يَهْدِ - قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
اور جو ایمان لائے گا اللہ پر راہ سجھا دے گا اللہ دل کو اس کے اور اللہ

بِكُلِّ - شَيْءٍ - عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا - اللّٰهَ
ہر چیز کا جاننے والا ہے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی

وَاَطِيْعُوا - الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ - تَوَلَّيْتُمْ - فَاِنَّمَا
اور کہنا مانو رسول کا پس اگر منہ پھیر لو تم پس بات یہی ہے

عَلٰى - رَسُوْلِنَا - الْبَلٰغُ - الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ
اوپر ہمارے رسول کے پہنچا دینا ہے کھول کر اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ - فَلْيَتَوَكَّلِ
کوئی معبود نہیں اس کے سوا اور اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسہ کریں

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا - الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْٓا
ایمان والے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اِنَّ - مِنْ - اَزْوَاجِكُمْ - وَاَوْلَادِكُمْ - عَدُوًّا
تحقیق بعض بیبیاں تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہیں

لَّكُمْ - فَاحْذَرُوْا - هُمْ ۚ
تمہاری پس احتیاط کرو ان سے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
بدوں حکم اللہ کے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
اور جو کوئی اللہ پر یقین کرے گا اللہ اس کے دل کو راہ بتا دے گا

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے اور اللہ کا حکم مانو

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا
اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ موڑو تو ہمارے

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ
رسول کا تو یہی کام ہے کھول کر پہنچا دینا اللہ کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
سوا کوئی معبود نہیں اور چاہیے کہ ایمان والے

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اللہ پر بھروسہ کریں اے ایمان والو

اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا
تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں

لَّكُمْ فَاحْذَرُوْا هُمْ ۚ
سو ان سے بچتے رہو

مسلمان اس وقت سخت مصیبت میں گرفتار تھے۔ مکہ کے شورہ پشت لوگوں نے انہیں گھر چھوڑ کر شہر سے نکل جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ان آیتوں میں ان کو تسلی دی جا رہی ہے کہ جو مصیبت آتی ہے اللہ کی اجازت سے آتی ہے اس میں کوئی نہ کوئی مصلحت اور حکمت ہوتی ہے۔ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اللہ ان کے دل کو تھام لیتا ہے اور وہ اسے صبر سے برداشت کرتے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ کس وقت کس چیز کی ضرورت ہے تم تو بس یہ کرو کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں لگ جاؤ۔ اگر تم نے اس سے منہ پھیر لیا تو اس میں تمہارا ہی نقصان ہے اللہ کا اور اس کے رسول کا کچھ نہ بگڑے گا۔ رسول کا کام تو یہی ہے کہ تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دے آگے ماننے نہ ماننے کے ذمہ دار تم ہو۔ یاد رکھو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ اسی پر بھروسہ کریں اور اے ایمان والو یہ بھی یاد رکھو کہ بعض بیبیاں اور اولاد تمہارے ساتھ دشمنی کرتی ہیں کہ تم کو اللہ کا حکم بجا لانے سے روکتی ہیں ان سے ہوشیار رہو۔

Marfat.com

برداشت کا سبق

وَاِنْ - تَعْفُوْا - وَتَصْفَحُوْا - وَتَغْفِرُوْا - فَاِنَّ
اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخش دو پس تحقیق

اللّٰهَ - غَفُوْرٌ - رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَآ - اَمْوَالُكُمْ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور کچھ نہیں تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ - فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ - عِنْدَهٗٓ - اَجْرٌ
اور تمہاری اولاد آزمائش کے لیے ہیں اور اللہ اس کے پاس ثواب ہے

عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا - اللّٰهَ - مَا - اسْتَطَعْتُمْ
بڑا پس ڈرو اللہ سے جہاں تک تم سے ہو سکے

وَاسْمَعُوْا - وَاَطِيْعُوْا - وَاَنْفِقُوْا - خَيْرًا
اور سنو اور کہنا مانو اور خرچ کرو یہی بہتر ہے

لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ - يُّوْقَ - شُحَّ - نَفْسِهٖ
تمہارے لیے اور جو بچا لیا گیا لالچ سے اپنے من کے

فَاُولٰٓئِكَ - هُمُ - الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾
پس وہ لوگ وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں

وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ
اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ
بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
اور تمہاری اولاد یہی ہیں جانچنے کو اور اللہ کے پاس بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ
ثواب ہے سو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہو سکے

وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا
اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے

لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ
بھلے کو اور جو کوئی اپنے جی کے لالچ سے بچا لیا

فَاُولٰٓئِكَ - هُمُ - الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾
گیا سو وہی لوگ مراد کو پہنچے

بعض بیویاں اور بچے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے آدمی کو دینی یا دنیاوی نقصان پہنچ جاتا ہے اگر کبھی ایسا ہو جائے تو آدمی بعض وقت سر پکڑ کر روتا ہے اور اسے اس بیوی اور بچے پر جس کی وجہ سے اسے نقصان پہنچا ہو بہت طیش آتا ہے اور چاہتا ہے کہ انہیں سخت سزا دے ایسے موقع کے لیے آیت میں کہا گیا ہے کہ تم اگر عقل اور بردباری سے کام لو اور ان کا قصور معاف کر دو اور گناہ بخش دو تو اس کا انجام اچھا ہوگا اور اس فراخ دلی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے اپنے قصور معاف کر دے گا۔ وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔ بیوی بچوں کی وجہ سے نقصان پہنچ جانے میں آدمی اگر سوچے تو اس کا اپنا بھی قصور ہوتا ہے۔ اس لیے نرا ان پر غصہ اتارنا درست نہیں ہو سکتا۔ بات یہ ہے کہ آدمی کا مال اور اس کی اولاد خود اس کی آزمائش کے ذریعے ہیں۔ ان کے ساتھ سلوک کرنے میں ہوش مندی سے کام لینا اور اللہ کے حکموں کی پابندی کرنا ثواب کا باعث ہے۔ اللہ کے پاس بڑے بڑے اجر ہیں اس لیے تمہیں چاہیے کہ حتی المقدور اللہ کے حکموں کی پابندی کرو، اس کی بات سنو، اس کی اطاعت کرو۔ آدمی بعض وقت لالچ اور جوش میں آ جاتا ہے۔ مال اور گھر والوں کے ساتھ بخل اور زیادتی کر بیٹھتا ہے۔ جو آدمی لالچ اور جوش کو دبا سکیں گے کامیابی ان کے قدم چومے گی ۔

Marfat.com

اللہ کا وعدہ

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
اگر قرض دو اللہ کو قرض اچھا

يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
دگنا کر کے دے اسے تمہارے لیے اور بخش دے تمہیں اور اللہ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
قدردان ہے برداشت والا جاننے والا چھپے اور کھلے کا

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾
زبردست حقیقتوں سے واقف

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
اگر تم اللہ کو قرض دو اچھی طرح قرض دینا

يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
وہ تمہیں دونا کر کے دے اور تمہیں بخش دے اور اللہ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
قدردان ہے تحمل والا پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع ٢
زبردست حکمت والا

ارشاد ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کی راہ میں مال خرچ کرنا بے کار نہ جائے گا اگر تم ان لوگوں کی جو واقعی ضرورتمند ہیں ضرورتیں پوری کرو گے اور عوام کی بہتری کے لیے فراخدلی کے ساتھ روپیہ خرچ کرو گے اور تمہاری غرض یہ ہوگی کہ اللہ تم سے خوش ہو جائے۔ تو سمجھ لو کہ تم اللہ کو قرض دے رہے ہو اور اس قرض دینے میں تم کبھی گھاٹے میں نہ رہو گے۔ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے جو مال خرچ کرو گے اللہ تمہیں اس سے کہیں زیادہ عطا فرمائے گا اور تمہارے قصوروں اور کوتاہیوں کو معاف کر دے گا۔ اللہ نیک کاموں کی قدر کرنے والا ہے۔ وہ تمہارے تھوڑے سے نیک کام کا بہت زیادہ ثواب دیتا ہے۔ وہ تحمل اور درگذر کرنے والا بھی ہے۔ خطا کرنے والوں کو فوراً سزا نہیں دیتا بلکہ مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی خطاؤں پر ندامت کا اظہار کریں اور گناہوں سے توبہ کر لیں اور سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اسے تمہاری ظاہری کاموں اور چھپی ہوئی نیتوں کا پورا پورا علم ہے اور اس میں زبردست قوت اور دانائی پوری پوری موجود ہے۔ ہر ایک کو اس کے کاموں اور نیتوں کو جانچ کر ان سب کا مناسب بدلہ دے گا۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کی حالت سے ظاہر ہے کہ وہ ہر طرح اللہ عزوجل کے بس میں ہے اور اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ انسان کو اس نے سب سے اچھی صورت اور شکل عطا کی ہے وہ اس کے ہر کام اور بھید سے واقف ہے۔ پھر بھی اکثر انسان اس کو نہیں مانتے اور اس کے حکم کے خلاف چلتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزا سزا دے گا۔ نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور برے لوگ دوزخ میں رہیں گے۔ تمہیں چاہیئے کہ بیوی، مال اور اولاد کی محبت میں پھنس کر اللہ سے غافل نہ ہو، اولاد کی اچھی تربیت کرو، مال کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرو، اس کا نتیجہ بہت اچھا پاؤ گے۔

Marfat.com

سورۃ الطلاق

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی پینسٹھویں سورت ہے اور مدینہ میں ۶ھ میں نازل ہوئی۔ اس کے دو رکوع ہیں سورۃ البقرہ اس سے پہلے نازل ہو چکی تھی اور اس میں طلاق کے احکام بیان کر دیئے گئے تھے۔ اس سورت میں اس کے مناسب وقت اور موقعے بتائے گئے ہیں تاکہ طلاق کو غصہ نکالنے اور عورت کو ستانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ طلاق دینا اچھی بات نہیں۔ اس کو سزا کے طور پر استعمال نہ کرنا چاہیے اور نہ اسے ہنسی کھیل سمجھنا چاہیے اس لیے بتایا گیا ہے کہ جب طلاق دو تو ایسے وقت دو کہ عدت پوری ہو سکے۔ اس میں کمی زیادتی نہ ہو اور مرد عورت دونوں کو چاہیئے کہ عدت کو اچھی طرح یاد رکھیں تاکہ کوئی غلطی نہ ہو اور کوئی بُرا نتیجہ نہ نکلے۔ اس لیے طلاق کا بہترین وقت وہ طہر ہے جس میں مرد بیوی کے قریب نہ گیا ہو۔ کیونکہ عدت کی مدت تین حیض ہے، اب اگر حیض کی حالت میں طلاق دی تو وہ حیض عدت میں شمار نہ ہو گا اور اس کے آگے کے تین حیض گننے پڑیں گے اور عدت لمبی ہو جائے گی اور اگر اس طہر میں دی جس میں بیوی کے پاس جا چکا ہے تو اچھی طرح یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ عدت تین حیض گزرنے پر ختم ہو گی یا حمل کے بعد۔ کیونکہ ممکن ہے کہ حمل رہ گیا ہو۔ دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ طلاق دیتے ہی گھر سے نہ نکال دیں۔ عدت کے زمانے میں عورت کو بھی نہ چاہیئے کہ گھر سے باہر نکلے، ہاں عورت سے اگر کوئی بے حیائی کا کام سرزد ہو جائے یا ہر وقت کی تو تو میں میں سے ناک میں دم ہو تو اسے گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔ تیسری بات اس سے یہ سمجھ میں آتی ہے کہ تین طلاق اک دم نہ دینی چاہئیں بلکہ ہر مہینے ایک دفعہ میں ایک طلاق دینی چاہیئے تاکہ عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرنے کا موقع رہے۔ جب عدت ختم ہونے لگے تو سوچ لے کہ رکھنا ہے یا چھوڑنا جو بھی کرنا ہو اس طرح کیا جائے کہ خواہ مخواہ عورت کو یا اپنے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ جو کام بھی کرو اللہ سے ڈر کر کرو، اس صورت میں اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ اس کے بعد کم عمر آئسہ اور حاملہ عورت کی عدت بتائی گئی ہے۔ پھر نصیحت کی گئی ہے کہ عدت کی حالت میں عورت کے آرام کا خیال رکھو اور اس سے اگر بچے کو دودھ پلواؤ تو اس کا معاوضہ دو اور اگر اسے راضی نہ کر سکو تو کوئی اور دودھ پلانے والی مقرر کرو۔

پھر ارشاد ہے کہ عورتوں کے حقوق پورے کرنے میں شریعت کی پوری پوری پابندی کرو ورنہ تمہیں اسی طرح سزا مل سکتی ہے جیسے تم سے پہلے نافرمان لوگوں کو دی گئی۔ شریعت کے اصل قوانین قرآن حکیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف سمجھا دیئے تاکہ تم جہالت کے اندھیرے سے نکل کر علم کے اجالے میں آ جاؤ۔ اس فرمانبرداری کے بدلے تمہیں جنت ملے گی۔ آسمان اور زمین کی پیدائش سے اور پھر تمام عالم کو ایک مقررہ نظام کے مطابق چلانے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کا اظہار مقصود ہے اسے پہچانو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدِيْنَةٌ ۔۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔۔۔ آیاتها ١٢ رکوعاتها ٢

طلاق دینے کا طریقہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو

فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ
پس طلاق دو انہیں وقت پر عدت ان کی کے اور گنو عدت کو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ
اور ڈرو اللہ اپنے رب سے مت نکالو انہیں

مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ
ان کے گھروں سے اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ لائیں

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ
وہ کوئی بے حیائی کھلی اور یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ
حدیں ہیں اللہ کی اور جو آگے نکلے اللہ کی حدوں سے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ
پس تحقیق ظلم کیا اس نے اپنی جان پر اے مخاطب تمہیں خبر نہیں

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
شاید اللہ پیدا کر دے اس کے بعد

اَمْرًا ۝١
کوئی اور بات

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو

فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ
تو ان کو ان کی عدت پر طلاق دو اور عدت کو گنتے رہو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ
اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے ان کو ان کے گھروں سے

مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ
مت نکالو اور وہ بھی نہ نکلیں مگر جو صریح

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ
بے حیائی کریں اور یہ اللہ کی

حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ
باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ
تو اس نے اپنا برا کیا اس کو خبر نہیں شاید

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اللہ اس کے بعد کوئی نئی صورت

اَمْرًا ۝١
پیدا کر دے

جب شرع میں طلاق کی اجازت ہو گئی تو لوگوں نے بے سوچے سمجھے اندھا دھند جب جی چاہا طلاق دینی شروع کر دی اس سے عورتوں کا بھی نقصان ہوا اور کبھی خود بھی پچھتانا پڑا اس لیے اس سورت میں اس کی تشریح کر دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ طلاق صرف اسی وقت دینی چاہیے جب سخت ضرورت ہو اور اس کے سوا چارہ نہ ہو۔

ارشاد ہے کہ طلاق ایسی حالت میں دو کہ عدت کی مدت میں کمی بیشی نہ ہو۔ اگرچہ طلاق جب بھی دو گے ہو جائے گی لیکن اس سے خواہ مخواہ کسی کو تکلیف دینا یا خود مشقت جھیلنا منظور نہیں۔ اس لیے ایسے طہر کی حالت میں طلاق دو جس میں بیوی سے خلوت نہ کی ہو تاکہ عدت بلا کمی بیشی پوری ہو جائے اور عدت کا شمار بھی کرتے رہو اور جو کام کرو اللہ سے ڈر کر کرو۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

طلاق دینے کا طریقہ

طلاق دینے کے بعد بیوی کو گھر سے مت نکالو البتہ جب وہ کھلم کھلا بے حیائی کا کام کریں تو مضائقہ نہیں عورتوں کو طلاق کے بعد خود بھی گھر سے نہ نکلنا چاہیئے اور طلاق ٹھہر ٹھہر کر قاعدہ کے مطابق دو ؛

پہلے ایسے طہر کی حالت میں جیسا اوپر بیان ہوا ایک طلاق رجعی دو، پھر ایک مہینہ یا حیض گذرنے کے بعد اگر چھوڑنا ہی ہے تو دوسری طلاق دے دو یا میل ملاپ (رجعت) کر لو۔ دوسری طلاق کے بعد بھی دوسرے مہینہ یا حیض گذرنے تک رجعت کا اختیار باقی ہے اگر دوسرے مہینے یا حیض کے بعد تیسری طلاق دے دی تو اب عورت نکاح سے بالکل نکل گئی۔ اب رجوع نہیں کر سکتے اس کا حکم سورۃ البقرہ میں گذرا۔ آگے ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ہر کام کی حدیں مقرر کر دی ہیں ان حدوں کے اندر رہ کر کام کرو۔ جس نے اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں کا خیال نہ کیا اور ان کو توڑ کر آگے نکل گیا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تمہیں ٹھہر ٹھہر کر طلاق دینے کا طریقہ اس لیے سکھایا جا رہا ہے کہ کیا خبر بیچ میں کوئی ایسی بات ہو جائے جس سے رائے بدل جائے اور میاں بیوی میں صلح ہو جائے اس لیے چاہیے کہ رجوع کرنے کا موقعہ ایک طلاق رجعی دینے کے بعد ۳ ماہ یا تین حیض کے ختم تک باقی رہے ؛

لوگ اکثر وقت بے وقت منہ سے طلاق کا لفظ نکال بیٹھتے ہیں اور بعد میں پریشانی اور خلجان میں پھنس جاتے ہیں اس کا فیصلہ تو مفتیوں کی طرف رجوع کرنے سے ہی ہوگا کہ اب کیا کیا جائے۔ پھر بھی طلاق کی بابت کچھ نہ کچھ معلومات ہر شخص کو ہونی چاہئیں۔ اس لیے یہاں موٹی موٹی باتیں بیان کر دی جاتی ہیں جو حنفی مسلک کے مطابق ہیں۔ "میں نے طلاق دی" کا لفظ منہ سے نکالتے ہی طلاق پڑ جاتی ہے۔ خواہ ہنسی میں ہو یا نادانی اور بے خیالی میں اس لیے اس کو کوئی معمولی گھر کی یا گالی سمجھ کر بے سوچے سمجھے منہ سے نہ نکالنا چاہیئے۔ "میں نے تجھے طلاق دی" کہنے سے عورت پر ایک طلاق پڑ جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد ٹھہر جائے پھر دوسری بار دوسرے مہینہ میں طلاق دے ان دو طلاقوں کے بعد بغیر دوبارہ نکاح کے بیوی سے میل جول کر سکتا ہے۔ اگر تیسری طلاق دے دی تو پھر حلالہ کے بغیر اس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس کا بیان سورۃ البقرہ میں گذرا۔ اگر ایک یا دو طلاق رجعی دینے کے بعد پوری عدت گزر گئی یعنی تین حیض آ چکے تو عورت سے نکاح ٹوٹ گیا۔ لیکن دوبارہ نکاح بغیر حلالہ کے ہو سکتا ہے۔ اگر تین طلاق ایک ہی بار دے دیں تو اب عورت سے کوئی تعلق نہ رہا، اب دوبارہ نکاح بغیر حلالہ کے نہیں ہو سکتا۔ مسنون طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔ یعنی ٹھہر ٹھہر کر تین مہینہ میں تین طلاق دے۔ اس کے علاوہ اور طریقہ طلاق بدعی کہلاتا ہے۔ طلاق بہرحال ہو جاتی ہے لیکن گناہ لازم آتا ہے اور بعض دفعہ عمر بھر پچھتانا پڑتا ہے، طلاق کی معمولی پوری عدت تین حیض ہے۔ اس درمیان میں عورت کو گھر سے نہ نکالنا چاہیئے اور اس کا نان نفقہ دینا چاہیئے۔ باقی احکام کچھ سورۃ البقرہ میں گذرے، کچھ آگے اسی سورت میں آتے ہیں ؛

Marfat.com

طلاق رجعی

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
پھر جب پہنچنے لگیں وہ مدت کو اپنی پس روک لو انہیں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
موافق دستور کے یا چھوڑ دو موافق دستور کے

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا
اور گواہ کرلو دو معتبر شخص اپنے میں سے اور ادا کرو

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ
گواہی اللہ کی خاطر یہی ہے کہ سمجھ لے گا جس سے وہ شخص

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ
جو ہے ایمان لاتا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور جو

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ (۲)
ڈرے گا اللہ سے کردے گا وہ اس کے لیے چھٹکارہ

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ
اور روزی دے گا اسے اس جگہ سے کہ گمان نہ تھا اسے

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
پھر جب پہنچ جائیں وہ اپنی مدت کے ختم کے قریب تو یا تو رکھ انہیں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
دستور کے مطابق یا چھوڑ دو

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا
اور اپنے دو معتبر گواہ بنا لو اور سیدھی طرح

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ
گواہی دو اللہ کے واسطے اس بات سے سمجھ جائے گا جو کوئی

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ
یقین رکھتا ہو گا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور جو

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ (۲)
کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کا گذارہ کردے گا

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ
اور اسے روزی دے گا جہاں سے اسے خیال بھی نہ ہو

اس آیت میں اسی حکم کا بیان ہے جس کا خلاصہ پہلے سبق میں گذرا یعنی جو کوئی اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے دے اور اس کی عدت ختم ہونے کے قریب پہنچ جائے تو اسے اختیار ہے کہ عدت ختم ہونے سے پہلے رجعت کرلے اور وہ پھر میاں بیوی بن کر رہیں یا اگر چھوڑنا ہو تو پوری عدت گذر جانے دے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ لیکن دونوں صورتوں میں انسانیت اور شرافت کا خیال رکھو۔ رجعت کرلو تو اس لیے نہیں کہ عدت کی مدت بڑھ جائے اور عورت خواہ مخواہ دق ہو۔ طعن و تشنیع سے بھی زبان روکو اور چھوڑو تو بھی نفرت اور لعن طعن یا اور کسی طرح زبان درازی مت کرو دونوں صورتوں میں دو گواہ مقرر کرلیا کرو تاکہ تہمت وغیرہ سے بچو اور گواہی کا موقع آئے تو سیدھی اور صاف بات کہو اور سمجھو کہ اللہ کا حکم بجا لا رہے ہو، ان قیمتی نصیحتوں سے فائدہ وہی اٹھائے گا جس کا اللہ پر ایمان ہو گا اور جسے قیامت کے دن کا یقین ہو گا ورنہ اسلام سے پہلے نکاح طلاق کے بارے میں اور دوسری طرح بھی عورتوں سے کیا کیا بدسلوکی نہ ہوتی تھی۔ اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین ہی انسان کو بے انصافی اور ظلم سے روک سکتا ہے۔ یہی وہ اکسیر ہے جس کی بدولت انسان ہر مشکل سے نجات پا سکتا ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری میں مشکلات سے مت ڈرو وہ مشکلات سے نکل بھاگنے کا سامان کردے گا اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کو روزی بھی اس جگہ سے پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ تھا کہ کچھ ملے گا ؂

Marfat.com

بوڑھیوں اور نابالغ لڑکیوں کی عدّت

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ
اور جو بھروسہ رکھے اللہ پر پس اللہ کافی ہے اسے تحقیق

اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ
اللہ پورا کر کے رہتا ہے کام اپنا تحقیق کر رکھا ہے اللہ نے ہر

شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ
چیز کا اندازہ اور جو عورتیں مایوس ہو چکیں حیض سے

مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
تمہاری عورتوں میں سے اگر شک میں پڑ جاؤ تم پس عدت ان کی تین

اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ
مہینے ہے اور وہ بھی جنہیں حیض نہیں آتا اور حمل والیاں

اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ
عدت ان کی یہ ہے کہ وضع کر دیں حمل اپنا اور جو

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾
ڈرے گا اللہ سے کر دے گا اللہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ
اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ اس کو کافی ہے تحقیق

اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ
اللہ اپنا کام پورا کر لیتا ہے اللہ نے ہر چیز کا اندازہ

شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ
رکھا ہے اور جو عورتیں تمہاری عورتوں میں

مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
حیض سے ناامید ہو گئیں اگر تم کو شبہ رہ گیا تو ان کی عدت تین

اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ
مہینہ ہے اور ایسے ہی جنہیں حیض نہیں آیا اور جن کے پیٹ میں

اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ
بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وضع کر دیں حمل اپنا اور جو کوئی

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾
اللہ سے ڈرتا رہے گا اللہ اس کے کام میں آسانی کر دے گا

بَالِغُ اَمْرِهٖ (پورا کرتا ہے اپنا کام) اس کے لفظی معنی ہیں پہنچتا ہے اپنے کام تک کیونکہ بالغ اسم فاعل ہے بلوغ سے جس کے معنی پہنچنا ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے اِنِ ارْتَبْتُمْ (شبہ میں رہو تم) یعنی عموماً طلاق کی مدت تین حیض ہے اگر تمہیں شبہ ہو جائے کہ جیسے بڑی عمر یا کم عمری کی وجہ سے حیض نہیں آتا ان کی عدت کیا ہوگی تو سن لو کہ ان کی عدت تین مہینہ ہے ۔

پہلے ارشاد ہوا کہ جو شخص اللہ سے ڈر کر برے کاموں سے بچتا رہے تو اللہ اس کی مشکلیں آسان کر دیتا ہے اور وہاں سے رزق پہنچتا ہے جہاں سے اُسے ملنے کا سان گمان بھی نہ تھا اس آیت میں ارشاد ہے کہ اللہ کے فرمانبردار لوگ جو اپنی حاجتیں پوری کرنے والا اسی کو سمجھتے ہیں اور اسباب کو اسی کے اختیار میں مانتے ہیں اللہ ان کے کام بنانے کے لیے کافی ہے۔ اللہ جس کام کو چاہے وہ پورا کر دیتا ہے لیکن اس کے ہاں ہر چیز کے ہونے کا وقت اور طریقہ مقرر ہے اس لیے دیر یا سویر ہو سکتی ہے۔ آگے پھر طلاق کے احکام بیان کیے جا رہے ہیں کہ عدت کا شمار حیض سے ہے لیکن جس عورت کو بڑی عمر کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو یا چھوٹی عمر کی وجہ سے حیض ابھی نہ آیا ہو اس کو اگر طلاق دی جائے تو اس کی عدت کا شمار مہینوں سے ہوگا اور تین مہینہ کے بعد اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ اگر طلاق کے وقت عورت حاملہ تھی تو اس کی عدت بچہ ہونے سے پوری ہو گی خواہ جلدی ہو یا دیر میں۔ آگے ارشاد ہے کہ جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو اللہ اس کے سب کام آسان کر دیتا ہے ۔

Marfat.com

حاملہ مطلّقہ

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ
یہ حکم ہے اللہ کا اتارا اس نے تمہاری طرف اور جو
يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ
ڈرے اللہ سے دور کردے گا وہ اس سے برائیاں اس کی اور بڑا کردیگا
لَهٗۤ اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ
اس کے لیے اجر رکھو انہیں جہاں تم
سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
رہتے ہو اپنے مقدور کے مطابق اور مت ضرر پہنچاؤ انہیں
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ
تاکہ تنگی کرو ان پر اور اگر ہوں وہ حمل
حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
والیاں پس خرچ کرو ان پر یہاں تک کہ
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
جن چکیں وہ بچہ اپنے پیٹ کا

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ
یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو کوئی
يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ
اللہ سے ڈرتا رہے اللہ اس پر سے اس کی برائیاں اتار دے گا
لَهٗۤ اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ
اور اسکو بڑا ثواب دے گا اور ان کو رہنے کے واسطے گھر دو
سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
جہاں تم آپ رہو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو ایذا دینا مت چاہو
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ
تاکہ تنگ کرو ان کو اور اگر وہ حاملہ ہوں
حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
تو ان پر خرچ کرو جب تک وہ
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
بچہ نہ جنیں

مِنْ وُّجْدِكُمْ (اپنے مقدور کے موافق) وُجْد کے معنی مالداری کے ہیں جسے اردو میں بل بوتا بھی کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ جتنی تمہاری آمدنی میں سمائی ہو ۔ پہلے ارشاد ہوا کہ جو کام بھی کرو پہلے یہ سوچ لو کہ اللہ اس سے ناراض تو نہیں ہوگا۔ اسے تقویٰ کہتے ہیں اسی سے اتقا بنا ہے جس کے معنی اللہ کے ڈر سے گناہ نہ کرنا یہ سورہ نور میں گذر چکا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا۔ اللہ اس کے کام آسان کردے گا۔ ارشاد ہے کہ یہ اللہ کے حکم ہیں جو اللہ نے تمہاری طرف بھیجے ہیں جو ان کا پابند ہوگا۔ اللہ اس کی برائیاں دور کردے گا اور اس کا بڑا ثواب ہوگا۔ آگے ارشاد ہے کہ طلاق دی ہوئی عورت کو عدت کے اندر رہنے کا ٹھکانا دو جیسا بھی تمہیں میسّر ہے اور اسے مت ستاؤ اس خیال سے کہ یہ تنگ ہو کر ہمارے گھر سے چلی جائے۔ حنفیہ کے ہاں یہ حکم ہر مطلقہ کے لیے ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دی جب وہ پیٹ سے تھی یعنی حاملہ تھی تو اس کی عدت اس وقت پوری ہوگی جب وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن چکے گی۔ خواہ اس میں کتنے ہی دن لگیں۔ اس مدت کے اندر اس مرد پر جو اس حالت حمل میں اسے طلاق دے چکا ہے اس کا نان نفقہ دینا ہوگا یہ نہ ہوگا کہ اور طلاق دی ہوئی عورتوں کی طرح تین مہینہ تک نان و نفقہ دے کر بند کر دے، نہیں اس کو وضع حمل تک اس کا خرچہ اٹھانا ہوگا ۔

Marfat.com

سُلجھا ہُوا معاملہ

فَاِنْ - اَرْضَعْنَ - لَكُمْ - فَاٰتُوْهُنَّ - اُجُوْرَهُنَّ ۚ
پس اگر وہ دودھ پلائیں وہ تمہارے لیے پس دو انہیں اجرت ان کی

وَاْتَمِرُوْا - بَيْنَكُمْ - بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ
اور بات مانو آپس میں نیکی کے ساتھ اور اگر

تَعَاسَرْتُمْ - فَسَتُرْضِعُ - لَهٗٓ - اُخْرٰى ﴿٦﴾
ان بن ہو جائے تمہاری پس پلائے گی اس کے لیے کوئی اور عورت

لِيُنْفِقْ - ذُوْ سَعَةٍ - مِّنْ - سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ
چاہیئے کہ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت میں سے اور جو کوئی

قُدِرَ - عَلَيْهِ - رِزْقُهٗ - فَلْيُنْفِقْ - مِمَّآ - اٰتٰىهُ
تنگی کر دی گئی اس پر روزی اس کی پس چاہیئے کہ خرچ کرے اس سے جو دیا اسے

اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ - اللّٰهُ - نَفْسًا - اِلَّا - مَآ
اللہ نے نہیں تکلیف ڈالتا اللہ کسی شخص پر مگر بقدر اس کے جو

اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ - اللّٰهُ - بَعْدَ - عُسْرٍ - يُّسْرًا ﴿٧﴾
دیا اسے عنقریب کر دیگا اللہ بعد سختی کے آسانی

فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ
پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو انہیں ان کا بدلہ دو

وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ
اور آپس میں نیکی سکھاؤ اور اگر

تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴿٦﴾
آپس میں ضد کرو تو اس کی خاطر کوئی اور عورت دودھ پلائے گی

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ
چاہیئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس

قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ
کو پنی تلی روزی ملتی ہو تو جیسا اللہ نے اسے دیا خرچ کرے

اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ
اللہ کسی پر تکلیف نہیں رکھتا مگر اسی قدر جو

اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿٧﴾
اسے دیا اب اللہ سختی کے پیچھے کچھ آسانی کر دے گا

ائْتَمِرُوْا (بات قبول کرو) امر کا صیغہ ہے اِئْتِمَارٌ سے جو ا-م-ر سے بنا ہے اَمْرٌ کے معنی بات حکم اِئْتِمَارٌ آپس میں ایک دوسرے کی بات ماننا۔ باہم فیصلے کرنا اسی سے مُؤْتَمَرٌ بنا ہے جس کے معنی وہی ہیں جو آج کل کانفرنس یا کانگرس سے سمجھے جاتے ہیں یعنی مجلس شوریٰ۔ مراد یہ ہے کہ آپس میں سوچ سمجھ کر اور ایک دوسرے کی سن کر فیصلے کرو تَعَاسَرْتُمْ آپس میں اختلاف کر بیٹھو، ماضی کا صیغہ ہے تَعَاسُرٌ سے جس کا مادہ ع-س-ر ہے عسر کے معنی مشکل اور تنگی کے ہیں تَعَاسُرٌ آپس میں کسی بات پر اتفاق نہ کرنا۔ ہر ایک کا اپنی بات پر اڑ جانا۔

ارشاد ہے کہ طلاق دی ہوئی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی عدت پوری ہو چکی۔ اب اگر بچہ کو اس لیے دودھ پلوانا ہے تو اس کو دودھ پلانے کی اجرت دو جیسے کسی اور کو دیتے ہو اور آپس میں بھلے مانسوں کی طرح معاملات طے کیا کرو، یہ نہیں کہ فقط اپنی ہی فائدہ کی بات پر اڑے بیٹھے اور دوسرے کا خیال ہی نہ کیا اور اگر آپس میں ضد اور نا اتفاقی ہو جائے اور عورت دودھ پلانے کے لیے اپنی شرطیں منوانی چاہے اور تم اپنی ہی کہے جاؤ تو اس کو جانے دو کسی اور عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کر لو اور اسی پر کیا موقوف ہے ہر مالدار کو چاہیئے کہ دل کھول کر خرچ کرے، ہاں مفلس اتنے ہی پاؤں پھیلائے جتنی چادر ہو۔ اللہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ جو تنگی میں خوشی سے خرچ کرے تو اللہ اس کی تنگی جلدی ہی دور کر دے گا۔

Marfat.com

نافرمان پکڑے جائیں گے

وَكَاَيِّنْ - مِّنْ - قَرْيَةٍ - عَتَتْ - عَنْ - اَمْرِ
اور بہت سی بستیاں تھیں سرکشی کی انہوں نے فرمان سے
رَبِّهَا - وَرُسُلِهٖ - فَحَاسَبْنٰهَا - حِسَابًا
اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے پس حساب لیا ان سے حساب
شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا - عَذَابًا - نُّكْرًا ۝٨
سخت اور عذاب دیا ہم نے انہیں عذاب انوکھا
فَذَاقَتْ - وَبَالَ - اَمْرِهَا - وَ - كَانَ
پس چکھا انہوں نے برا نتیجہ اپنے کام کا اور ہوا
عَاقِبَةُ - اَمْرِهَا - خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ
انجام ان کے کام کا نقصان تیار کر رکھا ہے اللہ نے
لَهُمْ - عَذَابًا - شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا - اللّٰهَ
ان کے لیے عذاب سخت پس ڈرتے رہو اللہ سے
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا ۭ
اے عقل والو جو ایمان لے آئے ہو

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ
اور کتنی بستیاں اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم
رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا
سے نکل چکیں پس ہم نے انہیں سخت حساب
شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨
میں پکڑا اور ان پر ان دیکھی آفت ڈالی
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ
پھر انہوں نے اپنے کام کی سزا پائی اور آخر ان کے
عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ
کام میں ٹوٹا آ گیا اللہ نے ان کے
لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
واسطے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
سوائے عقل والو جن کو یقین ہے اللہ سے ڈرتے رہو

شریعتِ اسلام میں جو حکم دیئے گئے ہیں ان کے مطابق کام کرنے کی تاکید کی جا رہی ہے۔ خاص طور پر عورتوں سے سلوک کے بارے میں جو ہدایتیں اوپر دی گئی ہیں ان کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔

ارشاد ہے کہ پہلے زمانہ میں بہت سی بستیاں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے اللہ کے حکموں کی پروا نہ کی۔ حالانکہ وہ اللہ ہی کی نگرانی میں پنپ رہے تھے کہ وہی ان کا رب تھا۔ اس احسان فراموشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان سے سختی کے ساتھ ان کے کاموں کا حساب لیا اور جب ان کا قصور ثابت ہو گیا تو ان کو دنیا ہی میں سخت سزا دی اور وہ یہاں سے بری طرح نیست و نابود ہو گئے ابھی آخرت کا عذاب ان کے لیے اور باقی ہے۔ ان کا دنیا کا عذاب ایسا سخت تھا جو کسی نے دیکھا نہ سنا اور ہر ایک کے لیے سب سے انوکھا عذاب تھا۔ انہوں نے اللہ کی نافرمانی کر کے برا نتیجہ پایا اور انہیں آخر میں جا کر سراسر نقصان ہی نقصان اٹھانا پڑا اس کے بعد انہیں آخرت کا عذاب بھگتنا پڑے گا اور وہ اس سے بھی سخت عذاب ہو گا۔ ان نافرمانوں کا حال سن کر اے سوچ سمجھ والو، ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ کہیں ایسی غلطی نہ کر بیٹھو جس سے تم پر اللہ کا عذاب نازل ہو۔ ہم نے تمہاری نصیحت کے لیے یہ قرآن نازل کر دیا ہے ؎

Marfat.com

قرآن اور رسول

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا
تحقیق اتارا اللہ نے تمہاری طرف قرآن رسول ساتھ
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ
کہ پڑھتا ہے تم پر آیتیں اللہ کی صاف صاف سنانی والی تاکہ نکالے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ
ان کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے کام اچھے کیے
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ
اندھیروں سے اجالے کی طرف اور جو ایمان لایا اللہ پر
وَيَعْمَلْ صٰلِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
اور اس نے کام کیا اچھا داخل کرے گا اسے باغوں میں بہتی ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
جن کے نیچے نہریں رہیں گے انہی میں
اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾
ہمیشہ بیشک اچھا دیا اللہ نے اسے رزق

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا
بیشک اللہ نے تم پر نصیحت اتاری یہ رسول
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ
جو تمہارے سامنے کھول کر سنانے والی اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے تاکہ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ
ان لوگوں کو جنہوں نے یقین لا کر بھلے کام کیے اندھیروں سے
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ
اجالے میں نکالے اور جو اللہ پر یقین لائے
وَيَعْمَلْ صٰلِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
اور کچھ بھلائی کرے اس کو باغوں میں داخل کرے گا جن کے
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
نیچے نہریں بہتی ہیں سدا انہی میں رہیں گے
اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾
البتہ اللہ نے اسے خوب روزی دی

رَسُوْلًا اس سے پہلے وَاَرْسَلْنَا مقدر مانا جائے گا۔

ارشاد ہے کہ تمہیں اللہ کے حکم معلوم کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ تمہارے پاس ہم نے گھر بیٹھے ہی نصیحتوں کا مجموعہ بھیج دیا ہے اور وہ یہ قرآن ہے جسے ہمارا رسول لے کر آیا ہے، اب یہ رسول تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور ان آیتوں میں صاف صاف اور کھلی نصیحتیں بھری پڑی ہیں اور ان آیتوں کے اس رسول کے ہاتھ بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ جو کوئی انہیں سن کر اللہ پر ایمان لائے اور اس کو اپنا اکیلا معبود بنائے اور اچھے کام کرنے پر کمر باندھ لے اسے اللہ شک و شبہ کے اندھیروں سے نکال کر یقین اور ہدایت کی روشنی میں لے آئے گا اور اس روشنی میں اسے صاف معلوم ہو جائے گا کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے اب اس کا انعام بھی سن لو جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اسے اللہ مرنے کے بعد ایسے باغوں میں جگہ دے گا جن کے اندر نیچے نیچے جا بجا نہریں بہہ رہی ہوں گی اور پھر یہ جگہ عارضی طور پر نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے ہو گی تاکہ اسے یہ کھٹکا نہ رہے جیسے کہ دنیا میں تھا کہ ان چیزوں سے کیا دل لگائیں یہ تو تھوڑے دن کی ہیں، ایسے لوگوں کے نصیب کھل گئے اور اللہ نے انہیں بہت اچھا انعام دیا۔

Marfat.com

اللہ کی قدرت

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیے سات آسمان۔
وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ
اور زمین بھی انہی کی طرح نازل ہوتا رہتا ہے اس کا حکم
بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
ان کے درمیان تاکہ جان لو تم کہ اللہ اوپر ہر
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
چیز کے قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے البتہ گھیر رکھا ہے
بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع
ہر چیز کو علم میں۔۔۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے
وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ
اور اتنی ہی زمین بھی اترتا ہے اس کا حکم
بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ
ان کے اندر تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
کر سکتا ہے اور اللہ کے علم میں
بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع
ہر چیز کی سمائی ہے

ع ٢ ١٨

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل کی بابت تمہارے دل میں شبہے آنے ہی نہ چاہئیں۔ کیونکہ تم آسمانوں کو اپنے سر کے اوپر دیکھ رہے ہو پھر اس کے بنانے والا سوا اللہ کے کون ہو سکتا ہے۔ پس سمجھ لو کہ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمینیں بھی اتنی ہی بنائیں ان کے درمیان اللہ کے حکم نازل ہوتے رہتے ہیں اور سب کا انتظام باقاعدہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے اس کی قدرت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے علم کے اندر ہر چیز ہے کوئی ایسی چیز نہیں جسے وہ اندر سے باہر سے ہر طرف سے اور ہر طرح سے پورے طور پر نہ جانتا ہو۔ ایسی قدرت اور ایسے علم والے کا انکار کیسے ہو سکتا ہے جس نے ان سارے آسمانوں اور زمینوں کا عظیم الشان کارخانہ بنا کر ایسے اعلیٰ درجے کے انتظام کے ساتھ چلا رکھا ہو۔ یہ جو فرمایا کہ آسمانوں اور زمینوں کی تعداد برابر ہے اس کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ ہر آسمان اس کے بسنے والوں کے اعتبار سے زمین بھی ہے اس میں اشارہ ہے کہ ہر آسمان میں آبادی ہے اور اس آبادی کے لیے وہی آسمان زمین بھی ہے، اور دوسرے آسمان اس کے لیے نرے آسمان ہیں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ہر آسمان آسمان بھی ہے اور زمین بھی۔ اس لیے دونوں کی تعداد برابر ہے ؂

سورۃ الطلاق تمام ہوئی۔ اس سورت میں عورتوں کے حقوق کی بابت کچھ حکم بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ دنیا میں زندگی اللہ کے بتائے ہوئے قاعدوں کے مطابق بسر کرے اور سب کے حقوق اللہ کو حاضر ناظر جان کر اور اس کے عذاب سے ڈر کر ادا کرے اور پہلے منکروں کے حال سے عبرت حاصل کرے کہ اللہ کی نافرمانی کر کے ان کا کیسا برا حال ہوا۔

آخر میں کہا گیا ہے کہ اللہ کا علم اور اس کی قدرت آسمان اور زمین کی پیدائش اور انتظام سے ظاہر ہے ؂

Marfat.com

سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی چھیاسٹھویں سورت ہے اور اس کے دو رکوع ہیں، یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی۔ سورت الطلاق میں مردوں کو تاکید کی گئی تھی کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور انسانیت کا سلوک کریں یہاں تک کہ طلاق دینے کے بعد بھی وحشیوں کی طرح پیچھا چھڑانے کی کوشش نہ کریں، بلکہ عدت کے زمانے میں ان کے اخراجات کے کفیل ہوں انہیں گھر میں رہنے کی جگہ دیں اور دل آزاری کی باتیں نہ کریں۔ اس سورت میں عورتوں کو بتایا گیا ہے کہ مردوں کی نرمی اور نیکی سے دلیر ہو کر ان کو دبانے کی کوشش نہ کریں اور نہ زیر بار کرنے والی فرمائشوں سے ان کا ناک میں دم کریں۔ مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے ساتھ رعایت کرنے میں کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھیں جو شریعت کے خلاف ہو عورتوں اور مردوں کو ہمیشہ کے لیے آرام سے رہنے کی ہدایتوں کا موقعہ ان معمولی واقعات کو بنایا گیا جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ظاہر ہوئے اور گو وہ زیادہ خیال کرنے کے قابل نہ تھے پھر بھی احتمال تھا کہ آگے چل کر لوگوں میں یہ زیادہ خطرناک صورت اختیار کر سکتے ہیں واقعہ یہ تھا کہ آپ کی نرم دلی اور اخلاق کی بدولت آپ کی بعض ازواج مطہرات میں چند غیر معمولی فرمائشیں کرنے کی جرأت ہوئی اور آپ نے ان کو خوش کرنے کے لیے بعض باتوں کو جو شرع میں حلال تھیں اپنے اوپر حرام کر لیا تاکہ بلا وجہ گھر میں ناراضی نہ پھیلے۔ اس بات میں خطرہ تھا کہ آگے چل کر عورتیں مردوں پر بے جا دباؤ ڈالنے لگیں گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دے کر چاہیں گی اور ہماری خاطر خود تکلیف اٹھائیں اور ہماری خواہشیں پوری کریں۔ اس لیے اس کا دروازہ ہی بند کر دیا گیا اور ارشاد ہوا کہ عورتوں کی مرضی کا اتنا خیال مت کرو کہ حلال چیزیں تک اپنے اوپر حرام کر لو یا کوئی ایسی بات کر بیٹھو جو شرع میں جائز نہ ہو۔ حقیقت میں بہت سی خرابیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں، کہ ہر شخص اپنے فرائض کو نہیں دیکھتا بلکہ یہ دیکھتا ہے کہ دوسرے کو میری رعایت کرنے کا حکم ہے اس لیے اسے رعایت کرنی چاہیئے۔ بیٹا سمجھتا ہے کہ باپ کو اولاد کے پالنے اور ان پر شفقت کرنے کا حکم ہے اس لیے اسے چاہیئے کہ اپنا فرض ادا کرے، یہ نہیں دیکھتا کہ مجھے بھی ان باتوں کا خیال چاہیئے جو میرے اوپر فرض کی گئی ہیں، دوسروں کے فرائض دوسرے سنبھالیں گے۔ اگر ہر شخص اپنے فرائض کے ادا کرنے میں لگ جائے اور دوسروں کی نیکی پر تکیہ کر کے آپ نیکی کرنا نہ چھوڑ دے تو دنیا کے سارے کام درست ہو جائیں گے۔ آدمی آپس کے لڑائی جھگڑوں کا الزام ہمیشہ دوسروں کے سر لگاتا ہے۔ حالانکہ سب سے پہلے اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ میں نے اپنا فرض ادا کرنے میں تو کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اس سورۃ سے سب سے بڑی نصیحت یہی نکلتی ہے کہ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنا فرض ادا کرے۔ یہ نہ کہے کہ دوسرا اپنا فرض ادا کیے جائے اور میں اس کا فائدہ اٹھاتا رہوں اور خود کچھ نہ کروں ؂

Marfat.com

سورۃ التحریم مدنیۃ وھی اثنتا عشرۃ ایۃ وفیھا رکوعات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بے جا رعایت مت کرو

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ
اے نبی کیوں حرام کرتا ہے تو جو حلال کیا اللہ نے
لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ
تیرے لیے طلب کرتا مرضی بیویوں کی اپنی اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ
بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے مقرر کر دیا ہے تمہارے لیے
تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ
کھول ڈالنا قسموں تمہاری کا اور اللہ تمہارا مالک ہے
وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾
اور وہی جاننے والا حکمت والا ہے

فَرَضَ (طریقہ بتا دیا ہے) یعنی اگر کوئی ایسی بات نہ کرنے کی قسم کھالے جیسے وہ جانتا ہے کہ شرع میں جائز ہے تو اس قسم کی پابندی لازم نہیں کفارہ دے کر توڑ سکتا ہے تَحِلَّةٌ (کھول ڈالنا۔ توڑ ڈالنا) یہ ح۔ ل۔ ل سے باب تفعیل کا مصدر ہے یعنی حلال کر لینا۔ مطلب یہ ہے کہ کفارہ دے کر قسم توڑ ڈالنا ؛

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اپنی ازواج مطہرات کے گھر عصر کے بعد تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے تشریف لے جاتے ایک دفعہ حضرت زینبؓ کے ہاں معمول سے زیادہ دیر لگی۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو معلوم ہوا کہ زینبؓ نے آپ کو شہد پلایا تھا اس لیے دیر لگی۔ انہوں نے ایسی ترکیب کی کہ آپؐ نے ان کو خوش کرنے کے لیے قسم کھالی کہ میں شہد نہ پیوں گا لیکن تم کسی سے نہ کہنا کیونکہ اگر زینب تک بات پہنچ گئی تو اسے خواہ مخواہ رنج ہوگا۔ بات معمولی تھی لیکن اس سے روکا گیا تاکہ آئندہ اس کی سند پکڑ کر بیویاں خاوندوں سے ضد کر کے جائز باتیں نہ چھڑا لیں، اس لیے مسلمانوں کو ہدایت کرنے کے لیے ارشاد ہوا کہ اے نبیؐ بیویوں کی رضامندی اس حد تک نہیں ڈھونڈھنی چاہیئے کہ ان کی خاطر جائز باتیں تک چھوڑنے کی قسم کھا بیٹھو کہیں یہ طریقہ آگے رائج نہ ہو جائے خیر اللہ اپنی مہربانی سے قصور معاف کرنے والا ہے لیکن ایسی قسموں کا پورا کرنا ضروری نہیں، کفارہ دے کر انہیں توڑ ڈالنے کا طریقہ ہم نے مقرر کر دیا ہے ؛

آخر اللہ تمہارا مالک ہے اور تم اس کے بندے ہو پھر بھی وہ جو حکم دیتا ہے خوب سمجھ بوجھ کر کسی مصلحت کی بنا پر دیتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے اور مصلحتوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ کہیں بیویاں خاوندوں سے ایسی فرمائش نہ کرنی لگیں جن سے انہیں نامناسب باتوں میں پھنس جانا پڑ جائے ؛

Marfat.com

خفیہ باتیں

وَاِذْ - اَسَرَّ النَّبِيُّ - اِلٰى - بَعْضِ - اَزْوَاجِهٖ
اور جب چپکے سے کہی نبی نے اپنی عورتوں سے

حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا - نَبَّاَتْ - بِهٖ - وَاَظْهَرَهُ
ایک بات پھر جب اس نے خبر کر دی اس بات کی کہ ظاہر کر دیا یہ

اللّٰهُ - عَلَيْهِ - عَرَّفَ - بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ
اللہ نے نبی پر تو نبی نے جتلا دی کچھ اس میں سے اور ٹال

عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا - نَبَّاَهَا - بِهٖ - قَالَتْ
دی کچھ پس جب بتلایا عورت کو یہ بولی

مَنْ - اَنْۢبَاَكَ - هٰذَا ؕ قَالَ - نَبَّاَنِيَ - الْعَلِيْمُ
کس نے خبر کر دی تجھے اس کی کہا خبر کر دی مجھے سب کچھ جاننے

الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ - فَقَدْ
والے خبردار نے اور اگر توبہ کرو تم دونوں اللہ کے سامنے پس تحقیق

صَغَتْ - قُلُوْبُكُمَا ۚ
مڑ گئے ہیں دل تمہارے

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
اور جب نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات

حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
چھپا کر کہی پھر جب اس نے اس کی خبر کر دی اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ
نبی کو یہ جتلایا تو نبی نے اس میں سے کچھ جتلا دی اور کچھ

عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ
ٹلا دی پھر جب عورت کو بات وہ جتلائی بولی

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ
تجھے یہ کس نے بتا دی کہا مجھے اس خبردار واقف

الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ
نے بتایا اور اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو تمہارے

صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ
دل جھک پڑے ہیں غلطی کی طرف

اس آیت میں ان حالات کی طرف اشارہ ہے جن کے اندر وہ حکم نازل ہوا جو پچھلی آیت میں گذرا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو آپ کا حضرت زینبؓ کے ہاں شہد پینے کے لیے ٹھہرنا ناگوار ہوا۔ دونوں نے صلاح کی کہ آپ سے شہد پینا چھڑوانا چاہیے۔ جب آپ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ آپؐ کے منہ سے کچھ بو آ رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تو فقط شہد پیا تھا۔ پھر جب حضرت حفصہؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی آپؐ سے یہی کہا۔ آپؐ نے ان سے چپکے سے کہا کہ میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا، مگر کسی سے کچھ کہنا نہیں لیکن حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہہ دیا اس پر آپ نے حضرت حفصہؓ سے فقط اتنا کہا کہ تم نے میرا راز عائشہؓ کو بتا دیا لیکن اس پر کچھ خفگی کا اظہار نہیں کیا اور غصہ کو تحمل کے ساتھ ضبط کر لیا۔ اسی کو آیت میں کہا ہے کہ کچھ بات بتا دی اور کچھ ضبط کر لی۔ حفصہؓ نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا کہ میں نے راز کی بات کسی سے کہہ دی ہے آپؐ نے فرمایا اللہ نے بتایا ہے جو سب کچھ جانتا ہے اور سب باتوں کی خبر رکھتا ہے۔ آگے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سے خطاب فرمایا۔ ارشاد ہے کہ دونوں کو اللہ کے سامنے توبہ کرنی چاہیے کیونکہ تم نے سیدھے راستے سے کسی قدر قدم ہٹا لیا ہے اور تمہارے دل غلطی کی طرف جھک گئے ہیں۔ آئندہ ایسی باتوں سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ٹھیک نہیں ؂

Marfat.com

سخت دھمکی

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ - فَاِنَّ - اللّٰهَ - هُوَ
اور اگر سازش کی تم دونوں نے اس کے خلاف پس تحقیق اللہ وہ
مَوْلٰىهُ - وَجِبْرِيْلُ - وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
ساتھی ہے اس کا اور جبریل اور نیک ایمان والے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ - بَعْدَ - ذٰلِكَ - ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾
اور فرشتے بعد اس کے مددگار ہیں
عَسٰى - رَبُّهٗٓ - اِنْ - طَلَّقَكُنَّ - اَنْ - يُّبْدِلَهٗٓ
قریب ہے رب اس کا اگر نبی طلاق دے دے تمہیں کہ بدلہ میں دے اسے
اَزْوَاجًا - خَيْرًا - مِّنْكُنَّ - مُسْلِمٰتٍ
بیبیاں بہتر تم سے اطاعت کرنے والی
مُّؤْمِنٰتٍ - قٰنِتٰتٍ - تٰٓئِبٰتٍ - عٰبِدٰتٍ
ایمان والی اللہ کی طرف جھکنے والی توبہ کرنے والی بندگی کرنے والی
سٰٓئِحٰتٍ - ثَيِّبٰتٍ - وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾
روزہ دار بیوہ اور کنواری

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
اگر تم دونوں اس پر چڑھائی کرو گی تو اس کا رفیق
مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
اللہ ہے اور جبریلؑ اور نیک بخت ایمان والے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾
اور اس کے پیچھے فرشتے مددگار ہیں
عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ
اگر نبی تم سب کو چھوڑ دے تو ابھی اس کا رب بدلہ
اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ
میں دے دے اسے عورتیں تم سے بہتر حکم بردار
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ
یقین رکھنے والیاں نماز میں کھڑی ہونے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت
سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾
کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں بیاہیاں اور کنواریاں

تَظٰهَرَا: (مل جاؤ دونوں) تثنیہ کا صیغہ ہے تَظَاهُرٌ کی ماضی کا تَظَاهُرٌ کا مادہ ظَهْرٌ ہے۔ جسکے معنی پیٹھ کے ہیں۔ ایک دوسرے کی کمر کو سہارا دینا یہاں مراد ہے کہ باہم ایکا کر لینا عَلَيْهِ (اس کے خلاف) ظَهِيْرٌ کے معنی مددگار کے ہیں، یہاں خبر مفرد ہے اگرچہ مبتدا کی جمع ہے کیوں کہ فعل اور فعول مفرد تثنیہ جمع کے لیے مفرد ہی مستعمل ہوتے ہیں۔ سَائِحَاتٌ (روزہ دار) سَائِحَةٌ کی جمع ہے جو اسم فاعل مونث ہے سَيْحٌ سے سَيْحٌ کے معنی بہنے یا سیاحت کرنے کے ہیں روزہ دار کو سَائِحٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ دن کو بغیر کھائے گذار دیتا ہے ثَيِّبٰتٍ ثَيِّبَةٌ کی جمع ہے اس کا مادہ ث۔ی۔ب ہے ثَيِّبٌ کے معنی چھوڑنا ثَيِّبَةٌ وہ عورت جو خاوند سے اس کے مرجانے کی وجہ سے جدا ہو جائے اَبْكَارٌ (کنواری، دوشیزہ) بِكْرٌ کی جمع ہے۔ وہ عورت جس کی شادی نہ ہوئی ہو۔

ارشاد ہے کہ تم دونوں نے نبی کے خلاف آپس میں ساز باز کر لی تو تم نبی کا کچھ نہ بگاڑ سکو گی۔ کیونکہ اللہ ان کے ساتھ ہے، جبریل اور نیک ایمان والے اس کے طرفدار اور سارے فرشتے اس کے مددگار ہیں اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ تم میں کوئی خاص خوبی ہے اور تم سب سے بہتر ہو اس لیے تمہیں رسول کی بیبیاں ہونے کا شرف حاصل ہوا اگر نبی آج تمہیں طلاق دے دیں تو کل اللہ انہیں تمہارے بدلے اور بیبیاں دے دیگا جو بڑی عبادت گذار اور فرمانبردار ہوں گی۔

Marfat.com

مسلمانوں کا اصل کام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنی جانوں کو

وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور گھر والوں کو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
اس پر مقرر ہیں فرشتے سخت کلام زبردست

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ
نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی اس میں جو وہ حکم دیں انہیں اور کرتے ہیں

مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
جس کا حکم کیا جاتا ہے انھیں اے لوگو جو انکار کر چکے

لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مت بہانے ڈھونڈو آج کے دن تم تو فقط بدلہ پاؤ گے اسی کا

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷ ع
جو تھے تم کرتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اے ایمان والو اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ

وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
جس پر تندخو زبردست فرشتے مقرر ہیں

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ
نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی اس میں جو انہیں فرمائے اور وہی

مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کرتے ہیں جو حکم ہو اے منکر ہو جانے والو

لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مت بہانے بتلاؤ آج کے دن وہی بدلہ پاؤ گے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷ ع
جو تم کرتے ہو

ان آیتوں میں کہا جا رہا ہے کہ ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ کے سارے حکم بجالائیں اور اپنی خواہشوں کو اللہ کے خلاف بغاوت نہ کرنے دیں۔ شرع کی پابندی اپنے لیے لازم قرار دیں اور اپنے ساتھ ہی اپنے گھر والوں کو بھی شرع کے اوپر چلنا سکھائیں ورنہ پھر دوزخ سے پالا پڑے گا۔ ارشاد ہے کہ دوزخ سے بچنے کی بس یہی ایک صورت ہے کہ ہر شخص دنیا میں اسی طرح زندگی بسر کرے جیسی یہ قرآن بسر کرنی سکھاتا ہے اس کا طریقہ تمہارے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں جنہیں ذرا ذرا سی بات پر اسی لیے ٹوکا جا رہا ہے کہ ان کی زندگی تمہارے لیے نمونہ بن جائے۔ تم اسی طرح اپنی بیویوں اور بال بچوں سے سلوک کرو جیسے رسول کو ہدایت کی جا رہی ہے۔ یاد رکھو دوزخ اللہ کا انکار کرنے والوں اور پتھر کے بتوں کے لیے بنی ہے۔ وہی اس کا ایندھن بنیں گے۔ دوزخ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جن کی شکلیں ڈراؤنی مزاج سخت اور کلام ہولناک ہے اور وہ اللہ کے حکم سے منہ نہیں موڑتے اور اس کے حکم کے بجالانے میں سستی اور کوتاہی نہیں کرتے۔ منکروں کو قیامت کے دن ارشاد ہوگا کہ آج تمہارا کوئی عذر نہ سنا جائے گا اور تمہیں جو سزا ملے گی۔ وہ انہیں باتوں اور کاموں کی سزا ہوگی جو تم دنیا میں کرتے تھے ؂

Marfat.com

سچّے دل سے توبہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو اللہ کے آگے توبہ
نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سچی امید ہے رب تمہارا کہ دور کر دے تم سے
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
برائیاں تمہاری اور داخل کر دے تمہیں ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ
جن کے نیچے نہریں اس دن نہ رسوا کرے گا اللہ نبی کو اور ان کو جو
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
ایمان لائے ساتھ اس کے نور ان کا دوڑتا ہوگا سامنے ان کے
وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
اور داہنے ان کے کہتے ہوں گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾
اور بخش دے ہمیں تحقیق تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی
نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
توبہ امید ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
دور کر دے اور تمہیں باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ
بہتی ہیں اس دن اللہ نبی کو اور ان کو جو اس کے ساتھ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
ایمان لائے ذلیل نہ کرے گا ان کی روشنی ان کے آگے اور داہنے
وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
دوڑتی ہوگی کہتے ہوں گے اے رب ہماری روشنی پوری کر دے
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾
اور ہمیں معاف کر دے تو سب کچھ کر سکتا ہے

نَصُوْحٌ خالص، سچی، صفت کا صیغہ ہے ن ص ح سے نَصِيْحَةٌ کے معنی ہیں سچی خیر خواہی نَصُوْحٌ مذکر اور مؤنث کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے یعنی سچے دل سے کی ہوئی بات ۔

ارشاد ہے کہ آدمی سے قصور ہو سکتا ہے، اس لیے ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ کے آگے خالص سچے دل سے توبہ کرتے رہا کریں، اسی میں ان کی نجات ہے اے ایمان والو امید ہے کہ سچی توبہ کرنے سے اللہ تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں جنت میں داخل کر دیگا جس میں نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یاد رکھو قیامت کے دن اللہ اپنے نبی کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا اور شرمندہ نہ کرے گا۔ ایمان والوں کے آگے اور دائیں جانب نور دوڑتا چلے گا اور وہ کہتے جائیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور مکمل کر دے تاکہ ہمیں یہاں کا اندھیرا پریشان نہ کرے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے ہماری خطاؤں سے درگزر کر اور ہمارے قصور معاف فرما۔ تیری قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو ہر وقت اللہ کے آگے توبہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ ان کے قصور معاف کیے جائیں اور جنت میں جگہ ملے۔ یہی طریقہ ہے جس سے دوزخ سے بچا جا سکتا ہے ایسا کام کوئی نہ کریں جس سے اس طریقہ میں خلل آئے ۔

Marfat.com

فسادیوں کا علاج اور انجام

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ
اے نبی لڑائی کر منکروں سے اور دغا بازوں سے

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ
اور سختی کر ان پر اور ٹھکانا ان کا دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
برا ہے ٹھکانا وہ بیان کی اللہ نے مثال

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ
ان کے لیے جو منکر ہوئے عورت نوح کی اور عورت

لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ
لوط کی تھیں وہ دونوں نکاح میں دو بندوں کے ہمارے بندوں

عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا
میں سے جو نیک تھے پس خیانت کی ان دونوں کے ساتھ پس کام آئے نہ

عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا
وہ دونوں ان کے اللہ کے آگے کچھ بھی اور کہہ دیا گیا داخل ہو

النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠
دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ
اے نبی منکروں سے اور دغا بازوں سے لڑائی کر

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ
اور ان پر سختی کر اور ان کا گھر دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
اور وہ بری جگہ جا پہنچے اللہ نے منکروں کے واسطے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ
ایک مثال بتائی نوح کی عورت کی اور لوط کی

لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ
عورت کی وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں

عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا
کے گھر میں تھیں انہوں نے ان سے چوری کی پس وہ دونوں

عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا
اللہ کے آگے کچھ کام نہ آئے اور حکم ہوا چلی جاؤ

النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠
آگ میں جانے والوں کے ساتھ

اس میں سے پہلی آیت سورۃ التوبہ میں گذر چکی ہے۔ یہاں پھر یاد دلایا جا رہا ہے کہ جو لوگ دنیا میں فساد پھیلانا چاہتے ہیں وہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو وہ جو کھلم کھلا اللہ کو جو عدل و انصاف کا سرچشمہ ہے نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ دنیا میں بس ہم ہی ہم ہیں جو چاہے کریں کوئی پوچھنے والا نہیں یہ لوگ امن و امان کے کھلے دشمن ہیں۔ ان سے اگر وہ سیدھی طرح نہ مانیں تو جنگ کرو اور ان کا قلع قمع کرو۔ ورنہ یہ کسی کو چین سے نہ رہنے دیں گے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو بظاہر تم سے ملے ہوئے ہیں لیکن چپکے چپکے تم سے ہر وقت دشمنی پر آمادہ رہتے ہیں ان سے چوکنا رہو اور ان کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آؤ۔ یہاں تک کہ جب قانوناً ان کا قصور ثابت ہو جائے۔ اس وقت ان کو سخت سزا دو۔ اس کے بعد ان اسلام کے دشمنوں کا حال واضح کرنے کے لیے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کی مثال بیان کی ہے۔ وہ ان کے گھر میں بظاہر ملی جلی رہتی تھیں لیکن دل میں دشمنوں کی حمایت کا خبط سمایا ہوا تھا۔ ان کے شوہر اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے اور اللہ نے انہیں اپنا رسول مقرر کیا تھا۔ لیکن جس وقت نافرمانوں پر اللہ کا عذاب آیا تو یہ اپنی بیویوں کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے اور ان کے کچھ کام نہ آئے۔ دنیا میں وہ نافرمانوں کے ساتھ تباہ ہوئیں اور آخرت میں انہیں اور دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔

Marfat.com

نیکوں کا حال اور انجام

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
اور بیان کی اللہ نے مثال واسطے ان کے جو ایمان لائے عورت کی
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ
فرعون کی جب کہا اس نے اے میرے رب بنا میرے لیے پاس اپنے
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ
ایک گھر جنت میں اور نجات دے مجھے فرعون سے
وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
اور اس کے کام سے اور نجات دے مجھے سے لوگوں
الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
ظالم اور مریم بیٹی عمران کی
الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ
جس نے محفوظ رکھا اپنی شرمگاہ کو پس پھونک دی ہم نے اس میں
مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا
ایک روح اپنی طرف سے اور سچا کہا اس نے باتوں کو اپنے رب کی
وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾ ع
اور اس کی کتابوں کو اور تھی وہ بندگی کرنے والوں میں

ارشاد ہے کہ ایمان والوں کے لیے اللہ نے فرعون کی بیوی (آسیہ بنت مزاحم) اور مریم بنت عمران کا حال بیان کیا۔ حضرت آسیہ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے سامنے پرورش کیا وہ بعد میں حضرت موسیٰؑ کی طرفدار اور فرعون کے کرتوتوں سے بیزار رہیں۔ فرعون کو جب یہ معلوم ہوا تو ان کو بہت ستایا اور آخر قتل کر دیا۔ وہ دعا کرتی رہتی تھیں کہ اے میرے رب مجھے فرعون سے اور اس کی کرتوتوں سے چھڑا اور مجھے اپنا قرب نصیب کر اور جنت میں میرے لیے ایک مکان تیار کر دے۔ آخر اللہ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور وہ شہید ہو کر اپنے رب کے پاس جنت میں پہنچ گئیں۔

حضرت مریم علیہا السلام عمران کی بیٹی تھیں، وہ اللہ کی عبادت میں مشغول رہتی تھیں، نہ انھوں نے شادی کی اور نہ کبھی برے کام کرنے کا خیال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کے پاس بھیجا انھوں نے حضرت مریم کے گریبان میں پھونک ماری جس سے وہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے بطن سے پیدا ہوئے۔ یہ اللہ کی بندی اللہ کی ساری باتوں کو ٹھیک اور سچا مانتی تھیں اور اس کی کتابوں پر اس کا ایمان تھا اور بڑی محنت اور تندہی سے مردوں کی طرح اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔ ساری عمر اللہ کی بندگی میں گذاری آخر اللہ نے انہیں آخرت میں بڑے درجے عطا کیے۔

Marfat.com

سُورۃ التحریم کی تعلیم

اس سورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگرچہ بیویوں سے مردوں کو نیک سلوک کرنا چاہیئے، یہاں تک کہ طلاق دیتے وقت بھی اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ عورت کو کوئی تکلیف یا کوفت نہ ہو۔ پھر بھی عورتوں کی رعایت اس حد تک ٹھیک نہیں کہ تم ان کی خاطر حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کر لو اگر تم نے ایسا کیا تو اور لوگوں کو تو ان کی بیویاں ذرا بھی چین نہ لینے دیں گی، جب کوئی شخص ان کی فرمائش پوری کرنے میں ہچر مچر کرے گا جھٹ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر ان کی جان کھا جائیں گی اس لیے اے نبی تمہیں بیویوں کی بیجا خاطر داری سے بچنا چاہیئے اور تم نے جو شہد نہ پینے کی یا کسی عورت کے پاس نہ جانے کی جس کے پاس جانا قانوناً تمہارے لیے حلال ہے، اپنی کسی بیوی کو خوش کرنے کے لیے قسم کھائی ہو تو اس قسم کو توڑ دو اور اس کا کفارہ ادا کر دو اور آئندہ کسی بیوی کو خوش کرنے کے لیے حلال چیز کو اپنے اوپر حرام مت کرو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اسی سورت میں ازواج مطہرات کو ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کی نرم طبیعت اور خوش خلقی سے بے جا فائدہ نہ اٹھائیں۔ آئندہ نبیؐ تمہاری کسی ناجائز فرمائش کو پورا نہ کریں گے۔ تم انہیں دق کرنے سے توبہ کرو۔ ورنہ اگر انہوں نے تمہیں طلاق دے دی۔ تو اللہ اور جبریلؑ اور سارے نیک مسلمان نبی کے طرفدار ہوں گے اور تمہارے بدلے انہیں اور بیویاں مل جائیں گی جن میں وہ صفتیں ہوں گی جو نیک عورتوں میں ہونی چاہئیں۔ نیک عورتوں کی عادتیں یہ بیان کی گئی ہیں کہ وہ بیوہ ہوں یا کنواری اپنے بڑوں کا اور خاوندوں کا کہنا ماننے والی ایماندار، نماز پڑھنے والی۔ توبہ کرتے رہنے والی، اللہ کی عبادت میں مصروف رہنے والی ہوتی ہیں۔

اس کے بعد مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بہ قدم چلیں۔ مردوں سے کہا گیا ہے کہ گھر والوں کا اچھی طرح سے دنیا میں گذارے کا بندوبست کرنے کے بعد تمہارا یہ بھی فرض ہے کہ انہیں دوزخ سے بچاؤ اور اس سے بچنا شرع کے پابند ہونے ہی سے ہو سکتا ہے۔ نافرمان لوگ اور مشرک اور ان کے بت دوزخ کا ایندھن بنیں گے اور قیامت کے دن ان کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ مسلمان مرد اور عورتوں کو اس طرح نہ ہونا چاہیئے۔ شرع کی پابندی کا بدلہ انہیں یہ ملے گا کہ انہیں خوشنما سرسبز باغوں میں داخل کیا جائے گا۔

کافروں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کی سی ہے اور مومنوں کی مثال فرعون کی بیوی حضرت آسیہؑ اور عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کی سی ہے۔ اس سورت کو سمجھ کر ذرا اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ آج کل کی آزادی پسند عورتوں کا رویہ کہاں تک اس کے مطابق ہے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُلْك

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی سڑسٹھویں سورت ہے اور قیام مکّہ کے درمیانی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس کے دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں ان لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے جو اللہ کا نام تو لیتے تھے لیکن اس کو ایسا نہ مانتے تھے جیسا ماننا چاہیئے تھا ان سے کہا گیا ہے کہ اللہ کو اس طرح مانو کہ اس کی خوبیاں اسی کے اندر سے آپ ہی آپ ابل رہی ہیں، کسی باہر کی چیز کا ان میں کوئی دخل نہیں ہے، سارے جہان کا وہی بادشاہ ہے سارا زور قوت اور طاقت اسی کے قبضہ میں ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، یہ ساری مخلوقات اسی نے پیدا کی ہے، ہر طرف اسی کی قدرت کا ظہور ہے، سات آسمان اسی نے پیدا کیے جو آپس میں ایک دوسرے کے اوپر چھائے ہوئے ہیں۔ اس نے ہر چیز کو قاعدے اور طریقے سے بنایا ہے ہر چیز اپنی اپنی مناسب جگہ پر موجود ہے اور اپنا کام پورا کر رہی ہے۔ جتنا اس کی مخلوقات کو غور سے دیکھو گے تمہاری حیرت بڑھتی جائے گی۔ دیکھتے دیکھتے تھک جاؤ گے لیکن اس کے عجائبات ختم نہ ہوں گے۔ آسمان تاروں سے جگمگا رہا ہے کچھ روشن چیزیں ٹوٹ کر ادھر ادھر بھاگتی نظر آتی ہیں۔ یہ آگ کے گولے ہیں جن سے شیطانوں کو مار بھگایا جاتا ہے تاکہ دنیا میں غلط خبریں نہ پھیلائیں انہیں شیطانوں کے لیے دوزخ بنائی گئی ہے اور اسی میں وہ لوگ بھی داخل کیے جائیں گے جو اللہ کو بالکل نہیں مانتے۔ دوزخ کا جوش و خروش دیکھ کر ان کے ہوش اڑ جائیں گے فرشتے ان سے پوچھیں گے کیا دنیا میں تمہیں اس آگ سے ڈرانے والے نہیں آئے جو تم آج اس میں جھونک دینے کے لیے یہاں لائے گئے ہو۔ وہ کہیں گے آئے تو تھے لیکن ہم ان کا ڈرانا خاطر میں نہ لائے اور ان کو جھوٹا سمجھا وہ اپنی ڈھٹائی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے اگر ہم سمجھ سے کام لیتے اور رسولوں کی بات سنتے تو آج اس آفت میں نہ پھنستے۔ برخلاف ان کے اللہ سے ڈرنے والے نیک بندے اس دن چین اور آرام سے ہوں گے اور ان کو بڑا اجر ملے گا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور ان کے رسولوں کا یقین کر کے ان باتوں کو مانا جو ان کے لیے آنکھوں سے اوجھل تھیں۔ آگے انسان کو نصیحت کی گئی ہے کہ اللہ کی رحمت کے امیدوار رہو اور اس کے عذاب سے ڈرو۔ اس نے اپنے نہ ماننے والوں کو دنیا ہی میں بڑی بڑی سزائیں دی ہیں۔ اس پر ایمان لائے بغیر کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ تم خود ہی سوچو کہ ایک شخص منہ اٹھائے ہوئے سیدھے راستہ پر چل رہا ہے اور دوسرا منہ اوندھا کئے گرتا پڑتا ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس لیے اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانو اور قیامت پر یقین کرو۔ اس کے بغیر سوا بھٹکتے پھرنے کے کچھ پلے نہ پڑے گا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مَكِّیَّۃٌ وَّهِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ ہی کا راج ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ
برکت والا ہے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہے بادشاہی اور وہ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝۱ نِ الَّذِیْ خَلَقَ
اوپر ہر ایک چیز کے قدرت رکھتا ہے جس نے بنائی
الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ
موت اور زندگی تاکہ جانچے تمہیں کونسا تم میں یا وہ اچھا ہے
عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِیْ
کام میں اور وہ زبردست بخشنے والا ہے جس نے
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی
پیدا کیے سات آسمان اوپر تلے نہیں دیکھے گا تو
فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ
پیدا کرنے میں رحمٰن کے کوئی خلل پس لوٹا تو
الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳
نگاہ کیا دیکھتا ہے تو کوئی درز

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ
بڑی برکت ہے اس کی جس کے ہاتھ میں راج ہے اور وہ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝۱ نِ الَّذِیْ خَلَقَ
سب کچھ کر سکتا ہے جس نے بنایا
الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ
مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچے کہ کون تم میں اچھا
عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِیْ
کام کرتا ہے اور وہ زبردست بخشنے والا جس نے
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی
سات آسمان بنائے تہ بہ تہ کیا تو رحمٰن کے
فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ
بنانے میں کچھ فرق دیکھتا ہے پھر دوبارہ
الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳
نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے تجھ کو کوئی دراڑ

طِباق (طبقہ طبقہ) یعنی اوپر تلے اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے تفوُّت (فرق) اس کا مادہ ف۔و۔ت ہے فوت کے معنی ہاتھ سے نکل جانا۔ تفاوت آپس میں فرق ہونا یعنی جو چیز ایک میں ہے دوسرے میں نہیں فُطُور (شگاف، درز) فَطر کی جمع ہے، دراڑ، شکستگی۔

انسانوں کے اندر دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو سرے سے اللہ کو مانتے ہی نہیں وہ منکر اور کافر ہیں، دوسرے وہ جو اللہ کا نام تو لیتے ہیں لیکن اسے ٹھیک طور پر جیسا سمجھنا چاہیئے نہیں سمجھتے۔ اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اسلام پہلے لوگوں سے کہتا ہے کہ اللہ کو مانو ورنہ پچھتاؤ گے دوسروں کو سمجھاتا ہے کہ اللہ کی بابت اپنے خیالات درست کرو چنانچہ ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ اللہ ایک ہے اور سارے جہان کی بادشاہی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ برکت والا ہے یعنی اس کی خوبیاں ساری اپنی ہیں اور ان میں کبھی کوئی کمی یا نقص نہیں ہوتا بلکہ خود بخود بڑھتی رہتی ہیں، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اس نے تمہیں زندگی دی اور وہی موت دے گا۔ اس مرنے جینے کا مقصد یہ ہے کہ تمہارا امتحان لیا جائے کہ اس عارضی زندگی میں کون اچھے کام کرتا ہے اور کون برے، ساری قوت اسی میں ہے اور وہ خطائیں بخشنے والا ہے منکروں کو ارشاد ہے کہ اوپر تلے سات آسمان اسی نے بنائے، ان میں ہر بات ایک مضبوط نظام اور قاعدہ کے ساتھ چل رہی ہے جس میں کسی جگہ کوئی خلل یا خلا نہیں ہے نہ کوئی ٹوٹ پھوٹ ہے نگاہ اٹھا کر دیکھو اور پھر دیکھو آخر اسی نتیجہ پر پہنچ کر رہو گے۔

Marfat.com

روشن ستارے

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
پھر لوٹا نگاہ کو بار بار پھر آجائے گی تیری طرف

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ
وہ نگاہ دھتکاری ور وہ تھکی ہوگی اور البتہ تحقیق

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
سجایا ہم نے آسمان قریب کا ساتھ چراغوں کے

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
اور کیا ہم نے انھیں مارنے کے پتھر واسطے شیطانوں کے اور تیار کر رکھا ہم نے

لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ
ان کے لئے عذاب دہکتی آگ کا اور واسطے ان کے جو

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
انکار کر بیٹھے اپنے رب کا عذاب ہے جہنم کا

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾
اور برا ٹھکانا ہے وہ

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
پھر دو دفعہ لوٹا کر نگاہ کر تیرے پاس تیری نگاہ لوٹ

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ
آئے گی رد ہو کر اور تھک کر اور ہم نے

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
سب سے قریب والے آسمان کو رونق دی چراغوں سے

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
اور کیا ہم نے ان کو مارنے کے پتھر شیطان کے واسطے اور ان کے

لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ
واسطے دہکتی آگ تیار کر دی اور جو لوگ

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
اپنے رب سے منکر ہوئے ان کے واسطے دوزخ کا عذاب ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾
اور بری جگہ جا پہنچے

كَرَّتَيْنِ (بار بار) كَرَّةٌ کا تثنیہ ہے کَرَّ کے معنی ہیں لوٹ کر حملہ کرنا۔ یہاں تثنیہ تکثیر کے لیے ہے یعنی بار بار حملہ کرنا
خَاسِئًا (دھتکارا ہوا) اسم فاعل ہے خَسَاءٌ سے خَسَأَ (لازم) کے معنی ڈانٹ کھا کر نکلنا۔ سورہ المومنون میں گزر چکا ہے
حَسِيْرٌ (تھکا ہوا) صفت کا صیغہ ہے ح۔س۔ر سے جس کے معنی کوفت اٹھانا ہے حَسِيْرٌ درماندہ ؛

ارشاد ہے کہ قدرت کے منظر کو پھر دیکھو اور بار بار دیکھو، تمہاری نگاہ تھک کر واپس آجائے گی مگر اللہ کی کاریگری میں کوئی نقص نہ پا سکے گی۔ دیکھو تمہارے قریب کے آسمان میں ستارے روشن چراغوں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ انہیں چراغوں میں سے آگ کے شعلے نکل کر شیطانوں کو مار بھگاتے ہیں جو اوپر چڑھ کر غیب کی باتیں سننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ دنیا میں اس کے اندر جھوٹ سچ ملا کر لوگوں کو پھسلائیں اور ان کو گمراہ کریں ان کے واسطے آگ کے دہکتے شعلے تیار ہیں۔ ایسے ہی جو دنیا میں اللہ کا اقرار نہیں کرتے بلکہ اس کے انکار پر تلے ہوئے ہیں وہ بھی سن رکھیں کہ ان کے لیے جہنم کا عذاب تیار ہے اور یہ جہنم برا ٹھکانا ہے یہ باتیں بیان کر کے دونوں قسم کے آدمیوں کو سمجھایا جا رہا ہے تاکہ جو اللہ کو نہیں مانتے وہ اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر اسے مانیں اور جو مانتے ہیں وہ اللہ کی اصلی صفتوں سے واقف ہو جائیں تاکہ شرک سے بچیں ؛

Marfat.com

دوزخ کا حال

اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا
جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا دھاڑنا سنیں گے اور وہ جوش

وَّهِیَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ
مار رہی ہوگی ایسا لگتا ہے کہ جوش سے پھٹ پڑے گی

كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
جس وقت کوئی گروہ اس میں پڑے گا اس سے دوزخ

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ۝۸ قَالُوْا
کے داروغہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ پہنچا تھا

بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا
وہ بولیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانے والا پہنچا تھا پھر ہم نے اسے جھٹلایا

وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۖ
اور کہا اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۝۹
تم تو بڑے بہکاوے میں پڑے ہوئے ہو

شَهِیْق : زور کی ڈراؤنی آواز ش۔ہ۔ق حاصل مصدر ہے تَفُوْر (جوش مارتی ہے) مضارع کا صیغہ ہے ف۔و۔ر سے فَوْر کے معنی جوش مارنا فوارہ اسی سے بنا ہے تَمَیَّزُ : (پھٹ پڑے) مضارع کا صیغہ ہے تَمَیُّزٌ سے اصل میں تَتَمَیَّزُ ہے پہلی ت استعمال میں گر گئی۔ اس کا مادہ م۔ی۔ز ہے جس کے معنی جدا کر دینا ہیں تَمَیَّزَ اس کا لازم ہے یعنی اجزا کا الگ الگ ہو جانا۔

پہلے ارشاد ہوا کہ خبیث روحیں جنہیں شیاطین کہتے ہیں دنیا میں فتنہ فساد پھیلانے کے لیے ادھر ادھر منڈلاتی رہتی ہیں ان کو مار بھگانے کے لیے ستاروں میں سے چمکتے ہوئے گولے نکلتے ہیں اور انہیں دفع کر دیتے ہیں۔ آخرت میں انہیں دہکتی ہوئی آگ میں داخل کیا جائے گا اور انہیں کے ساتھ وہ لوگ بھی جہنم رسید ہوں گے جو دنیا میں اللہ کا انکار کر بیٹھتے تھے۔ ارشاد ہے کہ جب یہ لوگ گروہ گروہ بنا کر داخل کیے جائیں گے تو اس کے اندر سے زوردار اور ڈراؤنی آوازیں نکلتی ہوئی سنیں گے اور وہ اس قدر جوش خروش میں ہوں گی گویا غصہ میں آپے سے باہر ہوتی جا رہی ہے اور عنقریب پھٹ پڑے گی۔ ان میں سے جب کوئی گروہ دوزخ میں جھونکا جائے گا تو دوزخ کے نگہبان فرشتے ان سے کہیں گے تم یہاں کیسے آ پھنسے۔ کیا دنیا میں اللہ کے رسول تمہارے پاس اس سے ڈرانے نہیں پہنچے تھے۔ وہ غم بھری آواز میں جواب دیں گے کہ کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانے والے آئے تھے لیکن ہم نے ان سے کہہ دیا کہ تم جھوٹے ہو، اللہ نے نہ تمہیں رسول بنا کر بھیجا اور نہ تمہارے اوپر وحی نازل کی یہ تو تم نے خود بخود غلط راستہ اختیار کیا ہے اور صحیح راستہ سے بہت دور نکل گئے ہو ہم تمہاری نہیں سنتے

Marfat.com

گناہ کا اقرار

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ
اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخ والوں
اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
میں نہ ہوتے سو اپنے گناہ کے قائل ہو گئے اب
لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ
دفع ہو جائیں دوزخ والے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے
رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾
ہیں بن دیکھے ان کے لیے معافی ہے اور بڑا ثواب
وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ
تم اپنی بات چھپا کر کہو یا کھول کر وہ جی کے بھید
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ
جانتا ہے بھلا وہ نہ جانے جس نے بنایا
وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع ۱۴
اور وہی ہے بھید جاننے والا خبردار

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ
اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخ والوں
اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا
میں نہ ہوتے پس اقبال کیا انھوں نے اپنے جرم کا پس دور ہوں
لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ
دوزخ والے تحقیق وہ لوگ جو ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾
اپنے رب سے دیکھے بغیر واسطے ان کے بخشش ہے اور اجر بڑا
وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ
اور چھپاؤ تم بات اپنی یا ظاہر کرو اسے تحقیق وہ جانتا ہے
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ
دلوں کے بھید کیا نہ جانے گا وہ جس نے پیدا کیا
وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾
اور وہ باریک بین اور خبردار ہے۔

سُحْقًا (دُور دُور) سُحْقًا لَّهٗ گھر کی اور ڈانٹ کا کلمہ ہے جیسے سُقْیًا لَّهٗ وَرَعْیًا لَّهٗ شاباشی اور دعا کے کلمے ہیں ترکیب میں یہ مفعول مطلق ہے جسکا فعل محذوف ہے۔ اس آیت میں دوزخیوں کے افسوس اور پچھتاوے کو ظاہر کیا گیا ہے ارشاد ہے کہ وہ دوزخ کے نگہبانوں کے جواب میں یہ بھی کہینگے کہ ہائے ہمارے کان پھوٹ گئے تھے ہائے ہماری عقل ماری گئی تھی ورنہ رسولوں کا کہنا سنتے اور اس پر غور کرتے اور آج دوزخیوں کیساتھ دوزخ میں نہ جھونکے جاتے۔ آگے ارشاد ہے کہ دوزخ کو دیکھکر انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کیا اور آخر انہیں معلوم ہو گیا کہ انہوں نے رسولوں کا کہنا دنیا میں نہ مان کر بڑا بھاری گناہ کیا جسکی وجہ سے آج اس مصیبت میں گرفتار ہوئے لیکن اسوقت کا ماننا کچھ کام نہ آئیگا اور دوزخ والوں کو کہہ دیا جائے گا کہ دُور ہو جاؤ لعنت ہے تم پر اسکے بعد ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنے رب سے اسے دیکھے بغیر ڈرتے تھے۔ انہیں بخش دیا جائے گا اور بڑا انعام ملے گا، اس کے بعد لوگوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ کوئی بات چھپا کر کر دیا کھلم کھلا کرو اللہ کو معلوم ہے اور وہ تو تمہارے دلوں کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے بھلا جس نے بنایا وہ نہ جانے گا تو کون جانے گا۔ جب کہ اس کی صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کی تہ تک پہنچ جاتا ہے اور اندر باہر کے سارے حالات سے خبردار ہے۔

Marfat.com

اللہ کو مانو اور اس سے ڈرو

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا
وہی ہے جس نے کیا تمہارے لیے زمین کو تمہارے کہنے میں
فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ
پس چلو پھرو اس کے اونچے حصے تک میں اور کھاؤ اللہ کی دی ہوئی روزی
وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنتُم مَّن
اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے کیا بے خوف ہو گئے تم اس سے
فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ
جو آسمان میں ہے کہ دھنسا دے تمہیں لے کر زمین کو
فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنتُم
پس ناگاہ وہ ہلنے لگے یا بے خوف ہو گئے تم
مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
اس سے جو آسمان میں ہے کہ بھیج دے تمہارے اوپر
حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾
پتھر برسانے والی ہوا پس عنقریب جان لوگے کیسا رہا میرا ڈرانا

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا
وہی ہے جس نے تمہارے آگے زمین کو پست کیا
فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ
اب چلو پھرو اس کے کندھوں پر اور کھاؤ اللہ کی دی ہوئی روزی
وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنتُم مَّن
اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے کیا تم اس سے جو
فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ
آسمان میں ہے نڈر ہو گئے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے
فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنتُم
پھر تبھی وہ لرزنے لگے یا نڈر ہو گئے اس سے
مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
جو آسمان میں ہے کہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا
حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾
دے سو جان لوگے کیسا ہے ڈرانا میرا

ذَلُولٌ (مطیع، فرمانبردار) صفت کا صیغہ ہے۔ ذ۔ل۔ل سے ذِلَّۃٌ کے معنی نیچائی۔ پستی ذَلُولٌ نیچا۔ پست حکم بردار مَنَاکِبُ کندھے منکب کی جمع ہے۔ جس کے معنی کندھا ہیں۔ مناکب سے مراد زمین کے اٹھے ہوئے حصے پہاڑیاں ہیں، باقی الفاظ پہلے گذر چکے ہیں نذیر (ڈراوا) اِنْذَار کا حاصل مصدر ہے، اصل میں نذیری ہے، وقف کی وجہ سے یائے متکلم گر گئی۔ انسان کا پہلا کام دنیا میں یہ ہے کہ اللہ کو پہچانے۔

ارشاد ہے کہ اللہ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے مسخر اور تابع فرمان کر دیا۔ اب تم اس کے اونچے حصوں تک چل پھر سکتے ہو۔ اب اللہ نے زمین میں سے جو تمہارے لئے پیدا کیا اس میں سے کھاؤ مگر یاد رکھو کہ مر کر پھر جینا ہے اور اللہ ہی کے سامنے پیش ہونا ہے اور خوب سمجھ لو کہ زمین پر بھی آسمان کی طرح اللہ ہی کا حکم چلتا ہے یہ مت سمجھو کہ تم زمین کے پورے حاکم ہو اللہ سے ڈرتے رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حکم سے زمین لرزنے لگے اور تم اسکے اندر دھنس جاؤ یا اللہ تمہارے اوپر ایسی سخت آندھی بھیج دے کہ وہ پتھر برسا کر تمہیں تباہ کر دے۔ ہمیشہ خیال رکھو کہ تم سے ایسا کوئی کام نہ ہونے پائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اگر اللہ تم سے ناراض ہو گیا تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ تم پر دنیا ہی میں عذاب آ سکتا ہے اور نہیں تو آخرت میں تو سزا مل کر رہے گی ان باتوں پر یقین کرو ورنہ وہ وقت قریب ہے جب یہ باتیں جن سے تمہیں ڈرایا جا رہا ہے تمہارے سامنے آ جائینگی اور پھر تم کچھ نہ کر سکو گے۔

Marfat.com

فضا کا منظر

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور البتہ تحقیق جھٹلایا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
پس کیسا رہا انکار میرا کیا اور نہیں دیکھا انھوں نے
اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ
پرندوں کی طرف اوپر اپنے پر کھولے اور کبھی سکیڑ لیتے ہیں
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ
نہیں تھامے ہوتا انھیں کوئی مگر اللہ رحمٰن تحقیق وہ ہر چیز
شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
کو دیکھنے والا ہے بھلا کون ہے وہ جو ہے
جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ
لشکر تمھارا کہ مدد کرے تمھاری سامنے رحمٰن کے
اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾
نہیں ہیں انکار کرنے والے مگر دھوکے میں

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور جھٹلا چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
پھر کیسا ہوا میرا انکار اور کیا دیکھتے نہیں ہے
اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ
اڑتے ہوئے جانوروں کو اپنے اوپر اڑتے ہوئے پر کھولے ہوئے
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ (وقف لازم اختلاف وقف غفران وقف منزل)
اور پر چھپکتے ہوئے کوئی نہیں تھام رہا انھیں سوا رحمٰن کے اس
شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
کی نگاہ میں ہے ہر چیز بھلا یہ جو تمھاری فوج
جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ
ہے ان میں سے کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں تمھاری مدد
اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾
کرے منکر نرے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

نَكِيْرِ (انکار) یہ انکار کا حاصل مصدر ہے ایسے ہی جیسے نذیر انذار کا۔ اس کے بعد یائے متکلم ہے جو وقف کی وجہ سے گر گئی صٰٓفّٰتٍ (پر کھولے) پر باندھے) سورۃ والصّٰفّٰت میں گذر چکا ہے یَقْبِضْنَ (سمیٹ لیتے ہیں سکیڑ لیتے ہیں) مضارع کا صیغہ ہے۔ ق۔ ب۔ ض سے قبض کے معنی روکنا۔ سمیٹ لینا۔ مراد یہ ہے کہ پھیلے ہوئے پر سمیٹ کر ملانے لگتے ہیں جُنْدٌ حمایتیوں کا گروہ۔ لشکر اور فوج۔ سورۃ والصّٰفّٰت میں گذر چکا ہے ارشاد ہے کہ ان سے پہلے لوگ اللہ کے رسولوں کو جھوٹا کہہ چکے ہیں لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ وہ انکار کر کے تباہ ہوئے۔ ان لوگوں کو ان کے حال سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

آگے ارشاد ہے کہ زمین اور آسمان میں تو اللہ کا حکم چلتا ہی ہے ان کی درمیانی فضا میں بھی وہی حکمران ہے۔ اپنے سر کے اوپر پرندوں کو اڑتے نہیں دیکھتے۔ کبھی پر پھیلائے ہوئے اور کبھی سکیڑ کر ہلاتے ہوئے انہیں ہوا میں بغیر سہارے کون تھامے ہوئے ہے۔ سنو اللہ نے انہیں اپنی رحمت اور قدرت سے تھام رکھا ہے اس کی ہر چیز پر نگاہ ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ تمہارے حمایتی، تمہارا لاؤ لشکر جتنے بھی ہیں ان میں کوئی ایسا ہے کہ اللہ کے عذاب سے تمہیں بچا سکے یا اس کی بھیجی ہوئی آفتوں سے چھڑا سکے۔ ہرگز نہیں، اللہ کے سوا نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی بچانے والا۔ یہ اللہ کے نہ ماننے والے تو نرے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور شیطان کے بہکاوے میں آ گئے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کے سوا کون دے

اَمَّنْ - هٰذَا - الَّذِیْ - یَرْزُقُكُمْ - اِنْ
بھلا کون ہے وہ جو رزق دے تمہیں اگر
اَمْسَكَ - رِزْقَهٗ ۚ بَلْ - لَّجُّوْا - فِیْ عُتُوٍّ -
روک دے اللہ رزق اپنا نہیں بلکہ اڑ گئے ہیں وہ سرکشی پر
وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ - یَّمْشِیْ - مُكِبًّا - عَلٰی
اور نفرت پر کیا پس وہ جو چلتا ہو گرا ہوا اوپر
وَجْهِهٖٓ - اَهْدٰٓی - اَمَّنْ - یَّمْشِیْ - سَوِیًّا
منہ اپنے سیدھی راہ پر ہے یا جو چلتا ہے سیدھا
عَلٰی صِرَاطٍ - مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ - هُوَ - الَّذِیْٓ
راستہ پر سیدھے کہہ دے وہی ہے جس نے
اَنْشَاَكُمْ - وَ جَعَلَ - لَكُمُ - السَّمْعَ - وَ
پیدا کیا تمہیں اور بنا دیے تمہارے لیے کان اور
الْاَبْصَارَ - وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا - مَّا - تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾
آنکھیں اور دل بہت کم شکر کرتے ہو تم

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ
بھلا وہ کون ہے جو تمہیں روزی دے اگر
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ
اپنی روزی روک دے کوئی نہیں پر اڑ رہے ہیں وہ
وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی
شرارت اور بدکنے پر بھلا ایک جو اوندھا اپنے منہ کے
وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا
بل چلے وہ سیدھی راہ پائے گا یا وہ شخص جو سیدھا
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ
ایک سیدھی راہ پر ہے تو کہہ وہی ہے جس نے
اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ
تمہیں بنا کھڑا کیا اور بنا دیے تمہارے واسطے کان اور
الْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾
آنکھیں اور دل تم بہت تھوڑا حق مانتے ہو۔

اَمَّنْ (بھلا کون) اصل میں اَمْ مَّنْ ہے قرآنی رسم خط میں ملا کر لکھا جاتا ہے عُتُوٌّ (سرکشی) مصدر ہے جس کی دوسری شکل عِتِیٌّ ہے جو سورہ مریم میں گذری اس کا مادہ ع۔ت۔و ہے جس کے معنی تکبر اور حد سے باہر نکل جانے کے ہیں۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ تمہیں تمہاری ضرورت کی چیزوں کا دینا دلانا بند کر دے تو اور کون ہے جو تمہیں کچھ دے گا۔ کیا یہ تمہارے اہالی موالی یہ تمہارے جھوٹے معبود یہ تمہارے دوست اور مددگار تمہیں کچھ دے سکتے ہیں۔ یہ تمہاری دھاندلی یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور ٹھیک باتوں سے دور بھاگنا ہی ہے جو تمہیں اپنی ہی بات پر اڑنا سکھاتا ہے ورنہ تمہارا دل گواہی دے رہا ہے کہ کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔

آگے ارشاد ہے کہ منزل مقصود تک وہی پہنچ سکتا ہے جو سیدھا منہ اٹھائے سیدھے راستہ پر اپنے مقصد کی طرف بڑھ رہا ہو جو اوندھا منہ کے بل گرتا پڑتا ٹیڑھے راستہ پر چلے وہ کیسے کامیابی کا منہ دیکھے گا اے رسول تم انہیں بتا دو کہ تمہیں اللہ نے پیدا کیا۔ اسی نے تمہیں کان، آنکھیں اور دل دیئے۔ یہی تین قوتیں ہیں جن کے بل پر دنیا میں تمہارے کام چلتے ہیں۔ مگر تم ان سے وہ کام نہیں لیتے جو لینا چاہیئے۔ تم میں بہت تھوڑے ہیں جو ان سے اللہ کو پہچان کر اس کا حق ادا کرتے ہیں۔

Marfat.com

قیامت آنی ہے!

قُلْ ۔ هُوَ الَّذِیْ ۔ ذَرَاَكُمْ ۔ فِی الْاَرْضِ
کہدے وہی ہے جس نے پھیلایا تمھیں زمین پر
وَاِلَیْهِ ۔ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَیَقُوْلُوْنَ ۔ مَتٰی
اور اسی کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے اور کہتے ہیں کب پورا
هٰذَا الْوَعْدُ ۔ اِنْ ۔ كُنْتُمْ ۔ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾
ہوگا یہ وعدہ اگر ہو تم سچے
قُلْ ۔ اِنَّمَا ۔ الْعِلْمُ ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاِنَّمَآ اَنَا
کہدے بات یہی ہے کہ علم اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو فقط
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا ۔ رَاَوْهُ ۔ زُلْفَةً
ڈرانے والا ہوں کھلم کھلا اور جب دیکھیں گے اسے قریب آلگا
سِیْٓئَتْ ۔ وُجُوْهُ ۔ الَّذِیْنَ ۔ كَفَرُوْا ۔ وَقِیْلَ
بگڑ جائیں گے چہرے ان کے جنھوں نے کفر کیا تھا اور کہہ دیا جائے گا
هٰذَا ۔ الَّذِیْ ۔ كُنْتُمْ ۔ بِهٖ ۔ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾
یہ ہے وہ جو تھے تم اس کو طلب کرتے

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ
تو کہہ وہی ہے جس نے بکھیر دیا تمھیں زمین میں اور
وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی
اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے اور کہتے ہیں کب ہوگا
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾
یہ وعدہ اگر تم سچے ہو
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاِنَّمَآ اَنَا
تو کہہ خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میرا کام تو
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
یہی ہے کہ کھول کر ڈر سنا دوں پھر جب دیکھیں گے کہ وہ پاس
سِیْٓئَتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ
آلگا تو منکروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہیں گے
هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾
یہی ہے جسے تم مانگتے تھے

ذَرَءَ (پھیلانا) ماضی کا صیغہ ہے ذ۔ ر۔ ء سے ذَرْءٌ کے معنی بکھیرنا۔ پھیلانا زُلْفَةٌ (نزدیکی) اس کے وہی معنی ہیں جو زُلْفٰی کے ہیں زُلْفٰی سورہ سبا میں گذرا یہ حاصل مصدر ہے اور دونوں جگہ مفعول مطلق کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ سِیْٓئَتْ (بگاڑ دیئے گئے) ماضی مؤنث مجہول ہے س۔ و۔ ء سے سُوْءٌ کے معنی غمگین کرنا مراد یہ ہے کہ رنج اور پریشانی کے مارے چہروں کا رنگ اڑ جائے گا۔ تَدَّعُوْنَ (طلب کرنا) مضارع ہے اِدِّعَاءٌ سے اِفْتِعَال ہے زور سے طلب کرنا۔

ارشاد ہے کہ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلایا اور پھر تم اکٹھے ہو کر اسی کے پاس پہنچ کر رہو گے۔ آگے ارشاد ہے کہ یہ لوگ قیامت کے آنے میں شک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم غلط کہتے ہو کہ قیامت آئے گی۔ اگر سچے ہو تو بتاؤ کب آئے گی ان سے کہہ دو کہ یہ تو اللہ ہی جانے کب آئے گی میں تو فقط صاف الفاظ میں ڈرانے والا ہوں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جب یہ لوگ قیامت کی نشانیوں دیکھ کر یقین کر لیں گے کہ ہاں اب قیامت قریب آگئی تو ان منکروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔ ان پر اداسی چھا جائے گی اور ہول کے مارے ان کا حلیہ بگڑ جائے گا۔ اس وقت ان سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ ہے وہ قیامت جس کی تمہیں جلدی پڑ رہی تھی اور جس کی بابت تم تقاضا کر رہے تھے کہ آنی ہے تو آ کیوں نہیں جاتی۔

Marfat.com

کڑے سوالات

قُلْ - اَرَءَيْتُمْ - اِنْ - اَهْلَكَنِيَ - اللّٰهُ - وَمَنْ
تو کہہ بھلا بتاؤ تو اگر ہلاک کردے مجھ کو اللہ اور جو
مَّعِيَ - اَوْ - رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ - يُّجِيْرُ - الْكٰفِرِيْنَ
میرے ساتھ ہیں یا رحم کرے ہم پر پس کون پناہ دے گا منکروں کو
مِنْ - عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ - هُوَ - الرَّحْمٰنُ
سے دردناک عذاب کہہ دے وہی ہے رحمٰن
اٰمَنَّا - بِهٖ - وَعَلَيْهِ - تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
ایمان لائے ہم اس پر اور اسی پر بھروسہ کیا ہم نے پس عنقریب جان لوگے تم
مَنْ - هُوَ - فِيْ - ضَلٰلٍ - مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾
کون ہے میں گمراہی کھلی
قُلْ - اَرَءَيْتُمْ - اِنْ - اَصْبَحَ - مَآؤُكُمْ
کہہ دے بھلا دیکھو تو اگر ہو جائے تمہارا پانی
غَوْرًا - فَ - مَنْ - يَّاْتِيْكُمْ - بِمَآءٍ - مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾
نیچے غائب پس کون آئے گا تمہارے پاس لے کر پانی صاف

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہلاک کرے مجھے اور میرے
مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
ساتھ والوں کو یا ہم پر رحم کرے پھر وہ کون ہے جو منکروں
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
کو دردناک عذاب سے بچائے تو کہہ وہی رحمٰن ہے ہم نے
اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
اسے مانا اور اسی پر بھروسہ کیا سو عنقریب تم جان لوگے
مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾
کون پڑا ہے کھلی گمراہی میں
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہو جائے تمہارا پانی
غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾
خشک پھر کون ہے جو لائے تمہارے پاس صاف پانی

مکہ کے لوگ جنہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا چلنے بیٹھنے والے نہ تھے وہ دل میں مسلمانوں کو کوستے کاٹتے رہتے تھے اور دل سے چاہتے تھے کہ یہ لوگ کہیں جلدی غارت ہو جائیں تو ہمارا پیچھا چھوٹے۔ ان لوگوں میں اتنی آدمیت نہ تھی کہ اپنے کام سے کام رکھتے اور مسلمانوں کو ان کا کام کرنے دیتے ان سے بیر اور دشمنی نہ رکھتے اور نہ ان کو ستاتے۔ ان کی بابت کہا جا رہا ہے کہ اے رسول ان سے کہہ دے ذرا یہ تو بتاؤ کہ ہمارے مرنے جینے سے تمہارا کیا فائدہ ہوگا۔ ہمارا حال جو کچھ بھی ہو تم تو کسی طرح بھی قیامت کے دن دکھ والے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔

ارشاد ہے یہ تو بتاؤ کہ ہم پر اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا تو تمہیں اس سے کیا فائدہ یا نقصان پہنچے گا تمہیں تو بہر حال تمہارے برے کرتوتوں کی وجہ سے بہت سخت عذاب مل کر رہے گا۔ اس سے تمہیں بچانے والا کون ہے۔ اول تو دنیا ہی میں تمہیں سزا مل جائے گی ورنہ آخرت میں تو تمہارا حال خراب ہو کر رہیگا۔ ہم تو اللہ پر جو رحمٰن ہے ایمان لا چکے اور اسی کے رحم و کرم پر ہمیں پورا بھروسہ ہے تمہیں ابھی معلوم ہو جائیگا کہ کھلم کھلا گمراہ ہم تھے کہ تم اچھا پھر یہ بتاؤ کہ پانی جو تم برتتے ہو اگر زمین میں اتنا نیچا چلا جائے کہ غائب ہو جائے تو پھر صاف پانی کون دیگا۔ ہے کوئی ایسا؟ اگر ہم سے پوچھو۔ تو ہم تو صاف کہہ دیں گے کہ اللہ دے گا جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

Marfat.com

ذخیرہ
حافظ محمد ابراہیم جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

سورۃ الملک سے سبق

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان کے کام اسی وقت درست ہوں گے جب وہ اللہ کو مانے گا اور اس کی ذات میں اس کی کسی صفت میں اس کے برابر کسی کو نہ ٹھہرائے گا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو تو یہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس قرآن لے کر آئے ہیں ان کو اللہ کا سچا رسول مانو یہ قرآن میں سچی اور کھری باتیں بتائے گا اور یہ رسول تمہارے سامنے ان کی تشریح کریں گے اور اس کے حکموں پر عمل کر کے تمہیں بتائیں گے کہ اس طرح عمل کرو تاکہ تمہاری دنیا اور آخرت دونوں جگہ کی زندگی سنور جائے۔ دیکھو اللہ میں ساری خوبیاں اس کی اپنی ہیں کسی اور سے حاصل نہیں ہوئیں۔ ان میں کسی قسم کی کمی یا نقصان کبھی نہیں ہوتا۔ وہ ہر لحظہ نئی شان اور نرالی آن بان سے جلوہ گر ہوتی رہتی ہیں۔ اس نے تمہیں دنیا میں زندگی بخشی ہے جہاں تم کچھ دن رہ کر مر جاؤ گے۔ اس سے تمہارا امتحان مقصود ہے کہ دیکھیں کون دنیا میں نیک کام کرتا ہے تاکہ مرنے کے بعد اسے ہمیشہ کی آرام کی زندگی ملے۔ یقین کرو کہ سارے جہان میں اللہ ہی کا حکم چلتا ہے اور وہی اصل معنی میں سب کا مالک اور بادشاہ ہے۔ سات آسمان اور زمین اسی نے پیدا کئے اور سب کو قرینے سے اوپر نیچے سجا دیا۔ انسان کی ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجے اور شیطانوں کو تاروں کے جلتے گولے مار کر بھگا دیا۔ اب وہ انسان کو ہوا غلط باتوں کے کچھ نہیں بتا سکتے۔ اب جو لوگ ان کی پیروی کریں گے وہ ان ہی کے ساتھ جہنم رسید ہوں گے جو شیطانوں اور ان کے ماننے والوں کے لئے تیار ہے۔ سو تم اللہ کی نافرمانی کر کے اس کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ وہ چاہے تو زلزلہ بھیج کر تمہیں زمین میں دھنسا دے اور چاہے تو تمہارا رزق روک لے۔ پہلے لوگ اس کی نافرمانی کر کے تباہ ہو چکے ہیں۔ تم نافرمانی کر کے اس بات کو نہ بھولو کہ تمہاری بھی اسی طرح شامت آ جائے۔ منکروں کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔ اللہ کا کام ہو چکا ہے۔ تمہارے کان آنکھیں اور دل تو اسی کے دیئے ہوئے ہیں اور تمہارے سارے کام اسی سے چلتے ہیں۔ سن رکھو قیامت ضرور آئے گی۔ رسول تو اس سے فقط ڈرانے والے ہیں۔ [illegible] وقت تو اللہ [illegible] ہی جانے کہ کب آ جائے مگر جب آ گئی تو پھر منکروں کی خیر نہیں۔ مارے ہوں گے ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ قیامت ہے جس کے آنے کا تم وقت پوچھتے تھے۔

منکروں کو ارشاد ہے کہ تم مسلمانوں سے [illegible] ہو۔ مسلمانوں کا تو اللہ ہی ہے اور وہی ان کا وارث ہے۔ وہی ان کے سب کام بنانے کا ذمہ لیتا ہے۔ تمہیں اس کے عذاب سے کون بچائے گا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی اڑسٹھویں ۶۸ سورت ہے مکہ کے قیام کے زمانہ کے پہلے دنوں میں نازل ہوئی اور اس کے دو رکوع ہیں جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے لوگوں سے کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں بتا دوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہو سکتا اور یہ بُت جنہیں تم پوج رہے ہو یہ پتھر کی بے جان مورتیاں ہیں یہ سب جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے اور اگر تم نے میرا کہنا نہ مانا تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ مکہ والے اپنی پرانی رسموں پر جمے ہوئے تھے۔ ان کے خیال میں بھی نہ تھا کہ ان کے طریقہ سے بہتر کوئی اور طریقہ بھی ہو سکتا ہے۔ آپ سے یہ نئی بات سنکر کہنے لگے کہ تم تو (نعوذ باللہ) دیوانے ہو جو ایسی باتیں کہتے ہو جو ہم میں سے کسی نے نہ کہیں اور نہ سنیں۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ معاذ اللہ) تمہاری عقل میں کچھ فتور ہے۔ ایسی حالت میں یہ سورت نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ اے رسول تمہاری باتوں کو سب دیکھ رہے ہیں اور عقلمند اس کو لکھ کر قیامت تک کے لئے چھوڑ جائیں گے کہ یہ سب انتہائی دانائی کی باتیں ہیں۔ یہ قرآن جس کو تم زبانی سنا رہے ہو۔ یہ قلم سے بھی لکھا جائے گا اور قیامت تک محفوظ رہے گا اور تمہاری دانائی اور ہوشیاری کی گواہی دیتا رہے گا کہ تم اللہ کے فضل سے دیوانے اور مجنون نہیں بلکہ عقلمندوں کے سردار اور راہنما ہو اور تمہارا سبق سب سے بڑھا ہوا اور سب سے اچھا ہے۔ ان لوگوں کو آگے چل کر معلوم ہوگا اور تم خود بھی دیکھ لوگے کہ پاگل اور دیوانے خود یہی لوگ تھے اور تم عقلمند اور ہوشیار تھے۔ سیدھا راستہ تو اللہ ہی دکھاتا ہے اور وہی فیصلہ کرے گا کہ کون صحیح کہتا تھا اور کون غلط اب تم ان کی بات ہی نہ سنو جو تمہیں غلط اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ غلط چلنے والے کون ہیں کسی کا مالدار اور صاحب اولاد ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ وہ اچھا ہے اور اسی کی بات ماننے کے قابل ہے۔ مال تو آنی جانی چیز ہے۔ کبھی کسی کے پاس۔ کبھی کسی کے پاس۔ ہم تمہیں ایک مالدار گھرانے کا حال بتائے دیتے ہیں کہ غلط فہمی اور غلط کاری سے اس کا کیا حشر ہوا۔ چشم زدن میں ان کا مال سب غارت ہو گیا اور وہ ہاتھ ملتے رہ گئے۔ سنو اصل چیز اللہ سے ڈر کر بُرے خیالات سے دور رہنا اور بُرے کاموں سے بچنا ہے ایسے لوگوں کو مرنے کے بعد بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی۔ اور وہ ہمیشہ چین اور آرام کے ساتھ عیش کرتے رہیں گے۔ یہ مت سمجھنا کہ پرہیزگار اور گناہگار برابر ہو سکتے ہیں اچھائی کا بدلہ اچھا اور بُرائی کا بدلہ بُرا مل کر رہے گا۔ یہ لوگ غلط خیالات پر قائم ہیں اور ان کے کام بُرے ہیں۔ ان کے پاس اس کی کوئی سند نہیں کہ یہ ٹھیک راستہ پر ہیں۔ قیامت کی جب حقیقت کھلے گی تو ان کی آنکھیں بھی کھلیں گی اب تم ان کی بدسلوکی پر صبر کرو اور اللہ کے احکام دل و جان سے بجا لاتے رہو۔ نیکی کا انجام اچھا ہے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قلم اور تاریخ کی گواہی

نٓ وَالْقَلَمِ - وَمَا - يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ - اَنْتَ
نٓ قسم قلم کی اور جو وہ لکھتے ہیں نہیں تو
بِنِعْمَةِ - رَبِّكَ - بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَاِنَّ - لَكَ
فضل سے رب اپنے کے کوئی دیوانہ اور تحقیق تیرے لیے
لَاَجْرًا - غَيْرَ - مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ - لَعَلٰى
اجر ہے نہ ختم ہونے والا اور تحقیق تو البتہ
خُلُقٍ - عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ - وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥
ایک خلق پر ہے جو بڑا ہے پس عنقریب دیکھے گا تو اور دیکھ لیں گے وہ
بِاَيِّكُمُ - الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ - رَبَّكَ - هُوَ
کون تم میں سے دیوانہ ہے تحقیق رب تیرا وہی
اَعْلَمُ - بِمَنْ - ضَلَّ - عَنْ - سَبِيْلِهٖ
خوب جانتا ہے اس کو جو بہکا سے اس کی راہ
وَهُوَ - اَعْلَمُ - بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧
اور وہی خوب جانتا ہے راستہ پالینے والوں کو

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ
نٓ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں اپنے رب
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَاِنَّ لَكَ
کے فضل سے تو دیوانہ نہیں اور تیرے واسطے
لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ لَعَلٰى
ثواب ہے بے انتہا اور تو پیدا ہوا ہے
خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥
بڑے خلق پر سو یہ تو بھی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے
بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ
کہ تم میں کون دیوانہ ہے بے شک تیرا رب ہی خوب
اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
جانے اس کو جو اس کی راہ سے بہکا
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧
اور وہی خوب جانتا ہے راہ پانے والوں کو

نٓ: حروف مقطعات میں سے ہے۔ جن کے معنی اللہ بہتر جانتا ہے مَمْنُوْن منقطع (اسم مفعول ہے م۔ن۔ن سے مَنّ کے معنی کاٹ ڈالنا مَمْنُوْن جس کا سلسلہ کٹ گیا ہو۔ غَيْرَ مَمْنُوْنٍ جس کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ مَفْتُوْن (دیوانہ) اسم مفعول ہے ف۔ت۔ن فتنٌ کے معنی دیوانہ کر دینا مَفْتُوْن جس کی مت ماری گئی ہو یہ سورت حروف مقطعات میں سے ایک حرف کے ساتھ شروع ہوتی ہے

اس کے بعد ارشاد ہے کہ قلم اور اہل قلم کی تحریریں جب تک دنیا قائم ہے اس بات پر گواہ ہیں کہ اے رسول تجھ پر اللہ عزّ وجل کا خاص فضل ہے اللہ نے تجھ کو اپنی طرف سے وہ علم و فضل عطا کیا ہے جس کی ان نادانوں کو بھنک بھی نصیب نہیں تیری عادتیں اور اخلاق بہت ہی بڑھے ہوئے اور عالیشان ہیں۔ تیری عقل بات کی تہ تک پہنچتی ہے بھلا ایسا شخص کہیں مجنون ہو سکتا ہے۔ تیرے لئے تو اللہ کے ہاں اتنا اجر اور ثواب تیار ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں یہ جو تجھے (نعوذ باللہ) پاگل کہتے ہیں یہ خود ہی پاگل ہیں اور تھوڑے ہی دن میں تمہیں بھی اور انہیں بھی دونوں کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ تم دونوں میں دیوانہ اور مجنون کون تھا۔ اللہ کو تو اس کا علم پہلے ہی سے ہے کہ اس کے راستہ سے ہٹا ہوا کون ہے اور سیدھے راستہ پر کون چل رہا ہے۔ لیکن آگے چل کر دنیا بھی اس کو دیکھ لے گی کہ گمراہ کون تھا اور راستہ پر کون۔

Marfat.com

تم اپنا کام کرو!

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ
پس نہ اطاعت کر جھٹلانے والوں کی پسند کرتے ہیں کسی طرح تو نرم پڑے
فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾
پس وہ بھی نرم پڑیں اور مت اطاعت کر کسی قسمیں کھانے والے کمینے
هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ
طعنہ دینے والے کی پھرنے والے باتیں لگانے والے روکنے والے کی بھلائی سے
مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ
حد سے بڑھنے والے گنہگار اکھڑ بعد اس
زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾
بدنام کی کیونکہ ہے وہ مال دار اور بیٹوں والا
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
جب پڑھی جائیں اس کے سامنے آیتیں ہماری کہے افسانے ہیں
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾
پہلوں کے عنقریب داغ دیں گے ہم اس کو ناک کے اوپر

تُدْهِنُ (خاطر داری کرے تو) مضارع کا صیغہ ہے اِدْهَانٌ سے جس کا مادہ د-ہ-ن ہے دُهْنٌ (تیل) دَهْنٌ تیل ملنا اِدْهَانٌ کسی کے خوش کرنے کو اصل بات چھپا کر غلط بات کہہ دینا چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ يُدْهِنُوْنَ بھی اسی سے بنا ہے یعنی وہ بھی ایسی ہی خوش کرنے والی باتیں کریں۔ عُتُلٌّ پیٹو۔ اکھڑ۔ اجڈ خُرْطُوْمٌ (ناک) یہ لفظ اکثر ہاتھی کی ناک یعنی سونڈ کو کہتے ہیں

ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول جب ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ ٹھیک بات کرنے والے کو پاگل بتاتے ہیں تو یہ تو گئے گزرے ہوئے ان میں سے کسی کی بات مت مانو۔ یہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم ان کی خاطر سچ چھپاؤ اور غلط باتیں کرو۔ اس کے بعد یہ تمہاری بات سنیں گے۔ کیونکہ غلط باتیں ان کی گھٹی میں پڑی ہیں۔ بعض کے اخلاق تو ایسے گرے ہوئے ہیں کہ وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں پھر بھی لوگ ان کا یقین نہیں کرتے۔ یہ لوگ بات بات میں طعنہ دیتے ہیں۔ چغلی کھاتے پھرتے ہیں۔ کسی کو نیک کام نہیں کرنے دیتے۔ حد کے اندر نہیں رہتے۔ کھلم کھلا برے کام کرتے ہیں۔ سخت مزاج اور اکھڑ ہیں اور اس کے ساتھ ہی رسوا اور بدنام بھی ہیں وہ اپنے مال و دولت اور بیٹوں پر اتراتے ہیں اور جب انہیں قرآن حکیم کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یونہی پچھلے لوگوں کے قصے اکٹھے کر لئے ہیں اور انہیں سناتے پھرتے ہیں اچھا یہ جاتے کہاں ہیں، ان کی ناک پر ہم داغ لگائیں گے یہ سب باتیں ایک شخص ولید بن مغیرہ میں جمع تھیں جو قریش کا ایک سردار تھا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے لیکن حکم عام ہے کہ ایسے لوگوں کی بات مت سنو

Marfat.com

مغروروں کا حال

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ
تحقیق ہم آزمایا ہم نے انھیں جیسے آزمایا ہم نے باغ والوں کو
اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
جب قسم کھائی انھوں نے البتہ میوہ توڑیں گے اس کا صبح ہوتے اور نہ
يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ
کہا انشاء اللہ پس گھوم گیا اس باغ پر ایک گھومنے والا سے
رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ
رب تیرا اور وہ سوتے رہے پس صبح ہوگیا وہ باغ
كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ
جیسے کٹی کھیتی پھر بولے آپس میں صبح ہوتے ہی کہ
اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ ﴿۲۲﴾
سویرے چلو اپنی کھیتی پر اگر ہو تم کاٹنے والے
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾
پھر چل پڑے اور وہ آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ
ہم نے انھیں آزمایا جیسے باغ والوں کو آزمایا تھا
اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
جب ان سب نے قسم کھائی کہ اس کا میوہ صبح ہوتے توڑیں گے
يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ
اور انشاء اللہ نہ کہا پھر پھیرا کر گیا ان پر کوئی پھیرا کرنے والا
رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ
تیرے رب کی طرف سے اور وہ سوتے ہی رہے پھر صبح تک ہوگیا
كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ
جیسے کٹی ہوئی کھیتی پھر صبح ہوتے ہی آپس میں بولے کہ
اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ ﴿۲۲﴾
اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو کاٹنا ہے
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾
پھر چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے

لَا يَسْتَثْنُوْنَ (انشاء اللہ نہ کہتے تھے) مضارع ہے۔ اِسْتِثْنَاءٌ سے جس کا مادہ ث۔ن۔ی ثَنْیٌ کے معنی موڑ دینا اِسْتِثْنَاء کے معنی عام حکم سے کسی چیز کو خارج کر دینا مراد یہ ہے کہ اپنے ارادہ کے ساتھ اللہ کے ارادہ کی شرط لگا دینا۔ صَرْمٌ کے معنی کاٹنے کے ہیں صَرِیْم اور صارم اسی سے بنے ہیں يَتَخَافَتُوْنَ (کھسر پھسر کرتے تھے) اس مادہ سے سورۃ بنی اسرائیل میں لاتخافت گذر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ ان مغرور مکہ والوں کو کہدو کہ مال و دولت پر نہ اترائیں یہ تو آدمی کی آزمائش کا ایک ذریعہ ہے کہ دیکھیں پیسہ والا ہو کر اس کا دماغ ٹھیک رہتا ہے یا نہیں۔ اس جانچ کی مثال سن لو یمن میں چند بھائی تھے جنکو ایک باغ اور کھیت باپ سے وراثت میں ملا تھا باپ تو صدقہ خیرات کرتا رہتا تھا لیکن یہ بیٹے ایسے بخیل نکلے کہ کسی محتاج کو کچھ نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ باغ اور کھیتی تیار تھی یہ سب رات کو یوں پختہ ارادہ کر کے سوئے کہ صبح کھیتی اور پھل کاٹ ڈالیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ رات کو یہ تو سوتے ہی رہے ادھر آندھی کا ایک جھکڑ آیا۔ باغ میں آگ لگ گئی۔ سب کچھ جل کر خاک ہوگیا فقط ٹھنٹ باقی رہ گئے۔ جیسے کھیت کٹنے کے بعد باقی رہ جاتے ہیں۔ یہ لوگ صبح حسب معمول سو کر اٹھے تو آپس میں کہا کہ ہمیں سویرے چلنا چاہیئے۔ تاکہ جلدی جلدی پھل توڑ لیں اور کھیت کاٹ لیں۔ غرض صبح سویرے چل پڑے اور چلتے چلتے آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جاتے تھے وہ باتیں کیا تھیں ان کا آگے بیان آئے گا۔

Marfat.com

کنجوسوں کے خیالات

اَنْ - لَّا - یَدْخُلَنَّهَا - الْیَوْمَ - عَلَیْكُمْ
کہ نہ داخل ہونے پائے اس میں آج تمہارے پاس

مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا - عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾
کوئی محتاج اور چل پڑے صبح پختہ ارادہ کرکے زور کے ساتھ

فَلَمَّا - رَاَوْهَا - قَالُوْٓا - اِنَّا - لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾
پس جب دیکھا اسے بولے ضرور ہم البتہ راہ بھول گئے

بَلْ - نَحْنُ - مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ
نہیں بلکہ ہم محروم رہ گئے کہا

اَوْسَطُهُمْ - اَلَمْ - اَقُلْ - لَّكُمْ - لَوْلَا
منجھلے نے ان کے کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کیوں نہیں

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا - سُبْحٰنَ - رَبِّنَآ
تسبیح کرتے (اللہ کی) بولے پاک ہے رب ہمارا

اِنَّا - كُنَّا - ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ - بَعْضُهُمْ
تحقیق ہم تھے ظلم کرنے والے پس متوجہ ہوا ایک ان کا

عَلٰی - بَعْضٍ - یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
دوسرے کی طرف الزام دھرنا

اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ
کہ اس باغ میں تمہارے پاس کوئی محتاج اندر نہ

مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾
آنے پائے اور چل پڑے سویرے پکتے ہوئے زور کے ساتھ

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾
پھر جب اسے دیکھا بولے ہم تو راہ بھول گئے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ
نہیں ہماری تو قسمت پھوٹ گئی ان کا

اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا
منجھلا بولا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اللہ کی

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ
تسبیح کیوں نہیں کرتے بولے پاک ذات ہے ہمارے رب

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
کی ہم ہی تقصیر وار تھے پھر ایک دوسرے کی

عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
طرف منہ کرکے الزام دھرنے لگے

حَرْدٌ (ٹھان کر) حرد کے معنی قصد کے ہیں مراد یہ ہے کہ دل پختہ کئے ہوئے آگے بڑھے قادرین (اپنی قدرت پر بھروسہ کرتے ہوئے) یہ قادر کی جمع ہے جو قُدْرَۃٌ سے اسم فاعل ہے۔ یعنی اپنے زور اور بل پر یقین کئے ہوئے۔ ارشاد ہے کہ یہ تینوں بھائی آپس میں چپکے چپکے یہ صلاح کرتے ہوئے چل پڑے کہ اتنی جلدی کام کرلینا چاہیئے کہ کوئی محتاج سائل پاس نہ پھٹکنے پائے۔ اس لئے ذرا سویرے روانہ ہوئے دل میں مگن تھے کہ جاتے ہی سارا میوہ توڑ کر گھر لے جائیں گے لیکن جب باغ کی جگہ پہنچے تو وہاں کچھ نہ تھا۔ آنکھیں مل مل کر دیکھنے لگے کہ کہیں ہم راستہ تو نہیں بھول گئے پھر جو خیال کیا تو چلائے۔ ہائے ہائے ہم تو خالی ہاتھ رہ گئے باغ تو سارا اُجڑا اور جلا پڑا ہے افسوس صد افسوس! منجھلا بھائی کچھ خدا ترس تھا بولا میں تو تم سے پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ اللہ کے ذکر اور تسبیح سے مت چوکو اور اس کی رضامندی ڈھونڈو ورنہ کہیں کچھ نہیں رکھا کہنے لگے اللہ سب عیبوں سے پاک ہے قصور ہمارا ہی ہے کہ ہم نے وہ نہیں کیا جو کرنا چاہیئے تھا۔ ہم نے ناشائستہ حرکتیں کیں اور غلط کام کئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے لگے آپس میں ایک دوسرے پر الزام دھرنے۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔

Marfat.com

واویلا اور ندامت

قَالُوْا - یٰوَیْلَنَآ - اِنَّا - كُنَّا - طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾
کہنے لگے اے شامت ہماری بے شک ہم تھے سرکش
عَسٰی - رَبُّنَآ - اَنْ - یُّبْدِلَنَا - خَیْرًا - مِّنْهَآ
امید ہے اپنے رب سے کہ بدلہ میں دے ہمیں بہتر اس سے
اِنَّآ - اِلٰی - رَبِّنَا - رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ
بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ایسا ہوتا ہے
الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ - الْاٰخِرَةِ - اَكْبَرُ ۘ
عذاب اور البتہ عذاب آخرت کا سب سے بڑا ہے
لَوْ - كَانُوْا - یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ - لِلْمُتَّقِیْنَ
اگر ہوتے یہ جانتے تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے
عِنْدَ - رَبِّهِمْ - جَنّٰتِ - النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ
پاس ان کے رب کے باغ ہیں نعمت بھرے کیا پس کردیں گے ہم
الْمُسْلِمِیْنَ - كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾
فرمانبرداروں کو مانند مجرموں کے

قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾
بولے اے خرابی ہماری ہم ہی تھے حد سے بڑھنے والے
عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَآ
شاید ہمارا رب بدلہ میں دے ہمیں اس سے بہتر ہم اپنے
اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ
رب سے آرزو رکھتے ہیں یوں آتی ہے آفت
الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
اور آخرت کی آفت تو سب سے بڑی ہے اگر
لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ ع ۳ ۳
انھیں سمجھ ہوتی البتہ ڈرنے والوں کے لیے
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ
ان کے رب کے پاس نعمت کے باغ ہیں کیا ہم
الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾
حکم برداروں کو گنہگاروں کے برابر کردیں گے

جب آپس میں خوب باتیں بنا چکے اور کچھ کام نہ بنا تو سب مل کر بولے کہ ہائے افسوس زیادتی ہماری ہی تھی۔ ہم نے اللہ کے احکام سے سرکشی کی محتاجوں کا حق نہ نکالا لالچ میں پھنس کر بخل پر کمر باندھی اور سمجھے کہ ہمارے پاس سب کچھ ہے ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اللہ کو بھول کر آنے جانے والی چیزوں سے دل لگایا۔ آخر سزا ملی اور وہ بھی سخت۔ اب ہم خالی ہاتھ ہیں اور ہمارے پلے کچھ نہیں۔ ہاں اپنے رب سے آس نہیں ٹوٹی۔ اب اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، امید ہے کہ وہ ہم پر رحم و کرم فرما کر اس باغ سے بہتر کوئی اور باغ دے دے۔ آگے ارشاد ہے کہ اس سے انسان کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ اللہ کے غضب سے نڈر ہو کر اپنی ہی دھن میں لگا رہنا بہت بری بات ہے۔ ہر وقت اللہ ہی سے لو لگائے رکھنا چاہیئے اس سے غافل ہو جانا اور ظاہری اسباب ہی میں پھنسا رہنا خرابی کے لچھن ہیں۔ اللہ کا عذاب اسی طرح آتا ہے۔ دنیا میں یہ اس کا تھوڑا سا نمونہ ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے۔ جب دنیا ہی کا تھوڑا عذاب نہیں ٹل سکتا تو آخرت کا عذاب تو کون ٹال سکتا ہے۔ اگر انسان اس بات کو سمجھ لے تو بیڑا پار ہے۔ سنو جو پرہیزگار ہیں، ان کے لئے اللہ کے ہاں راحت اور آرام کے باغ ہیں۔ ذرا سوچو تو سہی کیا اللہ فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دے گا۔

Marfat.com

آخر یہ ڈھیٹ پن کیوں ہے

مَا لَكُمْ ۖ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ
کیا ہوگیا ہے تمھیں کیسے حکم لگا دیتے ہو کیا تمھارے پاس
كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ
کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو ٹھیک تمھارے لیے اس کتاب میں
لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا
البتہ وہی ہے جو تم پسند کرتے ہو کیا تم نے قسمیں رکھی ہیں ہم سے
بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ
پہنچنے والی قیامت کے دن تک کہ بیشک تمھارے لیے
لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ
وہی ہے کہ جس کا تم فیصلہ کرلو پوچھ ان سے کون ان میں سے
بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ
اس بات کا ذمہ دار ہے کیا ان کے پاس کچھ شریک ہیں
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾
پس چاہیے کہ لے آئیں اپنے اپنے شریک اگر ہیں وہ سچے

مَا لَكُمْ ۖ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ
کیا ہوگیا تمھیں بات کیسے ٹھہرا لیتے ہو کیا تمھارے پاس
كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ
کوئی کتاب ہے جس میں پڑھ لیتے ہو اس میں ملتا ہے تمھیں جو
لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا
تم پسند کرلو کیا تم نے ہم سے قسمیں لے لی ہیں
بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ
قیامت کے دن تک پہنچنے والی کہ تم کو ملے گا جو تم
لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ
ٹھہراؤ گے ان سے پوچھ ان میں کون اس
بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ
کا ذمہ لیتا ہے کیا ان کے لیے کوئی شریک ہیں
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾
پھر تو چاہیے اپنے اپنے شریکوں کو لے آئیں، اگر وہ سچے ہیں

مکہ کے کافر لوگ اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتے تھے وہ اور کسی کو خاطر میں ہی نہ لاتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر مسلمانوں کو دعویٰ ہے کہ انکو اللہ کے ہاں بڑے درجے ملیں گے تو ہم کو ان سے بھی بڑھ کر درجے ملیں گے۔ کیونکہ ہمیں دنیا میں ان سے بڑھ کر درجہ حاصل ہے پھر آگے چلکر کیوں نہ حاصل ہوگا ان کو سمجھایا جا رہا ہے کہ آخرت کے درجے اور مرتبے تو ان کو ملیں گے جنہوں نے یہاں اللہ کو ماننے کی طرح مانا اور اس کی فرمانبرداری پر کمر باندھی۔ یہ لوگ جنہوں نے اللہ کے رسول کو نہ مانا اور اس نے جو اللہ کا فرمان انہیں پہنچایا اسے ٹھکرا دیا کیسے سمجھ بیٹھے کہ آخرت میں بھی انہیں کو درجے ملیں گے۔ کیا اللہ کو ایسا نعوذ باللہ بے انصاف سمجھ لیا ہے کہ اپنے فرمانبرداروں کو اور نافرمانوں کو برابر کر دے گا بلکہ جیسا کہ یہ خیال کرتے ہیں ان کو ان سے بھی بڑھا دیگا۔ ان کو ہو کیا گیا کہ یہ ایسے ایسے عجیب فیصلے خود بخود کر بیٹھتے ہیں کیا ان کے پاس کوئی اللہ کی کتاب ہے جس میں انہوں نے یہ پڑھا ہے کہ جو تم چاہو گے وہی ملے گا ان سے پوچھو تو سہی کہ تم میں اس بات کے ثابت کرنے کا ذمہ کون لیتا ہے کہ اللہ کے ہاں سب برابر ہیں کیا ان سے اللہ عزّوجل نے قسمیں کھا کر کہہ دیا ہے کہ تمہیں ہمیشہ اچھے ہی حال میں رکھا جائیگا۔ انہوں نے اللہ کے سوا کوئی اور حمایتی بنا رکھے ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں تو ان اپنے حمائیتوں کو ذرا سامنے تو لائیں۔ تاکہ دیکھا جائے کہ ان میں کتنا زور ہے۔

Marfat.com

جب حقیقت کھل جائے گی

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
جس دن کھول دی جائے ساق اور بلائے جائیں وہ سجدہ کرنے کو
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
پس نہ کر سکیں وہ جھکی ہوئی آنکھیں ان کی
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ
چڑھی آتی ہوگی ان پر ذلت اور پہلے انھیں سجدہ کرنے کو بلاتے
اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ
رہے اور وہ اچھے خاصے تھے اب مجھ کو اور
وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
ان لوگوں کو چھوڑ دے جو اس بات کو جھٹلائیں اب ہم ان کو
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ
سیڑھی سیڑھی اتاریں گے جہاں سے انھیں پتہ بھی نہیں اور ان کو
لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾
ڈھیل دیے جاتا ہوں بے شک میرا داؤ پکا ہے۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ (جس دن ساق کھول دی جائیگی) ساق کا لفظ سورۃ النمل میں گذرا ہے۔ یہاں عرب کے ایک محاورہ کے مطابق اس کا استعمال ہے ساق کھول دینے کے معنے محاورہ میں جو چیز چھپی ہوئی تھی اس کے کھول دینے کے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اللہ ایسی صورت میں تجلی فرمائیگا۔ جو اب تک ظاہر نہ ہوئی تھی۔ اُمْلِیْ (ڈھیل دونگا میں انہیں) اسکی ماضی اَمْلٰی سورت محمدؐ میں گذر چکی ہے

ارشاد ہے کہ اللہ عزّ وجل کی قیامت میں ایسی تجلی ظاہر ہوگی جس سے اسے سب پہچان لیں گے اور جو دنیا میں اللہ پر ایمان لے آئے تھے اور نماز پڑھتے تھے وہ اس وقت سب کے سب سجدہ میں گر پڑیں گے وہ جنہوں نے دنیا میں اللہ کو نہ مانا تھا وہ اس وقت اسے مان جائیں گے لیکن باوجود اسکے کہ سجدہ کرنا چاہیں گے نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں دہشت اور شرمندگی سے نیچی ہو جائیں گی اور ہر طرف سے انہیں ذلت گھیر لے گی۔ یہ اس لئے ہوگا کہ دنیا میں جب وہ خوب ہٹے کٹے تھے انہیں ایمان لاکر سجدہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا لیکن اُنہوں نے اس حکم کو نہ مانا۔ اب اس نہ ماننے کی شامت سے اسوقت باوجود اللہ کے پہچان لینے کے سجدہ میں نہ جھک سکیں گے اور ہکا بکا رہ جائیں گے۔

آگے ارشاد ہے کہ ہم نے یہ سب کچھ انہیں بتلا دیا ہے۔ اب اگر ہماری بتلائی ہوئی بات نہ مانیں تو ان کا معاملہ ہمارے اوپر چھوڑ دو ہم انہیں آہستہ آہستہ نیچے عذاب کی طرف اُتار رہے ہیں۔ سنو میں انہیں مہلت دے رہا ہوں۔ میری خفیہ تدبیر بہت پختہ ہوتی ہے اس کو یہ سمجھ بھی نہیں سکتے۔

Marfat.com

صبر کرو

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾
کیا مانگتا ہے تو ان سے کچھ اجرت پس وہ تاوان میں دبے جا رہے ہیں

اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾
کیا تو ان سے کچھ حق مانگتا ہے سو ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ
کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے سو وہ لکھ لیتے ہیں پس راہ دیکھ

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ
کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے سو وہ لکھ لاتے ہیں اب تو استقلال

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ
حکم کی اپنے رب کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کے

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ
سے اپنے رب کے حکم کی راہ دیکھتا رہ مت ہو جیسا وہ مچھلی والا

اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ
جب پکارا اس نے اور وہ غم میں گھٹ رہا تھا اگر نہ ہوتا کہ سنبھالتا اسے

اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ
جب پکارا اس نے اور وہ غصہ میں بھرا ہوا تھا اگر اس کو تیرے

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ
نعمت اس کے رب کی البتہ ڈالا جاتا چٹیل میدان میں اور وہ

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ
رب کا احسان نہ سنبھالتا تو پھینکا گیا ہی تھا چٹیل میدان

مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ
مذمت کیا گیا ہوتا پس نوازا اسے اس کے رب نے پس کر دیا اسے

مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ
ہیں اور وہ مذمت کیا گیا ہوتا پس نوازا اس کو اس کے رب نے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾
نیکوں میں

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾
پس کر دیا اس کو نیکوں میں

مُثْقَلُوْنَ ۔ مُثْقَلٌ کی جمع ہے۔ بوجھ میں دبا ہوا۔ اِثْقَال سے اسم مفعول ہے جوث۔ ق۔ ل سے بنا ہے۔ ثِقْل بوجھ اِثقال بوجھل کر دینا صاحِبُ الْحُوْتِ سے حضرت یونسؑ مراد ہیں۔ مَكْظُوْمٌ (جذبات کو دبائے ہوئے) اَلْعَرَاءُ جنگل جہاں درخت نہ ہوں۔

ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول آخر یہ تیری بات کیوں نہیں مانتے۔ تو انہیں ایسی باتیں بتا رہا ہے جن میں ان کا سراسر بھلا ہے۔ اور پھر تو ان سے کچھ اجرت بھی طلب نہیں کرتا جس کے بوجھ میں یہ دبے جا رہے ہوں اور دبتے ہوئے دم نکلتا ہو۔ کیا انکے پاس غیب کی خبر آ جاتی ہیں جنہیں وہ لکھ کر رکھ لیتے ہیں جب انمیں سے کوئی بات بھی نہیں تو پھر یہ انکی نری ہٹ دھرمی اور ضد ہے جو یہ تیری نہیں سنتے۔ اسکا تو بس یہی علاج ہے کہ تم صبر سے اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور ذرا نہ گھبراؤ۔ ایسا مت کرو جیسا یونس علیہ السلام نے کیا کہ قوم کی ضد اور ہٹ دھرمی سے تنگ آ کر کہدیا کہ تم پر فلاں دن اللہ کا عذاب آ جائیگا اور وہاں سے چل دیئے۔ کشتی میں سے دریا میں پھینکے گئے اور ایک مچھلی نے انہیں نگل لیا۔ اسوقت غم اور غصہ کی حالت میں اللہ کو پکارا۔ اسوقت ایک تو اپنی قوم پر غصہ دوسرے بے اجازت عذاب کے دن کے مقرر کر دینے کا بھاگ آنے کا رنج۔ اس پر مچھلی کے پیٹ میں قید ہونے کا غم تنگ آ کر دعا کی۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد چٹیل میدان میں برے حال میں پڑے رہتے۔ آخر اللہ نے اپنا رحم کیا۔ اور سب تکلیفوں سے نجات دے کر اپنا برگزیدہ بندہ بنایا اور نیک لوگوں میں داخل کر لیا۔

Marfat.com

ایک اور حرکت

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ
اور تحقیق قریب ہیں وہ جو کافر ہوئے کہ ہٹا دیں تجھے

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
گھور گھور کر اپنی آنکھوں سے جب سنتے ہیں یہ قرآن

وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا
اور کہتے ہیں تحقیق وہ البتہ دیوانہ ہے اور نہیں

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾
وہ قرآن مگر یاددہانی جہان بھر کے لیے

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ
اور منکر لوگ تو لگ ہی رہے ہیں کہ پھسلا دیں تجھ کو

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
اپنی نگاہوں سے جب سنتے ہیں قرآن

وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا وقف لازم
اور کہتے ہیں وہ تو دیوانہ ہے اور قرآن تو

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾ ع ۱۹ ۲ ۴
نصیحت ہے جہان والوں کے لیے

اِنْ (تحقیق) یہاں اِنَّ کا مخفف ہے اس کا اسم ضمیر شانِ محذوف ہے اور خبر پر لام داخل ہے لَیُزْلِقُوْنَ (پھسلا دیں، ڈگا دیں) یُزْلِقُوْنَ مضارع ہے۔ اِزْلَاقٌ سے جو ز۔ل۔ق سے بنا ہے مجرد زَلَقٌ اور مزید اِزْلَاقٌ دونوں کے معنی پھسلا دینا جگہ سے ہٹا دینا اس پر لام اِنْ کی علامت ہے کہ یہاں اِنْ اِنَّ کا مخفف ہے ——— ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول جب تم قرآن پڑھتے ہو اور یہ منکر لوگ اسے سنتے ہیں تو تمہیں تیز تیز غصہ کی نگاہوں سے بری طرح گھورتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈراونی آنکھیں دکھا کر تمہیں قرآن سنانے سے روکنا چاہتے ہیں اور آوازے کستے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہو گیا ہے مگر یہ تو جہالت اور غصہ میں خود ہی پاگل بن رہے ہیں اور کچھ نہیں یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لئے ایک نصیحت نامہ ہے اس میں انہیں وہ ساری اچھی باتیں یاد دلائی گئی ہیں جنہیں یہ بھولے بیٹھے ہیں۔ ان کی اس قسم کی حرکتوں سے تم بالکل نہ گھبراؤ اور اپنے کام میں برابر لگے رہو۔ آگے چل کر یہی قرآن انسان کو تباہی سے بچانے کا ذریعہ بنے گا اور یہ جو اس وقت اس کے انکار پر تلے ہوئے ہیں عنقریب منہ کی کھائیں گے۔

سورۃ القلم ختم ہوئی۔ اس سورت میں پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے کہ اس قرآن سے دنیا میں خیر و برکت پھیلے گی اور لکھنے والے ان کی بابت گواہی دیں گے کہ اس نے سچ مچ دنیا کی کایا پلٹ دی۔ انسان کو خوب سمجھا دیا کہ انسان کیلئے کونسی عادتیں مفید ہیں اور کونسی مضر۔ جو لوگ پرانی خراب رسموں کو اپنا دین بنائے ہوئے ہیں اور قرآن کے مٹانے کے درپے ہیں۔ ان کی کچھ نہ چلے گی۔ اس میں اعلان کر دیا گیا ہے کہ مال و دولت پر مسرور ہو کر بری عادتوں میں پھنس جانا اور قرآن کے سکھائے ہوئے طریقے سے منہ پھیر لینا اور جو اپنا جی چاہے وہی کرنا خرابی کے لچھن ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنی بربادی کا سامان اکٹھا کرتے ہیں، انہیں دنیا میں معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ غلطی پر تھے ورنہ مر کر تو آنکھیں کھل ہی جائیں گی اور سوا حسرت اور افسوس کے کچھ پلے نہ پڑے گا۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی انہتر ۶۹ ویں سورت ہے۔ اور قیام مکہ کی درمیانی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس کے دو ۲ رکوع ہیں۔ اس میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور دنیا والوں کو صاف طور پر بتا دیا گیا ہے کہ یہ دنیا ایک روز ختم ہو کر رہے گی اور اس کے ختم کے وقت بڑے ہولناک حادثے ہوں گے۔ دنیا کے اندر زندگی اس حقیقت کو سامنے رکھ کر بسر کرنی چاہیئے۔ جن لوگوں نے اسے نہ مانا اور بے فکری سے جو دل میں آیا کرنا شروع کر دیا ان کو ان کے اعمال کی سزا اول تو دنیا ہی میں مل گئی ورنہ مرنے کے بعد جب انہیں دوسرے جہان سے پالا پڑے گا تو وہاں تو ان کی بہت ہی بری گت بنے گی۔ اچھی طرح سُن لو۔ کہ وہ آخری گھڑی آنے والی ہے جب صور پھونکا جائیگا۔ اور ایک ہولناک آواز پیدا ہوگی جو دمبدم بڑھتی جائے گی۔ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ زمین کا کونہ کونہ زلزلے سے ہل جائے گا۔ اور یہ اور اس کے پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ چاروں طرف فرشتے پرے باندھے کھڑے ہوں گے۔ قیامت کے دن عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے اور وہ خفیہ راز جو دنیا میں عام طور پر معلوم نہ تھے کھل کر سب کے سامنے آجائیں گے اور کسی سے کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔ ہر ایک کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے۔ جس کے دائیں ہاتھ میں اس کا اعمالنامہ آئے گا۔ وہ اسے خوشی خوشی ہر ایک کو دکھاتا پھرے گا کہ مجھے تو معلوم تھا کہ میرے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور میں ایسے کاموں سے دنیا میں بچتا تھا۔ جن سے پکڑ کا اندیشہ تھا۔ یہ شخص جنت میں داخل ہوگا جہاں پھلوں سے لدے ہوئے باغ ہوں گے اور وہ ان کے اندر ہمیشہ ناز و نعمت میں رہے گا اور جس کا اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں آئے گا وہ کہے گا کہ کاش یہ مجھے نہ ملتا تو اچھا ہوتا کہ اپنے کرتوتوں کا حساب نہ دینا پڑتا۔ کاش میں ہمیشہ مرا ہی پڑا رہتا۔ آج نہ میری دولت کام آئے گی اور نہ میری سلطنت مجھے بچا سکے گی۔ حکم ہوگا کہ اس مردود کو پکڑو گلے میں طوق ڈالو کھینچتے ہوئے لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو اور زنجیروں میں جکڑ دو کہ ہل جل بھی نہ سکے۔ یہ وہی تو ہے جو دنیا میں اللہ کا انکار کرتا تھا، محتاجوں کی خبر نہ لیتا تھا۔ آج اس کے لئے یہاں کچھ نہیں سوا اس کے جو ایسے نابکاروں کو ملنا چاہیئے۔

آگے ارشاد ہے کہ اے انسانو! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ قرآن میری ہی بھیجی ہوئی سچی کتاب ہے۔ اسے رسولؐ نے خود نہیں گھڑا۔ اگر گھڑتا تو ہم اسے سخت سزا دیتے یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے اور وہ کافروں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْحَاقَۃِ مَكِّيَّۃٌ وَّهِيَ اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَۃً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کچھ قیامت کی بھی خبر ہے۔

اَلْحَآقَّۃُ ۝۱ مَا الْحَآقَّۃُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
سچ مچ ہونے والی کیا ہے سچ مچ ہونے والی اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے

الْحَآقَّۃُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَۃِ ۝۴
وہ سچ مچ ہونے والی جھٹلایا ثمود اور عاد نے اس کوٹنے والی کو

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَۃِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ
پس وہ جو ثمود تھے سو وہ تباہ کر دیئے گئے گرجدار زلزلے سے اور وہ جو عاد تھے

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَۃٍ ۝۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ
ہلاک کئے گئے ایک آندھی سے ٹھنڈی قابو سے باہر چلائے رکھا اس نے ان پر

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَۃَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ
سات رات اور آٹھ دن متواتر پس دیکھے تو اس قوم کو

فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَۃٍ ۝۷
اس میں چت گرا پڑا ہوا گویا کہ وہ تنے ہیں کھجور کے کھوکھلے

اَلْحَآقَّۃُ ۝۱ مَا الْحَآقَّۃُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
وہ ثابت ہو چکنے والی کیا ہے وہ اور تو نے کیا سوچا کیا

الْحَآقَّۃُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَۃِ ۝۴
ہے وہ ثمود اور عاد نے اس کوٹ ڈالنے والی کو جھٹلایا

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَۃِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ
تو ثمود تو اچھال کر غارت کر دیئے گئے اور عاد سو

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَۃٍ ۝۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ
برباد ہوئے ٹھنڈی سنسناتی ہوا سے جو ہاتھوں سے نکل جائے مقرر کر دیا

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَۃَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ
اس نے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار پھر تو ان لوگوں کو

فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَۃٍ ۝۷
اس میں چت گرا ہوا دیکھے گویا وہ تنے ہیں کھجور کے

الحاقۃ (مقرر شدہ) اسم ہے ح۔ ق۔ ق سے القارعۃ کوٹنے والی اسم ہے ق۔ ر۔ ع سے (طاغیۃ) ط۔ غ۔ و (حسوما) لگاتار ح۔ س۔ م سے جسم کاٹنے کے بعد داغنا حُسُوْمٌ حاسم کی جمع ہے اور یہاں حال ہے صَرْعٰی صریع کی جمع ہے ص۔ ر۔ ع سے کے معنی پچھاڑنا یہ سب گذر چکے

اسلام کا دارومدار تین باتوں کے زبانی اقرار پر ہے اللہ ایک ہے حضرت محمدؐ اس کے رسول ہیں اور قیامت برحق ہے جس نے ان تین باتوں کا اقرار کر لیا وہ مسلمان ہے اب اس کا فرض ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے کہ آپ فرمائیں کہ میں زندگی کیسے بسر کروں، آپ اس سے فرمائیں گے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے میں اس کے مطابق چلتا ہوں تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ میں نے قرآن پر چلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ میں اور میرے صحابہؓ اور ان کے تابعین اس کے علمبردار ہیں۔ اس قرآن کو اپنے سامنے رکھو اس میں غور کرتے رہو اور سمجھو کہ یہ انہیں تین باتوں کی تشریح ہے۔ جن کا تم اقرار کر چکے ہو۔

اس صورت میں قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے جس کے برحق ہونے کا ایک مسلمان اقرار کر چکا ہے ارشاد ہے کہ قیامت ضرور آنی ہے جنہوں نے اسے نہ مانا وہ آخر تباہ ہوئے۔ یہ سب چیزوں کو ریزہ ریزہ کر دیگی۔ ثمود نے نہ مانا تو کڑک اور زلزلے سے تباہ ہوئے اب انکا اسی قیامت سے پالا پڑیگا جسکا وہ انکار کرتے تھے۔ اس سے پہلے عاد تھے انہوں نے بھی ایسی ہی سرکشی اختیار کی تھی انہیں آندھی کے تیز اور تند جھکڑوں سے تباہ کر دیا گیا جو سات رات اور آٹھ دن برابر چلتی رہی اور وہ اڑ اڑ کر گر پڑے گویا وہ کھجور کے اندر سے خالی تنے ہیں۔

Marfat.com

منکروں کا انجام

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ⑧ وَجَآءَ
پس کیا دیکھتا ہے تو ان میں کا کوئی بچا ہوا اور آئے
فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ
فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیاں
بِالْخَاطِئَةِ ⑨ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ
خطائیں کرتے پس نافرمانی کی انھوں نے رسول کی اپنے رب کے پس پکڑا اس نے انھیں
اَخْذَةً رَّابِيَةً ⑩ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ
پکڑنا سخت تحقیق ہم جب جوش مارا پانی نے
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ⑪ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ
اٹھایا ہم نے تمھیں چلتی کشتی میں تاکہ کردیں ہم اسے تمھارے لیے
تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ⑫
یادداشتی اور محفوظ رکھے اسے کان حفاظت سے رکھنے والا

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ⑧ وَجَآءَ
پھر تو ان میں کا کوئی بچا دیکھتا ہے اور فرعون
فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ
اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹ جانے والی بستیاں خطائیں
بِالْخَاطِئَةِ ⑨ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ
کرتے ہوئے آئے پھر انھوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا پھر
اَخْذَةً رَّابِيَةً ⑩ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ
ان کو پکڑا سخت پکڑنا جس وقت پانی ابلا ہم نے
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ⑪ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ
تم کو چلتی کشتی میں لاد لیا تاکہ اس کو تمھاری
تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ⑫
یادگاری کے لیے رکھیں اور محفوظ رکھے اسے سننے والا کان

بَاقِيَةٍ: نفس کی صفت ہے جو یہاں مذکور نہیں۔ اَلْمُؤْتَفِكٰتُ (الٹی ہوئی بستیاں) اس سے قوم لوطؑ مراد ہے یہ لفظ پہلے گذر چکا ہے خَاطِئَةٍ اسم ہے خَطَآءٌ سے (گناہ) اس کے لئے دوسرا لفظ خَطِيْئَةٌ ہے جو سورۃ البقرۃ میں گذرا ہے رَابِيَةٌ اسم فاعل ہے (ر۔ب۔و سے (اونچا اٹھنا) رَابِيَةٌ سے یہاں مراد نمایاں اور سخت سزا ہے۔ تَعِيَ (محفوظ رکھے) مضارع مونث ہے (و۔ع۔ی سے۔ اسی سے وَاعِيَةٌ اسم فاعل مؤنث ہے وَعْيٌ حفاظت سے بچا کر رکھنا۔

ارشاد ہے کہ قوم عاد اسی طرح تباہ ہوئی کہ ایک متنفس بھی ان میں سے نہ بچا۔ اسی طرح مصر کے فرعون نے اور اس سے پہلے اور لوگوں نے اور قوم لوطؑ نے برے کام اختیار کئے اور قیامت کو بھول گئے۔ ہم نے انہیں بھی سخت سزا دی۔ اسی طرح جب نوحؑ کے زمانہ میں پانی کا سخت طوفان آیا اور پانی نے جوش مارا تو اس سے کوئی نہ بچا اور سب ڈوب گئے۔ لیکن ہم نے کچھ آدمیوں اور جانوروں کو کشتی کے ذریعہ بچا لیا۔ ورنہ آج تم بھی نہ ہوتے۔ تم انہی کی اولاد تو ہو جنہیں ہم نے کشتی میں بٹھا کر بچا لیا تھا جو پانی میں ادھر ادھر تیرتی رہی۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ ہماری اس عنایت اور مہربانی کو یاد رکھے اور خاص کر جو لوگ باتیں سن کر انہیں یاد رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ اس واقعہ کو خوب دھیان میں رکھیں اور سمجھیں کہ اللہ اپنے فرمانبرداروں کو بچا لیتا ہے اور نافرمانوں کو تباہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

قیامت کا حال

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿۱۳﴾ وَّ
پس جب پھونکا جائے صور میں پھونکنا ایک اور

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً
جگہ سے اٹھا لیے جائیں زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دیا جائے کوٹنا

وَّاحِدَۃً ﴿۱۴﴾ فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ﴿۱۵﴾
ایک دم پس اس دن آجائے گی وہ آنے والی گھڑی

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاھِیَۃٌ ﴿۱۶﴾
اور پھٹ جائیں گے آسمان پس وہ اس دن بکھرے ہوئے ہوں گے

وَّالْمَلَکُ عَلٰٓی اَرْجَآئِھَا ط وَیَحْمِلُ عَرْشَ
اور فرشتے ان کے کناروں پر ہوں گے اور اٹھائیں گے عرش

رَبِّکَ فَوْقَھُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَئِذٍ
تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ (فرشتے) اس دن

تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ ﴿۱۸﴾
تم سامنے کیے جاؤ گے نہ چھپی رہے گی تمہاری کوئی چیز

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿۱۳﴾ وَّ
پھر جب صور میں پھونکا جائے ایک بار پھونکنا اور

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً
زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں پھر انہیں ایک ہی دفعہ کوٹ

وَّاحِدَۃً ﴿۱۴﴾ فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ﴿۱۵﴾
دیا جائے پھر اس دن ہو پڑنے والی

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاھِیَۃٌ ﴿۱۶﴾
اور آسمان پھٹ جائے پھر وہ اس دن بکھر جائے

وَّالْمَلَکُ عَلٰٓی اَرْجَآئِھَا ط وَیَحْمِلُ عَرْشَ
اور فرشتے ہوں گے اس کے کناروں پر اور تیرے رب کا عرش

رَبِّکَ فَوْقَھُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَئِذٍ
اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے اس دن تم

تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ ﴿۱۸﴾
حاضر کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی چھپی بات چھپی نہ رہے گی

دَکَّۃً (کوٹ کر ریزہ ریزہ کرنا) مصدر ہے د۔ک۔ک سے اور اس سے دُکَّتَا ماضی مجہول تثنیہ مؤنث کا صیغہ ہے (باہم ٹکرا کر پاش پاش کر دیئے گئے) وَاھِیَۃٌ (کمزور بے دم) اسم فاعل مؤنث ہے و۔ہ۔ی سے وَھٰی کے معنی کمزور ہونا اسی کی جمع واہیات ہے جو اردو میں بیہودہ اور فضول کے معنی میں مستعمل ہے۔ اَرْجَآءٌ (کنارے) رَجَاءٌ کی جمع ہے جو ر۔ج۔ء سے اسم ہے کسی چیز کے کنارے کو کہتے ہیں

ارشاد ہے کہ جو قیامت پر یقین نہیں رکھتے ان کا انجام دنیا میں تو تم نے سن لیا۔ اب سنو آخرت کا حال۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صور میں ایک پھونک ماری جائے گی۔ یکایک زلزلہ آئے گا زمین و آسمان ادھر اٹھا کر پٹک دیئے جائیں گے اور ایک دم ریزہ ریزہ ہو جائیں گے یہی قیامت ہوگی اسوقت آسمان پھٹ جائے گا اور ٹوٹ کر بکھر جائے گا فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے نظر آئیں گے اور عرش الٰہی کو جسے اس وقت چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے اور پھر تم سب اللہ عزوجل کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ تمہاری ساری چھپی ہوئی چیزیں ظاہر ہو جائیں گی۔ نیکی اور بدی سب آنکھوں کے سامنے آ جائے گی اور ہر ایک اپنے اپنے کاموں کو اور ان کے نتیجوں کو دیکھ لے گا۔

Marfat.com

خوش قسمت

فَاَمَّا - مَنْ - اُوْتِیَ - كِتٰبَهٗ - بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ
پس رہا وہ جسے دیا گیا اعمالنامہ اس کا دائیں ہاتھ میں اس کے پس کہے گا
هَآؤُمُ - اقْرَءُوْا - كِتٰبِیَهْ ۚ (۱۹) اِنِّیْ - ظَنَنْتُ
لو بھئی پڑھو اعمالنامہ میرا تحقیق میں خیال رکھتا تھا
اَنِّیْ - مُلٰقٍ - حِسَابِیَهْ ۚ (۲۰) فَهُوَ - فِیْ - عِیْشَةٍ -
اس کا کہ میں ملنے والا ہوں اپنے حساب سے پس وہ ہے زندگی کی حالت میں
رَّاضِیَةٍ ۙ (۲۱) فِیْ - جَنَّةٍ - عَالِیَةٍ ۙ (۲۲) قُطُوْفُهَا
پسندیدہ باغ میں اونچے میوے جس کے
دَانِیَةٌ ۚ (۲۳) كُلُوْا - وَاشْرَبُوْا - هَنِیْٓـًٔا - بِمَآ
قریب ہیں کھاؤ اور پیو رچتا پچتا بدلے اس کے جو
اَسْلَفْتُمْ - فِی الْاَیَّامِ - الْخَالِیَةِ ۚ (۲۴)
بھیجا تم نے بیچ دنوں گزرے ہوؤں کے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ
سو جسے اس کا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں ملا وہ کہے گا
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۚ (۱۹) اِنِّیْ ظَنَنْتُ
لیجیو میرا اعمالنامہ پڑھیو میں نے اس بات کا خیال
اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۚ (۲۰) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ
رکھا تھا کہ مجھے اپنے حساب سے پالا پڑے گا سو وہ ہے من مانی
رَّاضِیَةٍ ۙ (۲۱) فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ (۲۲) قُطُوْفُهَا
زندگی میں اونچے باغ میں جس کے میوے
دَانِیَةٌ ۚ (۲۳) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ
جھکے پڑے ہیں کھاؤ اور پیو جی بھر کے بدلے اس کے
اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۚ (۲۴)
جو تم پہلے دنوں میں آگے بھیج چکے

هَاؤُمُ (لو) اسم فعل ہے معنی خُذْ .... دوسرے کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے بات سے پہلے کہتے ہیں قُطُوْفٌ توڑنے کے قابل پھل، قِطْفٌ کی جمع ہے پکا پھل جو توڑا جائے۔

ارشاد ہے کہ میدان قیامت میں سب انسان اللہ کے سامنے جمع ہوں گے اس وقت سب کی چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہو جائینگی اور ہر ایک کو اس کا اعمالنامہ پکڑا دیا جائے گا جو کسی کے دائیں ہاتھ میں ہوگا اور کسی کے بائیں ہاتھ میں جس شخص کا اعمالنامہ اسکے دائیں ہاتھ دیا جائے گا۔ اس کے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ جائیگی۔ اس کی ساری کلفتیں جاتی رہیں گی۔ وہ خوشی خوشی سب کو اپنا اعمالنامہ دکھاتا پھرے گا۔ کہے گا لو یہ میرا اعمالنامہ ہے، ذرا پڑھو تو سہی کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ میں نے تو پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ ایک دن میرے سارے کاموں کا جو میں دنیا میں کر رہا ہوں حساب ہوگا۔ اس لئے بس وہی کرتا تھا جس کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا یا اجازت دی تھی اور جن کاموں سے منع کیا گیا تھا اس سے رک جاتا تھا اس شخص کو آرام و راحت کی زندگی اس کی مرضی کے موافق ملے گی، اسے ایک عالیشان باغ رہنے کو ملے گا جس کے درختوں کے پھل جھکے پڑے ہونگے بڑی آسانی سے انہیں توڑیگا اور کہدیا جائے گا کہ یہ تیرے ان اچھے اعمال کا پھل ہے جو تو نے دنیا میں کئے تھے۔ وہ ہمارے پاس پہنچے اور آج یہ ان کا بدلہ ہے آج خوب کھا اور خوب پی۔ سب آسانی سے ہضم ہوتا چلا جائے گا اور کوئی تکلیف ذرا بھی نہ ہوگی۔

Marfat.com

بدقسمت

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ
اور رہا وہ جو دیا گیا اعمالنامہ اپنا اپنے بائیں ہاتھ میں پس کہے گا
یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ
اے کاش میں نہ دیا جاتا میں اعمالنامہ اپنا اور نہ جانتا
مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾
کیا ہے حساب میرا کاش وہی (موت) ہو جاتی فیصلہ کرنے والی
مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ
نہ فائدہ دیا مجھے مال نے میرے نکل گئی میرے ہاتھ سے
سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ
سلطنت میری پکڑ لو اسے پھر طوق ڈالو اس کے پھر دہکتی آگ
صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
ڈال دو اسے اس میں پھر ایک زنجیر میں جس کا طول ستر
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
گز ہے پس جکڑ دو اسے

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ
اور جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملا وہ کہے گا
یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ
کیا اچھا ہوتا جو مجھے میرا اعمالنامہ نہ ملتا اور مجھ کو خبر نہ ہوتی
مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾
کہ میرا حساب کیا ہے کسی طرح میری موت ختم کر جاتی
مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ
کچھ کام نہ آیا میرے میرا مال جاتی رہی مجھ سے
سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ
میری حکومت اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو اس کے پھر اس کو آگ
صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
کے ڈھیر میں ڈال دو پھر اس کو ایک زنجیر میں جکڑ دو جس کا
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
طول ستر گز ہے

ذَرْعٌ (لمبائی) اذْرُعٌ اسکی جمع ہے ذرع کے اصل معنی ہیں ایک ہاتھ کی لمبائی اس کے بعد مطلق لمبائی کے معنی میں مستعمل ہونے لگا پھر ہر ناپنے کی چیز کو ذرع کہنے لگے جیسے گز وغیرہ۔ اس آیت میں ذرع جس مقدار کے لئے آیا ہے اللہ ہی کو معلوم ہے، دنیا کا گز مراد نہیں ان آیتوں کے آخر میں ہ وقف کے لئے زیادہ کی گئی ہے قَاضِیَةَ میں ہ نہیں تائے تانیث ہے اُسْلُكُوْهُ داخل کر دو اسے س۔ل۔ک سے امر ہے سَلْكٌ کے معنی کسی چیز کے اندر داخل کر دینا، یہاں زنجیر سے ہر طرف سے جکڑ دینا مراد ہے۔

ارشاد ہے کہ جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں آئے گا وہ اپنا سر پیٹ لے گا اور کہے گا کاش یہ مجھے نہ ملتا، کاش مجھے اپنے حساب کتاب کی خبر ہی نہ ہوتی۔ کاش وہی موت جو مجھے آئی تھی میرا قصہ ہمیشہ کے لئے ختم کر چکی ہوتی اور مرنے کے بعد میں زندہ ہی نہ ہوا ہوتا، ہائے ہائے دنیا میں میرے پاس کس قدر مال تھا لیکن آج یہاں وہ کچھ کام نہ آیا۔ دنیا میں میری حکومت چلتی تھی، ہر ایک میرے اشارے پر کھڑا تھا۔ لیکن یہاں تو وہ ساری حکومت غت ربود ہو گئی۔ کوئی میری طرف رُخ ہی نہیں کرتا۔ یہ شخص اسی طرح چیخ پکار کر رہا ہوگا کہ بارگاہِ الٰہی سے حکم صادر ہوگا کہ اسے گرفتار کر لو، اس کی گردن میں طوق ڈال دو اور لے جا کر آگ کے ڈھیر میں جھونک دو اور ستر گز لمبی زنجیر میں اس کو اچھی طرح جکڑ دو۔ تاکہ ہل جل نہ سکے اور چپ چاپ پڑا جلا کرے اور وہ ذرا سی راحت جو ہلنے جلنے سے نصیب ہوتی ہے وہ بھی اسے نصیب نہ ہو۔ یا اللہ ہمیں عذاب سے بچائیو! آمین!

Marfat.com

دنیا میں وہ کیسا تھا؟

اِنَّهٗ - كَانَ - لَا يُؤْمِنُ - بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا
تحقیق وہ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا اللہ بزرگ، و برتر پر اور نہ
يَحُضُّ - عَلٰى طَعَامِ - الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ - لَهُ
آمادہ کرتا تھا کھلانے پر محتاج کے پس نہیں اس کے لیے
الْيَوْمَ - هٰهُنَا - حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا - طَعَامٌ - اِلَّا مِنْ
آج یہاں کوئی حمایتی اور نہ کھانا مگر
غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ - اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ اُقْسِمُ
دھوون زخموں کا نہ کھائے اسے کوئی مگر خطاکار پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں
بِمَا - تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ - لَقَوْلُ
اس کی جو تم دیکھتے ہو اور جو تم نہیں دیکھتے یہ قول ہے
رَسُوْلٍ - كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ - بِقَوْلِ - شَاعِرٍ
پیغامبر معزز کا اور نہیں یہ قول شاعر کا

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا
وہ تھا کہ اللہ کا یقین نہ کرتا جو سب سے بڑا ہے اور نہ
يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ
تاکید کرتا تھا فقیر کے کھانے کی سو آج اس کا
الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ
یہاں کوئی دوست نہیں اور نہ اسے کھانا ملے مگر زخموں
غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ اُقْسِمُ
کا دھوون کہ جسے کوئی نہ کھائے مگر گنہ گار سو قسم کھاتا ہوں
بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
ان کی جو تم دیکھتے ہو اور ان کی جو تم نہیں دیکھتے یہ ہے ایک
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
معزز پیغام لانے والے کا قول اور نہیں یہ کسی شاعر کا قول

يَحُضُّ (آمادہ کرتا ہے) مضارع کا صیغہ ہے ج۔ض۔ض سے حَضٌّ اُکسانا، ابھارنا، ترغیب دینا غِسْلِيْنٍ (جو زخم سے بہے یعنی دھوون) غُسْل سے بنا ہے جس کے معنی دھونے کے ہیں، یہاں وہ پیپ لہو مراد ہے جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گی۔

ارشاد ہے کہ آج یہ دوزخی اپنی بدقسمتی پر روتا ہے دنیا میں اسے کچھ ہوش نہ آیا جب اللہ کے رسول نے اسے اچھی طرح سمجھایا کہ اللہ کو مانو اور محتاج کی مدد کرو۔ لیکن اس نے نہ اللہ بزرگ و برتر کو مانا اور نہ محتاج کو کھانا کھلایا کہ اس کی دیکھا دیکھی اور بھی کھلاتے جب دنیا میں اس نے نہ اللہ کو مانا اور نہ کسی کو پوچھا تو آج یہاں اسے پوچھنے والا اور اس کا یار اور مددگار کون ہوگا دنیا میں اللہ بزرگ و برتر کو مانتا تو آج وہ اس پر رحم کرتا اور اگر اس نے کسی محتاج کو کھلایا پلایا ہوتا۔ تو آج اسے نعمتیں کھانے کو ملتیں اب اس کے کھانے کو کچھ نہیں۔ مگر یہی جو دوزخیوں کے زخموں سے بہہ بہہ کر نکل رہا ہے جسے کوئی نہیں کھاتا مگر وہی جس نے دنیا میں ہمیشہ وہ کام کئے جن سے اسے منع کیا گیا تھا۔ اچھا اب اسے جانے دو اور وہ بات سنو جو تمہیں دنیا میں کرنی ہے سنو جو کچھ تمہیں دکھائی دیتا ہے اور جو دکھائی نہیں دیتا ہے..... میں ان سب کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ قرآن ایک نہایت عزت والے رسول تمہیں سنا رہے ہیں۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ جس میں بے کار تک بندی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جھوٹ چل نہیں سکتا

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ
تم بہت کم یقین کرتے ہو اور نہ یہ کہنا ہے کاہن کا

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
تم بہت کم دھیان کرتے ہو یہ اتارا ہوا ہے جہان

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا
کے رب کا اور اگر یہ ہم پر کوئی بات

بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ
بنا لاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ

بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
پکڑ لیتے پھر اس کی گردن کاٹ

الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ
ڈالتے پھر تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو اسے

حَاجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾
بچا لیتا اور یہ نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لیے

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ
بہت کم ہے جو یقین کرتے ہو تم اور نہ یہ قول ہے کاہن کا

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
بہت کم دھیان کرتے ہو تم یہ اتارا گیا ہے سے

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا
پروردگار عالم اور اگر یہ جھوٹ بنا لاتا ہم پر

بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ
کچھ باتیں البتہ پکڑ لیتے ہم اس کا

بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
دایاں ہاتھ پھر البتہ کاٹ ڈالتے ہم اس کی

الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ
گردن پس نہیں تم میں سے کوئی اس سے

حَاجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾
روکنے والا اور تحقیق یہ البتہ یاد دہانی ہے پرہیزگاروں کے لیے

قَلِيْلًا مَّا (بہت تھوڑا) مفعول مطلق مقدر کی صفت ہے اور یا تقلیل کے لئے ہے كَاهِنٍ (غیب کی خبروں کا مدعی) وہ شخص جو جنوں اور پریوں سے خبریں منگانے کا دعویٰ کرے۔ اقاویل (باتیں) اقوال کی جمع اور قول کی جمع الجمع ہے۔ وَتِيْن رگ جان یعنی وہ رگ جس کے کاٹنے سے موت آجائے۔ لَاَخَذْنَا الْاٰيَة (اگلے وقتوں میں رواج تھا کہ جس کو قتل کرنا ہوتا۔ تو جلاد اس کا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ کر تلوار سے گردن اڑا دیتا تھا)

ارشاد ہے کہ تم میں ایمان کی کمی ہے اس لئے اس قرآن کو شاعر کا کلام کہتے ہو اور تم سوچتے بھی کم ہو اسلئے اسے کاہن کا قول کہتے ہو ورنہ کبھی اس کو کسی سیانے کا کلام نہ بتاتے۔ کیونکہ وہ ایسا پر معنی کلام بنا ہی نہیں سکتا۔ تمہیں اتنا نہیں سوجھتا کہ اگر کوئی ہمارا نام لگا کر اپنا یا کسی اور کا گھڑا ہوا کلام سناتا اور کہتا کہ یہ اللہ کا کلام ہے تو ہم اس کا ہاتھ پکڑ کر اور اسے بے بس کر کے اس کا خاتمہ ہی کر دیتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کر سکتے اور بالفرض کرتے تو تم میں کوئی بھی ایسا نہیں جو ہمارے ہاتھ سے انہیں بچا لیتا اور سزا سے روک دیتا۔ بات یہ ہے کہ تمہاری سمجھ ہی ٹیڑھی ہو گئی ہے سیدھی طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ورنہ سیدھی بات ہے کہ یہ قرآن احتیاط سے چلنے والے پرہیزگاروں کو اچھی باتیں بتاتا ہے۔ اور ان کے مفید مطلب باتیں انہیں یاد دلا دیتا ہے۔

Marfat.com

کچھ لوگ نہ مانیں گے

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾
اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾
اور تحقیق وہ البتہ پچھتاوا ہے نہ ماننے والوں کے لیے

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ
اور تحقیق وہ البتہ یقینی حقیقت ہے پس پاک کہہ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع
نام کو اپنے رب بزرگ کے

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾
اور ہم کو معلوم ہے کہ بعض تم میں سے جھٹلاتے ہیں

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾
اور یہ پچھتاوا ہے منکروں کے لیے

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ
اور وہ یقین کرنے کے قابل ہے پاکی بیان کر

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۲ ۱۵ ۶
اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے

ارشاد ہے کہ اس قرآن میں ساری باتیں ایسی ہیں جو انسان کے لئے ہر وقت مفید ہیں۔ ایمان والے اور سمجھ والے اسے پڑھ کر اس میں ذرا شک نہیں کر سکتے کہ یہ اس مہربان مربی کا کلام ہے جو سارے جہان کی ساری ضرورتیں پوری کرتا ہے اس لئے وہ انسان کو اسکے کام کی باتیں بتائے بغیر کیسے چھوڑ دیتا۔ چنانچہ یہ قرآن انسان کی اصل ضرورت پوری کرنے لئے نازل کیا گیا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بہت سے انسان اس کی قدر نہ کریں گے اور اس کو (معاذ اللہ) من گھڑت باتوں کا ایک مجموعہ بتا کر اپنا راستہ لیں گے۔ لیکن وہ جاتے کہاں ہیں۔ عنقریب دنیا کا رنگ بدلنے والا ہے اور یہ جو اس وقت انکار کر رہے ہیں۔ آخر کار پچھتائیں گے کہ افسوس ہم نے پہلے ہی قرآن کو کیوں نہ مان لیا۔ کہ آج بُرا دن نہ دیکھتے۔ پھر اس کے بعد آخرت کی زندگی آنے والی ہے وہاں تو یہ قرآن کو نہ ماننے والے اپنی کوتاہ بینی اور تنگ نظری پر اتنا پچھتائیں گے کہ یاد ہی کریں گے بہر حال سمجھ داروں کے لئے یہ قرآن بالکل یقینی حقیقت ہے اور ایسی حقیقت سوا اللہ کے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ اس لئے اے رسولؐ تو زبان سے کہہ اور دل سے یقین کر کہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور اس کا نام سب سے زیادہ مقدس ہے، اس کی عظمت کا کیا ٹھکانا ــــ سُورۃ الحاقہ تمام ہوئی کیا اس کے زور دار اثر سے بھرے ہوئے الفاظ انسان کو چونکا دینے کے لئے کافی نہیں۔ ایسی بے لاگ اور دل میں بیٹھ جانے والی عبارت کو سُن کر کون ایسا سنگدل ہو گا جس کا دل نہ پگھل جائے گا انسان کی نجات بس اسی میں ہے کہ وہ اس قرآن کو سُنے اور اس کی باتوں پر یقین کرے اور مان لے کہ مرنے کے بعد ہر شخص پھر زندہ کیا جائے گا اور اس کے کرتوت اس کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ جنہوں نے دنیا میں قرآن کو مان کر قیامت پر یقین کر لیا تھا وہ خوش خوش پھریں گے اور اس کے نہ ماننے والے ایسی آفت میں پھنسیں گے کہ جان پر ہی بن جائے گی۔ رہے پاک نام اللہ کا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمَعَارِج

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی سترھویں سورت ہے، نبوت کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اور اس میں دو رکوع ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار مکہ کو قرآن مجید کی وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں جن میں اللہ کے نافرمانوں کو عذاب کا ڈرا دیا گیا تھا تو کفار ہنسی اڑانے لگے۔ ان میں سے ایک کافر نضر بن حارث یا ابوجہل کسی نے نادانی میں یہاں تک کہہ دیا کہ اے اللہ اگر یہ بات سچ ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی اور دردناک عذاب بھیج دے۔ اس سورت میں ان کافروں کو جواب دیا گیا ہے کہ یہ عذاب مانگنے والا نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کیسی آفت طلب کر رہا ہے۔ عذاب تو ان پر جو ہمارے رسولؐ کے کہنے کو سچا نہیں سمجھتے آکر ہی رہے گا اور جب آئے گا تو اس کو کوئی ٹال نہ سکے گا۔ کیونکہ وہ اللہ عزّوجل کی طرف سے ہوگا اور اس کی بات کا ٹالنے والا کون ہو سکتا ہے۔ اچھا اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو تم صبر کرو۔ ان کی نگاہ اتنی دُور تک نہیں جاتی کہ قیامت کو دیکھ سکیں۔ لیکن وہ ہمارے نزدیک بالکل قریب ہے جب قیامت آئے گی آسمان پگھل جائیں گے۔ پہاڑ رنگین اون کی طرح اُڑنے لگیں گے۔ لوگ اپنے قریب کے رشتہ داروں تک کو نہ پوچھیں گے کیونکہ انہیں ان کی ساری حقیقت نظر آجائے گی کہ وہ کیسے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوگی۔ ہر ایک چاہے گا کہ میری اولاد، بیوی، بھائی، کنبہ، قبیلہ بلکہ ساری دنیا سب مجھ سے لے لیں مگر کسی طرح میری جان چھوڑ دیں۔ لیکن یہ نہ ہوگا۔ وہاں تو بُرے لوگوں کا دہکتی ہوئی آگ سے پالا پڑے گا جو ان کی ہڈی، پسلی توڑ کر جلا دے گی۔ وہ ان لوگوں کو پکار پکار کر بلائے گی جو رسول اور قرآن کی بات نہ سنتے تھے اور کوئی سمجھاتا تو پیٹھ موڑ کر چل دیتے تھے اور دنیا کے ساز و سامان جمع کرنے میں لگے رہتے تھے، روپیہ پیسہ احتیاط سے گن گن کے رکھتے تھے دُنیا میں اللہ کو نہ مانتے تھے، دنیا ہی میں پھنسے ہوئے تھے، ذرا سی تکلیف ہوئی تو چلا اٹھے اور جب مال ہاتھ لگا تو اسے سب سے چھپا کر الگ رکھ دیا۔

یاد رکھو آخرت میں نجات انہی کو نصیب ہوگی جو ہمیشہ نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہیں گے۔ مسکین، محتاج اور بے بس کی مالی امداد کرتے رہے ہوں گے، قیامت پر ایمان لائیں گے اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہیں گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہے ہوں گے۔ سوا اپنی بیویوں اور باندیوں کے کسی کی طرف ارادۃً نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھا ہوگا۔ امانت دار رہے ہوں گے، قول و قرار کا خیال رکھا ہوگا۔ ایسے لوگ جنّت میں عزت کے ساتھ داخل ہوں گے۔ جنّت ہر شخص کو ملنے والی نہیں، صرف انہی کو ملے گی جو اللہ کو مان کر اس کے سارے حکم بجا لائیں گے۔ ان لوگوں کا بُرا حال ہوگا جو دنیا میں اللہ کی نافرمانی پر کمر باندھے رہے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيَاتُهَا ۴۴ رُكُوْعَاتُهَا ۲

قیامت میں شک مت کرو

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝۱ لِّلْكٰفِرِيْنَ
مانگا ایک مانگنے والے نے اس عذاب کو جو آپڑنے والا ہے منکروں پر

لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝۲ مِّنَ اللّٰهِ
نہیں اس کا کوئی ہٹانے والا وہ اللہ کی طرف سے ہوگا

ذِی الْمَعَارِجِ ۝۳ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
جو چڑھنے درجوں والا ہے چڑھیں گے فرشتے اور روحیں

اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اس کی طرف اس دن کہ ہوگی لمبائی اس کی پچاس

اَلْفَ سَنَةٍ ۝۴ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝۵
ہزار سال پس صبر کر تو صبر کرنا اچھا

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝۶ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝۷
تحقیق وہ دیکھتے ہیں اسے دور اور ہم دیکھتے ہیں اسے قریب

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝۸
جس دن ہو جائیں گے آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝۱ لِّلْكٰفِرِيْنَ
مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب جو منکروں پر پڑنے والا ہے

لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝۲ مِّنَ اللّٰهِ
کوئی اسے ہٹانے والا نہیں آئے گا اللہ کی طرف سے

ذِی الْمَعَارِجِ ۝۳ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
جو چڑھنے درجوں والا ہے چڑھیں گے فرشتے اور روح

اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اس کی طرف اس دن جس کی لمبائی پچاس

اَلْفَ سَنَةٍ ۝۴ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝۵
ہزار سال ہے سو صبر کر بھلی طرح کا صبر

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝۶ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝۷
وہ اسے دور دیکھتے ہیں اور ہم اسے نزدیک

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝۸
جس دن آسمان ایسا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا

ذی المعارج (زینوں والا) معارج معراج کی جمع ہے جو ع۔ر۔ج سے اسم آلہ ہے عروج۔ چڑھنا۔ معراج چڑھنے کا ذریعہ سیڑھی زینہ اور ذی المعارج۔ وہ جس تک درجہ بدرجہ چڑھ کر پہنچا جاتا ہے۔ المھل۔ تیل کی تلچھٹ پگھلی ہوئی دھات، روغن قیر ایک قسم کا سیاہ تیل، یہ لفظ سورۃ الدخان میں گذر چکا ہے۔

کافروں سے جب کہا گیا کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو تو یہ ہنسی اڑانے لگے اور کہنے لگے کہ عذاب آتا ہے تو ابھی کیوں نہیں آجاتا۔ ان سے کہا جا رہا ہے کہ ایک مانگنے والا اللہ کا عذاب ابھی مانگتا ہے اسکو یہ خبر نہیں کہ یہ عذاب کیا چیز ہے یہ وہ چیز ہے کہ جب آئے گا تو ہٹائے نہ ہٹے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہوگا اور اس دن ہوگا جس کی لمبائی دنیا کے حساب سے پچاس ہزار سال ہوگی۔ اسدن فرشتے اور تمام مخلوقات کی روحیں سب اللہ کے روبرو ہوں گے اور ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ اس دن کو نہیں مانتے اور ہنس ہنس کر ابھی عذاب مانگتے ہیں تو تم صبر سے کام لو اور جلدی نہ کرو۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ یہ قیامت کو کہتے ہیں کہ عقل اسے تسلیم نہیں کرتی۔ بھلا قیامت کہاں رکھی ہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ جلدی آنے والی ہے جب قیامت آئے گی تو یہ ساری کایا پلٹ جائے گی۔ آسمان پگھل کر ایسے بہنے لگیں گے جیسے پگھلی ہوئی دھات یا روغن قیر۔

Marfat.com

قیامت میں کیا ہوگا؟

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ
اور ہوں گے پہاڑ جیسے رنگ برنگ کی اُون اور نہ پوچھے گا

حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
دوست دوست کو دکھا دیے جائیں انھیں وہ چاہے گا گنہگار

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾
کاش بدلے میں دیتا عذاب سے چھٹنے کے لیے اس دن کے اپنے بیٹوں کو

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ
اور اپنی بیوی کو اپنے بھائی کو اور کنبے کو جس میں

تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ
وہ رہتا تھا اور جو زمین پر ہیں سب کو

ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾
تاکہ بچالے اپنے آپ کو ہرگز نہیں تحقیق وہ بھڑکتی آگ ہے

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ
کھینچ لینے والی کلیجا بلائے گی اسے جو پیٹھ پھیرتا تھا

وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾
اور منہ موڑ کر چل دیتا تھا اور جوڑتا تھا اور سنبھال کر رکھتا تھا

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ
اور پہاڑ ہوں گے جیسے اون رنگی ہوئی اور نہ پوچھے گا

حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
دوست دوست کو سب انھیں نظر آجائیں گے گنہگار

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾
چاہے گا کسی طرح چھڑوائی میں دے دے اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹوں کو

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ
اور اپنی بیوی کو اور بھائی کو اور اپنے گھرانے کو جس میں

تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ
رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہیں سب کو

ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾
پھر اپنے آپ کو بچالے ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی آگ ہے

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ
کلیجہ کھینچ لینے والی پکارتی ہے اسے جس نے پیٹھ

وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾
پھیری اور پھر کر چلا گیا اور جوڑا اور حفاظت سے رکھا۔

اَلْعِهْنُ (اون) خاص کر رنگی ہوئی اُون حَمِيْم (قریبی دوست، رشتہ دار) اسم ہے ح-م-م سے اسکے معنی بہت سے ہیں انمیں سے ایک نزدیک اور قریب کے ہیں یہاں یہی مُراد ہیں فَصِيْلَة (کنبہ) تُؤْوِی (ٹھہراتا ہے) مضارع ہے اِیْوَاءٌ جس کا مادہ ا-و-ی ہے اَوٰی ٹھہرا یعنی کُنبہ جو اسے اپنے اندر جگہ دیئے ہوئے تھا۔ لَظٰی جہنم کا نام ہے شَوٰی (اعضا) شَوَاۃٌ کی جمع ہے۔ کھال کا ٹکڑا۔ کوئی سا عضو۔

ارشاد ہے کہ قیامت آئے گی تو پہاڑ رنگ برنگ کی اُون کی طرح اڑتے پھریں گے، دوست دُوست کو نہ پوچھے گا۔ دیکھیں گے مگر کسی کو کسی سے کام نہ ہوگا۔ اپنی اپنی پڑی ہوگی یہ جو دنیا میں اللہ عزوجل کی نافرمانی پر کمر باندھے ہوئے ہیں۔ آخرت میں انمیں سے ہر شخص کہیگا کاش کسی طرح میری اولاد بیوی بھائی اور سارے گھر والے بلکہ دنیا میں جو کوئی ہے سب کو میں بدلے لے لیتے اور میں عذاب سے بچ جاتا۔ مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ ہر ایک آدمی اپنے کئے کا نتیجہ خود بھگتے گا کسی اور شخص یا مال دولت کو اپنے چھڑانے کیلئے نہ دے سکیگا۔ وہاں تو جو بُرا کام کریگا اسے دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ سے پالا پڑیگا وہ اسکی کھال کھینچ کر اعضا کو الگ الگ کرکے رکھ دیگی وہ ان لوگوں کو پکار کر اپنی طرف بلائیگی جو نصیحت نہ سنتے تھے اچھے کاموں سے بھاگتے تھے اور دولت سمیٹتے اور جمع کرنے میں لگے رہتے تھے

Marfat.com

انسانی کمزوریاں اور اُن کا علاج (الف)

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ
تحقیق انسان بنا ہے۔ بُزدِل جب پہنچے اسے
الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ
برائی گھبرا جانے والا اور جب پہنچے اسے بھلائی
مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ
ہاتھ روک لینے والا مگر نماز پڑھنے والے وہ جو اپنی
عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ
نماز پر جمے رہتے ہیں اور وہ لوگ
فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ
جن کے مال میں حق مقرر ہے مانگنے والے کا
وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ
معذور کا اور وہ جو سچا مانتے ہیں
بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
روز جزا کو اور وہ جو
مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ
بے شک آدمی بنا ہے جی کا کچا جب اسے برائی پہنچے
الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ
تو بے صبرا اور جب اسے بھلائی پہنچے تو
مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ
بے توفیقا مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر
عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ
قائم ہیں اور جن کے مال
فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ
میں حصہ مقرر ہے مانگنے والوں کا
وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ
اور ہارے ہوئے کا اور جو انصاف کے دن پر
بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
یقین رکھتے ہیں اور جو لوگ کہ اپنے
مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

هَلُوْعٌ (کم ہمت) صفت کا صیغہ ہے۔ ھ۔ل۔ع سے هَلَعٌ کے معنی بزدلی کرنا هَلُوْعٌ بزدل، بے حوصلہ۔ ڈرپوک۔

ارشاد ہے کہ انسان پیدائشی طور پر کم ہمت، ذرا سے دُکھ میں گھبرا جانے والا اور جب کچھ مال ہاتھ آجائے تو دینے سے ہاتھ روک لینے والا ہے بے صبری گھبراہٹ کنجوسی اسکی گھٹی میں پڑی ہے۔ اب اسکی ٹھیک تربیت کا انتظام نہ ہو اور بڑا ہو کر بھی وہ انہی باتوں میں پھنسا رہے تو اس کا دنیا میں بھی گذارا مشکل سے ہوگا اور برے حال میں زندگی گذرے گی اور مر کر تو اسے سوا بے چینی اور بے آرامی کے کچھ ملنے کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے۔ اب اگر انسان اپنی بھلائی چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ایسی سوسائٹی بنائے جس میں ہر کام اللہ کے لئے کیا جاتا ہو۔ ہر شخص دوسروں کے ساتھ مل کر پابندی کے ساتھ اللہ کی بندگی کے لئے مقرر اوقات پر حاضر ہوا اور نماز کبھی نہ چھوڑے اور اپنے مال میں سے کچھ حصہ فقیروں محتاجوں کے لئے نکالے اور ہر کام میں اس کا خیال رکھے کہ مرنے کے بعد قیامت میں اس کا بدلہ ملے گا اگر اچھا کام ہوا تو بدلہ اچھا ملے گا اور برا کام ہوا تو بدلہ برا ہوگا۔ اللہ کے عذاب سے ڈرتا رہے اور بُرے کاموں کے نزدیک بھی نہ جائے۔

Marfat.com

انسان کی کمزوریاں اور ان کا علاج (ب)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ
بے شک اپنے رب کے عذاب سے کسی کو نڈر نہ ہونا چاہیے اور جو اپنی
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
شہوت کی جگہ کو تھامے ہیں مگر اپنی بیویوں سے
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾
اور اپنی باندیوں سے سو ان پر کچھ ملامت نہیں
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
پھر جو اس کے سوا ڈھونڈھیں تو وہی ہیں حد سے
الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
بڑھنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے قول کو
رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾
نباہتے ہیں اور جو لوگ اپنی گواہیوں پر سیدھے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾
اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں
اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾
وہی لوگ ہیں جو باغوں میں ہیں عزت سے

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ
تحقیق عذاب ان کے رب کا بے خوف ہونے کی چیز نہیں اور وہ لوگ
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی منکوحہ بیویوں پر
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾
یا جن کے مالک ہوئے دائیں ہاتھ ان کے پس تحقیق وہ قابل ملامت نہیں
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
پس جو ڈھونڈے سو اس کے پس وہ لوگ وہی ہیں
الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
حد سے باہر جانے والے اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کی اور اپنے عہد و پیمان کی
رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾
نگہبانی کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں کو سیدھی طرح ادا کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾
اور وہ لوگ جو اپنی نماز کی نگہداشت کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾
یہی لوگ باغوں میں ہوں گے عزت کے ساتھ

ارشاد ہے کہ اللہ کا عذاب چیز ہی ایسی ہے کہ جس سے بے خوف ہو کر بیٹھا نہیں جا سکتا۔ اس لئے انسان کا اس سے ہر وقت ڈرتے رہنے ہی میں بھلا ہے، غافل ہوا اور مارا گیا۔ آگے ارشاد ہے کہ جو مصیبت سے بچنا چاہے اسے چاہیئے کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتا رہے اسے اس کی تو اجازت ہے کہ اپنی جنسی خواہش اپنی بیوی یا باندی کے ساتھ پوری کرے، اس کے سوا اگر کوئی اور ذریعہ شہوت پوری کرنے کا اختیار کرے گا تو گناہ کی حد میں آجائے گا اور اخلاقی اور شرعی حد سے باہر چلا جائے گا اور اسے یہ بھی چاہیئے کہ جو چیزیں اس کے پاس امانت کے طور پر ہیں ان کا خیال رکھے اور جو قول و قرار اس نے کیا ہے اسے نبھاہے اور گواہی دینی پڑے تو سچی گواہی دے اور کسی کا حق نہ مارے۔ نیز چاہیئے کہ اپنی نماز کا پورا دھیان رکھے۔ ایسے ہی لوگوں کا بھلا ہوگا اور یہی لوگ آخر کار جنت میں عزت و احترام کے ساتھ داخل ہوں گے۔

Marfat.com

ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے؟

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾
پھر منکروں کو کیا ہوا ہے دوڑتے آتے ہیں تیری طرف
عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ
دائیں سے اور بائیں سے غول کے غول کیا ان میں سے
كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾
ہر شخص طمع رکھتا ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل ہوگا۔
كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ
ہرگز نہیں ہم نے انھیں بنایا ہے جس سے کہ وہ بھی جانتے ہیں
اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا
سو قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی تحقیق ہم
لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ
کر سکتے ہیں کہ بدل کر لے آئیں ان سے بہتر
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾
اور ہمارے قابو سے نہ نکل جائیں گے

فَمَالِ الَّذِيْنَ ۔ كَفَرُوْا ۔ قِبَلَكَ ۔ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾
پس ہوا کیا ان کو جو کافر ہوئے کہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں
عَنِ الْيَمِيْنِ ۔ وَعَنِ الشِّمَالِ ۔ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ
دائیں سے اور بائیں سے ٹولیاں بنا کر کیا آرزو رکھتا ہے
كُلُّ ۔ امْرِئٍ ۔ مِّنْهُمْ ۔ اَنْ ۔ يُّدْخَلَ ۔ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾
ہر شخص ان میں سے کہ داخل ہو جائے گا نعمت بھرے باغ میں
كَلَّا ۭ اِنَّا ۔ خَلَقْنٰهُمْ ۔ مِّمَّا ۔ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ
ہرگز نہیں ہم نے بنایا انھیں اس سے جنھیں جانتے ہیں وہ پس نہیں یہ بات
اُقْسِمُ ۔ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ ۔ اِنَّا
قسم کھاتا ہوں میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ تحقیق ہم
لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓي ۔ اَنْ نُّبَدِّلَ ۔ خَيْرًا ۔ مِّنْهُمْ ۙ
البتہ قادر ہیں اس کو کہ بدل کر لے آئیں بہتر ان سے
وَمَا ۔ نَحْنُ ۔ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾
اور نہیں ہم پیچھے ہٹا دیئے جانے والے

قِبَلَ (طرف جانب)، مُهْطِعِيْنَ (لپکتے آتے ہیں)، مُهْطِعٌ کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے اِهْطَاعٌ سے جس کا مادہ ہ۔ط۔ع ھَطَعَ اور اَھْطَعَ دونوں کے معنی دوڑ کر آنے اور لپکنے کے ہیں عِزِيْنَ (گروہ گروہ)، عِزَةٌ کی جمع ہے عِزْوٌ سے بنا ہے اور اصل عزو مہ الاعجاز میں سے ہے۔ آدمیوں کے جتھے کو کہتے ہیں۔ مَسْبُوْقِيْنَ (پیچھے رہ جانے والے) مسبوق کی جمع ہے جو س۔ب۔ق سے اسم مفعول ہے سَابِقٌ کے معنی آگے نکل جانے والا مسبوق وہ جس سے دوسرے آگے نکل جائیں۔

ارشاد ہے کہ انسان کی نجات کی صورت تو ہم بتا چکے ہیں اب ان کافروں کا یہ حال کیا ہے کہ تیری طرف ہر طرف سے جتھے کے جتھے دوڑے چلے آتے ہیں تاکہ تیری مخالفت کریں اور ہنسی اڑائیں کیا انہیں یہ امید ہے کہ بغیر ایمان اور عمل صالح کے انہیں جنت میں آرام و آسائش والے باغ مل جائیں گے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ہم نے تو انسان کو جیسا اور جس سے بنایا ہے یہ بھی جانتے ہیں۔ پھر بے قاعدہ کام کیوں ہونے لگا۔ اس کی بناوٹ میں کم ہمتی اور بزدلی داخل ہے اس میں اصل ہمت انہی باتوں سے پیدا ہوگی جن کا اوپر بیان ہوا۔ اسکے سوا کوئی بات نہیں۔ میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم ایسا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کو یہاں سے چلتا کر دیں اور انکے بدلے ان سے بہتر لوگ لا بسائیں۔ ہمیں کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ ہمارے قابو سے نکل جائیں اور ہم عاجز ہو کر رہ جائیں۔

Marfat.com

یہ جانیں اور اُن کا کام

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا
پس چھوڑ ان کو کہ باتیں بنائیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ جا ملیں
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ
اس دن اپنے جس کا وعدہ کیا گیا جس دن نکل پڑیں گے
مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ
قبروں سے جلدی جلدی گویا کہ وہ طرف مقرر نشان کے
يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
دوڑ رہے ہیں جھکی ہوئی آنکھیں ان کی ڈھانکے ہوئے ان کو ذلت
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾
یہ ہے وہ دن جس کا تھے تم وعدہ کئے گئے

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا
سو چھوڑ دے ان کو کہ باتیں بنائیں اور کھیلا کریں یہاں تک کہ مل
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ
جائیں اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ ہے، جس دن قبروں سے
مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ
نکل پڑیں گے دوڑتے ہوئے جیسے کہ کسی نشان کی طرف دوڑ
يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
رہے ہیں ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان پر ذلت چڑھی
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾ ع ۲/۹
آتی ہوگی یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ تھا۔

خَوْضٌ، کسی شغل میں محو ہو جانا، پہلے گذر چکا ہے اَلْاَجْدَاثِ (قبریں) جَدَثٌ کی جمع ہے۔ قبر کو کہتے ہیں۔ نُصُبٌ (کھڑی کی ولی چیز۔ نشان) ن۔ص۔ب سے نُصُبٌ کے معنی جا کر کھڑا کر دینا۔ يُوْفِضُوْنَ (دوڑتے ہیں) مضارع کا صیغہ ہے اِيْفَاضٌ سے جو ن۔ض سے بنا ہے وَفَضَ اور اَوْفَضَ دونوں کے معنی ہیں۔ تیزی سے دوڑا۔

ارشاد ہے کہ جب ہم انہیں سب کچھ بتا چکے اور انہوں نے نہ مانا تو اب ان سے کچھ نہ کہو۔ انہیں اپنی ہنسی، دل لگی، کھیل کود میں مصروف رہنے دو عنقریب وہ دن آنے والا ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے جب آجائے گا۔ سب اپنی اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور جلدی جلدی بھاگیں گے۔ گویا ایک نشان مقرر کر دیا گیا ہے اور سب اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ڈر کے مارے آنکھیں جھکی ہوں گی، ذلت نے ہر طرف سے ڈھانک رکھا ہوگا۔ لو یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

سورۃ المعارج تمام ہوئی۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کو کھیل نہ سمجھو، وہ ایک دن آکر رہے گی۔ انسان اگر بیدائشی کمزوریوں پر قابو پانا اور کامیاب زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ کی عبادت کرے، اپنے مال میں سے محتاجوں کا حصہ نکالے، آخرت کا یقین کرے، اللہ کے عذاب سے ڈرتا رہے کیونکہ وہ ڈرنے کی چیز ہی ہے، جنسی خواہش صرف اپنی منکوحہ بیوی سے پوری کرے اور سب طریقے ممنوع ہیں۔ اپنی ذمہ داری اور قول و قرار پورے کرے، گواہی ٹھیک دے، وقت پر نماز پڑھے تب کہیں جا کر جنت نصیب ہو تو ہو۔

Marfat.com

سُورۃ نوح علیہ السلام

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی اکہتر ویں سورت ہے اور قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس کے دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں شروع سے لے کر آخر تک نوح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اس کی قوم بہت سی بداعمالیوں میں مبتلا تھی جس کی جڑ یہ تھی کہ وہ اللہ عزّ وجل کو بھول بیٹھے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے ان کے پانچ بت مشہور تھے جن کے نام اس سورت میں بتائے گئے ہیں۔ اصل میں بتوں کی پوجا انہی سے شروع ہوئی۔ کہتے ہیں کہ اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ یہ اپنے بعض لوگوں کو سب سے بڑا مانتے تھے اور ان کی حد سے زیادہ تعظیم و توقیر کرتے تھے جب یہ مر گئے تو انہوں نے ان کی یادگاریں قائم کر کے ان کی تعظیم شروع کر دی۔ رفتہ رفتہ شیطان نے انہیں سمجھایا کہ جو تمہارا کوئی بڑا پیر مر جائے تو اس کا پتھر کا مجسمہ بنا لو اور اس کی ویسی ہی تعظیم کرو جیسی تم ان کی زندگی کے وقت ان کی کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ یہی مجسمے ان کے معبود بن گئے اور وہ اللہ کو بالکل بھلا بیٹھے۔ ان ہی لوگوں سے ذات پات کی بنیاد پڑی اور یہ بُت پرستی کا لازمی نتیجہ تھا۔ آدمی کے اونچے نیچے درجے مقرر ہو گئے اور مرتبہ کی اونچ نیچ کی وبا پھیل گئی۔ بتوں کی پوجا اور ذات پات کی تفریق ان لوگوں سے شروع ہو کر دنیا میں دُور دور پھیلی، مصر، عراق، ہندوستان وغیرہ سب جگہ اس کا رواج ہو گیا اور آج بھی یہ دونوں آفتیں دنیا میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں اور باوجود اللہ کے رسولوں اور اس کی کتابوں کے دنیا ان کی گرفت سے پورے طور سے نہیں چھوٹی۔ انکی شکلیں بدلتی رہیں مگر اصل ہر طرح قائم رہی۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ہر طریقہ سے اپنی قوم کو سمجھایا کہ اللہ کے سوا کسی کی پوجا مت کرو اور ہر آدمی کی عزت اس کے مرتبے کے مطابق برقرار رکھو مگر حد سے آگے مت بڑھو۔ جب ان کی قوم نے ان کی بات نہ سُنی تو انہوں نے اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں فریاد کی اور عرض کیا کہ میں نے ہر طرح انہیں سمجھایا لیکن ان کے کان پر جوں نہ چلی، یہ اپنے بتوں ہی پر اڑے رہے۔

آخر میں حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے حق میں بددُعا کی اور اللہ سے التجا کی کہ یہ لوگ دنیا میں اسی طرح رہتے چلے گئے تو دُنیا میں سوا شر و فساد کے اور کچھ نہ دکھائی دے گا۔ آخر اللہ نے پانی کا طوفان بھیج کر سب کو غرق کر دیا صرف وہی لوگ اور جانور بچے جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں بیٹھ گئے تھے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے اور تھوڑے سے ان کے ماننے والے اور لوگ تھے۔ اور طوفان کے بعد آدمی اور جانوروں کی نسل انہی سے چلی جو بچ رہے تھے۔

Marfat.com

سورۃ نوح مکیۃ وھی ثمان وعشرون ایۃ ورکوعان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ
تحقیق ہم بھیجا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف کہ ڈراوے
قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①
اپنی قوم کو پہلے اس کے کہ پہنچے ان تک عذاب دردناک
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ②
کہا نوح نے اے قوم میری تحقیق میں تمہارے لیے ڈرانے والا ہوں کھلم کھلا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③
کہ عبادت کرو اللہ کی اور ڈرو اس سے اور اطاعت کرو میری
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى
بخش دے تمہارے لیے کچھ گناہ تمہارے اور مہلت دے گا تمہیں ایک وقت
اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا
مقرر تک تحقیق اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب
جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④
آجائے گا تو ٹلایا نہ جائے گا اگر تم سمجھتے ہو

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ
ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو
قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①
ڈرا اس سے پہلے کہ پہنچے ان پر دردناک عذاب
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ②
بولا اے میری قوم میں تم کو سناتا ہوں کھول کر
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③
کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى
تاکہ وہ بخشے تم کو کچھ گناہ تمہارے اور ڈھیل دے تمہیں ایک
اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا
مقرر وعدہ تک جب آپہنچے گا وہ جس کا اللہ نے
جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④
وعدہ کیا تو وہ پیچھے نہ ہٹے گا کاش تم سمجھتے

يٰقَوْمِ = يَا قَوْمِ ۔ اَطِيْعُوْنِ = اَطِيْعُوْنِيْ ۔ آدم علیہ السلام جو سب سے پہلے انسان ہیں خود نبی تھے اور انکی اولاد نے انکی ہدایتوں کے مطابق دنیا میں رہنا سہنا اختیار کیا۔ آبادی بڑھی تو ان کے بیٹوں میں سے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا اور یہ پہلا گناہ تھا جو انسان سے سرزد ہوا۔ اس کے بعد آبادی بڑھتی رہی اور گناہ بھی ساتھ ساتھ بڑھتے رہے۔ لوگوں کے سمجھانے کو اللہ کے نبی آتے رہے، یہاں تک کہ ایک زمانہ آیا جس میں لوگ اللہ کو بھلا بیٹھے اور اپنے بزرگوں ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے۔ جب وہ بزرگ نہ رہے تو ان کے بُت بنا لیے تاکہ ان کی یاد تازہ رہے۔ کچھ دن بعد بزرگوں کو تو بھول بھال گئے اور بتوں ہی کو اپنا رب اور معبود بنا بیٹھے۔ اس وقت اللہ نے نوح کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم کو سمجھا اور کہو کہ اس سے پہلے کہ تم پر اللہ کا عذاب نازل ہو سنبھل جاؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے عذاب سے ڈرو۔ میں جو کہوں وہ کرو اس سے امید ہے کہ تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور دنیا میں عذاب سے بچ جاؤ گے اور تمہیں اور تمہارے بعد انسانوں کو ان کے مقرر موت کے وقت تک جینے دیا جائے گا ورنہ اگر اللہ کے وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا اور تم غفلت سے نہ چونکے تو پھر ذرا مہلت نہ ملیگی اور نافرمانی ہی کی حالت میں مارے جاؤ گے کاش تم اتنی بات سمجھ لو

Marfat.com

عرضِ حال

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ
بولا اے میرے رب تحقیق میں بلایا میں نے اپنی قوم کو رات اور
نَهَارًا ۝۵ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا
دن پس نہ بڑھایا انھیں میرے پکارنے نے مگر
فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ
بھاگنا اور تحقیق میں جب کبھی بلایا میں نے انھیں تاکہ بخش دے تو ان کو
جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا
رکھ لیں انھوں نے انگلیاں اپنی اپنے کانوں میں اور لپیٹ لیے
ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷
کپڑے اپنے اور جم گئے اور تکبر کیا بڑا تکبر
ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْۤ
پھر تحقیق میں بلایا ان کو پکار پکار کر پھر تحقیق میں
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹
علانیہ کہا میں نے ان سے اور چپکے سے کہا میں نے ان سے چھپا کر

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ
بولا اے رب میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور
نَهَارًا ۝۵ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا
دن پھر وہ میرے بلانے سے اور زیادہ
فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ
بھاگنے لگے اور میں نے جب کبھی انھیں بلایا تاکہ تو انھیں بخشے
جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا
ڈالنے لگے انگلیاں اپنے کانوں میں اور لپیٹنے لگے اپنے
ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷
اوپر کپڑے اور ضد کی اور غرور کیا بڑا غرور
ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْۤ
پھر میں نے انھیں برملا بلایا پھر میں نے ان سے
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹
کھول کر کہا اور چپکے سے چھپ کر کہا۔

اَصَابِعُ اِصبعٌ کی جمع ہے، انگلی اٰذَانٌ اُذُنٌ کی جمع ہے۔ کان۔ اِسْتَغْشَوْا (ہانک لیا انہوں نے)، ماضی ہے استغشاءٌ کپڑا اڑھا لینا اس کا مضارع یَسْتَغْشُوْنَ سورۃ ہود میں گذر چکا ہے۔ اَصَرُّوْا (جم گئے)، ماضی کا صیغہ ہے اِصْرَارٌ اردو میں مستعمل ہے جم جانا

حضرت نوح علیہ السلام ایک مدت تک اپنی قوم کو سمجھاتے رہے لیکن ان کے کان پر جوں تک نہ چلی اس کان سنا اس کان اڑا اس کی ایک بات بھی نہ مانی۔ آخر جب نوحؑ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے اور سمجھانے کا کچھ اثر نہ دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے میں نے انکو رات کو بھی بلایا اور دن کو بھی کہ آؤ میری بات سنو مگر یہ میرے بلانے سے اور بھی زیادہ مجھ سے دور بھاگے اور میری بات تک سننا نہ کیا۔ جب بلایا جبھی اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اپنے اردگرد کپڑے لپیٹ کر ان میں گھس گئے تاکہ کسی طرح میری آواز انکے کان تک پہنچے اور اپنے برے کاموں پر اور بھی زیادہ اڑ گئے اور دل میں ٹھان لی کہ ہم تو یہی کریں گے جو کر رہے ہیں اور اکڑ گئے کہ ہم سے بڑا کون جو ہمیں سمجھائے۔ سب سے بڑے تو ہم ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ پھر بھی میں نے اپنا کام نہ چھوڑا، اور انہیں پکار پکار کر سمجھایا۔ مجمع میں بھی ان سے چیخ چیخ کر کہا اور علیحدہ علیحدہ بھی صاف صاف الفاظ میں سمجھایا اور اشارے کنایوں میں بھی اپنا مطلب واضح کیا۔ عرض سمجھانے کا کوئی طریقہ نہ چھوڑا۔

Marfat.com

کیا کیا سمجھایا؟

قُلْتُ - اسْتَغْفِرُوْا - رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ - كَانَ - غَفَّارًا ﴿۱۰﴾
ں کہا میں نے بخشش طلب کر اپنے رب کی تحقیق وہ ہے بخشنے والا

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ - عَلَيْكُمْ - مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ
بھیجے گا آسمان سے تمہارے اوپر پانی لگاتار برستا ہوا اور بڑھائے گا تمہیں

بِاَمْوَالٍ - وَّبَنِيْنَ - وَيَجْعَلْ - لَّكُمْ - جَنّٰتٍ - وَّ
ذریعہ مال کے اور بیٹوں کے اور کر دے گا تمہارے لیے باغات اور

يَجْعَلْ - لَّكُمْ - اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ - لَا تَرْجُوْنَ
دے گا تمہارے لیے نہریں کیا ہوا تمہیں نہیں امید رکھتے

لِلّٰهِ - وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ - خَلَقَكُمْ - اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾
اللہ کے لیے بڑائی کی اور تحقیق پیدا کیا اس نے تمہیں بھانت بھانت

اَلَمْ - تَرَوْا - كَيْفَ - خَلَقَ اللّٰهُ - سَبْعَ - سَمٰوٰتٍ
کیا نہ دیکھا تم نے کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان

طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ - الْقَمَرَ - فِيْهِنَّ - نُوْرًا
تہ بہ تہ اور کیا چاند کو ان کے اندر روشنی

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾
تو میں نے کہا اپنے رب سے گناہ بخشواؤ بیشک وہ ہے بخشنے والا

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ
چھوڑ دے تم پر آسمان کی دھاریں اور بڑھا دے گا تمہیں

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ
مال اور بیٹوں سے اور بنا دے گا تمہارے لیے باغ اور

يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
بنا دے گا تمہارے لیے نہریں کیا ہوا تمہیں کیوں نہیں

لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾
امید رکھتے اللہ کی بڑائی سے اور اسی نے بنایا تمہیں طرح طرح سے

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
کیا تم نے دیکھا نہیں کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان

طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا
تہ بہ تہ اور رکھا ان میں چاند کو روشنی

حضرت نوحؑ بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں کہ میں نے انہیں ہر طرح سمجھایا اور ان سے کہا کہ تمہارے کرتوت تو اب تک برے ہے ہیں اور ان کا برا نتیجہ تمہیں بھگتنا پڑے گا اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں ہے ہاں اگر تم میری سنو تو اپنے آپ کو اس سے بچا لیتے ہو۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ اپنے مالک اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس سے کہو کہ اے ہمارے رب ہماری خطاؤں سے درگذر فرما، ہمارے گناہ معاف کر۔ وہ رحیم اپنے بندوں کے جو اس کی طرف جھکیں، گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ گناہ بخشنے والا ہے، تمہارے پچھلے قصور معاف کر دیگا اور اپنی رحمت سے آسمان سے تمہارے اوپر زور کی بارش برسا دیگا جس سے زمین سیراب ہو جائے گی اور جل تھل ایک ہو جائے گا، ندی نالے تالاب خوب بھر جائیں گے اور قحط سے نجات ملے گی۔ پیداوار خوب ہوگی، مالدار ہو جائے گے، تندرستی ٹھیک ہو جائے گی۔ بیٹے بہت سے پیدا ہونے لگیں گے آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت اور بڑائی کے قائل نہیں ہوتے اور اس کے آگے جھک کر دنیا اور آخرت کی نعمتیں نہیں سمیٹتے، تمہیں اسی نے تو پیدا کیا ہے۔ اور مختلف حالات میں پالا ہے، تمہیں سوجھتا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر نیچے سات آسمان بنا دیئے اور چاند کو روشنی کا ذریعہ بنایا۔

Marfat.com

آخر نہ مانا

وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ
اور کیا سورج کو جلتا چراغ اور اللہ نے اگایا تم کو

وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ
اور سورج کو رکھا جلتا ہوا چراغ اور اللہ نے تمھیں ز

مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا
زمین سے اگانا پھر لوٹائے گا وہ تمھیں اس میں

مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْ
سے اگایا جما کر پھر دوبارہ ڈالے گا تمھیں ا

وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ
اور نکالے گا تمھیں باہر اور اللہ نے بنایا تمھارے لیے

وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكَ
اور نکالے گا تمھیں باہر اور اللہ نے تمھارے لیے

الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
زمین کو بچھونا بنایا تاکہ چلو اس کے کشادہ

الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُ
زمین کو بچھونا بنایا تاکہ چلو اس کے کشادہ

فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ
وسیع پر کہا نوح نے اے رب میرے تحقیق انھوں نے نافرمانی کی میری

فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْ
راستوں پر نوح نے کہا اے رب میرے انھوں نے

وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ
اور پیروی کی اس کی کہ نہیں بڑھایا اس کو اس کے مال نے اور اولاد نے

وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ
نہ مانا اور مانا ایسے کا جس کو اس کے مال سے اور اولاد نے

اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾
مگر نقصان میں اور چال چلی انھوں نے چال بہت بڑی

اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾
اور زیادہ ٹوٹا ہوا اور داؤ کیا بڑا داؤ

ارشاد ہے کہ اللہ نے سات آسمان بنا کر ان میں چاند کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور سورج کو ایک جلتا چراغ کر کے رکھ دیا جو روشنی بھی ہے اور گرمی بھی پھیلاتا ہے پھر اللہ کی قدرت کو اپنی پیدائش پر غور کر کے سمجھو۔ پہلے اس نے تمہارے بدن کے اجزاء زمین میں پرورش کئے ان سے تمہیں جیتا جاگتا انسان بنا کر کھڑا کر دیا۔ یہ بھی ایسے ہی ہوا جیسے درخت زمین سے اُگے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ تم چل پھر سکتے ہو ایک جگہ کھڑے رہتے ہیں، پھر مر جاؤ گے اور دوبارہ مٹی میں مل جاؤ گے۔ اس کے بعد قیامت کو وہ پھر تمہیں اٹھا کر کھڑا کر دے گا اور زمین سے نکل کر باہر آجاؤ گے پھر اس کی قدرت کی ایک اور شان دیکھو کہ تمہارے چلنے پھرنے کے لئے زمین کا لمبا چوڑا فرش دُور تک بچھا دیا اور اس میں فراخ اور کشادہ راستے بنا دیئے کہ جہاں چاہے دل کھول کر آؤ جاؤ۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو یہ سب کچھ سمجھایا مگر ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ جیسا کہ آج کل بھی دیکھا جاتا ہے کہ بعض آدمی سمجھتے ہی نہیں اور اپنی ہی رٹے جاتے ہیں۔ آخر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار یہ لوگ تو میری بات نہیں مانتے اپنے رئیسوں اور مالداروں کی بات سنتے اور مانتے ہیں جو اپنے مال اور اولاد پر اتراتے ہیں لیکن وہ ان کی تباہی کا باعث ہوئے ہیں، یہ لوگ بڑے داؤ گھات میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی اور بھی نوحؑ کی بات نہ سنے۔

Marfat.com

نتیجہ کیا ہوا؟

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ
اور کہا کبھی نہ چھوڑنا تم اپنے معبودوں کو اور کبھی نہ چھوڑنا تم
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ
ودکو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور
نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ
نسر کو اور بہکا دیا انھوں نے بہت سوں کو اور نہ بڑھا
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ
ظالموں کو مگر گمراہی میں بسبب اپنے گناہوں کے
اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
غرق کر دیا گیا انھیں پس داخل کیے گئے آگ میں پس نہ پائے انھوں نے اپنے لیے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا
اللہ کو چھوڑ کر کوئی مددگار اور کہا نوح نے اے رب مت
تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾
چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کوئی چلتا پھرتا

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ
اور بولے ہرگز نہ چھوڑیو اپنے معبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑیو
وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ
ودکو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور
نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ
نسر کو اور بہکایا بہتوں کو اور نہ زیادہ ہوا
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ
بے انصافوں کو مگر بھٹکنا اپنے گناہوں سے وہ
اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
ڈبائے گئے پھر آگ میں ڈالے گئے پھر انھوں نے اپنے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا
اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ پائے اور کہا نوح نے اے رب
تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾
منکروں کا ایک گھر بسنے والا زمین پر نہ چھوڑ

مِمَّا۔ مِنْ مَّا ہے۔ مِنْ کے ساتھ ما زائد کر دیا گیا ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔ لیکن محاورہ میں ایسا ہی بولتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں کہ یہ لوگ ہر وقت بڑے بڑے داؤ گھات کرتے رہتے ہیں کہ دیکھو ود سواع یغوث یعوق اور نسر کو بھی نہ چھوڑنا۔ یہ ان کے بُت تھے۔ جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ بُت پرست بتوں کے خاص خاص نام رکھ لیتے ہیں جیسا کہ یونانیوں وغیرہ کی خرافات میں دیکھا جاتا ہے اور جیسا کہ ہندوؤں میں چلا آتا ہے۔ عرض کیا کہ اس طرح سے ان لوگوں نے بہت سوں کو سیدھے راستہ سے بھٹکا دیا ہے انکی گمراہی اور بھی بڑھا دے تاکہ یہ جلدی عذاب میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جائیں۔ یہ اس لئے کہا کہ حضرت نوح علیہ السلام ان کی طرف سے بالکل مایوس ہو چکے تھے اور ان کے ایمان کی توقع ہی جاتی ہی رہی تھی۔ آخر وہ وقت آیا کہ وہ اپنے گناہوں اور تقصیروں کی وجہ سے پانی کے زبردست طوفان میں غرق کر دیئے گئے اور مرتے ہی آگ میں جلنے لگے۔ اللہ کو چھوڑ کر بے یار و مددگار ہو گئے۔ کوئی ان کے کام میں نہ آیا حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تھی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا تھا کہ یا الٰہی ان کافروں میں سے ایک کو بھی چلتا پھرتا یا گھر میں بستا مت چھوڑ۔ دیّار کے دونوں معنی ہیں کیونکہ وہ دور سے بنا ہے یا دار سے۔

Marfat.com

اُن سے بُرائی پھیلے گی

اِنَّكَ - اِنْ - تَذَرْهُمْ - يُضِلُّوْا - عِبَادَكَ - وَلَا
تحقیق تو اگر چھوڑ دیا تو نے انھیں بہکائیں گے تیرے بندوں کو اور نہ
يَلِدُوْٓا - اِلَّا - فَاجِرًا - كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ
جنیں گے مگر بدکار سچائی کا منکر اے میرے رب
اغْفِرْ لِيْ - وَلِوَالِدَيَّ - وَلِمَنْ - دَخَلَ - بَيْتِيَ
بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو داخل ہو میرے گھر میں
مُؤْمِنًا - وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ - وَالْمُؤْمِنٰتِ - وَلَا
ایمان لاکر اور ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو اور نہ
تَزِدِ - الظّٰلِمِيْنَ - اِلَّا - تَبَارًا ﴿۲۸﴾
بڑھا ظالموں کو مگر تباہی

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا
اگر تو ان کو چھوڑ دے گا یہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور جو
يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ
جنیں گے سو ڈھیٹ حق کا منکر اے رب
اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا
میں ایمان دار آئے اور ایمان والے مردوں کو اور
تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾
ایمان والی عورتوں کو اور گنہ گاروں پر یہی برباد ہونا بڑھتا رکھ

حضرت نوح علیہ السلام عرض کر رہے ہیں کہ ان لوگوں میں اس قدر گمراہی پھیل گئی ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی زندہ بچا تو سوا اسکے کہ اپنی طرح دوسروں کو بھی سیدھے راستہ سے ہٹا کر ٹیڑھے راستہ پر چلائے اور کچھ نہ کریگا۔ ان میں اسکی صلاحیت ہی نہیں رہی کہ سچی اور سیدھی باتوں کو سمجھیں، یہ ہمیشہ غلط باتوں ہی میں پھنسے رہیں گے اور ٹیڑھی چال چلیں گے انہوں نے کہا یا اللہ اگر تو نے انہیں زمین میں اسی طرح بستا اور چلتا پھرتا رہنے دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی ان ہی کے قدم بہ قدم چلے گی۔ وہ ہمیشہ بُرے کام کریں گے اور سچی باتوں کا انکار کئے جائیں گے اے اللہ تو ان سب کو ختم کر دے اور اگر مجھ سے اپنے فرض کے ادا کرنے میں کوئی کوتاہی اور قصور ہوا ہو تو اسے معاف کر اور میرے ماں باپ کی مغفرت کر اور جو کوئی ایمان لاکر میرا ساتھی ہوا ہے اور میرے گھر میں یا میری کشتی میں یا عبادت گاہ میں داخل ہو گیا ہے اس کو بھی بخش دے اور قیامت تک جتنے مرد اور جتنی عورتیں تجھ پر ایمان لائیں اور تیری باتوں کو مانیں ان کی مغفرت فرما اور جو لوگ حق سے پھریں اور سچی باتوں کا انکار کریں ان کے لئے تباہی کے سوا کچھ نہ بڑھا کیونکہ وہ خود بھی ڈوبیں گے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبیں گے۔

سورۃ نوح تمام ہوئی یہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہی غلط خیالوں میں پھنسے رہتے ہیں اور کسی کے سمجھانے سے راہ راست پر نہیں آتے بیش قیمت نصیحتوں سے پُر ہے۔ خدا کے لئے ان لوگوں کی قدر کرو جو تمہیں بغیر کسی اپنی ذاتی غرض کے اللہ کے مقرر کردہ دین پر قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اپنی سوسائٹی کو اس قدر مت بگڑنے دو کہ وہ ہر ایک کے لئے بگڑنے کا سبب بن جائے ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْجِنِّ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی بہتر ویں سورت ہے اور قیام مکہ کے آخری دنوں میں نازل ہوئی۔ اس میں دو رکوع ہیں اس سورت میں ایک مادی مخلوق کا ذکر ہے جسے عربی میں جن کہتے ہیں اور جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے اس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ نے جو چیز بنائی ہے وہ مادہ سے بنائی ہے ..... مادہ تین صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ ٹھوس، سیال یعنی بہنے والا مادہ کی یہ دونوں قسمیں انسان کی آنکھ سے نظر آتی ہیں۔ مادہ کی ایک صورت اور ہے جو اس قدر شفاف ہے کہ آنکھ سے نظر نہیں آتی مثلاً ہوا۔ اس کے اندر سب سے بڑھ کر لطیف جزء کو نور اور اس سے کسی قدر گھٹ کر لطیف کو نار کہتے ہیں جو نور سے پیدا ہوتے وہ فرشتے ہیں اور جو آگ سے پیدا ہوتے وہ جن ہیں اللہ نے کچھ فرشتے بنائے جو زمین پر یا اس کے قریب رہتے ہیں، باقی فرشتے اور جن اپنی اپنی جگہ زمین پر اور اس کے آس پاس رہتے ہیں اور انسان اسے آنکھ سے نہیں۔ لیکن اندرونی حس سے محسوس کرتا ہے جسے مشرک کہتے ہیں۔ جن اکثر زمین پر منڈلاتے رہتے ہیں۔ ان میں عقل ہے اور بات کو سمجھتے ہیں اس لئے ان کو بھی قرآن مجید ہدایت کرتا ہے کہ اللہ کو مانو اور ارادہ کے ساتھ اس کی عبادت کرو۔ یہ بھی انسانوں کی طرح اچھے اور برے دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ اس سورت میں ذکر ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ بعض جنوں نے قرآن سنا اور اس سے متاثر ہو کر ایمان لائے اور پھر جا کر اپنی قوم کو ہدایت کی کہ تم بھی ایمان لاؤ۔ اس سے پہلے سورۃ الاحقاف میں اس کا ذکر گذر چکا ہے کہ کچھ جن اس وقت جب آپ صبح کے وقت نماز میں قرآن مجید تلاوت فرما رہے تھے ادھر سے گذرے۔ قرآن شریف کے پڑھنے کی آواز سنی تو ٹھہر کر غور سے سننے لگے۔ اس کے بعد کئی بار جن آپ سے آکر ملے اور قرآن کو آپ سے سمجھا۔ اس سورت میں پہلی بار جنوں کے قرآن سننے کا ذکر ہے اور اس کو سن کر جو انہوں نے خیالات ظاہر کئے۔ ان کا بیان ہے۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ جنوں کا یہ حال بتا کر ان سب انسانوں اور جنوں سے سب سے کہہ دو کہ اگر وہ ہماری راہ پر چلتے تو ہم انہیں دنیا میں بھی خوش حالی عطا فرماتے اور اپنی نعمت سے مالا مال کرتے، تاکہ دیکھیں کہ کون ہمارا شکر کرتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ جو ہمیں بھول کر بیٹھ رہے گا۔ ہم اسے پریشانیوں میں پھنسا دیں گے اور یہ پریشانیاں بڑھتی ہی چلی جائیں گی۔ دیکھو! مسجدیں اللہ کی عبادت کے لئے ہیں۔ ان میں کسی اور کو اللہ کے ساتھ مت پکارو اور ہمارے عبادت گذار بندے کی ہنسی مت اڑاؤ اور اس کے گردستانے کے لئے مت جمع ہو۔

آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ ان سے کہہ دو۔ مجھے حکم ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اور اس کے بندوں کو اس کا پیغام پہنچا دوں۔ اب جو میری بات نہ مانے گا پچھتائے گا۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانٌ عَشْرُوْنَ اٰيَةً وَّرُكُوْعَانِ

جنوں کا ایمان لانا

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ
تو کہہ مجھے حکم ملا کہ جنوں کے کئی لوگ سن گئے
الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾
پھر کہنے لگے ہم نے سنا ہے ایک عجیب قرآن
يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ
جو نیک راہ سجھاتا ہے سو ہم اس پر یقین لائے اور ہم کسی
بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا
کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ
اونچی ہے نہیں رکھی اس نے بیوی اور نہ بیٹا یہ کہ ہم میں کا
كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾
بے وقوف اللہ پر بڑھا کر باتیں کرتا ہے۔

قُلْ ۔ اُوْحِيَ ۔ اِلَيَّ ۔ اَنَّهُ ۔ اسْتَمَعَ ۔ نَفَرٌ ۔ مِّنَ
کہہ دے وحی کی گئی ہے میری طرف کہ واقعہ یہ ہے کہ غور سے سنا چند شخص نے سے
الْجِنِّ ۔ فَقَالُوْٓا ۔ اِنَّا ۔ سَمِعْنَا ۔ قُرْاٰنًا ۔ عَجَبًا ﴿۱﴾
جنوں پھر کہا انھوں نے کہ تحقیق ہم سنا ہم نے ایک قرآن نرالا
يَّهْدِيْٓ ۔ اِلَى الرُّشْدِ ۔ فَاٰمَنَّا ۔ بِهٖ ۔ وَلَنْ نُّشْرِكَ
کہ ہدایت کرتا ہے سیدھی راہ کی پس یقین کیا ہم نے اس کا اور ہرگز نہ شریک کرینگے ہم
بِرَبِّنَآ ۔ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ ۔ تَعٰلٰى ۔ جَدُّ ۔ رَبِّنَا
اپنے رب کے ساتھ کسی کو اور تحقیق حال یہ ہے کہ بلند ہے شان ہمارے رب کی
مَا ۔ اتَّخَذَ ۔ صَاحِبَةً ۔ وَّلَا ۔ وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ
نہیں رکھی اس نے بیوی اور نہ اولاد اور یہ کہ
كَانَ ۔ يَقُوْلُ ۔ سَفِيْهُنَا ۔ عَلَى اللّٰهِ ۔ شَطَطًا ﴿۴﴾
واقعہ یہ ہے کہ بناتا تھا بے وقوف ہم میں سے اللہ کے اوپر بڑھ چڑھ کر باتیں

اِسْتَمَعَ کان لگا کر سنا، ماضی کا صیغہ اِسْتِمَاعٌ سے جو س۔م۔ع سے بنا ہے سَمْعٌ سننا اِسْتِمَاع کان لگا کر غور سے سننا جَدٌّ شان مرتبہ عظمت شَطَطٌ حد سے بڑھی ہوئی بات، سیاہ جھوٹ، حد سے زیادہ غلط بات۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو سنا دے کہ تجھے اللہ کی طرف سے خبر ملی ہے کہ جنوں کے ایک گر نے مجھے قرآن پڑھتے دیکھ کر کان لگا کر سنا اس کے بعد اپنی قوم میں جا کر کہنے لگے یہ تو ایک عجیب کلام ہے جو ہم نے سنا، یہ تو بالکل سیدھا راستہ سمجھاتا ہے۔ ہم نے تو اسے دل سے مان لیا اور اس پر یقین لائے۔ ہم تو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمارے رب کی شان سب سے اونچی ہے اس سے بڑا کوئی نہیں۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ اولاد۔ یہ سب باتیں ہمارے احمقوں نے گھڑی ہیں۔ سب سے بڑا احمق ابلیس ہے جس نے اللہ کی بابت بڑی بڑی غلط باتیں منہ سے نکالی ہیں اور ان کو ہمارے اندر پھیلایا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ جیسے آدمیوں میں بعض لوگ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور حد سے زیادہ جھوٹ اور غلط خیالات رکھتے ہیں، ایسے ہی جنوں میں بھی غلط خیالات رکھنے والے اور اناپ شناپ باتیں کرنے والے موجود ہیں

Marfat.com

غلطی کا اعتراف

وَّاَنَّا ۔ ظَنَنَّآ ۔ اَنْ ۔ لَّنْ ۔ تَّقُوْلَ ۔ الْاِنْسُ ۔ وَالْجِنُّ
اور یہ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہرگز نہ کہیں گے آدمی اور جن
عَلَى اللّٰهِ ۔ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ ۔ كَانَ ۔ رِجَالٌ
اللہ کے بارے میں جھوٹ اور یہ کہ بات یہ ہے کہ تھے کتنے ہی مرد
مِّنَ الْاِنْسِ ۔ يَعُوْذُوْنَ ۔ بِرِجَالٍ ۔ مِّنَ الْجِنِّ
آدمیوں میں کے کہ پناہ لیتے تھے کتنے ہی مردوں کی جنوں میں سے
فَزَادُوْهُمْ ۔ رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ۔ ظَنُّوْا ۔ كَمَا
پس بڑھایا انھوں نے انکو سرکشی میں اور یہ کہ خیال کیا آدمیوں نے جیسا
ظَنَنْتُمْ ۔ اَنْ ۔ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ ۔ اَحَدًا ۝۷ وَّ
خیال کیا تم نے کہ ہرگز نہ اٹھائے گا اللہ کسی کو اور
اَنَّا ۔ لَمَسْنَا ۔ السَّمَآءَ ۔ فَوَجَدْنٰهَا
یہ تحقیق ہم ٹٹولا ہم نے آسمان کو پس پایا ہم نے اس کو
مُلِئَتْ ۔ حَرَسًا ۔ شَدِيْدًا ۔ وَّشُهُبًا ۝۸
بھرا ہوا چوکیداروں سخت سے اور انگاروں سے

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ
اور یہ کہ ہم کو خیال تھا کہ آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ
ہرگز نہ بولیں گے اور آدمیوں میں سے کتنے مرد تھے
مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
کہ جنوں میں کتنے مردوں کی پناہ پکڑتے تھے پھر تو وہ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا
زیادہ سرکش ہو گئے اور یہ کہ ان کو خیال تھا جیسا کہ
ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّ
تم کو خیال تھا کہ اللہ کسی کو ہرگز نہ اٹھائے گا اور یہ کہ
اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا
تحقیق ہم نے آسمان کو ٹٹول دیکھا پھر اس کو پایا کہ
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸
بھر رہے ہیں اس میں چوکیدار اور سخت انگارے

رَھَقَ (سرکشی۔ بد دماغی) اصل میں اس کے معنی ڈھانک لینے کے ہیں ہر چیز جو باہر سے ڈھانکے یا اندر سے رھق ہے اندر سے بعض خیالات ڈھانک لیتے ہیں جیسے اپنے بڑا ہونے کا خبط جس کا نتیجہ سرکشی اور بد دماغی ہوتا ہے۔

ارشاد ہے کہ ان کو جنوں کا حال سنا دو وہ قرآن سنکر گئے تو اپنی قوم سے کہنے لگے کہ پہلے ہمارا یہ خیال تھا کہ آدمی اور جن اللہ کی بابت جھوٹی باتیں نہ کہیں گے لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ بہت سے آدمی اور جن اللہ کی بابت جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے آدمی جنوں کو اپنا محافظ اور مددگار مان لیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان جنوں کا دماغ اور بھی بگڑ جاتا ہے کہ ادھر ہم اتنے بڑے ہیں کہ لوگ ہماری پناہ میں آنا چاہتے ہیں پھر انہوں نے کہا کہ بہت سے آدمیوں کا بھی یہ خیال ہے جیسے تم میں سے بھی بہت سوں کا ہے کہ مرنے کے بعد اللہ دوبارہ نہ اٹھائے گا اس لئے جو کچھ ہے بس یہی دنیا کی زندگی ہے جو مزے اڑانے ہیں یہیں اڑا لو اس کے بعد کچھ نہیں پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو وہاں کی تو کایا پلٹی ہوئی پائی بڑے بڑے جنگی اور سخت پہرے لگے ہوئے ہیں اور ہر ناکے پر فرشتے سامان سے لیس کھڑے ہیں اور ہر جگہ آگ کے دہکتے ہوئے گولے تیار ہیں اور ہم میں سے کسی کو پاس نہیں پھٹکنے دیتے۔ یہ سامان بلا وجہ نہیں اب قرآن سنکر ہم سمجھے کہ یہ سب اسکے نازل ہونیکی تیاریاں ہیں

Marfat.com

وحی کا انتظام

وَّاَنَّا ۔ كُنَّا ۔ نَقْعُدُ ۔ مِنْهَا مَقَاعِدَ ۔ لِلسَّمْعِ ؕ
اور یہ کہ ہم ہم بیٹھا کرتے تھے آسمان کے ٹھکانوں پر سننے کے لیے
فَمَنْ ۔ يَّسْتَمِعِ ۔ الْاٰنَ ۔ يَجِدْ لَهٗ ۔ شِهَابًا ۔ رَّصَدًا ۙ (۹)
پس جو سننا چاہتا ہے اب پاتا ہے اپنے لیے دہکتا انگارا گھات میں
وَّاَنَّا ۔ لَا نَدْرِیْٓ ۔ اَشَرٌّ ۔ اُرِيْدَ ۔ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ
اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ آیا برائی کا ارادہ کیا گیا ان کے ساتھ جو زمین پر ہیں
اَمْ ۔ اَرَادَ بِهِمْ ۔ رَبُّهُمْ ۔ رَشَدًا ۙ (۱۰) وَّاَنَّا ۔ مِنَّا
یا ارادہ کیا ہے ان کے لیے ان کے رب نے ہدایت کا اور یہ کہ ہم میں
الصّٰلِحُوْنَ ۔ وَمِنَّا ۔ دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا ۔ طَرَآئِقَ
نیک لوگ بھی ہیں اور ہم میں ان کے خلاف بھی ہیں تھے ہم کئی راستوں پر
قِدَدًا ۙ (۱۱) وَّاَنَّا ۔ ظَنَنَّآ ۔ اَنْ ۔ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ
پھٹے ہوئے اور یہ کہ سمجھ لیا ہم نے کہ ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے اللہ کو
فِی الْاَرْضِ ۔ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ ۔ هَرَبًا ۙ (۱۲)
زمین میں اور ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے اس کو بھاگ کر

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ
اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے سننے کے واسطے
فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ (۹)
پھر جو کوئی اب سننا چاہے وہ اپنے واسطے ایک انگارہ گھات میں پائے
وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ
اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ برا ارادہ ٹھہرا ہے زمین کے رہنے والوں پر
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ (۱۰) وَّاَنَّا مِنَّا
یا ان کے رب نے ان کے حق میں راہ پر لانا چاہا ہے اور یہ کہ
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ
کوئی ہم میں نیک ہیں اور کوئی اس کے سوا ہم کئی راہ پر بٹے
قِدَدًا ۙ (۱۱) وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ
ہوئے تھے اور یہ کہ ہمارے خیال میں آگیا کہ اللہ سے زمین
فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ (۱۲)
میں چھپ نہ جائیں اور نہ اس کو بھاگ کر تھکا دیں گے۔

طَرَآئِقَ (فرقے) طَرِيْقَةٌ کی جمع ہے۔ اس کا مادہ ط۔ ر۔ ق ہے طَرَقٌ کے بہت سے معنی ہیں یہاں طَرِيْقَةٌ سے مراد گروہ ہے جسکا اپنا راستہ الگ ہو قِدَدٌ (ٹکڑے ٹکڑے) قِدَّةٌ کی جمع ہے ق۔ د۔ د سے بنا ہے قَدٌّ کے معنی کاٹنے کے ہیں قِدَّةٌ وہ ٹکڑا جو کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہو رَصَدٌ (گھات میں لگا ہوا) مفرد اور جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے ـــــ ارشاد ہے کہ ان جنوں نے جو قرآن حکیم کی آیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر واپس گئے اپنی قوم سے کہا کہ پہلے ہم کوئی موقعہ کی جگہ ڈھونڈھ کر آسمان کے کسی کونے میں بیٹھ جاتے تھے۔ تاکہ فرشتوں کی گفتگو سنیں اور آئندہ ہونے والی باتوں کی سُن گُن لے کر اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر زمین میں پھیلائیں لیکن اب تو یہ حال ہے کہ ہم میں سے جو کوئی آسمان کی باتیں سننے جاتا ہے وہ آگ کا گولہ اپنے لئے تیار پاتا ہے جو اس کے پیچھے دوڑ کر بھگا دیتا ہے یا جلا دیتا ہے، یہ نیا انتظام اس نئے کلام یعنی قرآن کی حفاظت کے لئے ہے تاکہ شریر جن اس کے اندر کچھ اور نہ ملانے پائیں اب یہ معلوم نہیں کہ اس قرآن کو سارے لوگ مان کر ثواب کے مستحق ہونگے۔ یا اس کا انکار کر کے عذاب سمیٹیں گے ہمارے اندر بھی نیک اور بد دونوں قسم کے لوگ ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کے نازل ہونے کے بعد یہ اختلاف مٹتا ہے یا اور بڑھتا ہے ہمیں تو یقین ہو گیا کہ اطاعت کے بغیر چارہ نہیں، نافرمانی کر کے نہ ہم کہیں زمین میں اللہ سے چھپ سکتے ہیں نہ کہیں اور بھاگ کر جان بچا سکتے ہیں

Marfat.com

ہم تو ایمان لائے!

وَّاَنَّا - لَمَّا - سَمِعْنَا - الْهُدٰٓى - اٰمَنَّا
اور یہ کہ ہم جب سنا ہم نے ہدایت کو ایمان لے آئے ہم
بِهٖ ؕ فَمَنْ - يُّؤْمِنْ - بِرَبِّهٖ - فَلَا
اس پر پس جو ایمان لایا اپنے رب پر پس نہ
يَخَافُ - بَخْسًا - وَّلَا - رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا
ڈرے گا وہ نقصان سے اور نہ دباؤ سے اور یہ کہ کچھ
مِنَّا - الْمُسْلِمُوْنَ - وَمِنَّا - الْقٰسِطُوْنَ ؕ
ہم میں فرمانبردار ہیں اور ہم میں کچھ گمراہ ہیں
فَمَنْ - اَسْلَمَ - فَاُولٰٓئِكَ - تَحَرَّوْا
پس جو فرمانبردار ہوگئے پس انھوں نے بھانپ لیا
رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا - الْقٰسِطُوْنَ - فَكَانُوْا
سیدھا راستہ اور وہ جو راہ سے ہٹ گئے پس ہوگئے
لِجَهَنَّمَ - حَطَبًا ﴿۱۵﴾
دوزخ کا ایندھن

وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

اور جب ہم نے راہ کی بات سن لی تو اس کو مان لیا پھر جو کوئی اپنے رب پر یقین لائے گا سو وہ نہ نقصان سے ڈرے گا اور نہ زبردستی سے اور یہ کہ کچھ ہم میں حکم بردار ہیں اور کچھ بے انصاف سو جو حکم پر چل پڑے انھوں نے اختیار کر لیا سیدھا راستہ اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوئے

رَهَقٌ (بے جا دباؤ) یہ لفظ ابھی گذر چکا ہے، یہاں اس سے مراد بدسلوکی اور ذلت ہے۔ اَلْقَاسِطُوْنَ (بے راہ) قَاسِطٌ کی جمع ہے جو ق۔س۔ط سے اسم فاعل ہے اس سے ایک مصدر قِسْطٌ ہے جس کے معنی عدل اور انصاف کرنے کے ہیں اور ایک قَسْطٌ اور قَسُوْطٌ ہے جس کے معنی بے انصافی اور راہ سے ہٹ جانے کے ہیں۔ تَحَرَّوْا (پسند کرلیا۔ اختیار کرلیا) ماضی ہے تَحَرِّیْ سے جو ح۔ر۔ی سے بنا ہے حَرٰی بہتر اور مناسب بات تَحَرِّیْ بہتر اور مناسب بات اختیار کرنا۔

ارشاد ہے کہ اسلام قبول کرنے والے جنوں نے کہا کہ جب واقعہ یہ ہے کہ ہم اللہ سے چھپ کر رہ نہیں سکتے۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں تو ہم نے تو اس قرآن کو سنتے ہی مان لیا اور اس پر ایمان لے آئے اب ہمیں اس کا خوف نہیں کہ ہمارا حق مارا جائے گا یا ہم پر زیادتی ہوگی، کیونکہ اللہ پر ایمان لانے کے بعد کسی کو یہ خوف ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سے بعض لوگ فرمانبرداری کے لئے تیار ہیں اور کچھ لوگ سیدھے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ لیکن فرمانبرداری کرنے والے ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹھیک فیصلہ کیا اور سیدھی راہ اختیار کی اور جنہوں نے سرکشی کی اور اپنی ہی ہٹ پر اڑے رہے وہ لوگ مرنے کے بعد دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے اور جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

Marfat.com

اب اور سنو

وَّاَنْ - لَّوِ اسْتَقَامُوْا - عَلَى الطَّرِيْقَةِ
اور یہ وحی ہوئی کہ اگر لوگ قائم ہو جاتے سیدھے راستے پر

لَاَسْقَيْنٰهُمْ - مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ - فِيْهِ ؕ
البتہ پلاتے ہم انھیں پانی ڈھیر سارا تاکہ آزمائیں ہم انھیں اس میں

وَمَنْ - يُّعْرِضْ - عَنْ ذِكْرِ - رَبِّهٖ - يَسْلُكْهُ
اور جو منہ پھیرے گا یاد سے اپنے رب کی داخل کر دے گا وہ اسے

عَذَابًا - صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ - الْمَسٰجِدَ - لِلّٰهِ
عذاب چڑھتے ہیں اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں

فَلَا تَدْعُوْا - مَعَ اللّٰهِ - اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّاَنَّهٗ
پس مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور یہ کہ حال یہ ہے کہ

لَمَّا - قَامَ - عَبْدُ اللّٰهِ - يَدْعُوْهُ كَادُوْا
جب کھڑا ہو بندہ اللہ کا کہ پکارے اسے قریب ہوتا ہے

يَكُوْنُوْنَ - عَلَيْهِ - لِبَدًا ﴿١٩﴾
کہ ہو جائیں لوگ اس پر اکٹھے

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
اور یہ حکم آیا کہ اگر لوگ راستے پر سیدھے رہتے

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ
تو ہم ان کو پلاتے پانی جی بھر کر تاکہ ان کو اس میں جانچیں

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے منہ موڑے گا اسے وہ چڑھتے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ
عذاب میں ڈال دے گا اور مسجدیں اللہ کی یاد کے واسطے

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّاَنَّهٗ
ہیں سو اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو اور یہ کہ

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا کہ اس کو پکارے تو اس پر

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾
لوگوں کے ٹھٹھ بندھنے لگے ہیں۔

صَعَدًا (چڑھتا ہوا) یعنی سخت عذاب جو بڑھتا ہی جائے لِبَدًا (جمگھٹے)، لِبْدَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں شیر کی گردن کے ڈھیر سارے بال یہاں مراد انبوہ اور بھیڑ ہے۔ صَعَدًا (چڑھتا ہوا) یعنی عذاب جو ہر دم بڑھتا چلا جائے۔ مساجد کے معنی مسجدوں کے ہیں وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا کا عطف اَنَّهُ اسْتَمَعَ پر ہے قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ کے بعد شروع سورت میں ہے یعنی مجھ پر یہ بھی وحی ہوئی ہے کہ اگر تم سب آدمی اور جن سیدھے راستہ پر چلتے اور نیکی کی راہ اختیار کرتے تو ہم تمہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیتے، قحط اور خشک سالی سے نجات دیتے، پورے طور پر تمہیں اور تمہاری زمینوں کو سیراب کرتے اور ظاہر اور باطن ہر طرح کے فائدے تمہیں پہنچاتے اور تمہیں آزماتے کہ تم ہماری نعمتوں کا شکر کرتے ہو یا نہیں۔ بندوں کی آزمائش دو طرح ہوتی ہے۔ تنگی یا فراخی سے۔ تنگی کی آزمائش سخت ہے۔ اس میں صبر کی ضرورت ہوتی ہے جس میں بہت کم لوگ پورے اترتے ہیں، اس سے ہم تمہیں بچا لیتے اور فراخی دے کر آزمائش نسبتاً آسان ہے، اس میں فقط شکر درکار ہے یہی آسان طریقہ آزمائش کا ہم تمہارے لئے مقرر کر دیتے۔ یاد رکھو جو اللہ کے ذکر سے منہ پھیرے گا اس کو دن دونا رات چوگنا عذاب ملے گا اور اس کی پریشانیاں بڑھتی ہی چلی جائیں گی اور مجھ پر یہ بھی وحی ہوئی ہے کہ مسجدیں یا سجدے فقط اللہ ہی کے لئے ہیں اس لئے تمہیں چاہیئے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ نہ کرو اور نہ مسجدوں میں کسی اور کو پکارو اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب اللہ کا بندہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو انکے گرد لوگ ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع ہو جاتے ہیں

Marfat.com

پیغام حق

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ
تو کہہ میں تو بس اپنے رب کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک
اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
نہیں کرتا تو کہہ تمہارا برا میرے اختیار میں نہیں
وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ
اور نہ راہ پر لانا تو کہہ مجھے اللہ کے ہاتھ سے کوئی
مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
نہیں بچائے گا اور اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ
مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ
نہ پاؤں گا مگر اللہ کی طرف سے پہنچانا ہے اور اس کے
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ
پیغام لانے ہیں اور جو اللہ کے رسول کا حکم نہ مانے
نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾
سو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے رہا کریں گے اس میں ہمیشہ

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ
کہہ دے سوائے اس کے نہیں میں پکارتا ہوں اپنے رب کو اور نہیں شریک کرتا اس کا
اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
کسی کو کہہ دے تحقیق میں نہیں مالک ہوں میں تمہارے لیے برائی کا
وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ
اور نہ راہ پر لانے کا کہہ دے تحقیق میں ہرگز نہ بچائے گا مجھے
مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
اللہ سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں اس کو چھوڑ کر
مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ
کوئی پناہ کی جگہ مجھے تو فقط پہنچانا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے پیغاموں کو
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ
اور جو نافرمانی کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی پس اس کے لیے ہے
نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾
آگ جہنم کی رہا کریں گے اسی میں سدا

مُلْتَحَدٌ (پناہ کی جگہ) اسم ظرف ہے اِلْتِحَادٌ سے جو ل ح د سے بنا ہے لحد کے معنی ایک طرف ہٹ جانا مُلْتَحَدٌ وہ جو سب سے الگ ہٹی ہوئی ہو ـــــ پہلے ارشاد ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں لوگ انکے گرد اتنے جمع ہو جاتے ہیں جتنے شیر کے گردن کے بال ہوتے ہیں مسلمان تو قرآن سننے کے شوق میں اور کافر آپ کے ستانے کے خیال سے آپ کے گرد جمع ہونے لگتے ہیں۔ اے ہمارے رسول ان کافروں سے کہہ دو کہ تم مجھے کیوں ستاتے ہو میں تو کوئی بری بات نہیں کہتا، میں تو بس یہی کرتا ہوں کہ اللہ کو پکارتا ہوں جو میرا رب ہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ تم بھی یہی کرو۔ کیونکہ اس میں سراسر تمہارا نفع ہے نہ مانو تو میرے اختیار میں نہیں کہ نافرمانی کی تمہیں سزا دوں اور نہ تمہیں سیدھے راستہ پر لانا میرے بس کی بات ہے میں تمہیں تو نفع یا نقصان کیا پہنچاتا خود اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر آج میں بالفرض اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کروں تو کوئی نہیں جو مجھے اللہ کی سزا سے بچالے اور کوئی جگہ نہیں جہاں میں جا کر اس سے چھپ سکوں۔ میری خیریت تو بس اسی میں ہے اور اسی سے مجھے اللہ کی پناہ حاصل ہو سکتی ہے کہ اللہ کی طرف سے اس کے بندوں کو اس کا پیغام پہنچا دوں اور اس کے حکم انہیں سنا دوں۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ جو میری نہ مانے گا اس کو اگرچہ میں سزا نہیں دے سکتا لیکن اللہ اسے ضرور سزا دے گا۔ اس نے اپنے نافرمانوں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے اور وہ سدا اسی میں پڑے رہیں گے اللہ بچائے۔ آمین!

Marfat.com

عنقریب راز کھل جائے گا

حَتّٰٓی - اِذَا - رَاَوْا - مَا یُوْعَدُوْنَ
یہاں تک کہ جب دیکھ لیں گے وہ جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے

فَسَیَعْلَمُوْنَ - مَنْ - اَضْعَفُ - نَاصِرًا - وَّاَقَلُّ
پس اسی وقت جان لیں گے کون زیادہ کمزور ہے مددگاروں کے لحاظ سے اور زیادہ ہے

عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ - اِنْ - اَدْرِیْٓ - اَقَرِیْبٌ - مَّا
گنتی ہے کہدے نہیں جانتا میں آیا قریب ہے وہ

تُوْعَدُوْنَ - اَمْ - یَجْعَلُ - لَهٗ - رَبِّیْٓ - اَمَدًا ﴿۲۵﴾
جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یا کردے اس کے لیے میرا رب ایک مدت

عٰلِمُ الْغَیْبِ - فَلَا یُظْهِرُ - عَلٰی - غَیْبِهٖٓ
وہ بھید سے واقف ہے پس نہیں مطلع کرتا اپنے بھید پر

اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا - مَنِ - ارْتَضٰی - مِنْ رَّسُوْلٍ
کسی کو مگر جسے وہ منتخب کرے اپنے رسولوں میں سے

حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ
یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو کچھ ان سے وعدہ ہے

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ
تب جان لیں گے کس کے مددگار کمزور اور گنتی میں تھوڑے

عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا
ہیں تو کہہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ

تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾
ہوا ہے وہ نزدیک ہے یا اس کو میرا رب ایک مدت کے بعد لائے گا

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ
وہ بھید کا جاننے والا ہے سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی

اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ
کسی کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو

ارشاد ہے کہ یہ کافر تیرے گرد ستانے کو جمع ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ اور اس کے ساتھی کل مٹھی بھر کمزور آدمی ہیں اور ہم ٹھہرے جتھے والے اور زور آور یہ ہمارے مقابلہ میں کیا کر سکتے ہیں۔ اچھا اس وقت تو یہ جو جی میں آتا ہے منہ اُٹھا کر کہہ دیتے ہیں۔ لیکن عنقریب وہ وقت آنے والا ہے۔ جس کے آنے کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت انہیں صاف صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ تھوڑے اور کمزور ساتھیوں والا کون ہے۔ ہمارا رسُول یا یہ خود۔ اِس دن انہیں یہ معلوم ہوگا کہ ان کا کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اب اگر یہ کہیں کہ اس وعدے کا وقت کب آئے گا تو ان سے کہہ دو کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ وہ وقت قریب ہے یا اس کے لئے میرے رب نے کوئی مدت مقرر کر دی ہے۔ جس کے گذرنے پر وہ آئے گا کیونکہ اس کے بھید وہی جانے۔ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ مگر اس پر جسے وہ اپنا رسول منتخب کر لے۔ یہاں سے معلوم ہوا اور ایسی ہی اور آیتیں سورۃ آلِ عمران میں اور دوسری سورتوں میں گذر چکی ہیں کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے اور کوئی غیب دان نہیں۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں کو جتنی غیب کی باتیں جاننے کی ضرورت ہوتی ہے حسب مصلحت بتا دیتا ہے اور جو وہ نہ بتائے وہ انہیں بھی معلوم نہیں۔

Marfat.com

وحی کی حفاظت

فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
پس تحقیق وہ دوڑاتا ہے آگے آگے اس کے اور پیچھے
خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ
اس کے نگہبان تاکہ جان لے کہ تحقیق
اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا
پہنچا دیتے انھوں نے پیغام اپنے رب کے اور گھیر رکھا ہے اس نے جو کچھ
لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
سو وہ چلاتا ہے اس کے آگے اور
خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ
پیچھے چوکیدار تاکہ جانے کہ انھوں نے
اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا
اپنے رب کے پیغام پہنچائے اور قابو میں رکھا اس نے
لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع
جو ان کے پاس ہے اور ہر چیز کی گنتی گن لی

ع ۲ ۱۲

ارشاد ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی غیب کی خبریں اپنے رسولوں کو ان کی شان، مرتبے اور موقعہ کے مطابق وحی کے ذریعے بھیجتا ہے اور وحی کی خوب حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے آگے پیچھے فرشتوں کے پہرے دار اور نگہبان بنائے جاتے ہیں تاکہ شیطان اور شتونگڑے اس میں کوئی بات اپنی طرف سے نہ ملا سکیں اور ان کا کوئی دخل اس میں نہ ہونے پائے اسقدر احتیاط اسلئے کی جاتی ہے کہ اللہ دیکھ لے کہ وحی کے فرشتے نے اور اللہ کے رسول نے اس کے پیغام جوں کے توں اللہ کے بندوں تک پہنچا دیئے ہیں یوں ہر چیز اللہ کے قابو اور حفاظت میں ہے کوئی اس کی بھیجی ہوئی وحی میں خلط ملط نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ پہرے چوکیاں حسب مصلحت اظہار شان و شوکت کیلئے لگائی گئی ہیں، ورنہ اللہ عزّوجل نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے۔ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں۔ سورۃ جن تمام ہوئی اس سورت میں کہا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید ہر قسم کی سمجھ دار جاندار مخلوق کیلئے خواہ آدمی ہوں یا جن اللہ کا پیغام ہے جو اس کو سنکر مان لے گا، اس کے مطابق چلے گا اور اسکے حکم بجا لائے گا اس کی دنیا اور آخرت دونوں درست ہو جائیں گی۔ دنیا میں اسے فراغت اور اطمینان کی زندگی گزارنے کے لئے سارے سامان مل ہی جائیں گے اور آخرت میں عذاب سے نجات پائے گا اور جس نے اسے نہ مانا اسے آخرت میں دن دونے اور رات چوگنے عذاب سے پالا پڑے گا۔ اگر تم عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ کے سوا کسی کے آگے مت جھکو اور مسجدوں میں سوا اس کے کسی اور کو مت پکارو۔ ورنہ شرک میں پھنس جاؤ گے اور بڑی مشکل پڑے گی۔ یہ قرآن ہر ایک کو فقط اللہ کی عبادت کرنے کی اور شرک سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اسے بڑی احتیاط سے فرشتے کے ہاتھ فرشتوں کی حفاظت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا گیا ہے اور وہ اسے سب کو سناتے ہیں اور اس پر خود عمل کرنا سکھاتے ہیں۔ ان کے خلاف چلو گے تو قیامت کے دن بے یار و مددگار رہ جاؤ گے

Marfat.com

سُورَۃُ الْمُزَّمِّلِ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی تہتّرویں سورت ہے اور مکہ میں ابتدائی زمانہ کے اندر نازل ہوئی۔ اس کے دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ماننے والوں کو بتایا گیا ہے کہ انہیں دنیا میں انسان کی ظاہری اور باطنی ترقی کے لئے کیا کچھ کرنا ہے۔ جس وقت یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ اس وقت رات کو اُٹھ کر عبادت کرنے کا حکم تھا تاکہ تنہائی میں جب کہ آدمی دن کے شور وغل سے دُور ہوتا ہے دل سے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا موقع ملے اس سلسلہ میں ارشاد ہے کہ رات کو اُٹھ کر کچھ وقت اللہ کی یاد میں صرف کرو۔ تقریباً آدھی رات یا اس سے کچھ کم نماز پڑھو اور باقی وقت آرام کرو۔ نماز میں قرآن مجید جتنا نازل ہو چکا ہے ٹھہر ٹھہر کر اور ایک ایک حرف اور لفظ الگ الگ ادا کر کے پڑھو۔ رات کے وقت عبادت کرنے میں مشقت تو ہوتی ہے۔ لیکن بات جو قرآن بتانی چاہتا ہے دل میں خوب بیٹھ جاتی ہے۔ عنقریب ہم اے رسول تمہاری طرف بڑا شاندار وزنی کلام بھیجنے والے ہیں اور اس کے لئے تیاری کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ اس کے بعد تمہیں دن بھر انسان کی اصلاح کے لئے بڑا کام کرنا پڑے گا۔ رات کی عبادت اللہ کی طرف پورا دھیان دینے کے لئے بہت اچھا ذریعہ ہے۔ تم اس کی مشق کرو کہ سب سے کٹ کر بالکل اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ اس کے سوا تمہارا اور اس سارے جہان کا پالنے والا کوئی نہیں۔ اس لئے اسی کو اپنے سارے کام سپرد کرو۔ اور کسی سے کوئی التجا نہ کرو۔ اگر گمراہ لوگ تمہیں باتیں بنائیں یا بُرا کہیں تو اس کی پروا نہ کرو۔ بغیر لڑے بھڑے ان سے الگ رہو۔ یہ اگر دنیا کے ساز و سامان میں مست لوگ تمہاری بات نہیں سُنتے بلکہ ستاتے اور تمہارا دل دکھاتے ہیں تو ان کا معاملہ ہم پر چھوڑ دو۔ ہمارے پاس ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے۔ وہ قیامت کا دن قریب ہے جبکہ زمین اور پہاڑ زلزلے سے لرز کر پاش پاش ہو جائیں گے۔

اس کے بعد انسانوں سے خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ ہم نے تمہارے پاس اپنے رسولؐ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا ہے جیسے کہ فرعون کے پاس اس کی ہدایت کے لئے رسول بھیجا تھا۔ فرعون نے ہمارے رسولؑ کی بات نہ مانی اور وہ بُری طرح تباہ ہوا۔ اگر تمہیں دنیا اور آخرت کی مصیبتوں سے بچنا ہے تو اس کی بس ایک ہی صورت ہے کہ ہمارے رسولؐ کو مانو اور قرآن حکیم کی ہدایت کے مطابق چلو ورنہ قیامت کا دن بڑا ہولناک ہے اور وہ ضرور آکر رہے گا۔ اس کے بعد رات کی نماز میں تخفیف کر دی گئی کہ آسانی سے جتنی پڑھ سکو پڑھو اس کے بدلے جو فرض نمازیں پانچ وقت کی مقرر کی گئی ہیں، ان کو پابندی کے ساتھ ادا کرو، زکوٰۃ دیتے رہو۔ کیونکہ یہ تم گویا اللہ کو قرض دے رہے ہو اور وہ اِسے ادا کرے گا، وہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

Marfat.com

آیاتہا ۲۰ سورۃ المزمل — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — رکوعاتہا ۱

انسان کی اصلاح کی تیاری

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾
اے کپڑوں میں لپٹنے والے کھڑا رہ رات کو مگر تھوڑی سی رات

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ
آدھی رات یا تھوڑا سا کم کر دے یا اس پر

عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا
زیادہ کر اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف ہم

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ
ڈالنے والے ہیں تجھ پر ایک بات وزن دار البتہ رات کو اٹھنا

الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾
روندتا ہے سخت اور سیدھی نکلتی ہے بات

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾
اے کپڑوں میں لپٹنے والے قیام کر رات کو مگر تھوڑی سی رات

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ
آدھی اس کی یا گھٹا دے اس میں سے کچھ یا بڑھا دے

عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا
اس پر اور صاف صاف پڑھ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر تحقیق ہم

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ
عنقریب ڈالیں گے تجھ پر ایک کلام وزنی تحقیق اٹھنا

الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾
رات کا وہ ہے سخت روندنے والا اور زیادہ سازگار ہے بات کہنے کیلئے

اَلْمُزَّمِّلُ (کپڑے گرد لپیٹے ہوئے) اسم فاعل ہے اِزَّمَّلَ سے جو اصل میں تَزَمَّلَ ہے اس لئے مُزَّمِّلٌ اصل میں مُتَزَمِّلٌ ہے اسکا مادہ ز۔م۔ل ہے جس کے معنی بہت سے ہیں مگر یہاں ڈھانک دینا چھپا دینا مراد ہے تَزَمَّلَ اس کا لازم ہے یعنی کپڑے لپیٹ کر انمیں چھپ جانا۔ تَرْتِيْلًا اس طرح پڑھنا کہ ایک ایک لفظ اور حرف اچھی طرح ادا ہو اور خوب سمجھ میں آئے رَتِّلْ اسی سے امر کا صیغہ ہے نَاشِئَةَ (رات کو اٹھنا) یہ قیاس کے خلاف مصدر ہے جیسے کَاذِبَةٌ خَاطِئَةٌ۔ وَطْاءٌ (روندنا) اس کے معنی پاؤں سے روندنا ہیں مراد یہ ہے کہ اس میں مشقت ہے وَطْاءٌ کے ایک معنی موافق کرنا اور ملا دینا بھی ہیں۔ یعنی وہ دل اور زبان کو خوب ملا دیتا ہے اور موافق کر دیتا ہے یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں لپٹنے والا کہہ کر خطاب کیا گیا ہے، اس لئے کہ آپ کافروں کی زبان درازی سے اداس ہو کر اور کپڑا اوڑھ کر چپ چاپ لیٹ جاتے تھے اور نیز پہلی وحی کے بعد اس قدر تھک گئے تھے کہ گھر میں آکر لیٹ گئے اور فرمایا کہ مجھ پر کمبل وغیرہ ڈال دو اور نماز پڑھتے وقت بھی اپنا کپڑا اوڑھ لیتے تھے اسطرح خطاب کرنے میں شفقت پائی جاتی ہے

ارشاد ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے اٹھو اور آئندہ کے کام کرنے کی تیاری کرو اپنی قوتوں کے بڑھانے کیلئے رات کو اٹھ کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ تھوڑا سا حصہ آرام کے لئے چھوڑ دو آدھی رات یا اس سے کسیقدر کم و بیش عبادت میں صرف کرو اور جو قرآن کا حصہ نازل ہو چکا ہے اسے نماز میں کھڑے ہو کر خوب صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اس طرح کہ ایک ایک لفظ سمجھ میں آئے اور اس کے معنی ذہن نشین ہو جائیں آئندہ ہم تمہارے اوپر ایک بہت شاندار کلام یعنی قرآن پورا نازل کرنیوالے ہیں اس کا بھاری بوجھ اٹھانے کیلئے پہلے سے ریاضت اور ورزش کرو یہ ورزش رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا ہے کیونکہ اس سے رات کے آرام کو خوب روندا جاتا ہے اور نفس کی خواہشیں پامال کی جاتی ہیں اور اس وقت بات بھی دل

Marfat.com

پہلا قدم

اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ
اِنَّ ۔ لَكَ ۔ فِی النَّهَارِ ۔ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷ وَاذْكُرْ
تحقیق تیرے لیے دن میں کام ہے لمبا اور جپے جا

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸ رَبُّ
اسْمَ ۔ رَبِّكَ ۔ وَتَبَتَّلْ ۔ اِلَیْهِ ۔ تَبْتِیْلًا ۝۸ رَبُّ
نام اپنے رب کا اور مل جا اس سے کٹ کر پروردگار

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
الْمَشْرِقِ ۔ وَالْمَغْرِبِ ۔ لَآ اِلٰهَ ۔ اِلَّا ۔ هُوَ ۔ فَاتَّخِذْهُ
مشرق کا اور مغرب کا نہیں کوئی معبود سوا اس کے پس بنا اس کو

وَكِیْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَكِیْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ ۔ عَلٰی ۔ مَا ۔ یَقُوْلُوْنَ
کارساز اور صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِیْ
وَاهْجُرْهُمْ ۔ هَجْرًا ۔ جَمِیْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِیْ
اور چھوڑ ان کو چھوڑنا اچھی طرح اور چھوڑ مجھے

وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝۱۱
وَالْمُكَذِّبِیْنَ ۔ اُولِی النَّعْمَةِ ۔ وَمَهِّلْهُمْ ۔ قَلِیْلًا ۝۱۱
اور جھٹلانے والوں کو جو نعمت والے ہیں اور مہلت دے انہیں تھوڑی سی

اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ
البتہ دن میں تمہیں لمبا شغل رہتا ہے اور اپنے

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸ رَبُّ
رب کا نام لیے جا اور اس کی طرف چھوٹ کر چلا آ سب سے الگ ہو کر

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
مشرق اور مغرب کا مالک کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے سو پکڑ اسے

وَكِیْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
کام بنانے والا اور جو کچھ کہتے ہیں سنتا رہ اور چھوڑ دے

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِیْ
ان کو بھلی طرح کا چھوڑنا اور مجھ کو اور جھٹلانے والوں

وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝۱۱
کو جو آرام سے رہے ہیں چھوڑ دے اور ڈھیل دے انہیں تھوڑی سی

سَبْحٌ (شغل۔ کام) اس کے معنی آسانی اور سہولت سے چلنا پھرنا ہیں یہاں اس سے مراد مختلف شغلوں اور کاموں کا پورا کرنا ہے تَبَتُّلٌ امر ہے اس کا مادہ ب۔ت۔ل ہے۔ بَتْلٌ (قطع کر) اس کا مادہ ب۔ت۔ل ہے۔ بَتْلٌ کے معنی کاٹنا۔ تَبَتُّلٌ بھی اسی سے بنا ہے جس کے معنی ہیں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی بالکل کاٹ ڈالنا۔ مراد یہ ہے کہ ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ عزّوجل سے لو لگاؤ۔

ارشاد ہے کہ دن میں چونکہ تمہیں اور بہت سے کام رہتے ہیں جن میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور دیگر نجی کام کاج بھی شامل ہیں اس لئے اللہ کے ساتھ خاص تعلق پیدا کرنے کے لئے رات کا کچھ وقت عبادت کے لئے مخصوص کر دو اور دن کو اور شغل کرو جو لوگوں کے میل جول سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت بھی اللہ کو نہ بھولو۔ دنیا کے کام کاج کے اندر بھی اللہ کو ہر وقت یاد رکھو اور دل میں اس کا نام لیتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ دنیا کے شغل تمہیں اللہ کی راہ سے غافل کر دیں۔ اللہ ہی ہر جگہ ہر چیز کا دن میں رات میں نگہبان اور پالنے والا ہے۔ اصل دلی تعلق اس کے سوا کسی سے نہ ہونا چاہیئے۔ اپنے سارے کام اس کے سپرد کر دو اور اس کے سوا کسی کو اپنا کارساز اور مددگار مت سمجھو اور یہ آرام سے کھاتے پیتے لوگ جو تمہیں ساحر مجنوں وغیرہ نام دیتے ہیں اور تمہارے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اسے صبر کے ساتھ برداشت کرو، ان سے لڑائی جھگڑا مت کرو ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو اور کچھ دن انہیں مہلت دو ابھی ان سے لڑنے کا وقت نہیں آیا۔ ابھی اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی قوتوں کو چمکاؤ اور جگاؤ۔

Marfat.com

منکروں کی سزا

اِنَّ - لَدَیْنَآ - اَنْكَالًا - وَّجَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا
تحقیق ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور دہکتی آگ اور کھانا

ذَا غُصَّةٍ - وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ
گلے میں پھنسنے والا اور عذاب دردناک جس دن

تَرْجُفُ الْاَرْضُ - وَالْجِبَالُ - وَكَانَتِ الْجِبَالُ
کانپے گی زمین اور پہاڑ اور ہو جائیں گے پہاڑ

كَثِیْبًا - مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ - اِلَیْكُمْ
ریت کے ٹیلے بہتے ہوئے تحقیق ہم بھیجا ہم نے تمہاری طرف

رَسُوْلًا - شَاهِدًا - عَلَیْكُمْ - كَمَآ - اَرْسَلْنَآ
رسول گواہی دینے والا تمہاری جیسے کہ بھیجا ہم نے

اِلٰى فِرْعَوْنَ - رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى - فِرْعَوْنُ
فرعون کی طرف ایک رسول پس نافرمانی کی فرعون نے

الرَّسُوْلَ - فَاَخَذْنٰهُ - اَخْذًا - وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾
اس رسول کی پس پکڑا ہم نے اسے پکڑنا عبرت ناک

اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا
البتہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر اور کھانا

ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ
گلے میں اٹکنے والا اور عذاب دردناک جس دن

تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ
کہ کانپے گی زمین اور پہاڑ اور ہو جائیں گے پہاڑ

كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ
ریت کے تودے بھسلتے ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا

رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ
تمہاری باتوں کا بتانے والا جیسے ہم نے فرعون کے

اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ
پاس رسول بھیجا پھر فرعون نے رسول کا کہنا

الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾
نہ مانا پھر پکڑا ہم نے وبال کی پکڑ

غُصَّةٌ (گلے میں پھنس جانا) گلے میں کسی چیز کے پھنس جانے کو جو آسانی سے نیچے نہ اُترے غصہ کہتے ہیں۔ تَرْجُفُ (لرزے گا) مضارع کا صیغہ ہے۔ ر۔ج۔ف سے رَجَفٌ کے معنی زور سے ہلنا۔ لرزنا۔ كَثِیْبٌ (ریت کا ٹیلا۔ ڈھیر۔ مَهِیْلٌ گرایا ہوا۔ اسم مفعول ہے۔ ہ۔ی۔ل سے هَیْلٌ کے معنی خاک کا گرانا۔ پھیلانا۔ مَهِیْلٌ گرایا ہوا۔ نیچے ڈھلکتا ہوا۔ وَبِیْلٌ (سخت) صفت کا صیغہ ہے و۔ب۔ل سے وَبْلٌ کے معنی زور سے مارنا۔ وَبِیْلٌ زور سے پڑنے والا۔ سخت دکھ پہنچانے والا۔ ارشاد ہے کہ ان انکار کرنے والوں کے لئے ہمارے پاس بیڑیاں، زنجیریں اور دہکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنس جانے والا کھانا اور دکھ بھرا عذاب تیار ہے جو قیامت کے دن انہیں ملے گا جب زمین لرزتی ہوگی اور پہاڑ ریت کے تودہ بن کر نیچے بیٹھے جا رہے ہوں گے اور انکی خاک پھیل رہی ہوگی۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے لوگو ہم نے تمہاری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اسی طرح جیسے مصر کے بادشاہ فرعون کی طرف موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ فرعون نے تو یہ کیا کہ ہمارے رسول موسیٰؑ کا کہنا نہ مانا اور ان کو جھوٹا بتا دیا اس لئے فرعون پر اس نافرمانی کا وبال پڑا اور ہم نے اسے زور سے پکڑا کہ اس کے انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے اور وہ بُری طرح تباہ ہو گیا۔ اب تم کہو کیا کہتے ہو؟

Marfat.com

عذاب سے نجات کا راستہ

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ
پس کیونکر بچوگے اگر منکر ہو گئے اس دن سے جو لڑکوں کو

الْوِلْدٰنَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ اِنِ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ
بوڑھا کر ڈالے گا آسمان اس دن پھٹ جائے گا

كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ
اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہے یہ تو نصیحت ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ
پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے بیشک

رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ
تیرا رب جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات کے نزدیک

الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
کھڑا ہوتا ہے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے اور کتنے ہی

مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ
لوگ تیرے ساتھ کے اور اللہ ناپتا ہے رات کو اور دن کو

فَكَيْفَ ۔ تَتَّقُوْنَ ۔ اِنْ ۔ كَفَرْتُمْ ۔ يَوْمًا ۔ يَّجْعَلُ
پس کس طرح بچوگے اگر منکر ہو گئے تم اس دن سے جو کر ڈالے گا

الْوِلْدٰنَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ اِنِ السَّمَآءُ ۔ مُنْفَطِرٌ ۔ بِهٖ ؕ
بچوں کو بوڑھا آسمان پھٹ جائے گا اس کے آتے ہی

كَانَ ۔ وَعْدُهٗ ۔ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ ۔ هٰذِهٖ ۔ تَذْكِرَةٌ ۚ
ہے وعدہ اس کا پورا کیے جانے والا تحقیق یہ یاددہانی ہے

فَمَنْ ۔ شَآءَ ۔ اتَّخَذَ ۔ اِلٰى ۔ رَبِّهٖ ۔ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ
پس جو چاہے پکڑے اپنے رب کی طرف راستہ تحقیق

رَبَّكَ ۔ يَعْلَمُ ۔ اَنَّكَ ۔ تَقُوْمُ ۔ اَدْنٰى ۔ مِنْ ۔ ثُلُثَيِ
تیرا رب جانتا ہے کہ تو کھڑا ہوتا ہے قریب دو تہائی

الَّيْلِ ۔ وَنِصْفَهٗ ۔ وَثُلُثَهٗ ۔ وَطَآئِفَةٌ ۔ مِّنَ الَّذِيْنَ
رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات اور کچھ لوگ ان لوگوں میں سے جو

مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ ۔ يُقَدِّرُ ۔ الَّيْلَ ۔ وَالنَّهَارَ ؕ
تیرے ساتھ ہیں اور اللہ اندازہ سے مقرر کرتا ہے رات اور دن

وِلْدَانٌ (لڑکے)، ولید کی جمع ہے جو و۔ل۔د سے فعیل بمعنی مفعول ہے لڑکے کو کہتے ہیں، شِيْبٌ (بوڑھے)، اَشْيَبُ کی جمع ہے جو ش۔ی۔ب سے صفت کا صیغہ ہے شَيْبٌ کے معنی بڑھاپا اَشْيَبُ بوڑھا۔ ارشاد ہے کہ اگر تم نے ہمارے رسول کا کہنا نہ مانا اور اس قرآن پر عمل نہ کیا تو پھر اللہ کے عذاب سے کیسے بچوگے اگر دنیا میں بچ بھی گئے تو قیامت کے دن تو نہیں بچ سکتے۔ وہ ایسا ڈراؤنا اور ہولناک دن ہوگا کہ اسے دیکھ کر مارے ڈر کے لڑکے بوڑھے ہو جائیں گے آسمان پھٹ پڑے گا۔ یاد رکھو اس دن کا وعدہ پکا ہے، پورا ہو کر رہے گا۔ بہرحال ہم نے یہ قرآن تمہیں سمجھانے اور یاد دلانے کے لئے بھیج دیا ہے اس میں تمہاری بھلائی کی ساری باتیں سمجھا دی گئی ہیں، یہ ایک نصیحت نامہ ہے، یہ ہر ایک کو اس کے رب اللہ کی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ بتاتا ہے۔ اب جو چاہے اس راستہ کو اختیار کر سکتا ہے اور اپنے رب کے پاس پہنچ کر اس کی رضامندی حاصل کر سکتا ہے آگے ارشاد ہے کہ اے رسول ہم نے دیکھ لیا کہ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمارے حکم کی تعمیل خوب کی اور تہجد کے لئے راتوں کو اٹھے، کبھی دو تہائی کے قریب کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات نماز میں کھڑے کھڑے گذاری، رات اور دن کا اندازہ تو اللہ ہی خوب کر سکتا ہے تمہیں وقت کے اندازہ میں دشواری پیش آئی اور بہت سے ساری ساری رات کھڑے رہے اور عبادت کرتے رہے تاکہ

Marfat.com

سہولت اور آسانی

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
جان لیا اس نے کہ ہرگز نہ پورا کر سکو گے تم اسے پس معاف کر دیا تمہیں
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ
پس پڑھو جتنا آسان ہو قرآن سے جان لیا
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
کہ ہوں گے تم میں سے بیمار اور کتنے اور
يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ
پھریں گے زمین میں تلاش کرتے ہوئے اللہ کے فضل میں سے
وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ
اور کتنے اور لڑتے ہوں گے اللہ کے راستہ میں
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ
پس پڑھو جتنا آسان ہو اس میں سے

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
اس نے کہ جانا کہ تم اسے پورا نہ کر سکو گے سو تم پر معافی
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ
بھیج دی اب پڑھو جتنا تم کو آسان ہو قرآن سے جانا کہ
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
کتنے ہی تم میں بیمار ہوں گے اور کتنے اور لوگ
يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ
پھریں گے ملک میں اللہ کے فضل کو ڈھونڈتے
وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ
اور کتنے لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ
سو پڑھ لیا کرو جتنا اس میں سے آسان ہو

لَنْ تُحْصُوْا ہرگز پورا نہ کر سکو گے۔ اصل میں تُحْصُوْنَ ہے لَنْ کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ مضارع کا صیغہ ہے اِحْصَاءٌ سے اس کی ماضی سورت المجادلہ میں گذر چکی ہے پورا پورا شمار کر لینا۔ مَرْضٰى بیمار مریض کی جمع ہے۔

ارشاد ہے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کو ہمیشہ پوری طرح نباہنا مشکل ہے اسلئے اس نے تمہیں اس سے معاف کر دیا۔ لوگوں کو وقت کا اندازہ مشکل تھا۔ اس وجہ سے تہجد کی نماز میں بڑی دقت ہوتی تھی۔ چنانچہ کوئی ایک سال تک فرض رہنے کے بعد اس سے معافی دی گئی۔ اب جس سے اٹھا جائے اور جتنا پڑھا جائے تہجد میں پڑھ لے اور وقت کی اور مقدار تلاوت کی کوئی قید نہیں۔

ارشاد ہے کہ پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ تم میں سے بعض بیمار بھی ہوں گے اور کمائی کی فکر میں سفر کرتے ہوں گے، علم سیکھنے دور تک جائیں گے۔ پھر کچھ لوگ دشمنان اسلام سے لڑنے بھی نکلے ہوں گے اور پوری طرح رات کو اٹھ کر نماز نہ پڑھ سکیں گے۔ اس لئے عام مسلمانوں کے لئے تہجد اب فرض نہیں رہا۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حکم جاری ہوا کہ تہجد پڑھا کریں اور عام حکم یہ ہو گیا۔ کہ جس سے ہو سکے رات کو اٹھ کر جتنی نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور قرآن بھی جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے تلاوت کرے۔ ابتداء میں تہجد فرض تھا۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو عبادت میں محنت و مشقت کی عادت اور خواہشوں پر قابو کرنے کی مشق ہو جائے اور اس طرح ریاضت اور محنت کر کے آئندہ اللہ کے احکام بجا لانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

Marfat.com

فرض ادا کرتے رہو

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا
اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو
اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
اللہ کو قرض اچھا اور جو آگے بھیجو گے
لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ
تم اپنے واسطے کوئی نیکی پاؤ گے تم اسے اللہ کے پاس اسے
خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ؕ
بہتر اور زیادہ بڑھی ہوئی ثواب میں اور معافی مانگو اللہ سے
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾
تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرض دو
اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
اچھی طرح قرض دینا اور جو کچھ کوئی نیکی اپنے
لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ
واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر
خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ؕ
اور ثواب میں زیادہ پاؤ گے اور اللہ سے معافی مانگو
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو لوگ شروع میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور صحابہ ہونے کا درجہ حاصل کر لیا ان کے لئے ایک سال تک تہجد کی نماز فرض کی گئی اور کہا گیا کہ تمہارے مخالف لوگ خواہ کتنا ہی تمہیں ستائیں تم صبر کرو اور ان سے لڑنا تو درکنار سخت کلامی سے بھی پیش نہ آؤ۔ بعد میں یہ دیکھ کر ان میں بعض بیمار اور ضعیف ہوں گے اور بہت سے روزی یا علم کی تلاش میں سفر بھی کریں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے مسلمانوں پر رات کو اٹھ کر نماز تہجد پڑھنا فرض نہ رہا اور صرف فرض نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا ضروری کر دیا گیا۔

ارشاد ہے کہ تہجد کی نماز نفل کی حیثیت رکھتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسے ضرور ادا کرتے رہیں گے مگر اور لوگ جی چاہے جتنی ادا کریں یا ادا نہ کریں، ہاں فرض نمازیں باقاعدہ ادا کرتے رہیں اور غریبوں کے لئے اپنے مال میں سے مقررہ حصہ قاعدہ کے مطابق نکالتے رہیں اس کے علاوہ بھی جو کچھ خالص نیت کے ساتھ نادار اور مفلسوں کے لئے اپنے خرچ کریں گے وہ گویا اللہ کو قرض دیں گے۔ یہ قرض خوشی اور فراخدلی سے دینا چاہیئے کیونکہ اللہ یہ ادا کر دیگا اور جو کچھ اس کے لئے نیکی کی جائے گی وہ اس کا بہت اچھا بدلہ دے گا اور اس کا ثواب بہت بڑا ہوگا اس کے ساتھ ہی اللہ سے مغفرت بھی مانگتے رہا کرو۔ کیونکہ بشر سے اللہ کی عبادت میں کچھ نہ کچھ تقصیر ہو ہی جاتی ہے استغفار کرتے رہو گے تو وہ تمہارے قصور معاف کر دے گا۔ وہ غفور و رحیم ہے۔ نمازوں کے ادا کرنے زکوٰۃ دینے، صدقہ اور خیرات اور نیک کام کرتے رہنے کا ثواب قیامت کے دن بہت بڑا ملے گا۔ بشرطیکہ یہ سب کام اللہ کے لئے اس کی رضامندی حاصل کرنے کو نیک نیتی سے کئے جائیں۔ سورۃ مزمل تمام ہوئی۔

Marfat.com

سُورۃ المزّمل کیا سکھاتی ہے

گنتی کے چند آدمیوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھانپا کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں۔ آخر صحیح علامتوں کو ٹھیک ٹھیک دیکھ کر سچے دل سے آپ کو اللہ کا رسُول مان لیا اور آپ کی ہدایت کے مطابق چلنا شروع کر دیا آگے چل کر انہوں نے آپ کی رہنمائی میں جو کچھ کر کے دکھایا اس سے آج تک دنیا حیرت میں ہے بڑے بڑے عقلمندوں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قدر حیرت انگیز انقلاب دنیا میں اتنے قلیل زمانے میں اُنہوں نے کس طرح برپا کر دیا۔ تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو انہیں اس کیلئے کوئی خاص تیاری نظر نہیں آتی۔ جو کچھ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ چند بے سروسامان لوگ بڑے بڑے سامان والے دشمنوں کے بیچ میں گھرے ہوئے ہیں، نہ کوئی فوجی تعلیم ہے نہ جنگی ورزش ہے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم جنہیں اللہ کا رسول مان کر انہوں نے ان کی پیروی اختیار کی تھی۔ انہیں صرف قرآن مجید کی چند آیتیں سنا دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میں تو بس وہی تم سے کہتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعے بھیجا جاتا ہے، معاملہ اللہ رب العالمین کے سپرد ہے، ہوگا وہی جو وہ فیصلہ کرے گا درحقیقت واقعہ بھی یہی ہے کہ آپ اپنی طرف سے نہ کوئی تدبیر بتاتے تھے نہ کوئی ہدایت کرتے تھے مسلمانوں کی تیاری یہی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات پر آنکھیں بند کر کے تعمیل کرنا ان کا کام ہے خواہ اس میں مشقتیں جھیلنی ہوں اور خواہ کسی قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، بس یہی ان کی تیاری تھی اور یہی ان کا سارا ساز و سامان تھا۔ جب یہ سورت نازل ہوئی اور آپ نے انہیں پڑھ کر سنایا تو سب دل و جان سے اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور آپ سب سے پیش پیش تھے اس میں انہیں بتایا گیا کہ رات کو اُٹھ کر دو تہائی یا آدھی رات اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اور اسے حاضر ناظر جان کر قرآن شریف پڑھا کرو اور اس کے معانی پر غور کیا کرو۔ کیونکہ رات کا وقت شوغل سے دور ہوتا ہے تم اچھی طرح قرآن پڑھ کر اس کے معانی پر غور کر سکتے ہو۔ رات اس طرح گذارو۔ صبح اُٹھ کر دن بھر اوروں کی طرح کام کرو لیکن اللہ کو ہر وقت یاد رکھو اور یقین جانو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر تمہارے اِردگرد کے لوگ تمہیں عجیب لوگ سمجھ کر ستائیں اور بدسلوکی سے پیش آئیں تو ان کو جواب نہ دو، نہ ان سے لڑو جھگڑو۔ جو کہیں وہ صبر سے سنو۔ جو کریں وہ تحمل کے ساتھ برداشت کرو۔ بس یہی ورزش تھی جو ایک سال تک برابر ان سے کرائی گئی۔ ایک سال کے بعد حکم ہوا کہ اب تہجد تمہارے اوپر فرض نہیں رہا۔ ہاں رسول اللہ اسے حسب معمول ادا کرتے رہیں گے۔ اب فرض نمازیں جو تمہارے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ بس انہیں پابندی کے ساتھ وعدے کے مطابق ادا کرتے رہو اور جو کچھ کماؤ اس میں سے کچھ حصہ ناچار مفلسوں اور ناداروں کے لئے نکال دو اور ہر وقت حاجتمندوں کے لئے حسب مقدور خرچ کرتے رہو اور یہ سمجھو کہ جو کچھ تم دوسروں کی مدد کے لئے خرچ کر رہے ہو یہ تم اللہ کو قرض دے رہے ہو اور اللہ بہت بڑھا چڑھا کر اسے ادا کر دے گا اور اس کے ساتھ ہی اللہ کی مغفرت طلب کرتے رہا کرو۔ بس یہی تعلیم تھی جو انہیں دی گئی اور اسی سے ہوا جو کچھ ہوا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی چوہترویں سورت ہے یہ مکہ کے قیام کے شروع زمانہ میں نازل ہوئی اور اس میں دو رکوع ہیں۔ اس سورت کے نازل ہونے سے پہلے آپ فقط اپنے گھر والوں کو اور ان مسلمانوں کو قرآن سناتے اور سمجھاتے تھے جو آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ اس سورت میں آپ کو حکم ہوا کہ قرآن مجید کا عام اعلان کرو اور سارے لوگوں کو اس کا پیغام دو۔ یہی تمہارا فرض ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہی سورت ہے جو سب سے پہلے نازل ہوئی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ سب سے پہلے سورۃ اقرأ کی پہلی آیتیں نازل ہوئیں، اس کے بعد کچھ دن وحی رکی رہی، پھر سورۃ المدثر نازل ہوئی اور اسی کے قریب غالباً اس کے بعد سورۃ المزمل اتری۔ سورۃ المزمل میں آدمی کی اپنی اندرونی اصلاح کے لئے ہدایت ہے اور سورۃ المدثر میں دوسروں کی اصلاح کا بیان ہے المدثر کے معنی بھی قریب قریب وہی ہیں جو المزمل کے ہیں یعنی چادر میں لپٹنے والا۔ ان دونوں سورتوں میں آپ کو اسطرح خطاب کیا گیا ہے کیونکہ آپ وحی کے وقت یا اس کے بعد اور اکثر عبادت کرتے وقت بھی کپڑا، چادر یا کمبل وغیرہ اپنے اوپر لپیٹ لیتے تھے۔

اس سورت میں پہلے آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی عادتیں ایسی بناؤ جو ایک عظیم الشان مصلح کے شایان شان ہیں۔ اس کے بعد عرب کے ایک مشہور شاعر ولید بن مغیرہ کا بیان ہے جو قرآن مجید کو سن کر اس کا گرویدہ ہو گیا تھا اور قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے کہ اتنے میں ابوجہل کو خبر ہو گئی اور وہ دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ کیا غضب کرتے ہو اپنی ساری عزت خاک میں ملائے دے رہے ہو باپ دادا کا دین چھوڑ کر اس کا دین اختیار کر رہے ہو جو کل کا تمہارے سامنے کا بچہ ہے۔ ولید نے بہت کچھ سوچا آخر ابوجہل کے اصرار سے کہدیا کہ ہاں یہ قرآن ایک جادو کا منتر ہے جو پہلے سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے اس میں اس کافر یعنی ولید کو دھمکی دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے لئے سخت عذاب تیار ہے۔ پھر جہنم کی حقیقت واضح کی گئی ہے کہ وہ ایک سخت مصیبت کی جگہ ہے اور اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو قرآن کو نہیں مانتے یا مانتے ہوئے اس کے حکموں کی پروا نہیں کرتے بلکہ اس سے اسطرح بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر کی آواز سن کر بھاگتے ہیں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس اللہ کا پیغام الگ الگ آنا چاہیئے۔ اس لئے یہ دوسروں کے تابع ہو کر رہنا نہیں چاہتے۔ یہ بالکل ایک خام خیال ہے اللہ عزوجل نے انسان کی ہدایت کے لئے انہیں میں سے اپنے رسول مقرر کر کے ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجے ہیں۔ اب اسی سلسلہ میں یہ آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے ہیں اور ان کو قرآن حکیم دیا گیا ہے کہ وہ اسے دنیا بھر میں پھیلا دیں اور اس کا پیغام سب کو سنا دیں۔ اب یہ قرآن سارے انسانوں کے لئے ایک نصیحت نامہ ہے جس کا جی چاہے اس کی بات سنے اور اس کی نصیحتوں پر عمل کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے ڈر سے برائیوں سے بچو اور اپنے قصوروں کی اس سے معافی مانگو!۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ مکیۃ وھی ست ق بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ خَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّ فِیْھَا رُکُوْعَانِ

اصلاح انسان کی تیاری

یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَ رَبَّكَ
اے کپڑے میں لپٹنے والے کھڑا ہو پس ڈرا دے اور اپنے رب کی

فَكَبِّرْ ۝۳ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵
پس بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پس پاک رکھ اور گندگی پس دور رہ اس سے

وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷
اور نہ احسان کر زیادہ طلب کرنے کو اور اپنے رب کے لیے صبر کر

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ
جب پھونکا جائے صور میں پس وہ اس دن

یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝۹ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝۱۰
وقت ہے سخت کافروں پر نہیں آسان

یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَ رَبَّكَ
اے لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سنا دے اور اپنے رب کی

فَكَبِّرْ ۝۳ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵
بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ

وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷
اور ایسا نہ کر کہ احسان کرے اور بہت بدلہ چاہے اور اپنے رب کے

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ
حکم کی راہ دیکھ پھر جب بجنے لگے وہ کھوکھلی چیز پس وہ اس

یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝۹ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝۱۰
دن مشکل دن ہے نہیں آسان منکروں پر

اَلْمُدَّثِّرُ (لحاف اوڑھنے والے) اصل میں اَلْمُتَدَثِّرُ ہے جو اسم فاعل ہے تَدَثُّرٌ سے تَدَثَّرَ کے معنی دِثار اوڑھ لینا اور دِثار وہ کپڑا ہے جو گرم ہونے کے لئے اُوپر سے اوڑھ لیا جائے جیسے کمبل، رضائی لحاف۔ الرُّجْزَ (ناپاکی) اس سے مراد گندے کام ہیں جن میں بُت پرستی بھی داخل ہے۔ نُقِرَ (پھونکا جاتے) ماضی مجہول ہے ن۔ ق۔ ر نَقْرٌ کے معنی بجانا نَاقُوْرٌ (بگل۔ دُھونو) اندر سے خالی نلی جو پھونک مارنے سے بجے یہاں اس سے مراد صُور ہے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہو رہا ہے کہ اے چادر میں لپٹے ہوئے اُٹھو اور اپنے کام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ انسانوں کو ڈرا دو کہ اللہ کا رسول تمہارے پاس اللہ کا پیغام لیکر آگیا ہے اگر یہ پیغام تم نے نہ سنا اور اس کو مان کر اس پر عمل نہ کیا تو تمہارا انجام اچھا نہ ہوگا۔ تمہیں دنیا میں رسوائی حاصل ہوگی اور آخرت میں سخت عذاب۔

اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اپنے لباس کو پاک رکھو۔ گندگی سے، گندی باتوں اور گندے کاموں سے الگ رہو۔ کسی کے ساتھ احسان اس ارادہ سے مت کرو کہ اس سے اس کا بڑھ چڑھ کر بدلا لیا جائے گا۔ ہمت بلند رکھو۔ اللہ کے لئے دوسروں کی مدد جو ہو سکے کرو بدلہ اور انعام کے خیال سے مت کرو۔ اللہ کی راہ میں جو مشقتیں اور مصیبتیں پیش آئیں انہیں صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کرو اور اللہ کی مدد کی ہر وقت اُمید رکھو۔ جب قیامت آئے گی اور صور پھونکا جائے گا وہ دن اور اس میں یہ صور پھونکنے کا وقت خاص طور پر کٹھن ہوگا۔ جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کا انکار کیا ہوگا ان کو اس دن بڑی مشکل کا سامنا ہوگا اور ان کی جان پر بن جائے گی۔

Marfat.com

منکروں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ
چھوڑ مجھے اور اسے جسے میں نے پیدا کیا تنہا اور کر دیا

لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾
اس کے لیے مال پھیلایا ہوا اور بیٹے ہر جگہ حاضر

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ
اور تیار کر دیا اس کے لیے خوب سامان پھر امید رکھتا ہے

اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا
کہ اور بھی دوں ہرگز نہیں تحقیق وہ ہے ہماری آیتوں کا

عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ
نہ ماننے والا عنقریب چڑھوا دوں گا اسے چڑھائی پر تحقیق اس نے

فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ
سوچا اور رائے قائم کی پس مرے وہ کیسی رائے قائم کی پھر

قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾
وہ مرے کیسی رائے قائم کی پھر دیکھا

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ
چھوڑ دے مجھ کو اور اس کو جسے میں نے پیدا کیا اکیلا اور میں نے

لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾
اسے مال دیا پھیلا کر اور بیٹے مجلس میں بیٹھنے والے

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ
اور اس کے لیے خوب تیاری کر دی پھر لالچ رکھتا ہے کہ

اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا
اور بھی دوں ہرگز نہیں وہ ہے ہماری آیتوں کا

عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ
مخالف اب میں اس سے بڑی چڑھائی چڑھواؤں گا اس

فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ
نے فکر کیا اور دل میں ٹھیرا لیا سو مارا جائے کیسا ٹھیرایا پھر

قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾
مارا جائے کیسا ٹھیرایا پھر نگاہ کی

مکہ کا ایک رئیس ولید بن مغیرہ بڑی دولت والا تھا اس کے بیٹے بھی بہت سے تھے جنکی تعداد دس لکھی ہے اور ہر وقت گھر ہی میں رہتے اور ہر مجلس میں شامل ہوتے اور باپ کا وقار بڑھاتے، یہ شاعر بھی تھا اور زبان خوب جانتا ہے یہ آپ سے قرآن سنکر بہت متاثر ہوا اور قریب تھا کہ ایمان لے آئے اتنے میں ابوجہل وغیرہ اسکے پاس پہنچے اور کہا کیوں اپنا اور اپنے باپ دادا کا نام ڈبوتے ہو اتنے بڑے آدمی ہو کر ایک بچے کی پیروی کرتے کیا اچھے لگو گے۔ یہ سنکر وہ سوچ میں پڑ گیا اور سوچ سوچ کر کافروں کے خوش کرنے کو یہ رائے ظاہر کی کہ یہ کلام جادو ہے اور جادو کے بڑے اُستادوں سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے ایمان والوں کی جنت کی نعمتوں کا ذکر سُنا تو بولا مجھے جیسے یہاں سب کچھ ملا ہے وہاں بھی ملے گا ان آیتوں میں ارشاد ہو رہا ہے کہ اسکو میں نے پیدا کیا تو یہ تنہا تھا اسکے پاس کچھ نہ تھا میں نے ہی اسے مال دولت، حکومت، اولاد اور عزت سب کچھ دیا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ مرنے کے بعد بھی اسی کو سب کچھ ملے گا یہ اسکا خیال خام ہے اسنے تو ہماری آیتیں سنکر ان کی مخالفت پر کمر باندھ لی اسکو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھایا اتارا جائیگا اسنے خوب سوچکر ہماری آیتوں کی بابت ایک رائے قائم کی اور پھر نظر اٹھا کر لوگوں کی طرف دیکھا جو سارے کے سارے اسکے فیصلہ کے منتظر بیٹھے تھے کہ دیکھیں یہ ہماری باتوں کا کیا جواب دیتا ہے،

Marfat.com

منکر نے کیا کیا؟

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾
پھر تیوری چڑھائی اور ترش رو ہوا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾
پھر کہا نہیں یہ مگر جادو پہلے سے چلا آتا ہے

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ
نہیں یہ مگر کلام آدمی کا عنقریب داخل کروں گا اسے

سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾
آگ میں اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے وہ آگ

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾
نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے جھلس دینے والی آدمی کو

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾
اس پر مقرر ہیں انیس چوکیدار

لَوَّاحَةٌ (جھلس دینے والی، جلا کر بگاڑ دینے والی) مبالغہ کا صیغہ ہے ل۔ و۔ ح سے لَوْحٌ کے معنی بگاڑ دینے متغیر کرنے کے ہیں

ارشاد ہے کہ اس کافر نے سوچ کر ایک رائے قائم کی پھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا، پھر ماتھے پر بل ڈالا، پھر ترش رو ہوا، پھر منہ پھیر لیا اور اکڑنے لگا پھر بولا کچھ نہیں یہ تو جادو ہے جو پہلے سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے یہ تو آدمی ہی کا کلام ہے اور کسی کا نہیں۔ خیر جاتا کہاں ہے اس کی اس گستاخی کی اسے میں یہ سزا دوں گا کہ اسے دوزخ میں ڈال دوں گا اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے وہ کوئی معمولی آگ نہیں بلکہ ایسی ہی تیز آگ ہے کہ سب کچھ جلا ڈالے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور جلا جلا کر بدن کا حلیہ بگاڑ دے گی۔ پھر اس پر انیس نگہبان پہرہ دے رہے ہیں۔ یہ ایک خاص شخص کی سزا کا بیان ہے۔ لیکن اس میں وہ ہر شخص شامل ہے جو ماں کے پیٹ سے اکلوتا اور مفلس پیدا ہوا ہو پھر وہ اللہ کے فضل سے بڑا مالدار اور دولتمند ہو گیا ہو، اور اس کے بہت سے بیٹے بھی ہو گئے ہوں، زمین جائیداد دور دور تک پھیلی پڑی ہو، لوگ اس کے اشارے پر چلتے ہوں، نوکر چاکر کام میں لگے ہوں اور آپ فراغت کی زندگی بسر کر رہا ہو، بیٹے ہر وقت اس کے ساتھ حاضر ہوں، اللہ کی آیتیں سنکر ان کی ہنسی اڑائے۔ جنت کی نعمتیں سنکر بے پرواہی سے کہے، کہ یہ سب نعمتیں مجھے ملیں گی جیسے یہاں مل رہی ہیں۔ ایسے لوگوں کا وہی حشر ہوگا جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

وہاں فرشتوں سے پالا پڑے گا

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا
اور نہیں بنائے ہم نے دوزخ کے نگہبان مگر فرشتے اور نہیں

جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ
رکھی ہم نے گنتی ان کی مگر جانچنے کو ان لوگوں کے جو کافر ہوئے

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ
تاکہ یقین کرلیں وہ جنھیں دی گئی کتاب اور بڑھے ان لوگوں کا

اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
جو ایمان لائے ایمان اور نہ شک میں پڑیں وہ لوگ جنھیں دی گئی کتاب

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اور ایمان والے اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ دل میں جن کے

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ
روگ ہے اور کافر لوگ کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے اس سے مثال دے کر

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا
اور ہم نے جو دوزخ پر داروغہ رکھے ہیں سو فرشتے ہی ہیں اور ان

جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ
کی جو گنتی رکھی ہے سو منکروں کے جانچنے کو تاکہ یقین کرلیں

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ
وہ لوگ جنھیں کتاب ملی ہے اور ایمان والوں کا ایمان

اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
بڑھے اور جن کو کتاب ملی ہے وہ اور مسلمان

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
دھوکا نہ کھائیں اور تاکہ وہ لوگ جن کے دل میں روگ

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ
ہے اور منکر کہیں کیا غرض تھی اللہ کو اس مثل سے

اَصْحٰبُ النَّارِ (دوزخ کے داروغہ۔ چوکیدار) اصحٰب صاحب کی جمع ہے صاحب کے معنی ساتھی کے ہیں اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ کے ساتھی وہ بھی ہیں جو اس میں جلنے کے لئے اندر داخل ہوئے اس معنی میں کفار اصحٰب النار ہیں اور دوزخ کے ساتھی وہ بھی ہیں جو اسکے انتظام اور دیکھ بھال کے لئے اس کے پاس رہتے ہیں اس معنی کے لحاظ سے اصحٰب النار اس کے نگہبان ہوئے۔ یہاں یہی دوسرے معنی مراد ہیں۔ اس سے پہلی آیت میں ارشاد ہوا تھا کہ دوزخ پر انیس ۱۹ پہرے دار مقرر ہیں۔

یہ سن کر کافر ہنسی اڑانے لگے کہ ہم ہزاروں کی تعداد میں ہیں انیس ۱۹ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔ ایک پہلوان نے کہا کہ سترہ ۱۷ کو تو میں ہی کافی ہوں دو سے تم بھگت لینا۔ اس آیت میں ان سے کہا جا رہا ہے کہ دوزخ کے نگہبان تو فرشتے ہیں۔ جن میں سے ایک ہی نے قوم لوطؑ کی بستی کو اٹھا کر الٹ دیا تھا۔ تم سب مل کر بھی ایک فرشتے سے نہیں جیت سکتے انیس سے تو کیا جیتو گے اور انیس کی تعداد تو ہم نے کافروں کی جانچ کے لئے رکھی ہے کہ دیکھیں وہ اس کو مان کر ڈرتے ہیں یا اس کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اہل کتاب کو تو اپنی کتاب سے یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے وہ اور ایمان والے بے چون وچرا اسے مان ہی لیں گے اور قرآن کی سچائی کے قائل ہو جائیں گے اور کافروں کی بے تکی باتوں سے ان میں سے کسی کے دل میں شک وشبہ پیدا نہ ہوگا البتہ دل کے روگی یعنی منافق اور کھلم کھلا انکار کرنے والے کہیں گے کہ ۱۹ کی تعداد کی کیا ضرورت تھی اس سے کم زیادہ میں کیا ہرج تھا۔ یہی ان کی جانچ ہے۔

Marfat.com

ایک ہی چیز میں ہدایت بھی ہے اور گمراہی بھی

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے
يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا
چاہے اور نہیں جانتا لشکروں کو تیرے رب کے مگر
هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا
وہ خود اور نہیں وہ مگر سمجھانا لوگوں کو ہرگز کچھ اور مت سمجھو
وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ
قسم چاند کی اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیرے اور صبح کی
اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا
جب روشن ہو تحقیق وہ دوزخ البتہ ایک ہے الٰہی چیزوں سے ڈرانے والی
لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ
لوگوں کو اس کو جو چاہے تم میں سے کہ
يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾
آگے بڑھے یا پیچھے رہے

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
یوں بچلاتا ہے اللہ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے
يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا
اور تیرے رب کے لشکر کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ ہی اور وہ
هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا ع ۱ ۱۵
تو سمجھانا ہے لوگوں کو سچ کہتا ہوں اور قسم ہے
وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ
چاند کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب
اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا
روشن ہو وہ دوزخ تو بڑی چیزوں میں سے ایک ہے، لوگوں کو
لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ
ڈرانے والی ہے جو کوئی تم میں سے
يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾
آگے بڑھے یا پیچھے رہے

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل قرآن حکیم کی آیتوں میں اصل اور سچی بات بتا دیتا ہے اور یہی بات کھوٹے کھرے کو الگ الگ کر کے رکھ دیتی ہے ایماندار کہتے ہیں کہ ہم نے یقین کر لیا کہ بات تو یونہی ہے چاہے ہماری سمجھ میں آئے چاہے نہ آئے کیونکہ اللہ نے کہہ دیا ہے کہ یونہی ہے ان لوگوں کو اللہ نے سیدھا راستہ دکھایا اور جن کے دل اللہ کو نہیں مانتے وہ اس بات میں حیل و حجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بات ہماری عقل میں نہیں آتی۔ یہ لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ نے سیدھی راہ سے ہٹا دیا۔ اس طرح ایک ہی آیت بعض کے لئے ہدایت اور بعض کے لئے گمراہی کا باعث بن جاتی ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ اللہ کے لشکر بے شمار ہیں جنہیں اسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان میں سے دوزخ کا اور اس کے محافظوں کا ذکر دیا ہے تاکہ لوگ سُن کر اللہ کے غضب سے ڈریں۔ لوگوں کا شک و شبہ سب فضول ہے حقیقت یہی ہے کہ قیامت بڑی بڑی ہولناک اور ڈرادنی چیزوں میں سے ایک ہے واقعی اس سے ہر عاقل بالغ کو ڈرنا چاہیئے تمہیں اسکے آنے میں اگر کچھ شبہ ہو تو دنیا میں چاند کی حالت پر غور کرو۔ اس کا بڑھنا اور پھر گھٹ جانا تمہیں بتا دیگا کہ یہ دنیا بھی جو اس وقت بہت اچھی اور بڑھی ہوئی نظر آ رہی ہے گھٹتے گھٹتے ایک دن نیست و نابود ہو جائے گی ایسے ہی اندھیری رات کے بعد روشن دن کا آنا بتاتا ہے کہ اس دنیا کی حقیقت جو اس وقت چھپی ہوئی ہے ایک دن صاف ظاہر ہو جائے گی۔

Marfat.com

عمل کی اہمیت

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ
ہر شخص اس میں جو اس نے کمایا پھنسا ہوا ہوگا مگر دائیں

الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ
طرف والے کہ وہ باغوں میں ہونگے پوچھتے ہوں گے مجرموں

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا
کا حال کیا چیز لے آئی تمہیں دوزخ میں وہ کہیں گے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں میں اور نہ تھے ہم کھلاتے

الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾
محتاج کو اور تھے ہم دھنسے رہے باتوں میں دھنسے رہنے والوں کے ساتھ

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا
اور تھے ہم جھٹلاتے جزا سزا کے دن کو یہاں تک کہ آگئی ہمیں

الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾
موت پس نہ نفع دے گی انھیں سفارش سفارش والوں کی

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ
ہر ایک جی اپنے کیے ہوئے کاموں میں پھنسا ہے مگر داہنی

الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ
طرف والے باغوں میں ہیں پوچھتے ہیں گنہگاروں

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا
کا حال تم کس وجہ سے جا پڑے دوزخ میں وہ بولے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور محتاج کو کھانا نہ

الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾
کھلاتے تھے اور باتوں میں دھنسنے والوں کے ساتھ ہم بھی دھنسے رہتے تھے

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا
اور جھٹلاتے تھے انصاف کے دن کو یہاں تک کہ آپہنچی

الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾
ہم پر یقینی بات پس کام نہ آئے گی ان کے سفارش کرنے والوں کی سفارش

اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ (دائیں طرف والے) یہ لفظ پہلے سورۃ واقعہ میں گذر چکا ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا میں رسول کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ نَخُوْضُ (گھسے رہے ہم) مضارع کا صیغہ ہے۔ خ۔ و۔ض خوض کا لفظ سورۃ الطور میں گذر چکا ہے اس کے معنی ڈبکی لگانے کے ہیں یہاں اس سے مراد وہ لوگ جو بیکار بحث مباحثہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ خَائِضِيْنَ خائض کی جمع ہے جو خوض سے اسم فاعل ہے وہ شخص جو اپنے مطلب میں لگا ہے اور کسی کی نہ سنے ارشاد ہے کہ دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی شغل میں لگا ہوا ہے اسکا نتیجہ اسے بھگتنا پڑے گا وہ اپنے اعمال میں قید ہے اور اسی بندش میں جکڑا ہوا ہے اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ البتہ وہ لوگ جو دنیا میں اسی سیدھے راستے پر چلے جو اللہ نے ان کے لئے اپنے رسول کی معرفت مقرر کیا تھا، وہ کسی بندش میں جکڑے ہوئے نہ ہوں گے وہ باغوں کے اندر آزاد پھر رہے ہوں گے، دوزخ والوں کو دوزخ میں دیکھ کر ان سے پوچھیں گے کہ تم نے ایسے کیا جرم کئے تھے جن کی سزا میں آج ایسی آفت میں پھنسے ہوئے ہو۔ وہ کہیں گے ہم نے دنیا میں نماز کی پروا نہ کی اپنے مال سے گلچھرے اڑاتے رہے، حاجتمندوں کی خبر نہ لی، قیامت کو جھوٹ سمجھا اور دنیا میں دنیا داروں کے ساتھ انہیں کے دھندوں میں پھنسے رہے یہاں تک کہ موت آگئی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو کسی سفارش کرنے

Marfat.com

آخر لوگوں کو ہو کیا گیا ہے؟

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ
پس کیا ہوا انھیں کہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں گویا وہ
حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾
گدھے ہیں بدکنے والے جو بھاگ کھڑے ہوئے ہیں شیر سے ڈر کر
بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى
بلکہ چاہتا ہے ہر مرد ان میں کا کہ دیے جائیں اسے
صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ
لکھے ہوئے فرمان کھلے ہرگز نہیں بلکہ نہیں ڈرتے وہ
الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَاۗءَ
آخرت سے چھوڑو تحقیق وہ ایک یاددہانی ہے پس جو چاہے
ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ
اسے یاد کرے اور نہ یاد کریں گے مگر یہ کہ چاہے اللہ
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع
اسے حق ہے اس کا کہ ڈرا جائے اس سے اور وہی بخشنے والا ہے

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ
پھر انھیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں گویا وہ
حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾
بدکنے والے گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگے ہیں
بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى
بلکہ ان میں کا ہر ایک مرد چاہتا ہے کہ اس کو
صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ
کھلے ہوئے ورق ملیں کوئی نہیں پروہ آخرت سے نہیں
الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَاۗءَ
ڈرتے کوئی نہیں یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے
ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ
اسے یاد کرے اور وہ یاد نہ کریں مگر کہ اللہ چاہے
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع
وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشنے کے لائق

حُمُرٌ (گدھے) حِمَارٌ کی جمع ہے حِمَارٌ کی جمع حَمِیْرَۃ بھی ہے۔ سورۃ لقمٰن میں گذری مُسْتَنْفِرَۃٌ (بدکنے والے) اسم فاعل مؤنث ہے، اِسْتِنْفَارٌ سے جس کا مادہ ن۔ف۔ر ہے نَفْرٌ کے معنی بھاگ جانا اِسْتِنْفَارٌ بھاگنے کے لئے تیار رہنا۔ اسے بدکنا کہتے ہیں یہاں اس سے جنگلی گدھے مراد ہیں قَسْوَرَۃٌ (شیر) اسکا مادہ ق۔س۔ر ہے قَسْرٌ کے معنی دبانا۔ زبردستی کرنا قَسْوَرَۃٌ اور قَسْوَرَۃٌ شیر کو کہتے ہیں اس کے معنی شکاریوں کے شور و غل کے بھی ہیں مطلب یہ ہے کہ جہاں شور و غل یا شیر کا دھاڑنا سنا فوراً بھاگ پڑے اَھْلُ التَّقْوٰی اہل کے معنی والا تقویٰ کے معنی ڈر کے اور بچنے کے ہیں اہل التقویٰ سے مراد یہ ہے کہ وہ ذات جس کے ڈر سے برے کاموں سے بچنا چاہیئے۔ ارشاد ہے کہ یہ لوگ قرآن کی آیتیں سننا نہیں چاہتے اور انہیں سنکر ایسے بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر کی آواز یا شکاریوں کا غل شور سنکر سرپٹ بھاگتے ہیں۔ بات یہی ہے کہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں رسول ہوں اور میرے اوپر صاف صاف کتابیں اتریں یا کم سے کم اللہ کی طرف سے حکم اترے کہ اس رسول کو مانو۔ ان لوگوں کو آخرت کی پکڑ کا ڈر نہیں بلکہ وہ آخرت کو مانتے ہی نہیں۔ لوگو یہ باتیں چھوڑ دو۔ قرآن سب کے لئے نصیحت اور ہدایت ہے، ایک پر اترا تو کیا ہوا جس کا جی چاہے اسکی بات مانکر نفع اٹھائے لیکن مانیں تو جب اللہ انہیں ہدایت دے، اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس سے ڈرنا چاہیئے اور وہی ایسا زبردست ہے جس سے

Marfat.com

سورۃ المدثر سے سبق

اس سورت میں سکھایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے بعد آپ کی امت کے فاضل لوگوں کو اسلام کا پیغام تمام انسانوں تک پہنچانا ضروری ہے اس کے لئے اپنے اندر پانچ صفتیں پیدا کرنی چاہئیں (۱) اپنی زبان اور اپنے اعمال سے ظاہر کریں کہ اللہ سب سے بڑا ہے اس کے سوا کسی سے نہ ڈرنا ہے نہ کسی سے کچھ مانگنا ہے (۲) بدن کو کپڑوں کو اور سب سے زیادہ دل کو غرض ظاہر اور باطن دونوں کو صاف ستھرا رکھیں (۳) ناپاک اور گندی باتوں اور کاموں سے دور رہیں سب سے گندی اور ناپاک بات اور کام شرک ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس سے پرہیز کریں (۴) اپنی ہمت اور اپنا ارادہ بلند رکھیں۔ کسی پر یہ توقع رکھ کر احسان نہ کریں کہ آگے چل کر وہ ان کے ساتھ ان سے بڑھ کر احسان کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو فائدہ کسی اپنی ذاتی غرض کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے پہنچائیں (۵) اللہ کے حکموں پر چلنے میں اور اس کی فرمانبرداری میں جو مشقتیں اور مشکلیں پیش آئیں، انہیں اللہ کے واسطے صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کریں۔ معلوم ہوا کہ ان پانچ باتوں کے اختیار کئے بغیر تبلیغ کا کام جیسا ہونا چاہیئے ویسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں کی تشریح کے لئے آگے کہا گیا ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈراتا ہے کہ اس دن اللہ کا انکار کرنے والے سخت آفتوں میں مبتلا ہوں گے۔ اللہ نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ جو لوگ مال اولاد دنیاوی ساز و سامان کے گھمنڈ میں اللہ، قرآن اور آخرت کا انکار کر بیٹھتے ہیں ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں ان سے بھگت لوں گا۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار ہے جس کا انتظام فرشتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس انتظام کی جو صورت یہاں بتا دی گئی ہے اس سے لوگوں کا امتحان مقصود ہے۔ اچھے لوگ اس کو بے چوں و چرا مان لیں گے اور برے لوگ اس پر طرح طرح کے اعتراض کریں گے کہ یہ انتظام اس طرح کیوں ہوا۔ اس طرح کیوں نہ ہوا۔ ان سے کہہ دو کہ آخرت کے عذاب اور دوزخ وغیرہ کی بابت جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اب جو کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ آرام اور چین سے فقط وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اللہ کے حکموں کی تعمیل کی ہوگی۔ دوزخ میں وہ لوگ جائیں گے جنہوں نے نماز، روزہ، اللہ کے لئے خیرات، زکوٰۃ سب کچھ چھوڑ دیا ہوگا۔ اور اس کی بجائے دنیا کے تمام مشغلوں اور یہاں کے عیش کے ساز و سامان کے بڑھانے میں دل و جان سے مشغول رہے ہوں گے۔

انسان کو چاہیئے کہ قرآن حکیم کو سنے اور سمجھے اور اس کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرے۔ اس کے نہ ماننے کے لئے بہانے نہ تراشے اور نہ اس کے صاف صاف حکموں کا مطلب اپنی خواہش کے مطابق گھڑے۔ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی سے ڈرنا چاہیئے اور اسی سے مغفرت مانگنی چاہیئے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْقِیَامَۃ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن حکیم کی پچھتّرویں سورت ہے اور مکہ میں قیام کے زمانہ کے شروع میں نازل ہوا۔ اس کے دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں انسان کے نفس کی ذمہ داریوں کو اور قیامت کے دن اعمال کی جزا سزا ملنے کو اس مخصوص انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جو قرآن حکیم کے سوا کہیں اور دیکھا نہیں جاتا۔ نفس کا ترجمہ 'جی' کیا جاتا ہے۔ یہ اصل انسان ہے جس پر بدن کا خول چڑھا ہوتا ہے۔ روح اسی کے اندر ہوتی ہے اور 'سمجھ' خواہش اور نفرت تین اصلی صفتیں اس میں موجود ہیں۔ جن پر انسان کی ہر حرکت اور ہر کام کا دارومدار ہے۔ اس کی سمجھ اگر خواہش اور نفرت کے اثر سے دب جائے تو یہ نفس امارہ ہو جاتا ہے اور بدن سے بُرے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اگر کبھی سمجھ غالب ہو اور کبھی خواہش یا نفرت سے دب جائے تو پھر یہ نفس لوامہ ہو جاتا ہے اور موقع پاکر بُرے کاموں پر ملامت کرتا۔ جب سمجھ ٹھیک ہو اور خواہش اور نفرت اس کے فیصلہ کے مطابق کام کرے تو پھر یہ نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور اس کی بے چینی اور گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے انسان کی بھلائی کی اُس وقت تک امید رہتی ہے۔ جب تک اس کا نفس بُرے کام پر اسے ملامت کرتا رہے۔ ایسے آدمی پر نصیحت کا اثر ہوتا ہے اور آگے چل کر وہ بُرائی سے بچنے لگتا ہے اور اطمینان حاصل کرکے نفس مطمئنہ بن جاتا ہے۔

اس سورت میں اشارہ ہے کہ قیامت سے ڈر کر نفس لوامہ اپنا کام تیزی سے کرتا ہے۔ اس لئے اسے سمجھایا جا رہا ہے کہ موت کے بعد انسان کو پھر زندہ کیا جائے گا اور اسے ان بُرے کاموں کی جو اس نے دنیا میں کئے تھے سزا ملے گی اور یہ قیامت کے دن ہوگا۔ یہ دن ضرور آئے گا اس میں انسان کو ذرا شک نہ کرنا چاہیئے۔ اس دن سورج اور چاند کی روشنی جاتی رہے گی اور اللہ عزوجل کی تجلی کے سامنے آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ انسان دنیا میں قیامت کے تصور سے بھاگتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے اس کی دنیا کی عیش کی زندگی میں خلل پڑتا ہے لیکن مرنے کے بعد اس کو سوا اللہ کے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ انسان خواہشوں میں پھنس کر اللہ کو اور قیامت کو بھول جاتا ہے ورنہ اگر سمجھ سے کام لے تو ان کو یاد رکھنا مشکل نہیں کیونکہ جو سمجھ جائے گا وہ ضرور قرآن کی طرف رجوع کرے گا اور آپؐ نے اس قرآن کو جوں کا توں انسانوں کو پہنچا دیا اور اس پر عمل کرنا بھی بتا دیا۔ قرآن تو انسان کو سمجھاتا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کو قیامت کے دن اللہ کا دیدار نصیب ہوگا جس سے ان کے دل باغ باغ ہو جائیں گے۔ بُرے لوگوں کو مایوسی سے پالا پڑے گا اور ان کے چہروں پر اداسی چھائی ہوگی انسان کو اس کے موت کا وقت یاد دلایا ہے جبکہ ہر شخص جان کنی کی مصیبت میں پھنس کر دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو اسے بچا سکے۔ اس کے بعد انسان کو اس کی غفلت پر ملامت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ مت سمجھنا کہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب نہ لیا جائے گا حساب ضرور ہوگا اور جزا سزا مل کر رہے گی۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۷۵) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اٰیَاتُھَا ۴۰ رُکُوْعَاتُھَا ۲

قیامت سے خبردار ہو

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ ﴿۲﴾
قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں جی کی جو برائی پر

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ﴿۳﴾
ملامت کرے کیا آدمی خیال رکھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے

بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلْ
کیوں نہیں ہم اس کی پوریاں ٹھیک کر سکتے ہیں بلکہ

یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ ﴿۵﴾ یَسْئَلُ اَیَّانَ
آدمی چاہتا ہے کہ اپنے سامنے ڈھٹائی کرے پوچھتا ہے کہ قیامت

یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ
کا دن کب ہوگا پھر جب آنکھ چندھیانے لگے اور چاند گہن

الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ یَقُوْلُ
جائے اور سورج اور چاند اکٹھے ہوں اس دن

الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾
آدمی کہے گا کہاں چلا جاوے بھاگ کر

لَآ اُقْسِمُ (تمہارے خیالات درست نہیں) قسم کھانے سے پہلے لَا استعمال ہوتا ہے تاکہ جو کچھ لوگ سوچتے ہیں اس کو غلط قرار دیکر صحیح بات کر بیان کی جائے۔ نَفْسٌ (اندر والا بھی) لَوَّامَۃٌ (ملامت کرنیوالا) مبالغہ کا صیغہ ہے ل۔و۔م سے لَوْمٌ ملامت کرنا۔ لوامۃ ملامت کرنیوالا۔ النَّفْسُ (ضمیر) وہ اندرونی قوت جو انسان کو برائی پر ملامت کرتی ہے بَنَانٌ پوروں انگلیوں کے جوڑ اسم جمع ہے اس کا مفرد بَنَانَۃٌ ہے بَرِقَ (پتھرا جانا) ماضی صیغہ ہے۔ ماضی ہے بَرَقٌ سے جس کے معنی ہیں آنکھ کو دہشت کے مارے کچھ دکھائی نہ دینا۔ مَفَرٌّ جائے فرار اسم ظرف یا مصدر میمی ہے۔

دو عظیم الشان چیزوں کی جن کا آپس میں بڑا تعلق ہے قسم کھا کر ارشاد ہے کہ جو تم سوچ رہے ہو غلط ہے اور میں جو کہتا ہوں صحیح قیامت کا دن بڑا ڈراؤنا ہے اور آدمی کی ضمیر بڑی اہم چیز ہے جو برائی پر اسے ملامت کرتی ہے ان دونوں پر غور کرو تمہیں معلوم ہو جائے قیامت کے دن برائی کا بہت برا بدلہ ملیگا۔ کیا انسان اس بھول میں ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں دوبارہ نہ جوڑ سکیں گے یہ خیال غلط ہے ہم میں انگلیوں کے چھوٹے چھوٹے جوڑوں تک کے ٹھیک بٹھا دینے کی طاقت ہے ہم اسکو پھر ٹھیک ٹھاک کر کے اٹھا بٹھائیں گے اتنا سمجھ لینا کچھ نہیں۔ مگر انسان تو نگرانی گیا ہے اور چاہتا ہے کہ جتنی زندگی رہ گئی ہے فسق و فجور اور برے کاموں میں گذار دوں۔ سنو! جسدن اللہ کے جلال ظہور ہوگا آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند سورج دونوں کی روشنی کافور ہو جائیگی۔ اس دن انسان گھبرا کر کہے گا اب کہاں بھاگ کر جاؤں

Marfat.com

اللہ سے کہیں نہیں بھاگ سکتے

كَلَّا - لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ - رَبِّكَ - يَوْمَئِذٍ - نِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾
ہرگز نہیں کوئی بچاؤ طرف تیرے رب کے ہے اس دن جا ٹھہرنا

يُنَبَّأُ - الْإِنسَانُ - يَوْمَئِذٍ - بِمَا - قَدَّمَ - وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾
خبر دی جائے گی انسان کو اس دن اس کی جو آگے بھیجا اس نے اور جو پیچھے چھوڑا

بَلِ الْإِنسَانُ - عَلَىٰ نَفْسِهِ - بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ أَلْقَىٰ
بلکہ انسان اپنے آپ کو دیکھنے والا ہے اگرچہ پیش کرے گا

مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ - لِتَعْجَلَ
عذرات اپنے مت ہلا ساتھ اس کے زبان اپنی تاکہ یہ جلدی لے لے تو

بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ - عَلَيْنَا - جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾
اسے تحقیق ہمارے اوپر ہے اکٹھا کرنا اس کا اور پڑھنا اس کا

فَإِذَا - قَرَأْنَاهُ - فَاتَّبِعْ - قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ
پس جب پڑھیں ہم اس کو پس پیچھے چل اس کے پھر

إِنَّ - عَلَيْنَا - بَيَانَهُ ﴿١٩﴾
تحقیق ہمارے اوپر ہے کھول دینا اس کا

كَلَّا - لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ نِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾
کوئی نہیں کہیں نہیں بچاؤ اس دن جا ٹھہرنا ہے تیرے رب کی طرف

يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾
اس دن انسان کو جتلا دیں گے جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا

بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ أَلْقَىٰ
بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ دلیل ہے اور ڈالا ڈالے

مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ
اپنے بہانے نہ چلا تو اپنی زبان اس کے پڑھنے پر

بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾
تاکہ اس کو جلدی سیکھ لے ہمارے ذمے ہے جمع کر دینا تیرے سینے

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ
میں اور تیری زبان سے پڑھنا پھر جب ہم فرشتے کی زبان پڑھنے لگیں تو

إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾
ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے پھر اسے کھول کر بتانا ضرور ہمارے ذمے ہے

وَزَرٌ (پہاڑ) اس سے مراد پناہ کی جگہ ہے کیونکہ اکثر عرب پہاڑ ہی میں پناہ لیتے تھے بَصِيرَةٌ (دیکھنے والا۔ گواہ) اس میں ت مبالغہ کے لئے ہے یا یہ شواہد مقدر کی صفت ہے معاذیر (حیلے بہانے) مِعْذَارٌ کی جمع ہے جس کا مادہ ع۔ ذ۔ ر ہے عُذْرٌ کے معنی وجہ اور سبب کے ہیں جو کسی کام کیلئے بیان کیا جائے معذار وہ بات جو عذر بن سکے قرآن مصدر ہے جس کے معنی پڑھنا ہیں اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جو پڑھی جائے

ارشاد ہے کہ آج تو تم قیامت کا انکار کر رہے ہو۔ لیکن قیامت کے دن بھاگنے کی جگہ ڈھونڈے نہ ملے گی۔ اچھی طرح سن لو کہ اس دن تمہیں جواب یہ ملے گا کہ یہاں کوئی پناہ کی جگہ نہیں یہاں تو تم اللہ کے سامنے سب کے سب حاضر ہو گے اور تمہیں بتلا دیا جائے گا کہ تم نے کیا کیا جو نہ کرنا تھا اور کیا نہ کیا جو کرنا تھا، ارشاد ہے کہ انسان دنیا ہی میں اپنے کرتوتوں سے خود اچھی طرح واقف ہے اور جانتا ہے کہ میں برے کام کر رہا ہوں۔ لیکن بری صحبت اور شیطان کے بہکانے سے کام برے ہی کرتا ہے اور اپنے کے بہت سے بہانے تراش لیتا ہے۔ آگے قرآن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جو انسان کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ جب ہمارا بھیجا ہوا فرشتہ تمہارے سامنے قرآن پڑھے تو تم اسے زبان سے اسی وقت مت پڑھو۔ اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جاؤں بلکہ غور سے سنو، یاد کرانا اور اس کا مطلب واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے یہ تمہیں سنتے ہی بغیر محنت کے یاد ہو جائے گا اور اس کا مطلب بھی سمجھ میں آجائے گا۔

Marfat.com

آخرت کو بھول گئے

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ
ہرگز نہیں بلکہ تم پسند کرتے ہو اسے جو ابھی ملے اور چھوڑتے ہو اسے

الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى
جو بعد میں ملے بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾
رب کی طرف دیکھنے والے اور بہت سے چہرے اس دن اداس ہوں گے

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا
سوچتے ہوئے کہ پڑنے والی ہے ان پر کمر توڑ مصیبت ہرگز نہیں جب

بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ
آپہنچے جان ہنسلی تک اور کہیں کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا اور جان لے

اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾
کہ وہ جدائی ہے اور مل جائے پنڈلی ساتھ پنڈلی کے

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾
تیرے رب کی طرف ہے آج کے دن روانگی

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ
کوئی نہیں پر تم چاہتے ہو جو جلد ملے اور چھوڑتے ہو جو دیر میں

الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى
آئے کتنے منہ اس دن تازہ ہوں گے اپنے

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾
رب کی طرف دیکھنے والے اور کتنے منہ اس دن اداس ہوں گے

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا
خیال کرتے ہیں کہ آئے گی ان پر وہ جس سے کمر ٹوٹے ہرگز نہیں جب

بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ
جان ہنسلی تک پہنچے اور لوگ کہیں کون ہے جھاڑنے والا اور وہ

اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾
سمجھے کہ اب جدائی کا وقت آیا اور پنڈلی پر پنڈلی لپٹ گئی

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾
اس دن تیرے رب کی طرف سے کھینچ کر چلا جانا

العَاجِلَة (جو جلد مل جائے) سے مراد دنیا ہے، نَاضِرَةٌ (تروتازہ) اسم فاعل مؤنث ہے ن ض ر سے نَضْرٌ کے معنی سرسبزی بشاش بشاش ہونا۔ بَاسِرَةٌ (اداس غمگین) اسم فاعل مؤنث ہے ب۔ س۔ ر سے بَسْرٌ کے معنی ترش رو ہونا فَاقِرَةٌ (کمر توڑنے والی) اسم فاعل مؤنث ف۔ ق۔ ر سے فَقْرٌ کے معنی کمر کے مہرے توڑ دینا۔ فاقرۃ سے مراد سخت مصیبت ہے التَّرَاقِيَ سینہ کے اوپر کی گول ہڈیاں تَرْقُوَۃٌ کی جمع جس کا مادہ ر۔ ق۔ ی ہے رَقٰی کے معنی چڑھنا۔ ترقوۃ ہنسلی جس پر سانس چڑھ کر پہنچتا ہے۔ مَسَاقٌ (ہانکنا) مصدر میمی ہے پیچھے سے ہانک کر آگے بڑھانا، رَقٰی کے ایک معنی منتر پڑھنا بھی ہیں، آیت میں رَاقٍ اسی سے اسم فاعل ہے جس کی ے وقف سے گر گئی۔

ارشاد ہے کہ قیامت کے انکار کی وجہ فقط یہ ہے کہ یہ لوگ صرف دنیا کے فائدوں کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں اور آخرت کو بھلا بیٹھے ہیں رکھو قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے کھلے ہوئے ہونگے۔ انہیں اپنے رب کا دیدار نصیب ہوگا اور کچھ لوگوں کے چہرے اداس اور بگڑے ہوئے انہیں یقین ہوگا کہ ان پر بڑا بھاری عذاب آپڑنے والا ہے لوگو فضول خیال چھوڑو اس وقت کو یاد کرو جب آدمی کا سانس گلے میں پہنچ جائیگا اور دم نکلنے والا ہوگا اور اسے یقین ہوگا کہ اب بچھڑنے کا وقت آگیا۔ بدن کے اکڑنے سے پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگے گی لوگ کہیں گے کوئی ایسا منتر پڑھنے والا ہوتا جو اس کی جان بچا لیتا۔ بس یہی وہ وقت ہے جب آخرت کی طرف روانگی شروع ہو جائیگی اور آدمی اپنے رب سے ملنے کیلئے ہانک دیا جائیگا

Marfat.com

انسان سوچتا نہیں

فَ - لَا - صَدَّقَ - وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ - كَذَّبَ - وَ
پس نہ تو سچا مانا اور نہ نماز پڑھی اور بجائے اس کے جھٹلایا اور

تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ - ذَهَبَ - اِلٰٓى - اَهْلِهٖ - يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾
منہ موڑا پھر چلا اپنے گھر کی طرف اکڑتا ہوا

اَوْلٰى - لَكَ - فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ - اَوْلٰى - لَكَ - فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾
کمبختی تیری پھر کمبختی تیری پھر کمبختی تیری پھر کمبختی تیری

اَيَحْسَبُ - الْاِنْسَانُ - اَنْ - يُّتْرَكَ - سُدًى ﴿۳۶﴾
کیا گمان کرتا ہے انسان کہ چھوڑ دیا جائے گا یوں ہی

اَلَمْ - يَكُ - نُطْفَةً - مِّنْ - مَّنِيٍّ - يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ
کیا نہ تھا وہ ایک بوند منی کی ٹپکائی گئی پھر

كَانَ - عَلَقَةً - فَخَلَقَ - فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ
ہوا وہ جما ہوا خون پس بنایا اس نے پھر ٹھیک کیا پس کر دیں

مِنْهُ - الزَّوْجَيْنِ - الذَّكَرَ - وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾
اس کی دو قسمیں نر اور مادہ

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَ
پس نہ یقین لایا اور نہ نماز پڑھی پھر جھٹلایا اور

تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾
منہ موڑا پھر اپنے گھر کو اکڑتا ہوا گیا

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾
خرابی تیری پھر خرابی تیری پھر خرابی تیری پھر خرابی تیری

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾
کیا انسان خیال کرتا ہے کہ چھوڑا رہے گا بے قید

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ
بھلا وہ ایک منی کی بوند نہ تھا جو ٹپکی پھر

كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ
جما ہوا خون تھا پھر اس نے بنایا اور ٹھیک کر اٹھایا پھر

مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾
اس سے نر اور مادہ کا جوڑا بنایا

يَتَمَطّٰى: (اکڑتا ہوا) مضارع کا صیغہ ہے۔ تَمَطِّیٌ سے جس کا مادہ م۔ط۔ و ہے اس کے معنی دراز کرنا اور بڑھانا ہیں۔ تَمَطِّیٌ بدن کو کھینچ تان کر اکڑتے ہوئے چلنا جو تکبر اور غرور کی نشانی ہے اَوْلٰى لَكَ (خرابی ہے تیرے لئے) یہ دھمکانے کا کلمہ ہے جیسے اُردو میں کہتے ہیں تیری شامت آنے والی ہے' یہ سورہ محمد میں گذر چکا ہے۔ مَنِیٌّ کا مادہ م۔ن۔ی ہے اس کے معنی سیال چیز کے بہنے کے ہیں' اسی سے اِمْنَاءٌ ہے جس کے معنی ہیں کسی سیال چیز کا بہانا اور ٹپکانا اس سے مراد مادہ تولید کا عورت کے رحم میں ٹپکانا ہے۔

ارشاد ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ انسان ہماری آیتوں کو سن کر ان کا یقین کرتا اور سر تسلیم جھکاتا لیکن اس نے ایسا نہ کیا بلکہ نہ ہماری آیتوں کو سچا جانا اور نہ ہماری عبادت پر کمر باندھی اور آیتیں سنکر مٹکتا ہوا چل دیا اس طرح کہ اس کی چال ڈھال سے ہماری آیتوں کی تحقیر ظاہر ہوتی تھی۔ اے انسان تیرے اس رویئے کی شامت سے تیرے اوپر آفت آنے والی ہے۔

پھر ارشاد ہے کہ انسان کا یہ خیال غلط ہے کہ اس کے اعمال کی جانچ پڑتال نہ ہوگی اور وہ بازپرس کے شکنجہ میں جکڑا نہ جائے گا اے انسان اپنی پیدائش کے طریقہ کو سوچ۔ منی کی ایک بوند سے اللہ نے تجھے ہر طرح ٹھیک ٹھاک کر کے بنا کھڑا کیا اور اس میں سے نر اور مادہ کے جوڑے بنا ڈالے

Marfat.com

یقین کیوں نہیں کرتے

اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ
کیا نہیں یہ بنانے والا قدرت رکھتا ہے اس پر کہ
یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ﴿۴۰﴾
زندہ کردے مردوں کو

اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ
کیا یہ خدا مردوں کو زندہ
یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ﴿۴۰﴾
نہیں کر سکتا

ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر انسان اس پر غور کرے کہ وہ پیدا کیسے ہوا تو اس کو اس کا یقین کر لینا کچھ مشکل نہیں کہ جس نے پہلی اسے بنا ڈالا وہ مرنے کے بعد پھر اسے زندہ کر سکتا ہے انسان کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ مرد غذا کھاتا ہے جس میں غلہ، سبزی ترکاری، گوشت، میوہ وغیرہ ہوتا ہے یہ سب چیزیں نباتات اور حیوانات کے بے جان بدن سے حاصل ہوتی ہیں ان سے اس کے اندر خون اور اس کے ایک حصہ سے ایک سیال (بہتی ہوئی) چیز بنتی ہے۔ جسے منی کہتے ہیں۔ مرد اس کو عورت کے رحم میں ٹپکاتا ہے۔ بس اسی کی بوندوں سے جمے ہوئے خون کا ایک ٹکڑا بنتا ہے اور آگے عورت کے پیٹ میں شکلیں بدل کر انسان بنتا ہے اور اس کی دو قسمیں نر اور مادہ بن جاتی ہے تاکہ پیدائش کا یہی سلسلہ جاری رہے۔ اس پر غور کرکے انسان کی سمجھ میں آجائے گا کہ اسی طرح مرنے کے بعد بے جان چیزوں سے اس کا بدن دوبارہ بن جائے گا اور اس کی روح پھر اس میں داخل ہو جائے گی۔ آخر اس میں ایسی بات کیا ہے جس کا ہونا مشکل ہے جس طرح انسان ایک دفعہ پیدا ہوا اسی طرح دوبارہ پیدا ہو سکتا ہے اور ہو جائے گا اور دنیا میں نر مادہ کا ملنا جو اس کا طریقہ کچھ دن کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ نہ رہے گا۔ بلکہ آدم کی پیدائش کی طرح زمین سے بن بن کر جو جیسا تھا ویسا ہی نکل کھڑا ہوگا سورۃ القیامۃ تمام ہوئی۔ یہ ایک سوال پر ختم ہوتی ہے، حدیثوں میں آیا ہے کہ اس کے بعد ایماندار قاری کو کہنا چاہیئے۔ بَلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی اے اللہ بیشک تو دوبارہ پیدا کرنے پر ہر طرح قادر ہے، تیری ذات سب سے پاک اور برتر ہے۔ اس سورت میں ان آدمیوں کو خبردار کیا گیا ہے جو قیامت کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ انسان کے لئے یہی دنیا کی زندگی ہے جو کچھ ہے ان سے کہا گیا ہے کہ قیامت کا دن بڑے معرکہ کا ہے اور ضرور آکر رہے گا اس کے ماننے میں بہانہ بازیاں مت کرو۔ بلکہ اس کی آفتوں سے بچنے کی تیاری کرو۔ اللہ کو مانو اس کے حکم بجا لاؤ یہ حکم تمہیں اس قرآن کے اندر سب بتا دیئے گئے ہیں جسے جبرائیلؑ فرشتہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ سنایا اور انہیں سنتے ہی یاد ہو گیا اور انہوں نے اسے لوگوں کو پڑھ کر سنایا، اس کا مطلب بتایا اور اس پر خود عمل کرکے اور لوگوں کو عمل کرنا سکھایا۔ انسان اتنا تو جانتا ہے کہ موت ایک دن آنی ہے اس سے نہ کوئی بچ سکتا ہے اور نہ کسی کو بچا سکتا ہے بس اتنا اور مان لینا چاہیئے کہ جس نے پہلے انسان کو بنایا وہی اسے مرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا اور اس کا حساب لے گا۔

Marfat.com

سورۃ الدھر

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن کی چھہتّرویں سورت ہے اور مکہ میں ابتدائی زمانہ کے اندر نازل ہوئی۔ اس میں دو رکوع ہیں۔ اس میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ وہ پہلے نہ تھا پھر اللہ نے اسے اپنی قدرت سے بنایا اور سننے اور دیکھنے کی قوتیں عطا فرمائیں، ارادہ اور اختیار دیا اور دنیا میں بھیج دیا تاکہ آزمایا جائے کہ وہ اپنی قوتوں سے کیا کام لیتا ہے۔ رسولوں کے ذریعے اسے خبردار کر دیا کہ تیرے لئے بعض باتیں مفید ہیں اور بعض مضر۔ پھر مفید باتیں کھول کر بتا دیں اور مضر باتوں کو بھی واضح کر دیا۔ اب جو اللہ کے بتائے ہوئے مفید کام کرے گا۔ اُسے مرنے کے بعد آرام واطمینان کی زندگی نصیب ہو گی جو کبھی ختم نہ ہوگی اور جو اس کی ہدایت کے مطابق عمل نہ کریں گے بلکہ وہ باتیں اختیار کریں گے جو خود انہیں اچھی معلوم ہوں گی انہیں آخرت میں دُکھ بھری زندگی نصیب ہوگی اور وہ اس وقت تک عذاب میں مبتلا رہیں گے جب تک وہ دنیاوی خواہشوں کی گندگی سے پاک صاف نہ ہو جائیں گے۔ بعض بدبخت اس گندگی میں اس قدر لتھڑے ہوئے ہوں گے کہ شاید کبھی پاک ہی نہ ہوں، نیک لوگوں کو جنت میں رکھا جائے گا جہاں انہیں کثرت اور افراط سے تمام نعمتیں ملیں گے۔ نیک لوگوں کی بابت بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے قول کے سچّے اور بات کے پکے ہوتے ہیں جو بات اپنے اوپر لازم کر لیں اسے پورا کر کے رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی بتائی ہوئی . . . . . اور لازم کی ہوئی باتوں کو ماننے کے اہل ہیں۔ یہ لوگ قیامت سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ اس روز کی مصیبتیں عام ہوں گی۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا میں محتاجوں، یتیموں اور قیدیوں کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور ان کی مدد کے لئے تیار رہتے ہیں، اپنی حاجتیں روک کر ان کی حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس میں ان کی یہ غرض نہیں ہوتی کہ ان سے بدلہ چاہیں یا ان پر احسان جتائیں وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ نیک سلوک خالص اللہ کے لئے کرتے ہیں۔ نہ تم سے اس کا اچھا بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے روز ہمارا رب ہم سے ناراض نہ ہو۔ ایسے لوگوں کو اللہ قیامت کی مصیبتوں سے نجات دے گا اور ان کو خوشی اور آرام عطا فرمائے گا یہ جنت میں جائیں گے جہاں نہ گرمی ہوگی نہ سردی۔ پہننے کو نرم ریشمی کپڑے اور کھانے کو ہر قسم کے تر و تازہ میوے اور پھل انہیں ملیں گے۔ سخت گرمی اور سردی کا وہاں نام نہ ہوگا۔ ہر طرف میووں سے لدے ہوئے درخت ان کے گرد چھائے ہوئے ہوں گے خوش شکل بنے ٹھنے خادم دوڑ دوڑ کر ان کے کام کر رہے ہوں گے اور یہ آرام سے مسندوں پر گدّے تکیے لگائے بیٹھے ہونگے اس کے بعد ارشاد ہے کہ دنیا میں ہم نے یہ قرآن انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ تم اس کے سوا کسی کی نہ بات مانو نہ یقین کرو۔ صبح شام اللہ کی عبادت کرو۔ تم اور لوگوں کی طرح دنیا میں مت پھنسو۔ اس قرآن سے وہی فائدہ اٹھائے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی احدی وثلثون اٰیۃ وفیھا رکوعان

پہلے انسان کا نام ونشان تک نہ تھا

هَلْ - اَتٰى - عَلَى الْاِنْسَانِ - حِيْنٌ - مِّنَ الدَّهْرِ
ضرور آیا ہے انسان پر ایک وقت زمانے سے کہ
لَمْ يَكُنْ - شَيْـًٔا - مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا - خَلَقْنَا
نہ تھا وہ کوئی چیز قابلِ ذکر تحقیق ہم پیدا کیا ہم نے
الْاِنْسَانَ - مِنْ نُّطْفَةٍ - اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ
انسان کو ایک بوند ملی جلی سے کہ جانچیں ہم اسے
فَجَعَلْنٰهُ - سَمِيْعًا - بَصِيْرًا ② اِنَّا - هَدَيْنٰهُ
پس کر دیا اسے سننے والا دیکھنے والا تحقیق ہم ہم نے اسے
السَّبِيْلَ - اِمَّا - شَاكِرًا - وَّ - اِمَّا - كَفُوْرًا ③ اِنَّآ
راہ دکھائی یا حق شناس اور یا ناشکرا تحقیق ہم
اَعْتَدْنَا - لِلْكٰفِرِيْنَ - سَلٰسِلَا۠ - وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ
انسان پر کبھی ایسا وقت زمانے میں گزرا ہے کہ وہ کوئی
لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا
چیز نہ تھا جو زبان پر آئی ہو ہم نے آدمی کو
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ
ایک دو رنگی بوند سے بنایا ہم ایسے پلٹتے رہے
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ② اِنَّا هَدَيْنٰهُ
پھر کر دیا اسے سنتا دیکھتا ہم نے اسے راہ
السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّآ
سمجھائی یا وہ حق مانتا ہے یا ناشکری کرتا ہے ہم نے منکروں
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④
کے واسطے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ

هَلْ : حرف استفہام ہے مگر ماضی پر تحقیق کے لئے بھی آتا ہے یہاں تحقیق ہی کے معنی ہیں، دَھْرٌ (زمانہ) اَمْشَاج (بہت سی چیزوں سے مل کر بنا ہوا) یہ مِشْجٌ اور مَشِجٌ کی جمع ہے جس کے معنی مخلوط کے ہیں نطفہ کو امشاج اس لئے کہا ہے کہ وہ غذا سے بنتا ہے جس میں بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔ سلاسل زنجیریں سِلْسِلَۃٌ کی جمع ہے اَغْلَال (لوہے کے طوق) غُلٌّ کی جمع ہے لوہے کا حلقہ جو گلے میں پڑے۔

ارشاد ہے کہ زمانہ کا ایک حصہ انسان پر ایسا بھی آیا ہے کہ جس میں اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور نہ وہ اس قابل تھا کہ اس کا ذکر کیا جائے پھر ہم نے اسے ایک سیال چیز کی بوند سے جو بہت سی چیزوں سے مل کر بنتی ہے بنا ڈالا یہ ارادہ کر کے کہ اسے آزمائش میں ڈالیں گے چنانچہ اسے سننے دیکھنے کی قوتیں دیں پھر سوچ سمجھ دے کر دلیلوں سے راہ سمجھائی اور اختیار دیا کہ یا ہمارا شکر گزار بندہ بن یا ناشکری پر کمر باندھ۔ چنانچہ بعض نے ہمیں پہچان کر اور ہم پر ایمان لا کر ہماری بندگی پر کمر باندھی اور بعض ہمیں بھول بھال کر بیٹھ رہے اور کفر اختیار کیا اور اپنی خواہشیں اندھا دھند پوری کرنے میں لگ گئے۔ ان کافروں اور خواہشوں میں گرفتار ہو جانے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں اور گلے میں ڈالنے کے لئے لوہے کے طوق تیار کر رکھے ہیں۔ تاکہ ان میں جکڑ کر انہیں دہکتی ہوئی دوزخ کی آگ میں جھونک دیا جائے جو ان کے لئے بنا دی گئی ہے۔

Marfat.com

نیکوں کا انجام

اِنَّ - اَلْاَبْرَارَ - یَشْرَبُوْنَ - مِنْ کَاْسٍ
تحقیق نیک لوگ پئیں گے ایک پیالہ سے

کَانَ - مِزَاجُهَا - کَافُوْرًا ۝۵ عَیْنًا - یَّشْرَبُ
کہ ہوگی ملاوٹ اس کی کافور ایک چشمہ کہ پیتے ہیں

بِهَا - عِبَادُ اللّٰهِ - یُفَجِّرُوْنَهَا - تَفْجِیْرًا ۝۶
اس کو بندے اللہ کے نالیاں نکالتے ہیں اس کی بہت سی

یُوْفُوْنَ - بِالنَّذْرِ - وَیَخَافُوْنَ - یَوْمًا
پورا کرتے ہیں وہ جو مان لیں اور ڈرتے ہیں اس دن سے

کَانَ - شَرُّهٗ - مُسْتَطِیْرًا ۝۷ وَیُطْعِمُوْنَ
کہ ہوگی جس کی مصیبت پھیلنے والی اور کھلاتے ہیں

الطَّعَامَ - عَلٰی حُبِّهٖ - مِسْکِیْنًا - وَّ
کھانا محبت میں اس کی محتاج اور

یَتِیْمًا - وَّاَسِیْرًا ۝۸
یتیم کو اور قیدی کو

اِنَّ - اَلْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ
نیک لوگ بے شک پئیں گے پیالہ

کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا ۝۵ عَیْنًا یَّشْرَبُ
جس میں کافور ملا ہوا ہوگا ایک چشمہ ہے جس سے

بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ۝۶
اللہ کے بندے پیتے ہیں چلاتے ہیں اس کی نالیاں

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا
اور وہ منت کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے

کَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝۷ وَیُطْعِمُوْنَ
ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیل پڑے گی اور کھانا کھلاتے ہیں

الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ
اس کی محبت میں محتاج کو اور

یَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝۸
یتیم کو اور قیدی کو

پہلے ارشاد ہوا کہ ہم نے انسان کو بنا کر اسے سمجھ عطا کی اور پھر بتایا کہ دنیا میں بعض چیزیں تیرے لئے مفید ہیں اور بعض مضر۔ ان چیزوں کو ہم نے اپنے رسولؐ اور اپنی کتاب کے ذریعے صاف صاف بتا دیا ہے کہ اے انسان تجھے اختیار ہے کہ تو بُرا راستہ اختیار کر یا ہمارا بتایا ہوا اچھا راستہ پسند کر اور سن لے کہ جو ہم پر ایمان نہ لائے گا اور ہمارا کہنا نہ مانے گا بلکہ اپنی خواہشوں کے پھندے میں پھنسا رہے گا، اُسے مرنے کے بعد لوہے کی زنجیروں میں کس کر اور گلے میں لوہے کے حلقے ڈال کر دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائیگا۔

آگے ارشاد ہے کہ جو لوگ نیکی کی راہ اختیار کریں گے وہ جنت کے چشمہ سے پیالے بھر بھر کر پئیں گے جو کافور کی طرح صاف رنگ ٹھنڈے اور خوشبو دار ہونگے اور اس چشمہ سے وہ اپنے لئے جہاں چاہیں گے اور جتنی چاہیں گے نالیاں بہالیں گے یہ ضروری نہ ہو گا کہ چل کر آئیں تو پئیں ورنہ پیاسے بیٹھے رہیں۔ ان کے اشارہ کرتے ہی جہاں وہ ہوں گے وہیں اس چشمہ کی ایک نالی بہنے لگے گی۔ یہ نیک لوگ وہ ہیں جو دنیا میں جن فرائض کا ذمہ لیتے ہیں ان کو ادا کرتے ہیں اور قیامت کی مصیبت سے ڈرتے ہیں جو ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور اللہ کی محبت میں محتاجوں یتیموں اور کسی قید میں یا مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنے مال میں سے انہیں کھانا کھلاتے ہیں خواہ اس کے لئے اپنی کوئی ضرورت ترک کرنی پڑے۔

Marfat.com

کھلانے کی غرض

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ
پس کھلاتے ہیں ہم تمہیں واسطے خوشنودی اللہ کے نہیں چاہتے ہم
مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ
تم سے بدلہ اور نہ شکرگزاری تحقیق ہم ڈرتے ہیں
مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾
اپنے رب کی طرف سے ایک دن بگڑے چہرے والے سخت مصیبت والے سے
فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ
پس بچا لیا انھیں اللہ نے برائی سے اس دن کی اور ملا دیا انھیں
نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا
تروتازگی اور خوشی سے اور بدلہ دیا انھیں اس پر کہ
صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ
صبر کیا انھوں نے جنت کا اور ریشمی لباس کا بیٹھے ہوئے تکیہ لگائے
فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ
اس میں (شاہی) تختوں پر

لوجہ اللہ (اللہ کی توجہ حاصل کرنے کو) وَجْہٌ سے یہاں مراد رضامندی اور توجہ ہے شُکُوْر (شکر کرنا) مصدر ہے عَبُوْسٌ (ترش رو) صفت کا صیغہ ہے ع۔ب۔س سے عَبْسٌ کے معنی بُرا منہ بنانا عَبُوْسٌ سے مراد ایسا دن جس میں ہر طرف پریشانی اور اداسی چھائی ہوئی ہو قَمْطَرِيْرٌ (سخت مصیبت والا) اس کا مادہ ق۔م۔ط۔ر چار حرفی ہے اسی سے یہ صفت کا صیغہ ہے اس سے مراد ہے بہت آفتوں والا۔ لَقّٰى (ملا دیا) تلقیۃ کی ماضی ہے جو لِقَاءٌ سے بنا ہے اس کا مضارع مجہول۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ میں گذر چکا ہے نَضْرَۃٌ (بشاشت) اس سے اسم فاعل ناضرۃ سورۃ القیٰمۃ میں گذرا۔ اَرَائِكُ (شاہی تخت) اَرِيْكَۃٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں خوب سجا ہوا تخت اور مسہری۔

ارشاد ہے کہ نیک لوگ حاجتمندوں کو کھانا کھلاتے وقت دل میں یہی خیال رکھتے ہیں کہ ہم تمہیں اس لئے کھلاتے ہیں کہ ہم سے اللہ راضی ہو جائے نہ ہم تم سے اس کا کچھ بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شکر ادا کرو، ہمیں تو قیامت کے دن اللہ کی ناراضی سے ڈر لگتا ہے وہ دن بڑی پریشانی اور سختی کا ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں کو اس دن کی آفتوں اور پریشانیوں سے اللہ بچا لے گا اور ان کو تروتازہ چہرے اور دلی خوشی عطا فرمائے گا اور دنیا میں جو انہوں نے صبر کے ساتھ اللہ کے حکم بجا لانے میں تکلیفیں جھیلیں تھیں ان کے بدلے انہیں جنت میں داخل کرے گا اور ریشمی لباس پہننے کو دے گا وہ وہاں بادشاہوں کی طرح سجے سجائے تختوں اور مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

Marfat.com

جنّت کی نعمتیں (الف)

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾
نہ دیکھیں گے اس میں دھوپ اور نہ سردی

وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا
اور قریب پائیں گے اپنے اوپر سائے اس کے اور اختیار میں دے دیے جائیں گے پھل اس کے

تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ
ہر طرح اور گھومیں گے ان کے گرد برتن لیے کے

فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِیْرَا
چاندی اور آبخورے کہ ہوں گے شیشے کے شیشے بھی

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَیُسْقَوْنَ
چاندی کے اندازہ کریں گے ان کا پورا اور پلائے جائیں گے

فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾
اس میں ایک پیالہ کہ ہوگی آمیزش اس میں سونٹھ کی

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾
نہیں دیکھتے وہاں دھوپ اور نہ سخت سردی

وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا
اور جھک رہیں ان پر اس کی چھائیں اور ان کے گچھے لٹکا کر

تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ
پست کر رکھے ہیں اور لوگ لیے پھرتے ہیں ان کے پاس چاندی

فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِیْرَا
کے برتن اور آبخورے شیشے کے شیشے چاندی

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَیُسْقَوْنَ
کے کہ جن کو اندازے سے بھرا ہوا ہوگا اور وہاں انھیں

فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾
پیالے پلائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی

زَمْهَرِیْر (شدت کی سردی) اس کا مادہ ز۔م۔ہ۔ر چار حرفی ہے زَمْهَرَةٌ کے معنی شدّت کے ہیں اَزْمَهَرَّ فعل لازم ہے سخت اور شدید ہو جانا۔ اس کا استعمال سردی کی شدّت کے لئے ہوتا ہے۔ ظِلٰلُهَا (اس کے سائے) ضمیر جنّت کی طرف راجع ہے اور اس سے وہاں کے درخت مراد ہیں۔ قُطُوْفٌ (پھل) قطف کی جمع ہے اور سورۃ الحاقہ میں یہ لفظ گذر چکا ہے۔ قَوَارِیْر (شیشے کے برتن) قَارُوْرَةٌ کی جمع ہے چھوٹی بوتل گلاس یا شیشی۔ مگر جنّت کے قواریر چاندی کے ہوں گے اور شیشہ کی طرح چمکدار اور شفاف ہوں گے تقدیر کے معنی اندازہ کرنے کے ہیں، یہاں یہ مراد ہے کہ آب خوروں میں اتنا ہی شربت ہوگا جتنا پینے والا پینا چاہے گا۔ زنجبیل (ادرک۔ سونٹھ)

ارشاد ہے کہ جنّت میں گرمی کی تپش اور سردی کی شدّت نہ ہوگی بلکہ معتدل موسم ہوگا اور میوہ دار درختوں کی سایہ دار شاخیں جنتیوں پر جھکی پڑی ہوں گی اور ان کے میوے ایک اشارے میں ان کے پاس آجائیں گے۔ چاندی کے پیالوں اور شیشہ کی طرح چمکتی ہوئی چاندی کے گلاسوں میں ان کو شربت پلایا جائے گا۔ جن میں شربت کی مقدار اتنی ہی ہوگی جتنی وہ چاہیں گے اور ایک شربت کا پیالہ انہیں ایسا ملے گا۔ جس میں زنجبیل کا مزہ اور اس کی سی مفرح تاثیر ہوگی۔ جس کے پیتے ہی طبیعت باغ باغ ہو جائے گی۔

ا — قوارير صفى بغير الالف فى الاصل فيهما وقف على الاول بالالف وعلى الثانى بغير الالف ۱۲

Marfat.com

جنّت کی نعمتیں (ب)

عَيْنًا - فِيْهَا - تُسَمّٰى - سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ - عَلَيْهِمْ
ایک چشمہ جو اس میں ہے کہلاتا ہے سلسبیل اور پھرتے ہونگے انکے آس پاس
وِلْدَانٌ - مُّخَلَّدُوْنَ ۚ - اِذَا - رَاَيْتَهُمْ - حَسِبْتَهُمْ
نوعمر خادم جو ہمیشہ نوعمر ہی رہیں گے جس وقت تو دیکھے گا انھیں گمان کریگا انھیں
لُؤْلُؤًا - مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا - رَاَيْتَ - ثَمَّ - رَاَيْتَ
موتی بکھرے ہوئے اور جب دیکھے گا تو وہ جگہ تو دیکھے گا
نَعِيْمًا - وَّمُلْكًا - كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ - ثِيَابُ - سُنْدُسٍ
نعمت اور بادشاہی بڑی اوپر ان کے کپڑے ہوں گے باریک ریشم کے
خُضْرٌ - وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ - وَّحُلُّوْٓا - اَسَاوِرَ - مِنْ فِضَّةٍ ۚ
سبز اور دبیز اور پہنائے جائیں گے وہ کنگن چاندی کے
وَسَقٰهُمْ - رَبُّهُمْ - شَرَابًا - طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ - هٰذَا
اور پلائے گا انھیں ان کا رب شراب پاک کرنے والی تحقیق یہ
كَانَ - لَكُمْ - جَزَآءً - وَّكَانَ - سَعْيُكُمْ - مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾
ہے تمھارا بدلہ اور ہوئی کوشش تمھاری کامیاب

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
ایک چشمہ ہے اس میں جس کو کہتے ہیں سلسبیل اور پھرتے ہوں گے ان
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ
کے پاس لڑکے ہمیشہ یکساں رہنے والے جب تو ان کو دیکھے تو خیال
لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ
کرے کہ موتی بکھرے ہوئے ہیں اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمت
نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
اور سلطنت بڑی دیکھے گا تو ان کی اوپر کی پوشاک
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ
باریک ریشم کے سبز کپڑے ہونگے اور دبیز اور انھیں چاندی کے کنگن
وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا
پہنائے جائیں گے اور پلائے گا انھیں ان کا رب شراب جو دل کو پاک کریگی
كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾
یہ ہے تمھارا بدلہ اور تمھاری کمائی ٹھکانے لگی

عَالِیَ (اوپر) یہاں فوق کے معنی ہیں ظرف مکان کے طور پر استعمال ہوا ہے سُنْدُسٌ اِسْتَبْرَقٌ سورۃ الکہف میں گذر چکے ہیں۔ سَعْیٌ مَشْکُوْرٌ کامیاب کوشش۔

ارشاد ہے کہ یہ زنجبیل دنیا کی سی نہ ہوگی بلکہ وہ ایک چشمہ ہے مزیدار، خوشگوار شربت کا اور اسی لئے اسے سلسبیل کہتے ہیں جس کے معنی ہیں صاف مزیدار بہتا ہوا پانی جو گلے میں ذرا نہ اٹکے۔ پھر جنتیوں کے ارد گرد پاک صاف نوعمر خادم ٹہل کرتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ یکساں رہیں گے عمر کے اثر سے ان کی شکل میں کوئی تغیر تبدل نہ آئے گا دیکھنے میں وہ چلتے پھرتے ایسے معلوم ہونگے جیسے موتی بکھرے ہوئے ہوں۔ اگر کوئی اس منظر کو دیکھ پائے تو اسے ہر جگہ نعمت ہی نعمت اور حکومت کی بڑی شان نظر آئے۔ جنتی اپنے ماحول کا بادشاہ ہوگا اور ان کے کپڑے سبز باریک ریشم کے بھی ہونگے اور دبیز بھی۔ ان کو جنت میں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، پھر اللہ کی طرف سے ایک قسم کی شراب پینے کو ملے گی جو بالکل پاک صاف اور مفرح ہوگی اور یہ نیک لوگوں کا بدلہ ہوگا اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

Marfat.com

ہمارے لئے جو کچھ ہے قرآن ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾
ہم نے اتارا تجھ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ
سو تو اپنے رب کے حکم کا انتظار کر اور ان میں سے کسی گناہگار یا

كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ
ناشکرے کا کہنا مت مان اور اپنے رب کا نام صبح اور شام

اَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ
اور کسی وقت رات کو سجدہ کر اور اس کی پاکیزگی

لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ
بیان کر رات کے بڑے حصہ میں یہ لوگ جلدی مل جانے والے کو

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾
چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے چھوڑ رکھا ہے ایک بھاری دن کو

اِنَّا - نَحْنُ - نَزَّلْنَا - عَلَيْكَ - الْقُرْاٰنَ - تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾
تحقیق ہم نے اتارا تجھ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے

فَاصْبِرْ - لِحُكْمِ - رَبِّكَ - وَلَا تُطِعْ - مِنْهُمْ - اٰثِمًا - اَوْ
پس راہ دیکھ حکم کی اپنے رب کے اور کہنے میں نہ آ ان میں سے کسی گناہگار یا

كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ - اسْمَ - رَبِّكَ - بُكْرَةً - وَّ
منکر کے اور لیا کر نام اپنے رب کا صبح اور

اَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ - فَاسْجُدْ - لَهٗ - وَسَبِّحْهُ
شام اور رات میں سے کسی وقت پس سجدہ کر اسے اور تسبیح کر

لَيْلًا - طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ - هٰٓؤُلَآءِ - يُحِبُّوْنَ - الْعَاجِلَةَ
رات کے بڑے حصہ میں تحقیق یہ لوگ پسند کرتے ہیں جلدی ملنے والے کو

وَيَذَرُوْنَ - وَرَآءَهُمْ - يَوْمًا - ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾
اور چھوڑ بیٹھے ہیں سامنے اپنے ایک دن بھاری

العَاجِلَة (دنیا) پہلے سُورَةِ القِيٰمَةِ میں گذر چکا ہے — اوپر بیان ہوا کہ نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں کی طرح طرح کی نعمتوں سے محظوظ ہونگے۔ اب اس کا بیان ہے کہ نیک لوگوں کو جنت میں جانے کے لئے اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کا کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے، عام لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ رسُول کی پیروی کرو اور زندگی انہی کے قدم بہ قدم چل کر بسر کرو۔ ان آیتوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ تم اپنی زندگی قرآن کے مطابق بناؤ تاکہ دوسرے لوگ بھی تمہیں دیکھ کر تمہاری ہی سی زندگی اختیار کریں۔

ارشاد ہے کہ ہم نے زندگی کو قرآن کے مطابق بنانے کے لئے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر تھوڑا تھوڑا اتارا ہے تاکہ زندگی کا ہر پہلو آہستہ آہستہ اس کے مطابق درست ہوتا چلا جائے۔ اسی لئے عین موقعہ پر جس حکم کی ضرورت ہوئی اسی کی بابت ایک یا چند آیتیں نازل کر دیں تاکہ لوگ سہولت کے ساتھ رسول سے ان پر عمل کرنا سیکھ لیں اور اسی طرح عمل کرتے ہوئے رفتہ رفتہ آگے بڑھتے چلے جائیں اب تم کسی فاسق یا کافر کا کہنا ہرگز نہ مانو خواہ وہ کتنا ہی لالچ دیں ان کی ایک نہ سنو صبح شام اللہ کا نام لو اور اسکا ذکر کرو، رات کا وقت کچھ عبادت میں گذارو پھر زیادہ رات گئے اٹھ کر تہجد کے وقت اللہ کی تسبیح و حمد و ثنا کرو، یہ لوگ جو تمہاری نہیں سنتے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کی محبت میں پھنس گئے ہیں، انہیں قیامت کا یقین نہیں۔ افسوس اس ہولناک اہم دن سے غفلت برت رہے ہیں اور سب کچھ جلدی جلدی یہیں لینا چاہتے ہیں آخرت انکے نزدیک

Marfat.com

اللہ پھر بنا سکتا ہے

نَحْنُ - خَلَقْنٰهُمْ - وَشَدَدْنَآ - اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا
ہم نے پیدا کیا اور مضبوط کیا ہم نے سراپا ان کا اور جب

شِئْنَا - بَدَّلْنَآ - اَمْثَالَهُمْ - تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ
چاہیں بدل کر لے آئیں انھیں جیسے ہم بدلنا چاہیں تحقیق

هٰذِهٖ - تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ - شَآءَ - اتَّخَذَ - اِلٰى
یہ یاددہانی ہے پس جو چاہے اختیار کرے طرف

رَبِّهٖ - سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا - تَشَآءُوْنَ - اِلَّآ - اَنْ
اپنے رب کی راستہ اور نہ چاہو گے تم مگر جیسا کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ - كَانَ - عَلِيْمًا - حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ لائق صلے
چاہے اللہ تحقیق اللہ ہے جاننے والا حکمت والا

يُّدْخِلُ - مَنْ يَّشَآءُ - فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ
داخل کرے جسے چاہے اپنی رحمت میں اور جو ظالم ہیں

اَعَدَّ - لَهُمْ - عَذَابًا - اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾
تیار کر رکھا ہے ان کے لیے عذاب دردناک

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا
ہم نے انھیں بنایا اور مضبوط کیے ان کے جوڑ اور بند اور ہم

شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ
جب چاہیں لے آئیں ان جیسے لوگ بدل کر یہ تو

هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى
نصیحت ہے پھر جو چاہے بنالے اپنے رب کی

رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ
طرف راستہ اور تم نہیں چاہو گے مگر جو

يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ لائق صلے
اللہ چاہے بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا حکمتوں والا ہے

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ
جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور جو گنہگار ہیں

اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾
ان کے واسطے دردناک عذاب ہے

اَسْرٌ (بدن سارا) اَسْرٌ کے معنی تمام اور پورے کے ہیں یعنی سارا بدن اسکے ایک ایک جوڑ سمیت۔ پہلے ارشاد ہوا کہ اکثر لوگ دنیا کے ساز اور سامان کے سمیٹنے میں لگے ہوتے ہیں کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ یہاں سب کچھ ابھی ابھی مل جاتا ہے آخرت کس نے دیکھی ہے اور پھر جب مر کھپ گئے اور بدن ریزہ ریزہ ہو کر خاک میں مل گیا تو پھر دوبارہ کیسے بنے گا۔ اس آیت میں اس کا جواب ہے، ارشاد ہے کہ ان کو پہلے بھی ہمیں نے پیدا کیا اور جب وقت آئے گا تو ان کو مٹا کر انہی جیسی صورتیں دوبارہ بنا کر کھڑی کر دیں گے، آخر مرجانے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے میں ایسی کیا دشواری ہے جسے ہم دور نہیں کر سکتے۔

بہرحال ہم کسی پر زبردستی نہیں کرتے کہ ہماری بات مانو۔ البتہ یہ قرآن ہم نے بھیج دیا ہے کہ لوگوں کو صحیح حالات اور واقعات بتا کر ان کی کامیابی کا راستہ انہیں بتا دیں۔ اب جو چاہے بڑے شوق سے اپنے رب کے راضی کرنے کا راستہ اپنے لئے اختیار کرے۔ لیکن انسان کا چاہنا بھی جب ہی ہو سکتا ہے جب اللہ چاہے وہ ہر ایک کی قابلیت اور استعداد سے واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ مصلحت کس میں ہے اس علم اور حقیقت شناسی کی رُو سے وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے اندر داخل کر لیتا ہے، رہے کھوٹی طبیعت والے

Marfat.com

سُورۃ الدّھر کیا سکھاتی ہے

اس سورت میں انسان کو اس کی زندگی کا راز بتا دیا گیا ہے۔ ایک وقت ایسا تھا کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بلکہ سرے سے اس کا وجود ہی نہ تھا۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم نے اسے سیال یعنی بہتی ہوئی چیز سے بنایا۔ یہ سیال شئے کیسے بنی۔ ابتدا میں بہت سے عناصر آپس میں ملتے اور الگ ہوتے رہے۔ جب مناسب اجزا مل گئے تو پھر انہیں خمیر کرنے کے لئے پانی ڈال دیا گیا پھر اس بنی ہوئی کیچڑ سے اس کے بدن کا ڈھانچہ بنا اور اس میں اس کی روح جو پہلے ہی بنائی جا چکی تھی داخل کر دی گئی اور یہ جیتا جاگتا انسان بن کر اُٹھ بیٹھا اس کے بعد اس کا جوڑا اسی مادہ سے بن گیا۔ پھر یہ قاعدہ مقرر ہو گیا کہ پیدائش کا مادہ مرد کے اندر غذا سے بنے، پھر مرد عورت دونوں ملیں اور یہ مادہ مرد سے عورت کے اندر جائے اور کچھ اس میں وہاں سے شامل ہو کر عورت کے رحم میں اس کی پرورش ہو۔ پہلے بچہ پیدا ہو اور پھر رفتہ رفتہ بڑھتے بڑھتے لڑکا ہو، جوان ہو پھر بوڑھا ہونا شروع ہو جائے، پھر جب اس کا وقت آجائے تو مر جائے، اس کے بعد دوبارہ پیدا ہو، تاکہ اس کے دنیا کے عمر بھر کے کاموں کو جانچ کر دیکھا جائے اور جس کے اعمال جنت کے قابل ہوں اسے جنت میں بھیج دیا جائے اور بدکاروں کو دوزخ میں دھکیل دیا جائے۔

پھر ارشاد ہے کہ دوزخ بڑی دُکھ اور آفت کی جگہ ہے۔ اس سے بچ کر اگر جنت میں جانا ہے تو دنیا میں اپنی زندگی قرآن کے بتائے ہوئے طریقے اور قاعدے کے مطابق بسر کرو۔ اس کے سوا جنت میں جانے کی کوئی صورت نہیں۔ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا کھول کر ذکر کر دیا گیا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ وہاں انسان اپنی خواہش کے مطابق جس طرح چاہے گا آرام اور اطمینان کی زندگی بسر کرے گا نہ وہاں زور کی گرمی ہوگی نہ کڑاکے کی سردی۔ موسم ہمیشہ خوشگوار رہے گا کھانے پینے، پہننے اور رہنے سہنے کا سارا سامان، تفریح کے سارے ذریعے آرام۔ خوشی، اطمینان، غرض آدمی جو چاہے گا سب کچھ اسے ملے گا۔ بُری خواہشیں وہاں نام کو بھی نہ ہوں گی جو چاہے گا وہ اچھا ہی ہوگا۔ اور اسے چاہنے کے ساتھ ہی فوراً ملے گا۔ کسی چیز کے انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے گی۔ ساتھ ہی دوزخ کی بابت بتا دیا گیا ہے کہ وہ انتہائی وحشت افسردگی اداسی اور دکھ درد کی جگہ ہوگی اور وہاں جو جائے گا اسے ایسی مصیبتیں اٹھانی پڑیں گی کہ یہاں جن کا اندازہ مشکل ہے۔ وہاں انتہا کی گرمی اور تپش ہوگی۔ جس میں آدمی جھلس کر رہ جائے گا یا پھر انتہا کی سردی ہوگی جس سے جان پر بن آئے گی۔ موت نہ جنت میں ہوگی نہ دوزخ میں۔ اس لئے نہ جنت کبھی چھنے گی اور نہ دوزخ کی تکلیف سے کبھی پیچھا چھوٹے گا۔ لیکن ہاں اللہ کی رحمت کے طفیل چھٹکارا مل سکتا ہے۔ اللہ کو ہر چیز اور ہر شخص کے رتی رتی حالات معلوم ہیں اور وہ ہر ایک کی قابلیت اور استعداد جانتا ہے، پھر اسے یہ بھی معلوم ہے کہ کس چیز میں کیا مصلحت ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اسی کی طرف جھکے اور عرض کرے۔ کہ اے چھپے اور کھلے سے واقف اللہ مجھے تمام آفتوں سے بچا اور جنت میں داخل کر! آمین!

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی ستتر ویں سورت ہے یہ مکہ کے اندر ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اور اس کے دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اور جو لوگ دنیا میں ہماری آیتوں کو جھوٹا کہتے ہیں اور ہمارے رسول کی ہدایت کے مطابق نہیں چلتے ان کو اسدن خرابی اور تباہی سے پالا پڑے گا۔ دیکھو دنیا میں جو طاقتیں کام کر رہی ہیں ان میں سے نمایاں ہوا اور فرشتے ہیں۔ ہوا کی حالت یہ ہے کہ جب دھیمی دھیمی چلتی ہے۔ تو بڑے فائدے پہنچاتی ہے، بدن سے چھوتی ہے تو خوش ہوتا ہے لیکن جب یہی ہوا تیز ہو جاتی ہے اور زور سے چلنے لگتی ہے تو اس کا اور اثر ہوتا ہے وہ ادھر اُدھر سے بادل گھیر لاتی ہے۔ اور انہیں جگہ جگہ پھیلاتی ہے، اکٹھی چیزوں کو بکھیرتی ہے۔ اسی سے سمجھ لو کہ دنیا میں انسان جن چیزوں سے دل لگائے ہوئے ہے وہ ایک دن اپنا اور ہی رنگ ظاہر کریں گی۔ کچھ چیزیں تو ابرِ رحمت پھیلا کر ان لوگوں کو جو انہیں پسند کرتے ہیں خوشحال اور سرسبز کر دیں گی، بعض اپنے پسند کرنے والوں کو اٹھا کر ایک اور ہی جگہ پہنچا دیں گی جو ان کے حال کے مناسب ہوگی اور اس طرح لوگوں کی ایک جماعت کو دوسری جماعت سے جدا کر دیں گی۔ فرشتے اسی ہوا کی مدد سے دنیا میں اللہ کا پیغام آواز اور الفاظ کے ذریعے اس کے رسولوں کو پہنچاتے رہے تاکہ لوگ اپنے اعمال کی وجہ پیش کر سکیں کہ ہم نے تو وہی کیا جو آپ نے ہمیں کرنے کو کہا تھا اور سمجھ دار لوگ دنیا ہی میں ڈر کر نافرمانی سے باز رہیں دنیا میں ان دونوں طاقتوں کے طرزِ عمل پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قیامت واقعی آکر رہے گی اور دنیا کے کام اس کے اندر اور ہی رنگ میں ظاہر ہونگے۔ جو ان سے یہ نتیجہ نکالتے۔ ان کی اس دن بُری گت بنے گی۔ جب سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا، پہاڑ اڑتے پھریں گے رسول اپنے اپنے مقرر وقت پر اپنی اپنی اُمتوں کو لے جا کر دربار رب العزت میں حاضر ہوں گے۔ ان سب باتوں کو اسی دن کے لئے اٹھا رکھا ہے اور وہی دن فیصلہ کا ہے۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ دنیا میں اللہ کو اس کی قدرت کے کارنامے دیکھ کر پہچانو۔ اس نے انسان کو پیدا کیا، زمین کو بنایا اور پہاڑوں سے اسے مضبوط کیا۔ تمہارے لئے خالص پانی پینے کو دیا۔ دیکھو اگر تم میں سے کسی نے ان باتوں کو جھٹلایا تو اس کو سخت سزا ملے گی۔ اسے دوزخ میں داخل کیا جائیگا جس میں آرام کی کوئی صورت نہ ہوگی آگ کے اونچے اور بڑے بڑے شعلے اس میں سے نکل رہے ہونگے۔ اس دن کسی کا کوئی عذر یا بہانہ سنا نہ جائے گا اس دن کے عذاب سے اگر بچنا چاہتے ہو تو آج ہی اللہ کے فرمانبردار بندے بن جاؤ۔ ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے اس دن سرسبز خوشگوار چشموں کے درمیان موج اڑا رہے ہوں گے۔ کھانے کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں گے، خواہ کتنا ہی کھائیں۔ سب پچتا چلا جائے گا اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ خوب کھاؤ! پیو! یہ تمہاری فرمانبرداری کا انعام ہے اللہ کے نافرمان لوگ دن دنیا میں مزے اڑالیں، آخرت میں ان کے لئے کچھ بھی نہیں۔

Marfat.com

آیاتھا ۵۰ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (۳۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رُكُوْعَاتُهَا ۲

ہواؤں اور فرشتوں کا کام

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝١ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝٢
قسم چلنے والیوں کی بھلائی کے لیے پس جھونکا دینے والیوں کی شدت سے

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝٣ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝٤ فَالْمُلْقِيٰتِ
اور پھیلانے والیوں کی اٹھا کر پھر پھاڑنے والیوں کی بانٹ کر پھر لانے والوں کی

ذِكْرًا ۝٥ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝٦ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ
وحی کو عذر کرنے کے لیے یا ڈرانے کے لیے تحقیق جو کچھ وعدہ کیا گیا تم سے

لَوَاقِعٌ ۝٧ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝٨ وَاِذَا السَّمَآءُ
البتہ وہ ہونا ہے پس جب تارے مٹا دیے جائیں اور جب آسمان

فُرِجَتْ ۝٩ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠ وَاِذَا الرُّسُلُ
کھول دیا جائے اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں اور جب رسولوں کا

اُقِّتَتْ ۝١١ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٢ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣
وقت مقرر ہو جائے واسطے کس دن کے یہ ملتوی کیا گیا سب واسطے فیصلہ کے دن کے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝١ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝٢
قسم ہے دل کو خوش کرنے والی چلتی ہواؤں کی پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝٣ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝٤ فَالْمُلْقِيٰتِ
پھر اٹھا کر ابھارنے والیوں کی پھر بانٹ کر پھاڑنے والیوں کی پھر فرشتوں کی

ذِكْرًا ۝٥ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝٦ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ
جو وحی اتار کر لاتے ہیں الزام اتارنے کو یا ڈر سنانے کو تحقیق جو تم

لَوَاقِعٌ ۝٧ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝٨ وَاِذَا السَّمَآءُ
سے وعدہ ہوا وہ ضرور ہونا ہے پھر جب تارے مٹا دیے جائیں اور آسمان میں

فُرِجَتْ ۝٩ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠ وَاِذَا الرُّسُلُ
جھڑکے پڑ جائیں اور جب پہاڑ اڑائے جائیں اور جب رسولوں کا مقرر وقت

اُقِّتَتْ ۝١١ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٢ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣
ہو جائے ان چیزوں میں کس دن کے لیے دیر ہے اس فیصلہ کے دن کے واسطے

عُرْفًا (فائدہ پہنچانا خوش کرنا) العاصفات (زور سے چلنے والیاں) عَصْفٌ سے اسم فاعل مؤنث ہے اَلْعَاصِفَةُ کی جمع ہے جس کے معنی زور سے چلنے والی کے ہیں، ان سب سے مراد ہوائیں ہیں اَلْمُلْقِيٰتِ (لا ڈالنے والے) مُلْقِيَةٌ کی جمع ہے اِلْقَاءٌ سے اسی سے مراد فرشتے ہیں مادہ ل۔ق۔ی ہے اور بہت جگہ پہلے گذر چکا ہے عذر کسی کام کی وجہ سے بیان کرنا نُذْرٌ ڈرانا طُمِسَتْ (مٹائی گئی) اس کا مادہ ط۔م۔س ہے طَمْسٌ مٹانا سورۂ یٰسین میں گذر چکا ہے۔ نُسِفَتْ (چکنا چور) کر دیئے گئے اس کا مادہ ن۔س۔ف ہے اور سورۂ طٰہٰ میں گذر چکا ہے اُقِّتَتْ اصل میں وُقِّتَتْ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے اُجِّلَتْ (ملتوی کی گئی) تاجیل سے مادہ ا۔ج۔ل ہے اجل کے معنی وقت تاجیل وقت مقرر کرنا

ارشاد ہے کہ من بھاتی ہواؤں کی قسم، ہوا کے جھکڑوں کی قسم، بادل اٹھانے والی ہواؤں کی قسم بادلوں کو پھاڑ کر جگہ جگہ حکم پھیلانے والی ہواؤں کی قسم، فرشتوں کی قسم جو اللہ کی طرف سے وحی لاتے ہیں جو اچھے کاموں کی سند یا وجہ پیش کرتی ہے یا برے کاموں کے انجام سے ڈراتی ہے، دنیا میں ہوائیں اور فرشتے جو یہ کام کر رہے ہیں۔ ان پر غور کرو تو یقین آ جائے گا کہ قیامت ضرور آئے گی اس دن ستارے مٹ جائیں گے آسمان کے دروازے کھل جائیں گے رسولوں کے لئے وقت مقرر کر دیا جائے گا کہ اللہ کے دربار میں اپنی اپنی امتوں کو لے کر حاضر ہوں یہ سب باتیں قیامت کے لئے اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں، اسوقت تک یہ دنیا یوں ہی قائم رہیگی۔ جو چاہے کرو۔ یاد رکھو قیامت ہی وہ دن ہے جسمیں انسانوں

Marfat.com

اللہ کی قدرت کو سمجھو (الف)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اور کیا تمہیں معلوم ہے کیا ہے فیصلہ کا دن خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ
واسطے جھٹلانے والوں کے کیا نہیں ہلاک کیا ہم نے پہلوں کو پھر

نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
پیچھے بھیجیں گے ان کے پچھلوں کو اسی طرح کیا کرتے ہیں ہم

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾
مجرموں کے بارے میں خرابی ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ
کیا نہیں پیدا کیا ہم نے تمہیں ایک پانی حقیر سے پس رکھ دیا ہم نے اسے

فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾
ایک محفوظ ٹھکانے میں ایک مدت مقرر تک

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾
پس اندازہ کیا ہم نے پس کیا ہی اچھے اندازہ کرنے والے ہیں ہم

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اور کیا تمہیں معلوم ہے کیا ہے فیصلہ کا دن خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ
جھٹلانے والوں کی کیا ہم نے نہیں مار کھپایا پہلوں کو پھر

نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
ان کے پیچھے بھیجتے ہیں پچھلوں کو گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾
ہی کیا کرتے ہیں خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ
کیا ہم نے نہیں بنایا تم کو حقیر پانی سے پھر اسے رکھا

فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾
ایک جمے ہوئے ٹھکانے میں ایک مقررہ وعدہ تک

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾
پھر اسے مکمل کر سکے سو ہم کیا خوب قدرت والے ہیں

مَّهِيْنٌ: وہ جس کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو صفت کا صیغہ ہے۔ م۔ہ۔ن سے مَهَانَةٌ کے معنی کمزور اور حقیر ہونا قَدَرٌ اندازہ کرنا۔ جب ہو تو اس سے مراد اندازہ کی ہوئی چیز ہوتی ہے، یہاں مقرر مدت مراد ہے ارشاد ہے کہ قیامت کے دن وہ سارے حادثے ہونگے جن کا ذکر کیا گیا وہی آخری فیصلہ کا دن ہے تم جانتے بھی ہو کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا ہوگا۔ اس دن ان لوگوں کی جنہوں نے دنیا میں اللہ کو اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو نہ مانا تھا پوری پوری شامت آئے گی پھر ارشاد ہے کہ تم نے ہمیں سمجھا کیا ہے۔ ہم نے بہت سی قومیں پہلے تباہ کر دیں۔ اب جو ان کے پیچھے آئی ہیں انہیں بھی ہم تباہ کر دیں گے، برے کام کرنے والے اسی طرح ہمارے ہاتھوں تباہ ہوتے رہتے ہیں، پھر ایک دن ہم سب کو تباہ کر دیں گے۔ پھر قیامت کے دن سب کو دوبارہ زندہ کریں گے۔ اس دن جھٹلانے والوں کا بہت برا حال ہوگا۔ یہ مت کہو کہ ہم دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ آخر پہلے بھی تو ہمیں نے پیدا کیا۔ ابتدا میں انسان کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ہم نے ایک پانی (منی) تیار کیا جو ایک ذلیل اور حقیر چیز تھی۔ پھر اسے محفوظ بچہ دانی میں رکھا۔ ایک مقررہ مدت تک وہ اسی میں ٹھہرا رہا۔ ہم نے اس کے لئے ٹھیک اندازہ سے سارے پرورش کے سامان تیار کر دیئے پھر دیکھو ہم کیسے اچھے اندازہ کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کی قدرت کو سمجھو (ب)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی کیا ہم نے نہیں بنائی زمین

كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا
سمیٹنے والی زندوں کو اور مردوں کو اور اس میں بوجھ کے

رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾
لیے اونچے پہاڑ رکھے اور تمہیں میٹھا پانی پیاس بجھانے والا پلایا

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی چل کر دیکھو اس چیز کو

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ
جسے تم جھٹلاتے تھے چلو ایک چھاؤں میں

ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ
جس کی تین شاخیں ہیں نہ گہری چھاؤں کی اور نہ تپش میں

مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾
کچھ کام آنے والی وہ آگ کی چنگاریاں پھینکتی ہے جیسے محل

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو

كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا
اکٹھا کرنے والی زندوں کی اور مردوں کی اور رکھے ہم نے اس میں

رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾
بوجھل پہاڑ اونچے اور پلایا ہم نے تمہیں پانی بہت میٹھا

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى
خرابی ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے چلو طرف اس کے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ
تھے تم جس کو جھٹلاتے چلو طرف اس سایہ کے

ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ
جو تین شاخوں والا ہے نہ ٹھنڈی چھاؤں والا اور نہ بچائے

مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾
تپش سے گرمی کی البتہ وہ پھینکتی ہے انگارے مانند محل کے

كِفَاتًا (وہ جگہ جہاں سب ملے جلے پڑے ہوں) یہ ک۔ف۔ت سے اسم ہے کَفْتٌ کے معنی ملانا۔ جوڑنا کِفَاتٌ اکٹھے ہونے کی جگہ۔ رَوَاسِيَ (بوجھل پہاڑ) رَاسِيَةٌ کی جمع ہے یہ لفظ سورۃ الانبیا اور دیگر مقامات میں گذر چکا ہے شٰمِخٰتٌ (بلند۔ اونچے) شَامِخَةٌ کی جمع ہے جو اسم فاعل مؤنث ہے۔ ش۔م۔خ سے شَمْخٌ کے معنی بلند ہونا۔ ظِلٌّ (سایہ۔ چھاؤں) یہاں اس سے سائبان مراد ہے ظَلِيْلٌ اسی سے صفت کا صیغہ ہے، گہری چھاؤں والا۔ لَهَبٌ (گرم لپٹ) آگ کی ہو یا سورج کی شَرَرٌ (چنگاریاں۔ انگارے) چنگاری کو شرارہ بھی کہتے ہیں اسکا مفرد شَرَرَةٌ یا شَرَارَةٌ ہے۔ قَصْرٌ (محل) وسیع۔ فراخ مکان ــــ ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جھٹلانے والے بڑی مصیبت میں پھنسیں گے۔ کیا دیکھتے نہیں کہ انسان مٹی سے بنا ہے اور مٹی ہی میں مل جائے گا۔ زمین نے زندوں اور مردوں دونوں کو ملا رکھا اور سمیٹ رکھا ہے دیکھو اسمیں اونچے اونچے پہاڑ گڑے ہوئے ہیں اور میٹھے پانی کے چشمے جاری ہیں جن سے تمہیں خوشگوار پانی پینے کو ملتا ہے، اسی زمین میں سب کچھ ہے اسی سے تم پہلے بنے اسی سے پھر بن جاؤ گے اس واقعہ کو جھٹلانے سے تمہارے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ قیامت میں منکروں سے کہا جائیگا۔ چلو دوزخ کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے تم پر ایک سائبان دھوئیں کا اوپر دائیں بائیں تین طرف سے چھایا ہوگا جس میں نہ سایہ ہے نہ گرمی

Marfat.com

قیامت کیا ہے

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
گویا وہ اونٹ ہیں زرد خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا
واسطے جھٹلانے والوں کے یہ وہ دن ہے کہ وہ نہ بولیں گے اور نہ

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اجازت ہوگی ان کو کہ وہ عذر پیش کریں خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ
واسطے جھٹلانے والوں کے یہ ہے فیصلہ کا دن اکٹھا کر دیا ہم نے تمھیں

وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ
اور پہلوں کو پس اگر ہے تمھارے پاس کوئی داؤ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾
تو کر لو مجھ پر خرابی ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
گویا وہ زرد اونٹ ہیں خرابی ہے اس دن جھٹ

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
والوں کی یہ وہ دن ہے کہ وہ نہ بولیں گے ا

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
انھیں اجازت ہو کہ توبہ کریں خرابی ہے اس

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ
جھٹلانے والوں کی یہ ہے فیصلہ کا دن جمع کیا ہم

وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ
اور اگلوں کو پھر اگر تمھارا کوئی داؤ ہے تو مجھ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
چلا لو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں

جِمَالَةٌ: اونٹوں کا ڈھیر، جَمَلٌ کی جمع ہے جو عرب میں اونٹ کو کہتے ہیں۔ صُفْرٌ: کالے یا زرد، اَصْفَرُ کی جمع ہے۔
كَيْدٌ: چارہ۔ حیلہ۔ داؤ، اسی سے كِيْدُوْا امر کا صیغہ ہے ن اصل میں نی ہے وقف کی وجہ سے ی گر گئی۔ جس کے معنی یہاں یہ ہیں ـــ ارشاد ہوا کہ دوزخ کے شرارے یا انگارے اتنے بڑے بڑے ہونگے جیسے شاہی محل بڑے بڑے ہوتے ہیں اور پھر وہ ٹوٹ پھوٹ کر زرد اونٹوں کی طرح نظر آئیں گے۔ اس بات کو سچ مانو۔ جو اسے جھوٹا سمجھیں گے۔ ان کی قیامت کے دن گت بنے گی۔ اس دن کا حال سنو! منکروں سے اس دن کہہ دیا جائے گا کہ لو یہ ہے قیامت کا دن یہاں تم بول سکو گے۔ ہول کے مارے تمہاری زبان بند ہو جائے گی اور بولے بھی تو وہ بولنا بیکار ہوگا اور بالکل نہ بولنے برابر۔ آج جس نے یہ بات اچھی طرح نہ سمجھ لی تو قیامت کے دن اس کا بُرا حال ہوگا۔ اس دن کسی کا کوئی عذر نہ سُنا جائے گا اور نہ اس کو اجازت دی جائے گی کہ نہ ماننے کی وجہ بتاؤ۔ کیونکہ جب قرآن میں اس قدر صاف صاف سب کچھ بتا دیا گیا تو نہ ماننے کی کوئی وجہ ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ دن تو فقط اس لئے ہوگا کہ دنیا میں جس نے جو کچھ کیا تھا اس کی بابت اسے بتا دیا جائے کہ وہ جنت کے جانے کے قابل ہے یا جہنم رسید ہونے کے۔ اب جو اس بات کو نہیں مانتا وہ ایسی مصیبت میں پھنسے گا کہ جان پر بن آئے گی۔

Marfat.com

نیک لوگوں کا حال

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ
اللہ جو ڈرنے والے ہیں وہ سایوں میں ہوں گے اور چشمے ان کے گرد
فَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
ہوں گے اور میوے جس قسم کے وہ چاہیں کھاؤ اور پیو
هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا
مزے سے بدلے اس کے جو تم نے کام کیے تھے ہم نیکی
كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ
کرنے والوں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں خرابی ہے
یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾
اس دن جھٹلانے والوں کی

اِنَّ - الْمُتَّقِیْنَ - فِیْ ظِلٰلٍ - وَّعُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ
تحقیق پرہیزگار درمیان سایوں اور چشموں کے ہیں اور
فَوَاكِهَ - مِمَّا - یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
میووں کے اس قسم کے جو وہ چاہیں کھاؤ اور پیو
هَنِیْٓـًٔا - بِمَا - كُنْتُمْ - تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا
مزے سے بدلے اس کے جو تھے تم کرتے تحقیق ہم
كَذٰلِكَ - نَجْزِی - الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ
اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم اچھے کام کرنے والوں کو خرابی ہے
یَّوْمَئِذٍ - لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾
اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

هَنِیْٓـًٔا (خوشگوار) صفت کا صیغہ ہے ھ۔ن۔ء سے هَنَاءٌ کے معنی خوشگوار ہونا، مزیدار ہونا۔ رچتا پچتا۔ پہلے قیامت کا حق ہونا بیان کیا گیا ہے اور بتلایا گیا کہ اُس دن ہر آدمی کے کاموں کی جو اس نے دنیا میں کئے تھے۔ جانچ پڑتال ہوگی اور جنہوں نے آخرت کو بالکل بھلا کر دنیا ہی کے فائدوں سے اور یہیں کے عیش و آرام سے دل لگا رکھا تھا، اللہ کے رسول اور اس کی کتاب کو کچھ نہ گردانا تھا۔ ان کی حالت بہت بُری ہوگی، ان کو دھوئیں کے سائبان کے نیچے ہانکتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور اس کے شعلے انہیں چاروں طرف سے لپٹ کر گھیر لیں گے۔ ان آیتوں میں ان لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے جنہوں نے دنیا میں اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق زندگی بسر کی ہوگی اور اس کے غضب سے ڈر کر گناہوں سے بچتے اور بُرے کاموں سے پرہیز کرتے رہے ہوں گے۔ یہ لوگ محشر میں عرش کے سایہ میں اور جنت کے اندر وہاں کے سرسبز درختوں کے سایہ میں ہوں گے جہاں ہر طرف ٹھنڈے پانی کے اور دوسری پینے کی مزیدار چیزوں کے چشمے ہر طرف بہہ رہے ہونگے اور ان کے من بھاتے میوے ہر طرف سے جھکے پڑ رہے ہونگے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ آج بے روک ٹوک یہ مزیدار چیزیں جتنی چاہے کھاؤ پیو۔ یہاں زیادہ کھانے، پینے سے کوئی شکایت پیدا نہ ہوگی، جیسے دنیا میں ہوا کرتی تھی۔ ہر وقت یا ٹھہر ٹھہر کر جیسے چاہو اور جتنا چاہو نوش کرو۔ یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم دنیا میں احتیاط کے ساتھ بچ بچ کر چلتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی کام اللہ کی مرضی کے خلاف ہو جائے۔ ہمارے ہاں ایسے اچھے چال چلن والوں کا یہی بدلہ ہے کہ آج انہیں عیش و عشرت کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ اس دن ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی باتوں کو جھٹلایا تھا۔ بُری طرح شامت آئے گی۔

Marfat.com

منکروں کو تنبیہ

كُلُوْا ۔ وَتَمَتَّعُوْا ۔ قَلِيْلًا ۔ اِنَّكُمْ ۔ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
کھالو اور فائدہ اٹھالو کچھ دن تحقیق تم مجرم ہو

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
تھوڑے دن کھالو اور برت لو بے شک تم گنہ گار ہو

وَيْلٌ ۔ يَّوْمَئِذٍ ۔ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ
خرابی ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے ، اور جب کہا جائے

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی اور جب ان سے

لَهُمُ ۔ ارْكَعُوْا ۔ لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ ۔ يَّوْمَئِذٍ
ان سے جھک جاؤ نہیں جھکتے خرابی ہے اس دن

لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
کہیے جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ ۔ حَدِيْثٍ ۔ بَعْدَهٗ
واسطے جھٹلانے والوں کے پس کس بات پر اس کے بعد

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ
جھٹلانے والوں کی اب اس کے بعد کس بات پر یقین

ع ۲ ۲۲ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
یقین لائیں گے

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
لائیں گے۔

اوپر کی آیتوں میں نیک اور پرہیزگار لوگوں کا بیان ہو چکا کہ وہ لوگ محشر میں عرش کے سایہ کے نیچے اور جنت میں میوہ دار درختوں کے گھنے سائے میں ہونگے اور ان کے ہر طرف سہانے چشمے بہہ رہے ہوں گے اور ہر طرف لذیذ پختہ میوے درختوں پر جھوم رہے ہوں گے۔ حکم ہوگا کہ بے روک ٹوک خوب کھاؤ پیو۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے دنیا میں کئے تھے۔

اس کے بعد اب ان لوگوں سے کہا جا رہا ہے جنہوں نے قرآن حکیم کی باتوں کو کوئی وقعت نہ دی اور انہیں جھوٹا سمجھا کہ دنیا نے تمہارا دل موہ لیا ہے اور تم یہاں کے عارضی مزوں پر ریجھ رہے ہو۔ تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ یہ دنیا تو کوئی دن کا کھیل تماشا ہے۔ اس میں کیا دل لگانا اگر کچھ دن تھوڑا بہت آرام اٹھا بھی لیا تو کیا۔ تمہارا نام تو مجرموں میں لکھا ہوا ہے مرتے ہی تمہارے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پڑ جائیں گی اور تم اللہ کی عدالت میں پیش ہونے کے لئے ہانک دیئے جاؤ گے۔ اچھی طرح سن لو کہ یہ تمہارا دنیا کا عیش و آرام تھوڑے ہی دن کا ہے۔ اچھا ہم تمہیں مہلت دیتے ہیں، چونکہ تم دنیا کو پسند کر چکے۔ اس لئے کچھ روز کھا پی لو، مرنے کے بعد تمہارے لئے کچھ نہیں۔ افسوس ان لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ ان سے لاکھ کہا جائے کہ اللہ کے آگے سر جھکاؤ۔ سر آنکھوں سے اس کا حکم بجا لاؤ۔ ان کے کان پر جوں نہیں چلتی۔ یہ دین کی باتوں کو بناوٹی اور جھوٹا سمجھنے والے مرنے کے بعد بہت پچھتائیں گے۔ آخر اس قدر صاف صاف اور واضح ہو جانے کے بعد اب یہ اور کن باتوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ جنہیں مانیں گے۔ اب آئندہ اور کوئی وحی نہیں آئے گی جو آنی تھی آچکی۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتْ پر غور

اللہ کو اپنا اکیلا معبود اور حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول اور قرآن حکیم کو اللہ کا کلام ماننے کے بعد قرآن کے حکم ماننے کے سوا کسی مسلمان کا کوئی اور کام نہیں رہتا۔ وہ انہیں اچھی باتوں پر چلنے، اچھے کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اس سے فقط یہی نہیں کہ انسان کی دنیا کی زندگی درست ہوتی ہے، بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ایسے چین و آرام سے بسر ہوگی۔ جو یہاں خیال میں بھی پوری طرح نہیں آسکتی۔ اس لئے اسلام کی پہلی تعلیم یہ ہے کہ انسان کی زندگی فقط اس دنیا ہی کی زندگی نہیں ہے کہ موت پر ختم ہو جائے۔ مرنے کے بعد ہر انسان دوبارہ پیدا ہوگا اس کی اصل زندگی وہی ہے جو اس کے دوبارہ پیدا ہونے کے بعد شروع ہوگی اور کبھی ختم نہ ہوگی۔ یہ دنیا کی زندگی تو فقط اس لئے ہے کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی کے اچھا بنانے کی کوشش کی جائے۔ جس کا نام آخرت کی زندگی ہے اور اس زندگی کے بعد موت نہیں ہے، اصل میں انسان قرآن کو جبھی اچھی طرح سمجھے گا۔ جب وہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے کا اور آخرت کی زندگی کا قائل ہوگا۔ ورنہ قرآن اس کے لئے کسی کام کی چیز نہ ہوگا۔ کیونکہ انسان یہی سمجھتا رہے گا کہ بس جو کچھ ہے، یہی دنیا کی زندگی ہے مرنے کے بعد کچھ ہونیوالا نہیں۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے یہیں کرلو۔ آگے کچھ نہیں رکھا۔ قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا کی زندگی اس خیال کو دل میں خوب بٹھا کر شروع کرو کہ ہمارا اصل کام دنیا میں اپنی آخرت کی زندگی کا درست کرنا ہے اسی لئے ان سورتوں میں جو ابتدائے اسلام میں مکہ کے اندر نازل ہوئیں، اسی بات پر زور دیا گیا ہے کہ آخرت کی زندگی کا یقین کرو اور اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ مرنے کے بعد ہر شخص زندہ کیا جائے گا اور اس کے بعد پھر قیامت کا دن آئے گا۔ جس میں تمام اگلے پچھلے انسانوں کو جنہوں نے اس دنیا میں کبھی زندگی بسر کی تھی۔ اکٹھا کیا جائے گا اور ہر ایک کے سامنے اس کے تمام کاموں کا جو اس نے دنیا میں کئے تھے۔ دفتر کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ اور پھر ہر ایک کو فیصلہ سنا دیا جائے گا کہ یہ تمہارے کام قرآن کے خلاف اور یہ کام قرآن کے مطابق ہیں۔ قرآن کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے دوزخ اور اس کے مطابق کام کرنے والوں کے لئے جنّت ہے اب جو جس کے قابل ہے وہ وہاں چلا جائے، اس سورت میں قیامت کا انکار کرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ عقل سے کام لیں اگر دنیا کے حالات پر اور ان قوتوں کے طرزِ عمل پر جو یہاں کام کر رہی ہیں غور کریں گے تو ان کی سمجھ میں آجائے گا کہ یہاں کا سارا کارخانہ انسان کی آخرت کی تیاری کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہاں کے حالات کا تغیّر و تبدّل بتا رہا ہے کہ ایک دن پورا تغیر ہو جائے گا اور یہ کارخانہ فنا ہو جائے گا اور آخرت کی زندگی شروع ہو جائے گی۔ یہی آخری بات ہے جو وحی کے ذریعے بتا دی گئی ہے، اب اس کے بعد اور کوئی بات وحی کے ذریعے نہ بتائی جائے گی۔ سنا ہے تو مان لو۔ ورنہ تم جانو تمہارا کام۔

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّبَاء

ترتیب کے لحاظ سے یہ سورت قرآن حکیم کی اٹھترویں سورت ہے قیام مکہ کے ابتدائی زمانے میں نازل ہوئی اور اس میں دو رکوع ہیں ..... قرآن کی سورتوں میں جب اس پر زور دیا گیا ہے کہ قیامت برحق ہے ایک دن اس دنیا کی زندگی ختم ہو جائے گی اور مرے ہوئے انسان ایک مدت کے بعد پھر زندہ ہوں گے اور میدانِ حشر میں جمع کئے جائیں گے ان کے ان کاموں کی جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے جانچ پڑتال ہوگی۔ اور ہر ایک کے لئے آخری فیصلہ سنا دیا جائے گا کہ کون شخص کہاں جائیگا جنت میں یا دوزخ میں۔ کیونکہ ان دو کے سوا اور کوئی ٹھکانا کسی کے لئے نہیں ہے۔ یہی دن قیامت کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کے حالات جو قرآن مجید میں بیان ہوئے پڑھ کر سنائے تو کافر لوگ جو دنیا میں مست تھے ہنسی اڑانے لگے اور پوچھنے لگے کہ یہ تمہاری قیامت کب آئے گی۔ جو ذرا زیادہ سمجھدار تھے انہوں نے کہا کہ ہاں آئے گی کسی نے کہا ہمیں تو یقین نہیں آتا کہ آئے گی۔ کسی نے کہا جو کچھ اس دن گذرے گا بدن کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ غرض لوگ اسی قسم کے مختلف خیال ظاہر کرتے رہے۔ اس سورت میں ان لوگوں سے جو قیامت کی بابت سچ مچ جاننا چاہتے ہیں یا مزاح کے طور پر سوال کرتے ہیں کہا جا رہا ہے کہ قیامت پر قرآن مجید کے کہنے سے ایمان لے آؤ۔ اس کی بابت جو وہ بتاتا ہے اسے اسی طرح مان لو جیسے وہ بتاتا ہے۔ ورنہ اگر اس کا انکار کر دیا اور اپنے عقلی گھوڑے دوڑانے لگے۔ تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ بہت بری گت بنے گی۔ تمہیں چاہیئے کہ جتنا بتایا گیا ہے اسے مان کر اپنے اخلاق اس قرآن کے مطابق درست کرو۔ اور قیامت کی حقیقت اپنی عقل سے دریافت کرنے میں وقت ضائع مت کرو۔ بلکہ اس دن کی مصیبت سے بچنے کی کوشش کرو۔ ایسی باتوں میں بحث مباحثہ سے کوئی نتیجہ نہ نکلے گا سوا اس کے کہ آپس میں اختلاف اور تو تو میں میں ہو۔ ذرا غور کرو۔ کہ ہم نے اپنی قدرت سے تمہارے لئے تمہاری زندگی کا پورا پورا انتظام دنیا میں کافی مدت تک کے لئے کر دیا ہے۔ اس وقت کو خواہ مخواہ جھگڑوں اور مباحثوں میں ضائع مت کرو اور کسی کی بابت فیصلے صادر مت کرو۔ کہ یہ صحیح ہے یہ غلط ہے۔ چاہیئے۔ کہ ہر انسان تنہا بھی اور دوسروں سے مل جل کر بھی اپنی نجات کا بندوبست کرے۔ دنیا میں اس کا موقع نہیں کہ کسی آدمی کے اچھے یا برے ہونے کا فیصلہ کیا جائے۔ فیصلہ قیامت کے دن مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر ہوگا۔ اس دن انسانوں کو ان کے اعمال کے مطابق الگ الگ کر دیا جائے گا۔ اچھے کام کرنے والے جنت میں برے کام کرنے والے دوزخ میں جائیں گے دنیا اس لئے نہیں کہ تم آپس میں فیصلے کر کے الگ الگ فرقے اور جدا جدا قومیں بن جاؤ اس کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔ کہ کون برا ہے کون اچھا ہے اس دن کے عذاب سے ہم تمہیں ڈرائے دیتے ہیں جب تمہارے اعمال تمہارے سامنے ہوں گے اور کافر لوگوں کے منہ پر یہ ہوگا۔ کاش ہم مٹی ہی میں ملے رہتے اور یہ آفت سر نہ پڑتی۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۷۸ — اٰيَاتُهَا ۴۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

یہ پوچھ گچھ کیسی؟

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲
کس چیز کی بابت پوچھتے ہیں وہ — ایک بڑی خبر کی بابت

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا
جو کہ ہیں وہ — اس میں اختلاف کرنے والے — ہرگز نہیں

سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵
عنقریب جان لیں گے — پھر ہرگز نہیں — عنقریب جان لیں گے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲
لوگ آپس میں کیا بات پوچھتے ہیں پوچھتے ہیں ایک بڑی خبر کی بابت

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا
جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں — ہرگز نہیں

سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵
اب جان لیں گے — پھر ہرگز نہیں اب جان لیں گے

عَمَّ (کسی کی بابت) اصل میں عن۔ مَا ہے نون کو میم میں ادغام کر دیا اور ما کا آخری الف گرا دیا۔ يَتَسَآءَلُوْنَ (آپس میں پوچھتے ہیں) مضارع کا صیغہ ہے۔ تَسَاءُلٌ ہے۔ جو سُؤَالٌ سے بنا ہے، یہ لفظ سورۃ الصّٰفّٰت میں اور دیگر مقامات میں گذر چکا ہے۔ نَبَاٌ (خبر) سورۃ الشعرا میں گذر چکا ہے یہاں اس سے مراد واقعہ ہے۔ ارشاد ہے کہ قرآن میں قیامت کا ذکر سنکر یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ یہ قیامت کیا چیز ہے بعض ہنسی اڑانے کے لہجے میں اور بعض صاف انکار کے طور پر ان سے کہہ دو کہ جس چیز کی بابت تم پوچھ رہے ہو وہ بڑی ڈراؤنی چیز ہے۔ اسے قرآن حکیم نے تم پر جتنا اس دنیا میں واضح کیا جا سکتا ہے۔ واضح کر دیا ہے اس سے زیادہ نہ تم اپنی عقل سے اس کی تحقیق کر سکتے ہو اور نہ جان سکتے ہو اور نہ زیادہ جاننے کی ضرورت ہے۔ حقیقت تو اس کی تم پر جبھی کھلے گی جب وہ تمہارے سر پر ہی آجائے گی۔ آخر یہ لوگ قیامت کی جستجو میں کیوں لگے ہوئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ یوں ہی ڈھکوسلا ہے۔ ہے کچھ بھی نہیں۔ کوئی کہتا ہے مر کر کون دوبارہ جیتا ہے ہمیں تو اس کا یقین نہیں۔ کیونکہ یہ سمجھ میں آنے کی چیز ہی نہیں، یونہی لوگوں کے ڈرانے کے لئے بات گھڑ لی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مرنے کے بعد دکھ یا آرام ہوا بھی تو فقط روح کو ہوگا۔ بدن سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ ان سے کہہ دو کہ آدمی کو مرتے دیر نہیں لگتی۔ جس وقت موت یہ ظاہری آنکھیں پٹ کر دے گی۔ . . . . . اس وقت تم پر ساری بات کھل جائے گی۔ اس وقت ہم تم سے کہے دیتے ہیں کہ تم اپنی عقل سے قیامت کی بابت کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ اگر قرآن کے کہنے سے قیامت کا یقین کر لو تو بہتر ہے۔ ورنہ وہ کبھی کچھ دور نہیں۔ عنقریب وہ تمہارے سر پر آکھڑی ہوگی اور تم جان لوگے کہ یہ ہے قیامت۔ ہم پھر کہے دیتے ہیں کہ عقل سے یہ معاملہ حل نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمارے کہنے سے نہ مانا تو تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا اور سر پکڑ کر روؤ گے۔

Marfat.com

کام کی باتیں

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ
کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو

اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا
میخیں اور پیدا کیا تم کو جوڑے اور کیا ہم نے

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰
تمہاری نیند کو راحت اور کر دیا ہم نے رات کو اوڑھنا

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ
اور کر دیا ہم نے دن کو کمائی کا وقت اور بنائے ہم نے تمہارے اوپر

سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳
سات سخت آسمان اور بنایا ہم نے ایک چراغ چمکتا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ
کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو

اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا
میخیں نہیں بنایا اور تم کو ہم نے بنایا جوڑے جوڑے اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰
نیند کو تمہاری تکان دفع کرنے کا ذریعہ بنایا اور رات کو اوڑھنا بنایا

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ
اور دن کمائی کرنے کو بنایا اور تمہارے اوپر سات

سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳
سخت آسمان بنائے اور ایک چمکتا چراغ بنایا

مِهَادٌ: بچھونا ہموار دور تک پھیلا ہوا فرش۔ اوتاد (میخیں)، وَتَدٌ کی جمع ہے۔ مَعَاشٌ (زندگی) زندگی کی ضروریات حاصل کرنے کا وقت۔ شِدَادٌ (مضبوط، محکم)، شَدِيْدٌ کی جمع ہے وَهَّاجٌ چمکدار صفت کا صیغہ ہے و۔ہ۔ج سے وَهَجٌ آگ کی یا سورج کی تپش۔ گرم روشنی۔ پہلے فرمایا کہ قیامت کا نام سنکر یہ لوگ اس کی تحقیق میں مصروف ہوگئے اور لگے عقلی گھوڑے دوڑانے حالانکہ ان کی عقل اس قابل نہیں کہ وہ اس کی حقیقت کو سمجھ سکے اس لئے ان کو اس پر یقین کر لینا چاہیئے تھا جو انہیں رسولؐ نے وحی کے ذریعے قیامت کی بابت بتایا تھا۔ کیونکہ غیب کی باتوں کا اتنا علم کافی ہے جس پر دنیاوی زندگی کی بنیاد رکھی جاسکے اور اتنا علم قرآن مجید سے بخوبی حاصل ہوسکتا ہے۔ اس کے بعد قیامت کی بابت زیادہ بحث مباحثہ میں مت پڑو۔ اب تم دنیا میں اللہ عزوجل کی قدرت دیکھو اس نے ایسی چوڑی چکلی زمین تمہارے لئے فرش کی طرح بچھادی اور اس میں پہاڑوں کو میخوں کی طرح ٹھونک دیا تاکہ اس کی ریتلی مٹی مضبوط اور پائیدار ہوجائے۔ زمین ہی سے انسان کو پیدا کیا اور تمہارے مرد اور عورت کے جوڑے بنائے۔ اسی طرح ہر شے کے لئے اس کا جوڑا بنایا تاکہ ایک دوسرے کی کمی پوری کرے پھر نیند کو آرام اور راحت کا ذریعہ بنایا۔ جس کا اندھیرا پردہ کی طرح سب پر چھا جاتا ہے اور سب کو چھپا لیتا ہے دن کو محنت اور کام کاج کے لئے مقرر کیا۔ اوپر سات آسمان بنائے۔ جس میں نہ کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے اور نہ کوئی سوراخ نظر آتا ہے۔ پھر سورج کو روشنی اور گرمی پہنچانے کے لئے پیدا کر دیا۔ جو مشعل کی طرح سر کے اوپر جگمگا رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

قدرت کے کرشمے

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾
اور اتارا ہم نے پانی بھری بدلیوں سے پانی زور سے بہتا

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾
تاکہ نکالیں ہم اس سے غلہ اور سبزی اور باغات گھنے

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ
تحقیق فیصلہ کا دن ہے ایک مقرر وقت جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾
پھونکا جائے گا صور پس چلے آؤ گے تم گروہ در گروہ

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾
اور کھول دیا جائے گا آسمان پس ہو جائے گا وہ دروازے دروازے

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾
اور جگہ سے ہلا دیا جائے گا پہاڑوں کو کہ پس ہو جائیں گے چمکتا ریتا

المُعْصِرَاتِ (پانی سے بھرے ہوئے) اس کا مادہ ع۔ص۔ر ہے جس کے معنے نچوڑنے اور عرق ٹپکانے کے ہیں یہ مُعْصِرَۃٌ کی جمع ہے اس سے مراد پانی سے بھرے ہوئے بادل یا ہوائیں ہیں۔ جن سے مینہ برسنے لگے۔ ثَجَّاجٌ (زور سے بہنے والا) اسم مبالغہ ہے ث۔ج۔ج سے ثَجٌّ کے معنی بہانا ثَجَّاجٌ۔ موسلا دھار بارش جس سے ندی نالے بہنے لگیں۔ اَلْفَافٌ (گھنے پتوں والے) لِفٌّ کی جمع ہے وہ باغ جس کے درختوں کے پتے گھنے اور گتھے ہوئے ہوں۔ سرسبز سَرَابٌ (صحرا کی ریت پانی کی طرح چمکتی ہوئی) سورۃ النور میں گذر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ پانی سے بھرے ہوئے بادلوں سے ہم نے موسلا دھار مینہ برسایا تاکہ زمین میں سے غلہ، سبزی اور گھنے پتوں والے باغ اس کے ذریعے اگائیں۔ ان سب نعمتوں پر غور کرو اور سوچو کہ سارا سامان انسان کی اس دنیا کی زندگی کے لئے اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس سے ایمان والے اور کفر کرنے والے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دنیا میں تو کسی کو شکر کی جزا یا ناشکری کا پورا بدلہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے جس میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ اس کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آئے گا۔ صور پھونک دیا جائے گا اور لوگ جوق در جوق میدان حشر میں آنے لگیں گے۔ آسمان کے دروازے کھل جائیں گے۔ پہاڑ چمکدار ریتے کی طرح ہو جائیں گے۔

Marfat.com

کافروں کا انجام

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ
بے شک دوزخ تاک میں ہے سرکشوں کے

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ
ٹھکانا وہ رہیں گے اس میں مدتوں نہ چکھیں گے

فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ
اس میں ٹھنڈک اور نہ پینے کی چیزیں مگر گرم پانی اور

غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا
پیپ یہ بدلہ ہوگا پورا پورا تحقیق وہ تھے

لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
نہ توقع رکھتے حساب کی اور جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو

كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتَابًا ﴿۲۹﴾
مکرا کر اور ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ہم نے اسے لکھ کر

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾
پس چکھو مزا پس ہرگز نہ بڑھائیں گے ہم تم پر مگر عذاب

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ
بے شک دوزخ تاک میں ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ
ٹھکانا وہ رہیں گے اس میں مدتوں نہ وہاں کچھ ٹھنڈک

فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ
کا مزہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو ملے گا مگر گرم پانی اور

غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا
بہتی پیپ پورا بدلہ ان کو حساب کی توقع

لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
نہ تھی اور وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے

كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتَابًا ﴿۲۹﴾
تھے مکرا کر اور ہم نے ہر چیز لکھ کر گن رکھی ہے

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع
اب مزہ چکھو کہ ہم تم پر نہ بڑھاتے جائیں گے مگر عذاب

مِرْصَادٌ (رصدگاہ) گھات میں بیٹھنے کی جگہ، اس کا مادہ رص۔ د ہے رَصَدٌ کے معنی گھات میں بیٹھنا اور وہ لوگ جو گھات میں بیٹھیں۔ اس معنی میں یہ سورۃ الجن میں گذر چکا ہے اَحْقَابٌ (صدیوں) حِقْبٌ کی جمع ہے ۸۰ سال یا اس سے زیادہ کو کہتے ہیں یہاں احقاب سے مراد دراز مدت ہے۔ غَسَّاقٌ (پیپ۔ کچ لہو) یہ لفظ سورۃ ص میں گذر چکا ہے۔ وِفَاقٌ (اعمال کے موافق) اسم مصدر ہے مراد یہ ہے کہ عذاب ویسا ہی شدید ہوگا۔ جیسا ان کا گناہ یعنی شرک شدید تھا۔

ارشاد ہے کہ دنیا میں اچھے برے سب ملے جلے رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن انکو الگ کر دیا جائیگا۔ برے لوگ جنہوں نے اللہ کو اور اسکے حکموں کو نہ مانا تھا دوزخ میں جائینگے یہ دوزخ انکی تاک میں ہے اور وہی سرکشوں اور ڈھیٹ لوگوں کا ٹھکانا ہے اور وہ وہاں اسمیں صدیوں پڑے رہیں گے جنکا کوئی شمار نہیں وہاں انہیں ٹھنڈک نصیب نہ ہوگی پیاس حد سے زیادہ ہوگی مگر پینے کو کھولتا ہوا پانی یا زخموں سے بہتی پیپ کے سوا کچھ نہیں ملیگا اور یہ انکے کرتوتوں کی بالکل ٹھیک اور پوری سزا ہوگی انہوں نے بھی تو غضب ہی کر دیا تھا کہ قیامت کے دن حساب کی پرواہ ہی نہیں کرتے تھے اور اللہ کی آیتوں کو جان بوجھ کر برابر جھٹلاتے چلے جاتے تھے انہوں نے سمجھا ہی نہیں کہ ہم ان کا ذرا ذرا سا فعل لکھکر محفوظ کرتے جا رہے ہیں اچھا اب اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھو جیسی تمہاری سرکشی دنیا میں دمبدم بڑھتی جاتی تھی ایسے ہی آج ہمارے عذاب بھی تمہارے لئے بڑھتے ہی جائینگے

Marfat.com

پرہیزگاروں کا انعام

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾
بے شک ڈر والوں کو ان کی مراد ملنی ہے باغ اور انگور

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا
اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی اور پیالے چھلکتے نہ

يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً
سنیں گے وہاں بک بک اور نہ مکرنا یہ بدلہ ہوگا

مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ
تیرے رب کا حساب سے دیا ہوا جو آسمانوں کا اور زمین

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ
کا رب ہے اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے بڑی رحمت والا

مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾
قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾
تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے کامیابی ہے بہت سے باغ اور انگور

وَّكَوَاعِبَ ۔ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا ۔ دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا
اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی اور پیالہ چھلکتا نہ

يَسْمَعُوْنَ ۔ فِيْهَا ۔ لَغْوًا ۔ وَّلَا ۔ كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً
سنیں گے اس میں بکواس اور نہ جھوٹ بدلہ

مِّنْ رَّبِّكَ ۔ عَطَآءً ۔ حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ ۔ السَّمٰوٰتِ
تیرے رب کی طرف سے انعام پورا پورا جو رب ہے آسمانوں کا

وَالْاَرْضِ ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ۔ الرَّحْمٰنِ ۔ لَا يَمْلِكُوْنَ
اور زمین کا اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے بڑا مہربان نہیں مجال رکھتے وہ

مِنْهُ ۔ خِطَابًا ﴿۳۷﴾
اس سے بات کرنے کی

مَفَازٌ (کامیابی) فوز سے مصدر میمی ہے سورۃ الزمر میں گذر چکا ہے۔ كَوَاعِبُ (اٹھتی جوانی والی عورتیں) كَاعِبٌ کی جمع ہے۔ جو ک۔ ع۔ ب سے اسم فاعل ہے اور صرف مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے تائے تانیث کی ضرورت نہیں كَعْب کے معنی اونچا ہونا۔ اُبھرنا۔ کاعب وہ عورت جس کے اعضاء سینہ وغیرہ ابھر رہے ہوں۔ اَتْرَابٌ (ہم عمر) سورۂ ص میں گذر چکا ہے۔ دِهَاق (کناروں تک بھرا ہوا) حِسَابٌ (جچا تلا۔ کافی) صفت کا صیغہ ہے۔ ح۔ س۔ ب سے بنا ہے اس کے معنی وہی ہیں جو حَسْبٌ کے ہیں۔ یعنی کافی۔ اللہ کے نہ ماننے والوں کا انجام بتا کر اب ان لوگوں کے انعام کا ذکر ہے جو اللہ سے ڈر کر دنیا میں برے کاموں سے بچتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ دنیا میں اللہ کو مان کر اس کے حکم کے مطابق چلنے والوں کے لئے آخرت میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہے ان کی فطری خواہشوں کے پورا کرنے کا پورا پورا سامان وہاں ان کے لئے موجود ملے گا۔ کھانے کے لئے میوے اور جنسی تسکین کے لئے اٹھتی جوانی والی عورتیں اور پینے کے لئے پاکیزہ شراب سے لبریز جام تیار رہوں گے، وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں فضول بکواس نہیں سنیں گے اور نہ وہاں جھوٹ یا فریب دہی کا نشان ہوگا۔ اللہ کی طرف سے انہیں انکے اعمال کا بھرپور بدلہ ملے گا۔ وہی اللہ جو آسمان زمین اور ان کے بیچ کی ساری چیزوں کا رب اور پالنے والا اور بڑی رحمت والا ہے اسی کی مجال نہ ہوگی۔ جو اس کے سامنے بات کرے۔

Marfat.com

یہ سب کچھ قیامت کے دن ہوگا

يَوْمَ - يَقُوْمُ - الرُّوْحُ - وَالْمَلٰٓئِكَةُ - صَفًّا - لَّا
جس دن کھڑے ہوں گے روح اور فرشتے صف باندھے ایک بھی نہ
يَتَكَلَّمُوْنَ - اِلَّا - مَنْ - اَذِنَ - لَهُ - الرَّحْمٰنُ
بولے گا مگر وہ کہ اجازت دے جسے رحمٰن
وَقَالَ - صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ - الْيَوْمُ الْحَقُّ - فَمَنْ
اور کہے ٹھیک بات وہ ہے دن واقعی آنے والا پس جو
شَآءَ - اتَّخَذَ - اِلٰى - رَبِّهٖ - مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ
چاہے بنائے طرف اپنے رب کے ٹھکانا تحقیق ہم
اَنْذَرْنٰكُمْ - عَذَابًا - قَرِيْبًا - يَّوْمَ - يَنْظُرُ
ڈرا دیا ہم نے تمہیں ایک عذاب سے جو قریب ہے جس دن دیکھ لے گا
الْمَرْءُ - مَا - قَدَّمَتْ - يَدٰهُ - وَيَقُوْلُ - الْكٰفِرُ
آدمی جو آگے بھیجا دونوں ہاتھوں نے اس کے اور کہے گا اللہ کا منکر
يٰلَيْتَنِيْ - كُنْتُ - تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
اے کاش میں ہوتا میں مٹی

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۭ لَّا
جس دن روح اور فرشتے قطار باندھ کر کھڑے ہوں گے کوئی
يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
نہیں بولے گا مگر جسے رحمٰن حکم دے
وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ
اور بولے بات ٹھیک یہ ہے دن برحق پھر جو کوئی
شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ
چاہے بنا رکھے اپنے رب کے پاس ٹھکانا ہم نے
اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ
تمہیں ایک نزدیک آنے والی آفت کی خبر سنا دی جس دن
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ
آدمی دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
کہے گا کسی طرح میں مٹی ہوتا

رُوْحُ : (جان) اس سے مراد ساری پاکیزہ روحیں ہیں یعنی اللہ کے مقرب بندے انبیاءؑ اولیاء، شہداء اور صالحین مراد ہیں ارشاد ہے کہ انسان کو اس کے کاموں کا جو اس نے دنیا میں کئے بدلہ اس دن ملے گا جبکہ پاکیزہ روحیں اور فرشتے اللہ کے دربار میں صف باندھ کر کھڑے ہونگے کسی کی مجال نہ ہوگی کہ وہاں کچھ بول سکے گا مگر جسے اللہ بولنے کی اجازت اور حکم دیگا اور وہ وہی بات کہیگا۔ جو مناسب اور درست ہوگی۔ اللہ عزّوجل کے جلال کے آگے سب کی زبان بند ہوگی کسی کی شفاعت بھی وہی کرسکے گا جسے اللہ شفاعت کرنے کی اجازت دیگا آگے ارشاد ہے کہ قیامت کا دن ضرور آکر رہے گا۔ کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔ اس دن وہی لوگ دکھ اور رنج سے نجات پائیں گے جنہوں نے دنیا میں اللہ کی رضامندی حاصل کرلی ہوگی اور اس کا حکم بجالانے کے لئے ہر وقت تیار رہے ہونگے آج اس زندگی میں ہر شخص کو موقعہ حاصل ہے کہ اللہ کی بندگی کرکے اس کے پاس قیامت کے دن اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالے آگے ارشاد ہے کہ ہمنے اپنی کتاب اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر ہر شخص کو ڈرا دیا ہے کہ موت کچھ دور نہیں برے آدمی کو مرتے ہی عذاب سے پالا پڑیگا اور قیامت کے دن اس کی بری گت بنے گی اس دن اللہ کا انکار کرنیوالے یہ تمنا کرینگے کہ کاش وہ مٹی ہوتے تاکہ اس دن کی مصیبت سے بچ جاتے۔

Marfat.com

سُورۃ النبآ کیا سکھاتی ہے

اسلام میں تین چیزوں کا دل سے مان لینا ضروری ہے، جتنا ان پر یقین ہوگا اتنا ہی ایمان کامل ہوگا اور دونوں جہان کی کامیابی نصیب ہوگی۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں (۱) اللہ ایک ہے (۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں جن پر قرآن نازل ہوا (۳) قیامت برحق ہے یعنی مرنے کے بعد انسان کو ایک دن پھر زندہ کیا جائے گا۔ اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا سزا دی جائے گی۔ قرآن مجید انسان کو یہی بتاتا ہے کہ ان تین چیزوں کا زبان سے اقرار کرو اور دل میں ان کا یقین بٹھا کر قرآن کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرو۔ ان باتوں کا یقین کرنا ایمان ہے اور انسان کے کام وہی نیک عمل آئے گا جو ایمان کے ساتھ کیا جائے گا۔ اس لئے قرآن مجید کی ان سورتوں کے اندر جو مکہ میں نازل ہوئیں انہی تین باتوں کو مختلف طریقوں سے سمجھایا گیا ہے۔ تاکہ یہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں اور جب ان پر اعتقاد جم جائے تو عملی زندگی شروع کی جائے۔ ان باتوں کے دل میں جمانے کے لئے اللہ کی عبادت نہایت ضروری چیز ہے۔ چنانچہ نماز پہلے ہی سے اسی لئے مقرر کر دی گئی۔ گو اس کی تکمیل رفتہ رفتہ ہوئی۔ پھر مدینہ میں جاکر عبادت کی تمام شکلیں معین کر دی گئیں۔

اس سورت میں قیامت کی تشریح کی گئی ہے اور کہہ دیا گیا ہے کہ اس کی بابت قرآن مجید میں جتنا بتا دیا گیا ہے اسی کو مان کر اس کی مصیبتوں سے چھٹکارا پانے کی فکر کرو۔ اس سورت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی بابت بحث کرنا اور عقلی تحقیق و تفتیش سے اس کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کرنا بیکار ہی نہیں بلکہ مضر ہے۔ کیونکہ اس میں پھنس کر آدمی وہ کام نہیں کر سکتا جو اس دن کی مصیبت سے اسے بچائیں۔ پس جو قرآن میں اس سے متعلق کہا گیا ہے اسے مان لو اور دنیا کی زندگی میں جتنا آرام اور نعمتیں اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ ان پر غور کرکے اللہ کو پہچانو اور اس کی ..... رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ آخرت کے عذاب سے نجات ملے۔ دنیا کی زندگی فقط اسی لئے ہے کہ اس میں آخرت کی تیاری کی جائے۔ یہاں یہ فیصلے کرنے میں مت پھنسو کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اسی سے وہ سارے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں جن میں پھنس کر انسان کہیں کا نہیں رہتا۔ یہاں کی نعمتوں کو صرف اپنے لئے بٹورنے میں مشغول مت ہو۔ ان میں سارے جانداروں کا ہر ایک کی ضرورت کے مطابق حق ہے۔ بجائے اس کے کہ آدمی یہاں کی دھن دولت عزت شہرت حاصل کرنے میں پھنسے ہر شخص کو صرف اللہ کی عبادت اور اس کے بتائے ہوئے کام کرنے میں اور بری باتوں سے بچنے میں دھیان لگانا چاہیئے۔

Marfat.com

دنیا میں کیسے رہنا چاہیئے

اس سورت سے سمجھ میں آتا ہے۔ کہ بعض باتیں ایسی ہیں کہ انسان کی عقل ان کے سمجھنے سے عاجز ہے۔ ان پر اگر کوئی غور کرنے بیٹھ جائے تو وہ ایک ایسے نتیجے پر پہنچے گا جس سے اوروں کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ اس لئے دوسرا دوسرے نتیجے پر پہنچے گا اور پھر کچھ پہلے کے طرفدار ہو جائیں گے اور کچھ دوسرے کے اور اس طرح انسان مختلف فرقوں میں بٹ جائے گا۔ قرآن مجید کا مقصد یہ ہے کہ ایسی باتوں کا ایک ایسا تصور پیش کرے جسے ہر ایک آدمی بے چون وچرا مان لے اور اس طرح سب آدمی متفق ہو کر ان کاموں میں ہمہ تن لگ جائیں۔ جو ان کے لئے مفید ہیں۔ ان باتوں میں سب سے اہم بات انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ دنیا میں انسان کیوں ہے اور اسے یہاں کونسے کاموں میں مشغول ہونا چاہیئے۔ اگر ہر انسان کو محض اس کی عقل پر چھوڑ دیا جائے تو ہر ایک سوچنے والا اپنی زندگی کا مقصد نرالا ہی قرار دے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سوچنے والوں نے جنہیں ہم فلسفی کہتے ہیں۔ اس سوال کا کہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے الگ الگ جواب دیا ہے اور ہر ایک فلسفی کے ماننے والے اسی کے فیصلہ کو مان کر اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھالتے ہیں۔ قرآن مجید نے بتایا کہ اس زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان اس زندگی کے سنوارنے میں لگ جائے جو اس کے بعد ملنے والی ہے۔ دنیا کی زندگی تھوڑے دن کی ہے اور زندگی اس کے بعد ملنے والی ہے وہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اس دنیا کی زندگی کو ایک مدت تک قائم رکھنے کے لئے مرد عورت کے جوڑے بنائے گئے تاکہ پیدائش کا سلسلہ جاری رہے۔ آسمان سے پانی برسنے کا انتظام کیا گیا جس سے انسان کے کھانے پینے کی چیزیں غلے، میوے سبزیاں اور چشمے پیدا ہوئے۔ دن رات بنائے انسان کی محنت اور آرام کے وقت مقرر کئے۔ اب تم یہ سمجھ لو کہ یہ سب چیزیں اللہ نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں اور ہر انسان ان سے فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔ اس لئے کوئی کسی کو ان سے فائدہ اٹھانے سے نہ روکے، بلکہ ان سے ہر ایک کو فائدہ پہنچے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ تاکہ ہر ایک کو اپنی آئندہ زندگی سنوارنے میں سہولت اور آسانی ملے۔ تمہیں لازم ہے کہ ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش مت کرو۔ دنیا کے عیش وآرام کو زندگی کا مقصد مت ٹھہراؤ یہاں یہ فیصلے مت کرو۔ کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ فلاں بُرا۔ سب مل کر قرآن کے مطابق اپنے عقیدے درست کرو اور اچھے کاموں میں لگ جاؤ۔ اس کا فیصلہ کون اچھا ہے کون بُرا۔ قیامت کے دن ہوگا۔ اسدن سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور ہر انسان کے سامنے اس کے سارے کام جو اس نے دنیا میں کئے پیش کر دیئے جائیں گے۔ پھر اس کے ساتھ وہی سلوک ہوگا۔ جس کا قرآن میں صاف صاف ذکر کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے اس سورۃ کا عدد انہتر ہے اور اس کے دو رکوع ہیں۔ قیام مکہ کے ابتدائی زمانے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں بھی قیامت کے حالات واضح کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ دنیا میں پھنسے رہنے والے موت کی سختی برداشت کرنے کے بعد آخرت کے عذاب میں پھنسیں گے۔ قیامت قائم ہوگی۔ پہلے پے در پے زلزلوں سے یہ زمین تباہ کر دی جائے گی۔ اس کے بعد دوبارہ بنے گی اور انسان پھر جی اٹھیں گے اور میدانِ حشر میں اپنے اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ دنیا میں انسان کی جان نکالنے کے لئے اور مرنے کے بعد اسے سارے مرحلوں میں سے گذار کر اس کے ٹھکانے پر پہنچانے کے لئے اور وہاں اس کے عذاب یا آرام کا انتظام کرنے کے لئے خاص فرشتے مقرر ہیں جو اس سے متعلق سارے کام انجام دیتے ہیں۔ جنہوں نے اللہ کا انکار کر کے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ کر اس میں مشغول رہنا اختیار کیا۔ اس کی جان فرشتے ان کے اندر ڈوب کر ان کے رگ پٹھوں میں گھس کر گھسیٹ کر باہر نکالتے ہیں۔ کیونکہ ان کی روح اس زندگی سے اس قدر مانوس ہے کہ بدن میں سے نکلنا نہیں چاہتی۔ لیکن ایمان والے نیک بندوں کی روحیں ایسی آسانی سے نکلتی ہیں جیسے ایک قیدی جانور پنجرے کا دروازہ کھولتے ہی پھُر سے اڑ جاتا ہے۔ فرشتے ان دونوں کی روحیں لینے آتے ہیں اور پھر لے کر فضا میں تیرتے ہوئے آسمان پر پہنچتے ہیں اور آگے بڑھ کر جس کو جہاں پہنچانا ہوتا ہے پہنچا دیتے ہیں اور وہاں اس کے رہنے اور زندگی گزارنے کے بندوبست میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پھر ارشاد ہے کہ اے لوگو! اس دن کو مت بھولو جب زمین پر لگاتار زلزلے آئیں گے اور لوگوں کے دل دھڑکنے لگیں گے اور آنکھیں جھک جائیں گی۔ افسوس ہے یہ لوگ اس کا یقین نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ بلکہ اس کو ہنسی میں یہ کہہ کر اڑا دیتے ہیں کہ میاں ہڈیاں گل سڑ جانے کے بعد بھی کوئی دوبارہ پیدا ہوا ہے جو ہم ہوں گے۔ کوئی عقل میں آنے کی بات ہے۔ کہ دنیا کے مزے اس لئے چھوڑے جائیں کہ دوبارہ زندہ ہو کر پھر مزے اڑائیں گے اور کبھی نہ مریں گے۔ ہم اسے نہیں مانتے کہ دنیا میں ایک پابندی کی زندگی بسر کرنے کے بعد ایک اور زندگی آئے گی۔ جس میں آزادی اور اطمینان سے ہمیشہ کے لئے رہنا ملے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے فرعون کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے دنیا کی خاطر دین کو چھوڑا تھا۔ دیکھو اس کو اسے دنیا ہی میں کیسا نتیجہ بھگتنا پڑا۔ اور وہ یہاں سے بھی نامراد گیا۔ کیا تم اس سے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ دنیا میں انسان کی ہر خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ وہ سامان عیش اکٹھا کرنے میں ہی رہتا ہے کہ موت گلا آ دباتی ہے جس نے آسمان زمین پہاڑ اور میدان پیدا کر دیئے اور کائنات کا مکمل انتظام کر دیا اس کے نزدیک دوبارہ پیدا کر دینا کیا مشکل ہے، خیریت اسی میں ہے کہ قیامت کو برحق مان کر کرو جو کچھ کرو۔

Marfat.com

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

فرشتوں کے کام

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾
قسم گھسیٹ لانے والوں کی ڈوب کر اور چھڑا دینے والوں کی جھپٹ کر

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾
اور تیرنے والوں کی تیزی سے پھر بڑھنے والوں کی جھپٹ کر

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾
پھر انتظام کرنے والوں کی حکم کے مطابق جس دن کپکپانے کی کپکپانے والی

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ
پیچھے آئے گی اس کے پیچھے آنے والی بہت سے دل اس دن

وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ
دھڑکنے والے ہوں گے آنکھیں ان کی نیچے جھکی ہوئی یہ لوگ کہتے ہیں

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا
کیا یقیناً ہم البتہ لوٹائے جائیں گے پہلی حالت میں کیا جب

كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾
ہو جائیں گے ہم ہڈیاں گلی ہوئی

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾
قسم گھسیٹ لانے والوں کی اور چھڑا دینے والوں کی بندکھول

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾
اور تیرنے والوں کی تیزی سے پھر آگے بڑھنے والوں کی دوڑ

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾
پھر کام کرنے والوں کی حکم پر جس دن کانپنے والی

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ
اس کے پیچھے آئے دوسری کتنے دل اس دن

وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ
دھڑکتے ہوں گے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی لوگ کہتے

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا
کیا ہم پھر الٹے پاؤں لائے جائیں گے کیا جب

كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾
ہو چکیں گے ہڈیاں کھوکھری

نَشْطٌ (بند کھول دینا) نَاشِطَاتِ (کھول دینے والے۔ ڈھیلا کر دینے والے) نَاشِطَةٌ کی جمع ہے جو ن۔ش۔ط سے اسم فاعل ہے، یہاں فرشتے مراد ہیں۔ رَجْفٌ (ہل جانا) اسی سے تَرْجُفُ مضارع اور رَاجِفَةٌ اسم فاعل مونث ہے یہاں اس سے زمین مراد ہے جو زلزلہ سے ہل جائے گی۔ رَادِفَةٌ (پیچھے آنے والی) اس سے بھی زمین مراد ہے جو دوسری دفعہ بنے گی وَاجِفَةٌ (دھڑکنے والی) اسم فاعل ہے۔ و۔ ج۔ ف سے وَجْفٌ (دھڑکنا) حَافِرَةٌ پہلی پیدائش اسم ہے۔ حَفْرٌ سے جس کے معنی کھود کر نکالنا ہے، پانی وغیرہ نَخِرَةٌ (بوسیدہ) صفت کا صیغہ ہے۔ ن۔ خ۔ ر سے نَخْرٌ کے معنی گل جانا۔

ارشاد ہے کہ انسان کی جب موت آتی ہے تو فرشتے اس کی جان نکالتے ہیں۔ کافروں کی جان ان کے بدن میں گھس کر مشکل سے گھسیٹتے ہیں اور ایمان والوں کی آہستہ سے آسانی کے ساتھ نکال لیتے ہیں یہ فرشتے ہوا میں تیرتے ہوئے اترتے ہیں پھر انسان کی روح کو لیکر تیزی سے جاتے ہیں اور اس کے عذاب یا ثواب کا جیسا انہیں حکم دیا جاتا ہے بندوبست کرتے ہیں انسان مرنے کو تو جانتا ہے لیکن اسے چاہیئے کہ باتوں پر غور کرے جو مرنے کے وقت ہوتی ہیں سمجھے کہ اسے ایک دن پھر جی اٹھنا ہے اس دن زمین میں لگاتار زلزلے آئیں گے اس سے دل دھڑکنے لگیں گے آنکھیں جھک جائیں گی ان لوگوں کو اس کا یقین کیوں نہیں آتا کہتے ہیں کہ جب ہماری ہڈیاں گل کر ریزہ ریزہ

Marfat.com

قیامت میں شک بیکار ہے

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا
کہنے لگے یہ تو پھر لوٹنا ہوا خسارہ والا پس کچھ نہیں
هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ
وہ تو صرف جھڑکی ہے ایک پس اسی وقت وہ ہوں گے
بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾
میدان میں کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
جب پکارا اسے اس کے رب نے ایک میدان پاک
طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾
یعنی طوی میں جا تو فرعون کے پاس تحقیق اس نے سرکشی کی
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ
پس کہہ کیا تو آنا چاہتا ہے اس کی طرف کہ پاک ہو جائے تو اور
اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾
راہ دکھاؤں میں تجھے تیرے رب کی طرف پس تو ڈرے

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا
بولے پھر تو یہ آنا ہے ٹوٹے کا پھر وہ تو صرف
هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ
ایک جھڑکی ہے پھر تبھی وہ آ رہیں
بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾
میدان میں کیا تیرے پاس موسیٰ کی بات پہنچی ہے
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
جب اس کے رب نے اسے پکارا اس میدان میں جس کا
طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾
نام طوی ہے جا فرعون کے پاس اس نے سر اٹھایا ہے
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ
پھر کہہ کیا تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنور جائے اور
اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾
تجھے تیرے رب کی راہ بتاؤں پھر تجھے ڈر ہو

زَجْرَةٌ (ڈانٹ ڈپٹ) ز۔ج۔ر سے زَجْرٌ مصدر ہے اس کے معنی گھرکنا۔ زور کی آواز سے کوئی حکم دینا اسمیں ت وحدت کی ہے۔ سَاهِرَةٌ (جاگنے والی) اس کا مادہ س۔ہ۔ر سَهْرٌ کے معنی بیداری کے ہیں۔ سَاهِرَةٌ اس سے اسم ہے جس کے معنی چورس زمین کے ہیں۔ چونکہ وہ بھی دن رات نباتات کے لئے کام کرتی رہتی ہے گویا ہمیشہ جاگتی ہے۔

ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو مر کر دوبارہ زندہ ہونے کا یقین نہیں۔ قرآن مجید میں موت کے بعد دوبارہ زندگی کا ذکر سن کر کہتے ہیں کہ جب مٹی میں مل گئے اور ہڈیاں گل کر راکھ ہو گئیں تو پھر ان میں دوبارہ جان کیسے پڑ جائے گی اور ہم پہلے کی طرح دوبارہ زندہ ہو کر کیسے اٹھ کھڑے ہونگے۔ اگر ایسا ہوا تو دوبارہ زندہ ہونا ہمارے لئے تو بڑے خسارے کا باعث ہوگا۔ ہم تو اس وقت بالکل ہی گئے گذرے ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہم دنیا ہی کی زندگی کو سب کچھ سمجھتے رہے اور اسی کے سامان کے پیچھے پڑے رہے۔ یہ ان کا کہنا تمسخر کے طور پر تھا کہ میاں باؤلے ہوئے ہو مر کر جینا کیسا۔

ارشاد ہے کہ ہمارے نزدیک تو دوبارہ زندہ کر دینا کچھ مشکل نہیں۔ صور میں سے ایک زور کی آواز نکلے گی اور سب زمین پر کھڑے دکھائی دیں گے۔ ان کو چاہیئے کہ اگر ان کی عقل میں دوبارہ پیدا ہونا نہیں آتا تو قرآن کے کہنے ہی سے مان لیں۔

Marfat.com

منکروں کا انجام

ورنہ ان کو موسیٰ علیہ السّلام کا قصّہ سنا دو۔ ان سے کہو کہ تمہیں خبر بھی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول تھے جب طور پہاڑ کے نیچے کے میدان میں سے گذر رہے تھے جس کا نام طُوٰی ہے تو انہیں ہم نے پکارا۔ یعنی دور سے پہاڑ پر آگ دکھا کر اشارہ کیا کہ ادھر چلے آؤ۔ چنانچہ وہ اپنے بکری کے ریوڑ اور بیوی کو میدان میں چھوڑ کر اس خیال سے آگ کی طرف گئے کہ وہاں سے آگ لاکر بیوی کے گرم کرنے کا سامان کریں جو حاملہ تھیں اور جنگل کی سردی سے کانپ رہی تھیں۔ اللہ نے اس طرح سے انہیں پکارا اور جب وہ آگ کے قریب پہنچے تو اس میں سے آواز آئی۔ اے موسیٰ ڈرو نہیں پاؤں سے جوتی اتار کر آگے بڑھو۔ یہ ہماری تجلی کا پاک اور مقدس مقام ہے۔ یہاں گندی چیزوں کا کچھ کام نہیں ہے۔

اس کے بعد ارشاد ہوا کہ اپنے ہاتھ کی لکڑی زمین پر ڈال دو وہ اژدہا بن جائے گی۔ اور پھر ایک ہیبت ناک سانپ کی طرح ادھر ادھر پھنکار مارتے ہوئے دوڑے گی اور جو اسے دیکھے گا دہشت کے مارے کانپنے لگے گا۔ لیکن تم اس سے ذرا نہ ڈرنا۔ دوڑ کر اسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لینا۔ وہ پھر ویسی ہی لاٹھی بن جائے گی جیسے پہلی تھی، ڈر دور کرنے کے لئے بازو بدن سے ملا لیا کرو ڈر جاتا رہے گا۔ پھر اپنا ہاتھ بغل کے نیچے رکھ کر نکالو گے تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگے گا۔ جس سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ یہ دونوں نشانیاں لے کر مصر چلے جاؤ اور وہاں کے بادشاہ کا حال درست کرو۔ تمہارا بھائی ہارون نبوّت میں تمہارا شریک ہے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اس بادشاہ کا نام فرعون ہے اور وہ حکومت کے گھمنڈ میں اس قدر پھُول گیا ہے کہ ہم کو بھول گیا اور کہتا ہے۔ جو کچھ ہوں میں سب جگہ میرا حکم چلتا ہے۔ مجھ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ جس کا حکم مانوں۔ یہ ایک طرح کا خبط ہے۔ جو اس کے سر سما گیا ہے۔ اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اے سر پھرے بادشاہ یہ تیری سرکشی اللہ کو پسند نہیں۔ جو سب کا حاکم ہے، یہ گندا اور ناپاک خیال ہے جو تیرے دل میں بُری طرح جم گیا ہے۔ اسے دل سے نکالے گا۔ جب تو پاک صاف ہو گا اب اگر تو چاہتا ہے کہ غرور اور تکبّر کی نجاست سے پاک ہو جائے تو میری سُن، میں تجھ کو بتا دوں گا کہ تیرا سارے جہان کا مالک اور بادشاہ اللہ ہے اور وہی تیرا رب ہے۔ جب تو اس کی قدرت اور قوت کو سمجھ لے گا تو تیرے دل میں اس کا ڈر اور خوف پیدا ہو گا۔ اور تیرا سر اس کے آگے جھک جائے گا۔ جب اپنی بڑائی کا خبط دل سے نکل جائے گا۔ تب کہیں جا کر تو آدمی بنے گا۔

Marfat.com

فرعون کا انجام

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾
پھر دکھائی اسکو اسکے رب کی نشانی بڑی پس اس نے جھٹلایا اور کہا نہ مانا

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ
پھر پیٹھ پھیری تدبیر ڈھونڈھتے ہوئے پس اکٹھا کیا پھر اونچی آواز سے بولا تو کہا

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
میں رب ہوں سب سے بلند پس پکڑا اسے اللہ نے سزا میں

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
آخرت کی اور دنیا کی تحقیق اس کے اندر البتہ عبرت ہے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ ع ۲۶ ۳
اس کے لیے جس کے دل میں ڈر ہے کیا تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾
آسمان اس نے بنا لیا اسے بلند کردی اٹھان اس کی پھر ٹھیک کیا اسے

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾
پھر اسے وہ بڑی نشانی دکھائی پھر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ
پھر پیٹھ پھیر کر چلا حیلہ تلاش کرتا ہوا پھر سب کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
میں ہوں تمہارا رب سب سے اوپر پھر اللہ نے پکڑا اسے آخرت کی

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
اور دنیا کی سزا میں بے شک اس میں سوچنے کی جگہ ہے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ
اس کے لیے جس کے دل میں ڈر ہے کیا تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾
آسمان کا اس نے اسے بنا لیا اونچا کیا اس کا ابھار پھر اس کو برابر کیا

نَكَالَ (سزا) اسم ہے ن۔ک۔ل سے نَكَلَ کے معنی عبرتناک سزا دینا نکال وہ سزا جسے دوسرا دیکھ کر ڈر جائے۔ سَمْكٌ (ابھار۔اٹھان) یہاں یہ ارتفاع کا ہم معنی ہے۔ یعنی آسمان کی بناوٹ بہت اونچی اٹھائی۔

ارشاد ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا کہ زیادہ شیخی نہ بگھار ہوش کی دوا کر۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس نے تیرے سمجھانے کے لئے مجھے اپنا رسول مقرر کر کے تیری طرف بھیجا ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے فرعون کو سب سے بڑی نشانی دکھائی۔ لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ اژدہا بن گئی ہاتھ بغل میں رکھ کر نکالا تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگا۔ وہ ڈرا مگر بدبختی نے زور کیا تو ان کے معجزہ کو جادو کہا اور ان کا کہنا ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی طرف سے پیٹھ موڑ کر لگا تدبیریں ڈھونڈنے کہ کسی طرح موسیٰؑ کو شکست دی جائے۔ اپنے لوگوں کو جمع کیا اور بڑے زور سے چیخا کہ لوگو! میں تمہارا سب سے اونچا اور بلند مرتبہ رب ہوں۔ اللہ عزوجل کو اس کی یہ بکواس ناپسند ہوئی دنیا میں بھی اسے بری طرح تباہ کیا اور آخرت میں بھی اس کے لئے دکھ بھرا عذاب تیار ہے۔ اس کے کام اور اس کے انجام پر غور کرنے سے وہ لوگ سبق حاصل کر سکتے ہیں جن کے دل میں ڈر ہے، جو لوگ دوبارہ جی اٹھنے کو نہیں مانتے، ان سے پوچھو کہ انسان جیسی چھوٹی سی چیز بنانی زیادہ مشکل ہے یا آسمان جیسا بڑا عظیم الشان کارخانہ بنانا۔ آسمان کو اللہ نے بنا کر کھڑا کر دیا اور اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ نگاہ بھی اس کی بلندی تک نہیں پہنچ سکتی پھر پیدا کر کے اس کے سارے کل پرزے اپنی اپنی جگہ ٹھیک بٹھا دیئے اور اسے ہموار کر دیا۔

Marfat.com

زمین کا سامان

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ
اور سیاہ کر دیا اس کی رات کو اور ظاہر کیا اس کی دھوپ کو اور زمین کو

بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ
بعد اس کے پھیلایا اسے نکالا اس میں سے پانی اس کا اور

مَرْعٰهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
چارہ اس کا اور پہاڑ جمایا ان کو نفع کے لیے تمھارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ
اور تمھارے مویشی کے پس جب آپہنچے وہ آفت

الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾
سب سے بڑی جس دن یاد کرے گا انسان جو کمایا اس نے

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾
اور ظاہر کر دی جائے گی دوزخ اس کے لیے جو دیکھے

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ
اور تاریک کیا اس کی رات کو اور کھول نکالی اس کی دھوپ اور اس کے

بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ
بعد زمین کو بچھایا زمین سے اس کا پانی اور چارہ

مَرْعٰهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
باہر نکالا اور پہاڑوں کو قائم کیا تمھارے اور تمھارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ
چوپایوں کے کام چلانے کو پھر جب وہ بڑا ہنگامہ

الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾
آئے گا جس دن آدمی یاد کرے گا جو اس نے کمایا

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾
اور ظاہر کر دیں گے دوزخ کو جو چاہے دیکھے۔

اَغْطَشَ (سیاہ کر دیا) اس کا مادہ غ۔ط۔ش غَطَشٌ اندھیرے کو کہتے ہیں اَغْطَشَ تاریک ہو گیا۔ متعدی اور لازم دونوں ضحیٰ (دھوپ چڑھے کا وقت، جب سورج خوب چمک جائے) مراد روز روشن ہے۔ الطَّآمَّةُ (آفتوں کا مجموعہ) اس کا مادہ۔ط۔م ہے طَمَّ کے معنی بھر جانا۔ طَآمَّةٌ وہ چیز جو آفتوں سے پُر ہو۔ بُرِّزَتْ (سامنے ظاہر کر دی جائے) ماضی مجہول ہے۔ تَبْرِيْز جس کا مادہ۔ب۔ر۔ز ہے بُرُوْز ظاہر ہونا۔ تَبْرِيْز ظاہر کرنا۔

ارشاد ہے کہ اللہ نے رات کو تاریک اور سیاہ اور دن کو روشن اور اُجالے والا بنانے کا انتظام سورج کے ذریعہ کر دیا جب سورج سامنے آتا ہے تو دن کا اُجالا ہو جاتا ہے اور جب سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو اندھیری رات ہو جاتی ہے پھر اس سورج میں سے زمین کو الگ کر کے فرش کی طرح بچھا دیا۔ اور اس میں سے پانی نکالا اور اس کے ذریعے سے آدمیوں اور مویشیوں کے لئے غلہ اور چارہ زمین میں سے پیدا کیا۔ تاکہ جب تک زندگی ہے کھائیں پئیں اور اپنا اپنا کام کریں، تھوڑے دن کے بعد یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور وہ بڑی آفتوں سے بھری ڈراؤنی گھڑی آجائے گی۔ جس کا نام قیامت ہے اس دن انسان کے سامنے وہ سب کچھ آجائے گا۔ جو اس نے دنیا میں کیا تھا۔ اور ہر شخص کی آنکھوں کے سامنے دوزخ کھلم کھلا لا کر رکھ دیا جائے گا۔

Marfat.com

قطعی فیصلہ

فَاَمَّا - مَنْ - طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ - الْحَيٰوةَ
پس بات یہ ہے کہ جس نے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگی کو
الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ - الْجَحِيْمَ - هِيَ -
دنیا کی پس تحقیق دوزخ ہی ہے
الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا - مَنْ - خَافَ - مَقَامَ
ٹھکانا اور بات یہ ہے کہ جو ڈرا کھڑا ہونے سے سامنے
رَبِّهٖ - وَنَهَى - النَّفْسَ - عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾
اپنے رب کے اور روکا اپنے آپ کو خواہش سے
فَاِنَّ - الْجَنَّةَ هِيَ - الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْئَلُوْنَكَ
پس تحقیق جنت ہی ہے ٹھکانا پوچھتے ہیں تجھ سے
عَنِ السَّاعَةِ - اَيَّانَ - مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾
قیامت کی بابت کب ہوگا آٹھہرنا اس کا۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ
پس جس نے شرارت کی اور دنیا کا جینا
الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ
بہتر سمجھا پس اس کا ٹھکانا دوزخ ہی
الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
ہے اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے
رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾
سے ڈرا اور اپنے جی کو خواہش سے روکا
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْئَلُوْنَكَ
سو اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے تجھ سے پوچھتے ہیں
عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾
وہ گھڑی کب ہوگا اس کا قیام

طغٰی (حد سے بڑھا) ماضی کا صیغہ ہے طغ ی سے طغیان اس کا مصدر ہے جس کے معنی سرکشی کے ہیں مُرْسٰی (ٹھہر، قیام) مصدر میمی ہے باب افعال سے اس کا مادہ (رس) ۔ و ہے رَسَوٌ کے معنی ٹھہر جانا ۔ گڑ جانا ۔ اِرْسَاءٌ ٹھہرانا ۔ گاڑنا یہی معنی مُرْسٰی کے ہیں مراد ہے ۔ آکر ٹھہر جانا ۔

ارشاد ہے کہ دوزخ بُرے لوگوں کے لیے اور جنت اچھے لوگوں کے لیے بنی ہے ۔ اب اچھی طرح کان لگا کر سن لو جس نے نافرمانی کی اور جو پیغام اللہ نے اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ اس کے پاس بھیجا ہے ۔ اسے نہ سنا بلکہ سر موڑ کر اپنے ہی دھندوں میں پھنسا رہا ۔ آخرت کی زندگی کو کچھ نہ گردانا ۔ اسی دنیا کی زندگی کو اختیار کیا اور کہہ دیا کہ مجھے آخرت کی زندگی سنوارنے کے لیے یہاں کی رنگ رلیاں چھوڑنی منظور نہیں ۔ میں تو یہیں کے مزے چاہتا ہوں ۔ اس کا ٹھکانا مرنے کے بعد سوا دوزخ کے اور کوئی نہیں اور جس نے برائی اور گناہ کی باتوں کو اس کے ڈر سے چھوڑا کہ ایک دن اپنے رب کے سامنے حاضر ہو کر کھڑا ہونا ہے ۔ اگر میں نے آج اس کی نافرمانی کی تو کل اسے کیا جواب دوں گا ایسے شخص کا ٹھکانا مرنے کے بعد جنت کے سوا اور کوئی نہیں لیکن ایسے لوگوں کا کیا علاج کہ صاف طور پر جانتے ہوئے کہ دنیا میں سدا رہنا نہیں ایک نہ ایک دن موت آکر گلا دبائے گی اور ہر ایک کو یہ چوں و چرا سب کچھ یہیں چھوڑ کر چل دینا ہوگا ۔ ہنسی کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ ذرا بتائیے تو سہی کہ وہ قیامت کی گھڑی کب آکر اپنے ڈیرے جمائے گی ۔

Marfat.com

قیامت کا ٹھیک وقت

فِيْمَ - اَنْتَ - مِنْ - ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى
کس چیز میں ہے تو اس کے ذکر سے متعلق طرف
رَبِّكَ - مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ - اَنْتَ
تیرے رب کے ہے آخری پہنچ اس کی اس کے سوا کچھ نہیں کہ تو
مُنْذِرُ - مَنْ - يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ
ڈرانے والا ہے اسے جو ڈرتا ہے اس سے گویا وہ
يَوْمَ - يَرَوْنَهَا - لَمْ يَلْبَثُوْٓا - اِلَّا
جس دن دیکھیں گے اسے نہ ٹھہرے تھے مگر
عَشِيَّةً - اَوْ - ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾
ایک شام یا اس کی صبح

فِيْمَ اصل میں فِيْ مَا ہے۔ جس کے معنی ہیں کسی چیز میں حرف جر کے ساتھ مل کر ما استفہامیہ کا الف بولنے اور لکھنے دونوں میں گر جاتا ہے۔ ضحٰی صبح جب سورج خوب چڑھ جائے اور روشن ہو جائے تو وہ ضحٰی کا وقت کہلاتا ہے۔ اس کے بعد جب سورج ڈھل جانے کے بعد اس کی روشنی دھیمی پڑ جائے تو عَشِيَّةٌ کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ ہر عشیہ سے پہلے ضحٰی کا ہونا لازم ہے۔ اس لیے ضحٰی کو اس کی طرف مضاف کر دیا۔

ارشاد ہے کہ یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے آنے کا ٹھیک وقت بتاؤ۔ بھلا ان باتوں سے تجھے کیا تعلق۔ یہ بات کہ قیامت آنے کا ٹھیک وقت کیا ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے اور آخر کار اس کی بابت یہی کہنا پڑے گا کہ اللہ ہی جانے کب آئے گی اے رسول تیرا کام یہ نہیں کہ قیامت کے آنے کا وقت لوگوں کو بتائیے۔ تُو تو اس شخص کو جو قیامت کا قائل ہے۔ اور ڈرتا ہے کہ جانے اس وقت میرا کیا حال ہو اور مجھ پر کیا گزرے یہ بتانے آیا ہے کہ وہ بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا دن ہے۔ جو چاہتا ہے کہ اس دن کی مصیبتوں اور آفتوں سے بچ جائے تو اسے لازم ہے۔ کہ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولؐ کا کہنا مانے قرآن حکیم کی باتوں پر عمل کرے۔ ورنہ جو لوگ قیامت کو نہیں مانتے اور دنیا ہی کو سب کچھ سمجھے ہوئے ہیں اور بے پروائی سے کہہ دیتے ہیں کہ اوّل تو قیامت کوئی چیز ہے ہی نہیں بالفرض اگر آئی بھی تو مدتوں کے بعد آئے گی ابھی سے اس کے فکر میں گھلنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ جب قیامت کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے ہائے یہ ابھی سے کیوں آگئی۔ ابھی تو ہم نے دنیا میں ایک ہی شام یا ایک ہی صبح گزاری تھی۔ اس نے ایسی جلدی آکر اس کا خاتمہ کیوں کر دیا۔

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ پر غور

اس سورت میں انسان کو غفلت کی نیند سے چونکایا گیا ہے۔ اور اسے بتایا گیا ہے۔ کہ تجھے خبر بھی ہے کہ تو کدھر جا رہا ہے۔ اور تیرا انجام کیا ہونے والا ہے۔ اے غافل موت کو مت بھول تو دیکھ رہا ہے۔ کہ لوگ تیرے سامنے آگے پیچھے مرتے چلے جا رہے ہیں۔ کل ایک آدمی دیکھنے میں چنگا بھلا تھا اور خوب جی لگا کر اپنا کاروبار چلا رہا تھا۔ آج سنا کہ وہ غریب چل بسا۔ بڑے بڑے لوگ یہاں آئے اور کچھ دن تک اپنا زور دکھاتے رہے۔ لوگوں نے ان کا لوہا مانا ان کے آگے ہاتھ جوڑے آخر کار ایک دن ایسا آیا کہ خود وہی لوگ انہیں کاندھوں پر اٹھا کر مٹی میں دبا آئے یا کسی اور طرح ان کے بدن کو مٹا کر بیٹھ رہے۔ تھوڑے ہی دن میں ان کا نام و نشان تک نہ رہا۔ لوگ انہیں بھول بھال گئے۔ اس لیے اے انسان تجھے چاہیے کہ موت کو ہر وقت یاد رکھے۔ اچھی طرح سن لے کہ ایک دن ہمارے فرشتے فضا میں بے تکان تیرتے ہوئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کے بدن سے اس کی روح نکال لیں گے۔ جس کا دل دنیا میں لگا ہوا تھا۔ اور انہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا تھا۔ کہ یہاں سے چل دینا ہوگا۔ ان کی روح فرشتے ان کے بدن میں گھس کر زبردستی باہر کھینچیں گے اور جو اللہ کے فرماں بردار بندے تھے ان کی روح ایسی آسانی سے نکل آئے گی جیسے پنجرے کا دروازہ کھلتے ہی ایک قیدی پرندہ پھر سے اُڑ جاتا ہے۔

یاد رکھو! کہ ایک دن یہ دنیا ختم ہو جائے گی۔ زلزلے کے لگاتار ایسے جھٹکے آئیں گے کہ اس کے انجر پنجر ڈھیلے ہو جائیں گے۔ سمندر سوکھ جائے گا۔ یہ مت سمجھنا کہ جب ہڈیاں گل سڑ گئیں۔ تو ان میں پھر جان نہیں پڑ سکتی یہ تو اللہ کے نزدیک بڑی آسان بات ہے۔ فرشتہ صور پھونک مارے گا اور ہر شخص جہاں جس حالت میں ہوگا زندہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اور حشر کے میدان میں موجود نظر آئے گا۔ اس دن اس شخص کی شامت آئے گی جس نے دنیا میں اللہ کو نہ مانا تھا۔ اس کے رسولوں کی بات نہ سنی تھی اور قرآن کی باتوں کو ہنسی میں اڑا دیا تھا۔

سنو! تم سے پہلے بڑے بڑے سرکش لوگ دنیا میں آئے انہی میں سے ایک فرعون تھا۔ اس نے اللہ کی نافرمانی پر کمر باندھی اس نے اپنے رب کو نہ پہچانا بلکہ خود خدائی کا دعوٰے کر بیٹھا۔ اس کی طرف موسیٰ علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آئے اس نے ان کی ایک نہ سنی آخر انجام کیا ہوا۔ دنیا میں اللہ نے اسے سمندر میں غرق کر دیا اور آخرت میں وہ دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ اے دنیا کے عیش کے متوالو! اچھی طرح سن لو کہ مرنا ضرور ہے اس کے بعد جنت ہے یا دوزخ ان دو کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہیں۔

Marfat.com

سُوْرَةُ عَبَسَ

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۰ ہے اور مکہ کے قیام کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اور اس کے بعد کی ساری سورتوں میں ایک ایک رکوع ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مال و دولت ناموری اور شہرت کے حاصل ہونے سے کوئی شخص قابلِ قدر اور لائق تعظیم نہیں ہو جاتا۔ قابلِ قدر انسان وہ ہے جو اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جائے اور اچھی باتیں سیکھنے کی کوشش کرتا رہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کے کچھ لوگ جو ان میں بڑے مالدار تھے۔ اور بااثر سمجھے جاتے تھے۔ جمع تھے۔ اور آپ انہیں اسلام کی خوبیاں سمجھا رہے تھے۔ اس لیئے کہ شاید ان کی سمجھ میں آجائے کہ اسلام ہی وہ طریقہ ہے جس پر چل کر انسان اپنی دونوں جہاں کی زندگی سنوار سکتا ہے اگر یہ اسلام میں داخل ہو گئے تو ان کی دیکھا دیکھی سارے مسلمان ہو جائیں گے اور اپنی زندگی قرآن کے اصول کے اوپر ڈھال لیں گے۔ اور ان کی بدولت ہر جگہ اسلام کا ڈنکا بج جائے گا۔ آپ ان سے گفتگو میں مصروف تھے۔ کہ ایک نابینا آدمی جنہیں ابن ام مکتوم کہتے تھے۔ آپ کے پاس بے دھڑک چلے آئے اور آتے ہی کہنے لگے اے اللہ کے رسول مجھے وہ باتیں بتائیے۔ جو اللہ نے آپ کو بتائی ہیں تاکہ میں ان کو سمجھ کر ان پر عمل کروں اور اللہ کے نزدیک سرخرو ہوں وہ اسلام قبول کر چکے تھے اور اب اس کو اچھی طرح سمجھنا چاہتے تھے۔ ایسے موقعہ پر ان کا آنا آپ کو ناگوار ہوا۔ کیونکہ انہوں نے آتے ہی اپنی باتیں شروع کر دیں اور اس سے ان باتوں کا جو آپ قریش کے سرداروں سے کر رہے تھے سلسلہ ٹوٹ گیا۔ اس بات سے آپ کے چہرے مبارک پر خفگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ اس وقت یہ سورت نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ جو شخص اسلام قبول کر کے اس کی باتیں سمجھنے تمہارے پاس آئے فوراً توجہ کا مستحق ہے اگرچہ وہ کوئی بڑا آدمی نہ ہو تم اسلام کی باتیں اسے سکھاؤ۔ کیونکہ اس سے اسے نفع پہنچنے کی قوی امید ہے ان لوگوں کا حال جنہیں تم اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہو ابھی معلوم نہیں کہ مانیں گے یا نہ مانیں گے اس وقت تو وہ اسلام سے منہ موڑے ہوئے ہیں جو اسلام کو مان چکا ہے وہ پاکیزہ عادتوں والا بن سکتا ہے۔ جس نے مانا ہی نہیں وہ پاک صاف کیسے بن سکتا ہے مسلم کی اصلاح کی کوشش اس بات سے پہلے ہونی چاہیے۔ کہ غیر مسلم کو سمجھا کر مسلم بنایا جائے۔

اسی سلسلہ میں ان باتوں کو واضح کیا گیا ہے۔ جو پہلے ایک مسلم کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیں۔ کیونکہ جب تک وہ خود نہ سمجھ لے گا اوروں کو کیا سمجھائے گا۔ وہ باتیں یہ ہیں کہ اللہ کو اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر پہچانو۔ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دنیا میں رہنے کے سارے سامان کر دیئے۔ اس کے بعد قیامت کے دن اللہ کے سامنے حاضر ہو کر سرخرو ہونے کے لیے دنیا میں وہ کام کرو جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور ان کاموں سے رک جاؤ جن سے اس نے روکا ہے۔

Marfat.com

سورة عَبَسَ مكية وهي اثنتان واربعون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اٰية وثمانيها ركوع واحد اوكذا الخ

اصلاح کہاں سے شروع ہو!

عَبَسَ - وَتَوَلّٰٓى ① اَنْ - جَآءَهُ
تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا کہ آیا اس کے پاس

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ① اَنْ جَآءَهُ
تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس وجہ سے کہ اس کے پاس

الْاَعْمٰى ② وَمَا - يُدْرِيْكَ - لَعَلَّهٗ
اندھا آیا اور تجھے کیا خبر شاید وہ

الْاَعْمٰى ② وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
اندھا آیا اور تجھے کیا خبر شاید وہ

يَزَّكّٰٓى ③ اَوْ يَذَّكَّرُ - فَتَنْفَعَهُ - الذِّكْرٰى ④
پاک ہو جاتا یا نصیحت سنتا پس کام آتی اس کے نصیحت

يَزَّكّٰٓى ③ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④
سنورتا یا سوچتا تو اس کے کام آتا تیرا سمجھانا

اَمَّا - مَنِ - اسْتَغْنٰى ⑤ فَاَنْتَ - لَهٗ
بات یہ ہوئی کہ جو کوئی بے پروائی کرتا ہے سو تو اس کے

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ فَاَنْتَ لَهٗ
وہ جو پروا نہیں کرتا سو تو اس کی فکر میں ہے

تَصَدّٰى ⑥ وَمَا - عَلَيْكَ - اَلَّا - يَزَّكّٰى ⑦
فکر میں ہے اور نہیں تجھ پر دوس اس کا کہ وہ پاک نہیں ہوتا

تَصَدّٰى ⑥ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦
اور تجھ پر کچھ الزام نہیں کہ وہ درست نہیں ہوتا

وَاَمَّا - مَنْ - جَآءَكَ - يَسْعٰى ⑧ وَهُوَ
اور یہ بات کہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧ وَهُوَ
اور جو تیرے پاس آیا دوڑتا اور وہ

يَخْشٰى ⑨ فَاَنْتَ - عَنْهُ - تَلَهّٰى ⑩
خوف رکھتا ہے سو تو اس سے توجہ ہٹاتا ہے

يَخْشٰى ⑨ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ⑩
ڈرتا ہے سو تو اس سے تغافل کرتا ہے۔

عَبَسَ (چین بجبیں ہوا) ماضی کا صیغہ ہے ع۔ ب۔ س سے عَبَسٌ اور عُبُوْسٌ کے معنی تیوری چڑھانا۔ اس مادہ سے عَبُوْسٌ سورۃ الدھر میں گزر چکا ہے۔ تَصَدّٰى (درپے ہوا۔ تعرض کیا) ماضی کا صیغہ ہے تَصَدِّيْ سے جس کا مادہ ص۔ د۔ ی ہے۔ صَدًّى کے معنی کسی کام کی طرف ہمہ تن توجہ کرنا۔ تَصَدِّيْ کسی کام کے پیچھے پڑ جانا۔ تَلَهّٰى (اعراض کیا) تَلَهِّيْ سے ماضی کا صیغہ ہے جس کا مادہ ل۔ ہ۔ و ہے۔ لَهْوٌ کے معنی کھیل کے ہیں۔ تَلَهّٰى عَنْهُ کسی سے منہ موڑ کر اور اپنے کام میں لگ گیا ۔

ارشاد ہے کہ ہمارے رسول پاکؐ کے پاس جب ابن ام مکتوم نابینا آئے۔ تو آپ کی پیشانی پر بل پڑ گیا۔ کیونکہ آپ اس وقت قریش کے بڑے لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے اس وقت اس نابینا کا آنا اور اپنی بات کہنی شروع کر دینا۔ آپ کو ناگوار ہوا۔ اے ہمارے رسولؐ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کہ اس کے آنے سے حرج ہوا۔ شاید اسے تمہاری باتوں سے دل و جان کی پاکیزگی نصیب ہو جاتی یا قرآن کی آئتیں سنتا اور سمجھتا تو اسے اس سے نفع پہنچتا۔ تم ان کے سمجھانے میں لگے ہوئے ہو جو تمہاری پروا نہیں کرتے اور برائیوں سے پاک صاف ہونا نہیں چاہتے اور نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ تمہارے اوپر ان کا سمجھانا ضروری نہیں وہ برائیوں میں لت پت رہنا چاہتے ہیں تو رہنے دو تم پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو اللہ سے ڈر کر تمہارے پاس دوڑا آتا ہے اور تمہاری نصیحت ماننے کو تیار ہے تمہیں اس سے منہ موڑنا مناسب نہیں ۔

Marfat.com

قرآن کا مقصد

كَلَّآ - اِنَّهَا - تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ - شَآءَ
بات یہ نہیں تحقیق وہ تو نصیحت نامہ ہے پس جو چاہے
ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ - مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ
پڑھے اسے بیچ ورقوں کے عزت والے بلند رکھے ہوئے
مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ - سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ
بہت پاک صاف بیچ ہاتھوں لکھنے والوں بلند مرتبہ
بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ - الْاِنْسَانُ - مَآ - اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾
نیکوکار کے مارا جائیو آدمی کیا ہی ناشکرا ہے وہ
مِنْ - اَيِّ - شَيْءٍ - خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ - نُّطْفَةٍ
کس چیز سے پیدا کیا اسے ایک بوند سے
خَلَقَهٗ - فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ - السَّبِيْلَ
پیدا کیا اسے پس ٹھیک کیا اسے پھر راہ
يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ - اَمَاتَهٗ - فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾
آسان کر دی اس کے لیے پھر مردہ کیا اسے پھر قبر میں رکھوایا اسے کر دی پھر اسے مردہ کیا پھر اسے قبر میں رکھوایا

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ
یوں نہیں یہ تو نصیحت ہے پھر جو چاہے
ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ
اسے پڑھے لکھا ہے عزت والے ورقوں میں اونچے رکھے
مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ
ہوئے نہایت ستھرے ان لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو بڑے درجہ
بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾
والے نیکوکار ہیں مارا جائے آدمی کیسا ناشکرا ہے
مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ
کس چیز سے اسے بنایا ایک بوند سے بنایا اسے
خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ
پھر اندازہ پر رکھا اسے پھر اسے راہ آسان
يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

سَفَرَةٌ (لکھنے والے) سَافِرٌ کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے۔ س۔ ف۔ ر سے سَفْرٌ کے معنی لکھنا سَافِر لکھنے والا بَرَرَةٌ (نیک کام کرنے والے) بَارٌّ کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے ب۔ ر۔ ر سے بَرٌّ کے معنی نیک کام کرنا اسی سے بَرٌّ صفت مشبہ ہے جس کی جمع اَبْرَارٌ ہے اور بَارٌّ اسم فاعل ہے جس کی جمع بَرَرَةٌ ہے۔

ارشاد ہے کہ یہ قرآن اس لئے نہیں ہے کہ اس کے سنانے کے لیے کسی کی خوشامد کی جائے اسے تم بلا رو و رعائت ہر ایک کو سناؤ بلکہ جو اس کے سننے کیلئے خود دوڑا آئے اسے خوب اچھی طرح سناؤ اور مطلب سمجھاؤ کیونکہ اسے اس سے فائدہ پہنچنے کی امید ہے تمہارا کام اسے قرآن سنانا اور سمجھانا ہے جو اسے سننا اور سمجھنا چاہتا ہے جو نہیں چاہتا وہ جانے اور اس کا کام تم اسے چھوڑو تم تو اس کی طرف توجہ کرو جو اسے کان لگا کر سنے اور اس پر عمل کرنا چاہے۔ قرآن کو ہرگز کسی کے سر زبردستی ڈالنا مقصود نہیں۔ یہ تو سارے انسانوں کیلئے نصیحت نامہ اور ہدایت نامہ ہے۔ جس کا جی چاہے اس سے نصیحت اور ہدایت حاصل کرے یہ بڑی مقدس اور پاک صاف کتاب ہے اور مقدس ورقوں پر لکھی ہوئی لوح محفوظ میں موجود ہے۔ وہاں سے اسے فرشتے نقل کرتے ہیں جو بڑے نیک اور معزز ہیں اور پھر اسے ہمارے رسولؐ تم تک پہنچاتے ہیں یہ انسان کی بدنصیبی ہے کہ اس کی قدر نہ کرے۔ اللہ نے انسان کو ایک منی کی بوند سے پیدا کر کے اس میں بڑی بڑی صلاحیتیں رکھ دیں ہیں۔ پھر اسے مر کر قبر میں جانا ہے۔ اسے اپنے رب سے ڈرنا چاہیے۔

Marfat.com

اللہ کو پہچانو

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا
پھر جب چاہے گا دوبارہ زندہ کردے گا ہرگز نہیں خبردار ابھی تک نہیں پورا
يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ
نہ کیا اس نے جو حکم دیا تھا پس چاہیے کہ دیکھے انسان
اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ
اپنے کھانے کو کہ ہم نے اوپر سے ڈالا پانی
صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾
پانی ڈالا پھر زمین کو پھاڑ کر چیرا
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾
پھر اس میں اگایا اناج اور انگور اور ترکاری
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾
اور زیتون اور کھجوریں اور گنجان باغ
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾
اور میوہ اور گھاس تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے کام چلانے کو

پھر جب چاہے گا دوبارہ زندہ کردے گا ہرگز نہیں خبردار ابھی تک نہیں
يَقْضِ - مَآ - اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ - الْاِنْسَانُ
پورا کیا اس نے جو حکم دیا اسے پس چاہیے کہ دیکھے آدمی
اِلٰى - طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا - صَبَبْنَا - الْمَآءَ
طرف اپنے کھانے کی کہ ہم نے اوپر سے ڈالا پانی
صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ - شَقَقْنَا - الْاَرْضَ - شَقًّا ﴿۲۶﴾
ایک طریقے سے پھر چیرا ہم نے زمین کو ایک طریقے سے
فَاَنْۢبَتْنَا - فِيْهَا - حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا - وَّ - قَضْبًا ﴿۲۸﴾
پھر اگایا ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری
وَّزَيْتُوْنًا - وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾
اور زیتون اور کھجور اور باغات گھنے
وَّفَاكِهَةً - وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا - لَّكُمْ - وَ - لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾
اور میوہ اور چارہ فائدہ کے لیے تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے

قَضْبٌ (ترکاری) وہ درخت جس کے پتے خوب پھیلے ہوئے ہوں یہاں مراد انسان کے کھانے کے مطلب کی ترکاریاں ہیں حَدَآئِقَ (باغات) حَدِيْقَةٌ کی جمع ہے۔ غُلْبٌ گنجان (گھنے) اَغْلَبُ اور غَلْبَآءُ کی جمع وہ باغ جو درختوں سے بھرا پڑا ہو۔ اَبٌّ گھاس چراگاہ ۔

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل ہی نے انسان کو ایک بوند پانی سے پیدا کیا اور اس کی تمام قوتیں اور سارے اعضاء ایک اندازے کے ساتھ سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق اپنی اپنی جگہ درست بٹھا دیے پھر اس کے لیے ہر کام کا راستہ آسان کر دیا مرنے کے بعد اس کی لاش کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے قبر میں رکھنے کی ہدایت کر دی۔ اس کے بعد جب وہ چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر کے کھڑا کر لیگا ابھی اسے دوبارہ زندگی عطا کرنے کا وقت نہیں آیا ہے کیونکہ ابھی دنیا کے قائم رکھنے کا مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہوا اور وہ مقصد یہ ہے کہ جس انسان کی قسمت میں ہدایت حاصل کرنا ہو وہ یہاں سے حاصل کرے اور اللہ کو پہچان لے جسے انسان اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ آدمی اپنے کھانے پینے کے سامان ہی کی طرف دیکھے کہ اللہ نے قاعدے کے ساتھ پہلے مینہ برسایا پھر زمین کو چیر کر اس میں سے غلہ پھل ترکاریاں اگائیں تنوں اور کھجور جیسی کارآمد چیزیں پیدا کیں درختوں سے بھرے میوہ دار باغ بنائے چراگاہیں چارہ سے بھر دیں تاکہ انسان اور دیگر جانور اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کچھ دن کھائیں پیئں اور زندہ رہیں ۔

Marfat.com

قیامت کیسی ہوگی؟

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ
پس جب آئے گی کان پھوڑنے والی جس دن بھاگے
الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَ
آدمی سے اپنے بھائی اور اپنی ماں سے اور
اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾
اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ
ان میں سے ہر مرد کو اس دن ایک فکر لگا ہوا ہوگا جو اس کے
يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾
لیے کافی ہے کتنے منہ اس دن روشن ہنستے
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
خوشیاں کرتے ہوں گے اور کتنے چہرے اس دن
عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ
(ہوں گے) جن پر گرد ہوگی ان پر سیاہی چڑھی آتی ہوگی یہ لوگ
هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
وہی ہیں جو منکر ہیں ڈھیٹ

فَاِذَا ۔ جَآءَتِ ۔ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ ۔ يَفِرُّ
پس جب آئے گی کان پھوڑنے والی جس دن بھاگے
الْمَرْءُ ۔ مِنْ ۔ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ ۔ وَ
آدمی سے اپنے بھائی اور اپنی ماں سے اور
اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾
اپنے باپ سے اور اپنی ساتھ والی سے اور اپنے بیٹوں سے
لِكُلِّ ۔ امْرِئٍ ۔ مِّنْهُمْ ۔ يَوْمَئِذٍ ۔ شَاْنٌ
واسطے ہر آدمی کے ان میں سے اس دن ایسی حالت ہوگی
يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ ۔ يَّوْمَئِذٍ ۔ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾
جو پھنسائے گی اسے کتنے ہی چہرے اس روز چمکتے
ضَاحِكَةٌ ۔ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ ۔ يَّوْمَئِذٍ
ہنستے خوشیاں مناتے (ہوں گے) اور کتنے ہی چہرے اس دن ہوں گے
عَلَيْهَا ۔ غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا ۔ قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ
کہ ان پر غبار ہوگا چھا رہی ہوگی ان پر سیاہی وہ لوگ
هُمُ ۔ الْكَفَرَةُ ۔ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
وہ ہیں اللہ کے نہ ماننے والے بدکار

الصَّآخَّة، زور کی کڑک، اسم ہے ص ۔ خ ۔ ۃ سے صَخٌّ کے معنی زور کی چیخ یا کڑک جس سے کان بہرے ہو جائیں یہاں قیامت مراد ہے جس میں ایسے زور کی کڑک ہوگی کہ کان کے پردے پھٹ جائیں گے ۔ مُسْفِرَةٌ (روشن ۔ چمکتے) اسم فاعل مونث ہے اِسْفَارٌ سے اس کی ماضی اَسْفَرَ سورۃ المدثر میں گزر چکی ہے اسکے معنی ہیں چمکنا مُسْفِرَةٌ کے معنی چمکتے ہوئے اَلْكَفَرَةُ کافر کی جمع ہے اللہ کا انکار کرنے والا اَلْفَجَرَةُ فاجر کی جمع ہے گناہوں میں پھنسا رہنے والا

ارشاد ہے کہ دنیا میں جو تمہارے عیش و آرام کا انتظام کیا گیا ہے ۔ یہ عارضی ہے اور اس لئے کیا گیا ہے کہ تم آخرت کی تیاری کرو دنیا ایک دن ختم ہو کر رہے گی اور قیامت قائم ہوگی ۔ اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا ۔ اور اس کی آواز ایسی سخت ہوگی کہ کانوں کو بہرا کر دے گی ان کے ساتھ اس زور کا زلزلہ آئے گا کہ زمین پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی کچھ بھی نہ رہے گا ۔ پھر ایک مدت کے بعد دوسری بار صور پھونکا جائے گا جس سے سب آدمی دوبارہ زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے اور میدان حشر میں جمع ہوں گے اس دن ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی ہوگی کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۔ بھائی ۔ ماں ۔ باپ ۔ بیوی ۔ بچے ۔ سب سے آدمی دور بھاگے گا ۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مجھ سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے لگیں اس دن نیک لوگ ہشاش بشاش ہوں گے اور ان کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے اور بدکار گنہگار لوگوں کے چہروں سے اداسی اور گھبراہٹ ٹپک رہی ہوگی ۔

Marfat.com

سورۃ عبس سے سبق

یہ سورت ہمیں سکھاتی ہے کہ اسلام میں سب آدمی برابر ہیں اور ہر ایک کو حق ہے کہ اس کے حکموں پر عمل کر کے اللہ کے ہاں درجہ حاصل کرے۔ اسلام کی تعلیم دینے والوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کی خوشامد میں نہ لگیں جو اپنے بڑے ہونے پر مغرور ہیں اور لوگ ان کی مالداری یا شہرت کی وجہ سے ان کی عزت کرتے ہیں۔ بلکہ جو شخص امیر ہو یا فقیر علم دین کا سچے دل سے طالب ہو کر آئے اس کی طرف توجہ کرنا ان کا فرض ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو سنوارنا چاہتا ہے۔ اللہ کے ہاں دنیا کا مرتبہ اور یہاں کی عزت کسی کام کی نہیں جب کہ وہ انسان کو مغرور بنا دے اس کے ہاں تو عجز و انکسار کے ساتھ اس کے حکموں پر عمل کرنا دیکھا جاتا ہے ایک مفلس اور نادار شخص جسے کوئی نہیں پوچھتا اللہ کی فرماں برداری کر کے اس کے ہاں بڑا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور ایسے شخص کی مدد کرنا ان لوگوں کا سب سے پہلا کام ہے جو علم دین کے سمجھنے اور جاننے والے ہیں۔ اس سورت سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے۔ کہ انسان کا اصل کام دنیا میں قرآن حکیم کا سمجھنا ہے جو شخص اپنی اصلی کامیابی چاہتا ہے تو وہ اچھی طرح سمجھ لے کہ اس دنیا کی زندگی تھوڑے دن کی ہے۔ انسان اگر چاہے تو اس تھوڑی سی مدت میں ہمیشہ کی عیش اور آرام کی زندگی حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے جو مرنے کے بعد شروع ہو گی۔ انسان کو اس سورت میں غور کرنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے نہیں تھا پھر اللہ عزوجل نے اسے پیدا کیا جس چیز سے وہ بنا وہ ایک پانی کی طرح کی بہنے والی چیز ہے جسے نطفہ کہتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ وہ نطفہ بڑھ کر انسان بنا اور اس کی ساری جسمانی اور روحانی قوتیں مناسب طور پر ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئیں۔ اللہ نے اس کے لیے کھانے پینے کا سامان اس طرح کیا کہ آسمان سے مینہ برسایا جس کی بدولت زمین سے غلہ، پھل، میوہ، گھاس چارہ سب کچھ پھوٹ نکلا۔ اس کی مدد کے لیے مویشی پیدا کر دیے۔ غلہ، میوہ، ترکاری وغیرہ اس کے اپنے کھانے کے کام آیا اور گھاس، بھوس، چارے وغیرہ سے مویشیوں کا پیٹ بھرا۔ اسے چاہیے کہ اپنی پیدائش پر غور کر کے اور اپنی زندگی قائم رکھنے کا یہ سارا انتظام دیکھ کر اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کو پہچانے اور اس کے حکم کے مطابق دنیا کی زندگی بسر کرے۔ کیونکہ اسے ایک دن مرنا ہے پھر ایک دن یہ زمین و آسمان سب فنا ہو جائیں گے اور یہ بنا بنایا کارخانہ سب اجڑ جائے گا اس کے بعد اللہ کے حکم سے ایک وقت آئے گا کہ سب انسان دوبارہ زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے اور حشر کے میدان میں اللہ کے روبرو حاضر ہوں گے۔ اس دن نہ دنیا کا مال و جاہ کچھ کام آئے گا اور نہ اولاد، رشتہ دار، دوست، احباب کچھ مدد کر سکیں گے۔ بلکہ ہر شخص ان سے دور بھاگے گا اس وقت اللہ کے فرماں بردار اچھے لوگ خوش و خرم ہوں گے اور نافرمانوں کے چہروں پر اداسی چھائی ہو گی۔

Marfat.com

سورۃ التکویر

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۱ ہے مکہ کے اندر شروع کے زمانے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں انسان کو غفلت کی نیند سے چونکایا گیا ہے کہ اس دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے جو ایک دن ختم ہو گی اور یہ سارا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا اور وہ باتیں ظاہر ہوں گی جو اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ اس دن سورج کی روشنی اور گرمی نام کو بھی نہ رہے گی۔ ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ پہاڑ جگہ سے ہل کر ادھر ادھر اڑتے پھریں گے۔ انسان کو نہ اپنا ہوش رہے گا نہ اپنے مال و متاع کا۔ گابھن اونٹنیاں تک آوارہ پھر رہی ہوں گی۔ حالانکہ اس وقت ان کی حفاظت خاص طور پر کی جاتی ہے وحشی جانور جو آدمی سے بھاگتے ہیں پریشان ہو کر آبادی میں گھس آئیں گے۔ شیر۔ بکری۔ آدمی۔ بن مانس سب آپس میں رل مل جائیں گے۔ سمندر کا پانی گرم آگ ہو جائے گا آدمیوں کے ان کے اعمال کے مطابق گروہ بنا دیے جائیں گے زندہ گاڑی ہوئی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا۔ کہ انہیں کس جرم میں جان سے مارا گیا۔ ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی اور اس کے اندر کی ساری چیزیں نظر آنے لگیں گی دوزخ کو دہکا دیا جائے گا۔ جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ اس وقت ہر شخص کو صاف صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ کیا لے کر حاضر ہوا۔ قیامت کے قائم ہونے کا یہ نقشہ کھینچ کر انسان سے کہا گیا ہے۔ کہ جس طرح آسمان اور زمین کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اسی طرح انسان کے حالات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ جس زمانے میں جیسا حال ہوتا ہے۔ اس کے مطابق ہدایت کا سامان کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کا کوئی نہ کوئی رسول ان کو غلط راستے سے ہٹانے اور سیدھے راستہ پر قائم کرنے کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔ ایک زمانے تک دنیا میں گمراہی کا اندھیرا چھایا رہا ہے ؎

اس کے بعد اب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت کی روشنی دے کر بھیجا گیا ہے۔ کہ انسان کو سیدھی راہ سمجھا دیں۔ ان کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا۔ اس قرآن کو معمولی کتاب مت سمجھو۔ قرآن ایک بڑے معتبر، امانتدار معزز اور مکرم فرشتے کے ذریعے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اس میں وہ باتیں بتا دی گئی ہیں۔ جس سے انسان بے خبر ہے۔ یعنی ایک دن یہ دنیا فنا ہو جائے گی۔ اور انسان ایک اور عالم میں دوبارہ پیدا ہو گا۔ پھر اس کے ان کاموں کی جو اس نے دنیا میں کئے تھے۔ جانچ پڑتال ہو گی۔ جو قرآن کی ہدایت پر چلا ہو گا۔ اسے جنت ملے گی اور جنہوں نے اسے نہ مانا ہو گا۔ اسے دوزخ میں جانا ہو گا۔ یہ قرآن دنیا بھر کے انسانوں کو یہی پیغام پہنچاتا ہے ؎

Marfat.com

سورۃ التکویر مکیۃ وھی — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً رُكُوْعُهَا ۱

قیامت کی تصویر (۱)

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ
جب سورج لپیٹ دیا جائے اور جب تارے

انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳
ماند پڑ جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ
اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب وحشی جانور

حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶
گڈمڈ ہو جائیں اور جب سمندر تنور کی طرح جھونکے جائیں

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا
اور جب لوگوں کی ٹولیاں بنا دی جائیں اور جب

الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ
جیتی گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں

قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰
ماری گئی اور جب اعمال نامے پھیلا دئے جائیں

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ
جب سورج کی دھوپ لپیٹ دی جائے اور جب تارے

انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳
ماند پڑ جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ
اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب جنگل کے جانور

حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶
مل جائیں اور جب دریا جھونکے جائیں

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا
اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں اور جب

الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ
جیتی گاڑی گئی سے پوچھیں کہ کس گناہ میں

قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰
ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں

كُوِّرَتْ (لپیٹ دیا جائے) ماضی مجہول کا صیغہ ہے تَكْوِيْر سے جس کا مادہ ک۔ و۔ ر ہے كَوْرٌ کے معنی پھیلی ہوئی چیز کو لپیٹ کر تہہ کر دینا۔ تکویر کے بھی یہی معنی ہیں اور یہی اس سورت کا نام بھی ہے۔ مراد یہ ہے کہ سورج کی پھیلی ہوئی شعاعیں لپیٹ کر تہہ کر دی جائیں گی۔ اور اس کی روشنی جاتی رہے گی۔ عِشَارٌ (گابھن اونٹنیاں) عُشَرَآءُ کی جمع ہے جو عَشْرٌ سے صفت کا صیغہ ہے عشروس کو کہتے ہیں عُشَرَآءُ صفت مؤنث ہے۔ وہ اونٹنی جس کو گابھن ہوئے دس مہینے ہو گئے ہوں اور بچہ جننے والی ہو یا جن چکی ہو۔ اس وقت اس کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ وُحُوْش (جنگلی جانور) وَحْش کی جمع ہے جو خود اسم جمع ہے اور جس کا مفرد وحشی ہے وہ جانور پرندے وغیرہ جو آدمی سے اور آپس میں بھی ایک دوسرے سے بھاگتے ہیں۔

سُجِّرَتْ (ابلنے لگیں گے) ماضی مجہول ہے۔ تَسْجِيْر سے جس کا مادہ س۔ ج۔ ر ہے سجر کے معنی ایندھن ڈال کر تنور کی آگ بھڑکانا۔ تَسْجِيْر کے معنی جوش میں لانا۔ کھولانا۔ مَوْءُوْدَةٌ زندہ گاڑی گئی) اسم مفعول ہے۔ وَ۔ د۔ د سے وَأْدٌ کے معنی زندہ گاڑ دینا عرب میں یہ بری رسم پڑ گئی تھی کہ بیٹی پیدا ہوتی تو اسکو بے رحم باپ اسے جیتی جاگتی کو گڑھا کھود کر اس میں دبا دیتا کیونکہ وہ سمجھتا کہ بیٹی تو شادی کر کے دوسرے کو دیجائیگی اور اسکو وہ اپنے لیے ننگ و عار سمجھتا تھا۔

Marfat.com

قیامت کی تصویر (ب)

ارشاد ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ دنیا کا یہ سارا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ ساری چیزیں یہاں کی فنا ہو جائیں گی۔ سورج کی پھیلی ہوئی شعاعیں جن سے روشنی اور گرمی پیدا ہوتی ہے ہر جگہ اجالا ہو جاتا ہے اور دھوپ نکل آتی ہے لپیٹ کر تہ کر دی جائیں گی اور اس کی روشنی گرمی اور دھوپ بالکل جاتی رہے گی تارے جو دور سے چمکتے نظر آتے ہیں ان کی روشنی غائب ہو جائے گی پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے اور ہوا میں اڑتے پھریں گے آدمی ایسے بدحواس ہو جائیں گے کہ اونٹنیوں کو جو بچہ جننے کے قریب ہوں گی یا بچہ جن چکی ہوں گی یوں ہی چھوڑ دیں گے اور وہ ادھر ادھر بھٹکتی پھریں گی حالانکہ یہی وقت ہے کہ جب وہ خوب نفع پہنچاتی ہے اور آدمی ان کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ جنگلی جانور ہرن، شیر، نیل گائیں، چھوٹے پرندے باز شکرے سب ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں گے نہ کوئی کسی سے بھاگے گا اور نہ کوئی کسی کو پکڑے گا سمندر آگ کی طرح گرم ہو کر اس طرح جوش مارے گا جیسے تنور کی آگ ایندھن جھونکنے سے بھڑکتی ہے، آدمیوں کے ان کے اعمال کے مطابق گروہ بنا دیئے جائیں گے۔ زندہ گاڑی ہوئی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ تمہیں کس گناہ میں قتل کیا گیا تھا۔ تاکہ ان کے ماں باپ کو معلوم ہو جائے کہ دنیا میں وہ بڑی غلط فہمی میں پھنسے ہوئے تھے۔ کہ یہ ہماری اولاد ہے۔ ہم جیسا چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں حالانکہ انہیں یہ سمجھنا چاہیے تھا۔ کہ انہیں اللہ نے پیدا کیا ہے اور وہی ان کا مالک ہے۔ اس نے ہمیں امانت کے طور پر انہیں دیا ہے۔ کہ ان کو اس کے حکم کے مطابق پالیں پوسیں اور احتیاط کے ساتھ ان کی خبرگیری کریں۔ اس دن اللہ ان سے اس طرح جواب طلب کرے گا۔ کہ ان کے سامنے ان زندہ گاڑی گئی لڑکیوں سے پوچھے گا کہ تم نے کیا گناہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے تمہارے باپ نے تمہیں زندہ گاڑ دیا ؟

ظاہر ہے کہ وہ یہی کہیں گی کہ ہم بالکل بے گناہ تھیں۔ ہمارے باپ نے ہم پر ظلم کیا کہ اس بے رحمی کے ساتھ ہمیں مارا۔ اس دن ہر آدمی کا اعمال نامہ کھول کر اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا اور وہ اس کے اندر اپنا ہر چھوٹا بڑا اچھا برا کام لکھا پائے گا اور خوب سمجھ جائے گا کہ دنیا کے اندر جو وہ سمجھے بیٹھا تھا کہ مجھے اختیار ہے جو چاہے کروں یہ غلط تھا۔ آج اسے اپنے برے کرتوتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ؟

Marfat.com

قیامت کی تصویر (ج)

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا
اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی اور جب

الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ
دوزخ بھڑکائی جائے گی اور جب جنت

اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾
قریب لائی جائے گی جان لے گا ہر شخص کیا لایا وہ

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ
پس نہیں کچھ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والوں کی چلنے والوں کی

الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾
چھپ جانے والوں کی اور رات کی جب پھیل جائے

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
اور صبح کی جب وہ روشن ہو تحقیق یہ قرآن البتہ قول ہے

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾
ایک ایلچی عزت والے کا

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا
اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی اور جب

الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ
دوزخ دہکائی جائے گی اور جب بہشت پاس

اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾
لائی جائے گی جان لے گا ہر جی جو لے کر آیا

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ
سو میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والوں سیدھے چلنے والوں

الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾
اور چھپ جانے والوں کی اور رات کی جب پھیل جائے

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
اور صبح کی جب وہ ظاہر ہو بے شک یہ قول ہے

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾
پیغامبر عزت والے کا

كُشِطَتْ (کھال اتاری جائے) ماضی مجہول ہے۔ ک۔ش۔ط سے كَشْطٌ کھال اتارنا اَلْخُنَّسُ (پیچھے ہٹنے والے) اَخْنَسُ اور خُنَّسٌ کی جمع ہے جو صفت کے صیغے ہیں۔ خ۔ن۔س سے خُنُوْسٌ کے معنی ہیں پیچھے ہٹنا۔ اَلْكُنَّسُ (چھپ جانے والے) كَانِسٌ اور كُنَّسٌ کی جمع ہے جو صفت کے صیغے ہیں۔ ک۔ن۔س سے كُنُوْسٌ کے معنی ہیں گھر میں گھس جانا، ان دونوں سے مراد تارے ہیں عَسْعَسَ (پھیل جائے) کالی ہو جائے رباعی ہے۔ عَسَّ سے عَسٌّ کے معنی تاریک ہونے اور پھیل جانے کے ہیں عَسْعَسَ (۳) سے رباعی ہے اور اس میں مبالغہ ہے۔ معنی وہی ہیں ؂

ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آسمان کا پردہ اٹھایا جائے گا اور اس کے اندر سب چیزیں باہر نکل آئیں گی، دوزخ کو دہکایا اور بھڑکایا جائے گا، جنت کو قریب لایا جائے گا۔ اس وقت ہر انسان کو معلوم ہوگا کہ وہ دنیا سے اپنے ساتھ کیا سامان لایا ہے۔ جو یہاں کام آنے کے قابل ہے۔ قیامت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں اس کی خبر قرآن میں دے دی گئی ہے۔ اور قرآن کی باتیں بالکل سچی ہیں۔ اس میں کوئی بات واقع کے خلاف نہیں کی گئی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ تاروں کی حرکتیں کبھی آگے بڑھنا۔ کبھی پیچھے ہٹنا۔ کبھی سیدھے چلنا۔ رات کا آنا۔ صبح کا نمودار ہونا یقینی واقعات ہیں۔ اسی طرح وحی کا آنا بھی ایک یقینی واقعہ ہے، یہ قرآن وحی ہے۔ جسے ایک بڑے معزز قاصد جبریل نے پڑھ کر سنایا ؂

Marfat.com

قرآن کا پیغام

ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾
قوت والا نزدیک عرش والے کے مرتبہ والا

ذِیْ قُوَّةٍ - عِنْدَ - ذِی الْعَرْشِ - مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ
سب کا مانا ہوا وہاں کا معتبر اور تمہارا رفیق کچھ

مُّطَاعٍ - ثَمَّ - اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا - صَاحِبُكُمْ

بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ
دیوانہ نہیں اس نے اس فرشتہ کو دیکھا آسمان کے کھلے

بِمَجْنُوْنٍ - ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ - رَاٰهُ - بِالْاُفُقِ

الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾
کنارے کے پاس اور وہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں

الْمُبِيْنِ - ﴿۲۳﴾ وَمَا - هُوَ - عَلَى الْغَيْبِ - بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾
اور یہ کسی شیطان مردود کا کہا ہوا نہیں ہے۔

وَمَا - هُوَ - بِقَوْلِ - شَيْطٰنٍ - رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
پھر تم کدھر جا رہے ہو یہ تو جہان بھر کے واسطے

فَاَيْنَ - تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ - هُوَ - اِلَّا - ذِكْرٌ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
ایک نصیحت ہے اس کے لیے جو کوئی تم میں سے چاہے

لِّلْعٰلَمِيْنَ - ﴿۲۷﴾ لِمَنْ - شَآءَ - مِنْكُمْ

اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾
کہ سیدھا چلے

اَنْ - يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

ارشاد ہے کہ اس قاصد یعنی جبریلؑ کی ساری دماغی قوتیں حافظہ یادداشت اور بیان بالکل درست ہیں وہ نہ کوئی چیز بھلاتا ہے اور نہ کسی چیز کے ٹھیک طور پر بیان کرنے سے عاجز ہے۔ اللہ عزوجل کے ہاں اس کا بڑا مرتبہ ہے۔ اللہ کی بارگاہ کے مقرب فرشتے سب اس کی بات مانتے ہیں کیونکہ انہیں اس پر پورا اعتماد ہے۔ ایسا معتبر قاصد اس قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لے کر آیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تم جانتے ہو۔ یہ تمہارے ہی اندر پیدا ہوئے تمہارے ہی سامنے پلے اور بڑھے۔ تم ہمیشہ ان کی راست بازی کے قائل اور دیانتداری کے مداح رہے ہو انہوں نے نہ تمہیں کبھی دھوکا دیا اور نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچایا۔ تمہیں ان کی سچائی میں کبھی کوئی شبہ نہیں ہوا۔ یہ جبریلؑ کو آسمان کے صاف کنارے پر مشرق کی طرف پہلے دیکھ چکے ہیں جب وہ ہمارا پیغام لے کر ان کے پاس آیا انہوں نے اسے پہچان لیا اور جو غیب کی باتیں اس سے سنیں وہ جوں کی توں تمہیں پہنچا دیں۔ یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے پھر اس میں شک و شبہ کیسا یہ تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

Marfat.com

قرآن سے فائدہ کون اٹھائے گا

وَمَا - تَشَآءُوْنَ - اِلَّآ - اَنْ - يَّشَآءَ
اور نہ چاہو گے تم مگر جبکہ چاہے
اللّٰهُ - رَبُّ - الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾
اللہ پروردگار سارے جہان کا

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اور تم جبھی چاہو جب اللہ سارے
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع ٢٩
جہان کا مالک چاہے۔

پہلے ارشاد ہوا تھا کہ یہ قرآن ایک معزز معتبر اور امانتدار فرشتے جبریل علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حرف بہ حرف جوں کا توں پہنچا دیا۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بے کم و کاست دنیا بھر کے انسانوں تک پہنچا دیا اور ان کے لیے ان کی کام کی ساری باتیں معلوم کر لینے کا ذریعہ ہمیشہ کے لیے مہیا کر کے چھوڑ دیا اب جس کا جی چاہے کہ اپنے لیئے بھلائی کی سیدھی راہ اختیار کرے تو وہ قرآن کی ہدایت پر چلے اس کو ہمیشہ کی آرام اور کامیابی کی زندگی نصیب ہو گی۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ بہت سے انسان اچھی خاصی سمجھ اور عقل رکھتے ہوئے بھی اس قرآن کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس کی وجہ اس آیت میں بیان کر دی گئی ہے ؂

ارشاد ہے کہ یہ تو اللہ کی رحمت کا ظہور تھا۔ کہ اس نے انسان کو پیدا کر کے اس کی ہدایت کا بھی قرآن بھیج کر پورا پورا سامان کر دیا۔ اور یہ قرآن حکیم اپنے رسولؐ کے ہاتھ دنیا میں بھیج دیا۔ لیکن اس سے فائدہ وہی اٹھائیں گے جن کی قسمت میں اس سے فائدہ اٹھانا لکھا ہے، بدبخت لوگ اس سے بھاگیں گے اور انہی باتوں پر اڑے رہیں گے جو انہیں ان کے باپ دادا سکھا گئے ہیں۔ یا دنیا کے عارضی عیش و عشرت ہی میں پھنسے رہنا پسند کریں گے یا مزاج کے ایسے ضدی اور ہٹی ہوں گے کہ کسی کی نہ سنیں گے۔ اپنی ہی دھن میں لگے رہیں گے۔ یہ وہ قسمت کے ہٹیے لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے سیدھے راستے پر چلانا نہ چاہا۔ کیونکہ ان میں سیدھے چلنے کی استعداد ہی نہ تھی۔ اللہ ہی سارے جہان کا پروردگار اور حاکم ہے۔ اس نے ہر ایک کے لیے اس کے فائدے کی چیزیں بنا دی ہیں۔ لیکن ان سے فائدہ وہی اٹھائے گا۔ جسے وہ چاہے گا۔ سورۃ التکویر تمام ہوئی ؂

اس سورت میں صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ ایک روز دنیا کا سارا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ سارے انسان فنا ہو جائیں گے۔ اس کے بعد قیامت آئے گی اور ہر آدمی پھر زندہ ہو کر اللہ عزوجل کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینے حاضر ہو گا۔ اور ان کے مطابق دوزخ یا جنت میں جائے گا۔ دوزخ سے نجات اسی کو حاصل ہو گی۔ جس نے دنیا میں قرآنِ کریم کی ہدایتوں کے مطابق زندگی بسر کی ہو گی ؂

Marfat.com

سورۃ الانفطار

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۲ ہے اور یہ قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی ۔

اس میں انسان کو قیامت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ۔ اس کو بتلایا گیا ہے کہ اس وقت کو مت بھول جو یقیناً آکر رہے گا ۔ آسمان جس میں نہ کوئی پھٹن نظر آتی ہے ۔ نہ دراڑ ۔ بالکل پھٹ جائے گا اور اس پر جو یہ ستارے اپنی اپنی جگہ پر قرینے سے سجے نظر آتے ہیں ۔ تتر بتر ہو کر بکھر جائیں گے سمندر ابل پڑیں گے ۔ اور جگہ چھوڑ کر آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گے زمین کے اندر کی سب چیزیں باہر نکل پڑیں گی مردے قبروں سے یا جہاں کہیں بھی ہوں گے باہر نکل آئیں گے ۔

اس کے بعد انسان کو خبردار کیا گیا ہے کہ دنیا میں وہ جو کام کرے گا اس کا نتیجہ اسے آخرت میں بھگتنا ہوگا ۔ اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ دنیا میں آپ ہی آپ نہیں آگیا ہے ۔ اس کا ایک پیدا کرنے والا ہے ۔ اور وہی اس کی پرورش کرتا ہے اس کے فرشتے اس کے پاس ہر وقت موجود رہتے ہیں اور جو کچھ وہ کہتا اور کرتا ہے ۔ فوراً لکھ لیتے ہیں اور اس کا اعمال نامہ تیار ہوتا رہتا ہے ۔ قیامت میں یہی اعمال نامہ ہر شخص کو اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا ۔ اس وقت اسے صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا کام کیے ۔ جو اسے نہ کرنے چاہیں تھے ۔ اور کیا کام چھوڑے جو اسے کرنے چاہئیں تھے اور دنیا میں اس کے بعد اس کے کاموں کا کیا اثر باقی رہا ۔

قرآن مجید میں خوب کھول کر بتا دیا گیا ہے ۔ کہ انسان کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے ۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے ۔ اس کے رسولؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانے اور قرآن کے مطابق زندگی بسر کرے ۔ قیامت کا یقین کرے اور اچھی طرح سمجھ لے کہ وہاں ہر شخص اپنا ذمہ دار آپ ہوگا ۔ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۔ وہاں اللہ عزوجل کے سوا کسی کا حکم نہ چلے گا ۔ اس خیال میں نہ رہنا کہ وہاں یہ تمہارے معبود تمہیں بچا لیں گے یا تمہارے بڑے رشتہ دار تمہارے کسی کام آجائیں گے وہاں تو کوئی کسی کو نہ پوچھے گا بلکہ ایک دوسرے کو دور ہی سے دیکھ کر بھاگیں گے ۔ غرض کوئی شخص کسی کے کام نہ آئے گا بلکہ اور کسی کے کام تو کیا آتا اپنی ہی نہ نبیڑ سکے گا ۔ اس وقت ہر ایک کا فیصلہ اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہوگا ۔ کوئی کچھ نہ کر سکے گا ۔ منہ دیکھتے رہ جائیں گے ، البتہ اللہ جسے اجازت دے گا وہ اللہ کی درگاہ میں اس کے بندوں کی سفارش کر سکے گا اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے ۔

Marfat.com

اٰيَاتُهَا ١٩ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ رُكُوْعُهَا ١

قیامت میں کیا ہوگا؟

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مكية

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿١﴾ وَاِذَا
جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب

الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿٢﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ
تارے جھڑ پڑیں گے اور جب دریا

فُجِّرَتْ ۙ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿٤﴾
ابل پڑیں گے اور جب قبریں زیر و زبر کردی جائیں گی

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
ہر شخص جان لے گا کیا آگے بھیجا

وَاَخَّرَتْ ؕ﴿٥﴾
اور کیا پیچھے چھوڑا

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿١﴾ وَاِذَا
جب آسمان پاره پاره ہوجائے گا اور جب

الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿٢﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ
ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب دریا

فُجِّرَتْ ۙ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿٤﴾
ابل پڑیں گے اور جب قبریں تلپٹ کردی جائیں گی

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
جان لے گا ہر شخص جو آگے بھیجا

وَاَخَّرَتْ ؕ﴿٥﴾
اور جو پیچھے چھوڑا

اِنْفَطَرَتْ (پھٹ جائے گی) ماضی مؤنث ہے اِنْفِطَارٌ سے جس کا مادہ ف - ط - ر ہے۔ فَطْرٌ شگاف اس کی جمع فُطُوْر سورۃ الملک میں گزر چکی ہے۔ اِنْفِطَار پیچ میں سے پھٹ جانا ۔

اِنْتَثَرَتْ پھیل جائے، بکھر جائے، ماضی مؤنث ہے۔ اِنْتِثَارٌ سے جس کا مادہ ن - ث - ر ہے نثر کے معنی بکھیر دینا۔ اِنْتِثَارٌ اس کا لازم ہے۔ بکھر جانا۔ فُجِّرَتْ (پھوٹ پڑے) ماضی مجہول ہے۔ تَفْجِيْر سے زور سے نکل پڑنے کا بندوبست کرنا۔ سورت بنی اسرائیل میں گزر چکا ہے۔ بُعْثِرَتْ (اکھاڑ کر پھینک دی جائے گی) اس کا مادہ ب - ع - ث - ر رباعی ہے بَعْثَرَةٌ کھود کر اوپر تلے پھینک دینا۔

ارشاد ہے کہ جب یہ آسمان جسے تم صحیح و سالم اپنے اوپر دیکھ رہے ہو پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔ اور یہ تارے جو تمہیں چمکتے ہوئے نظر آرہے ہیں ٹوٹ کر بکھر جائیں گے اور سمندر اور دریا جوش مار کر ابل پڑیں گے۔ اور زمین پر پھیل جائیں گے۔ جب قبریں الٹ دی جائیں گی اور اس کے اندر کی چیزیں باہر آپڑیں گی۔ اس وقت قیامت کا ظہور ہوگا اور انسان نے جو کچھ دنیا میں کیا تھا سب اس کے سامنے آجائے گا، خواہ شروع عمر میں کیا ہو یا آخر میں، خواہ اس کا اثر بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ سب ذرّہ ذرّہ معلوم ہوجائے گا ۔

Marfat.com

انسان اپنے رب کو بھول گیا

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝٦ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢

اے انسان کس چیز نے دھوکا دیا تجھے تیرے رب کے بارے میں جو کریم ہے جس نے پیدا کیا تجھے پس ٹھیک کیا تجھے پس برابر کیا تجھے کہ بیچ جس صورت کے چاہا جوڑ دیا تجھے ہرگز نہیں بلکہ جھٹلاتے ہو تم انصاف کے دن کو اور تحقیق تم پر مقرر ہیں البتہ نگہبان عزت والے لکھ لینے والے جانتے ہیں جو تم کرتے ہو

اے انسان تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا جس نے تجھے بنایا پھر تجھے ٹھیک کیا پھر برابر کیا جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ہرگز نہیں پر تم انصاف کے دن کے ہونے کو جھوٹ جانتے ہو تم پر تو نگہبان مقرر ہیں عزت والے عمل لکھنے والے جانتے ہیں وہ جو تم کرتے ہو

غَرَّ (دھوکے میں ڈال دیا) ماضی کا صیغہ ہے۔ غُرُوْرٌ سے جس کا مادہ غ۔ ر۔ و ہے جس سے بہت لفظ پہلے گزر چکے ہیں۔ سَوّٰی جوڑایا اور بندوبست کیا) ماضی کا صیغہ ہے۔ تَسْوِيَةٌ سے جو س۔ و۔ ی سے بنا ہے۔ کل پرزے ٹھیک ٹھیک جگہوں پر بٹھانا عدل (برابر کیا) ماضی ہے، ع۔ د۔ ل سے عدل کے معنی برابر کرنا۔ تاکہ کہیں کمی بیشی نہ رہے مراد یہ ہے کہ مزاج میں اعتدال پیدا کیا ۔

ارشاد ہے انسان اپنے پروردگار کی بابت اپنی غلط فہمی کی وجہ سے دھوکے میں پڑ گیا۔ کچھ لوگ تو کہنے لگے کہ ہمارا کوئی رب ہے ہی نہیں ہمارے ساتھ تو جو کچھ ہو رہا ہے۔ خود بخود ہو رہا ہے۔ کچھ اپنی کمزوریاں دیکھ کر اتنا مان گئے کہ کوئی رب ہے۔ لیکن وہ ایک نہیں بہت سے ہیں جو مل جل کر جہان کا کام چلا رہے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک تو ہے لیکن وہ بڑا رحم والا ہے۔ ہم جو چاہے کریں۔ وہ ہمیں معاف کر دے گا۔ ان آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ سنو! تمہارا رب ایک ہے اور وہ کریم ضرور ہے لیکن وہ قادر اور حکیم بھی ہے۔ اس نے انسان کو سڈول بدن اور معتدل مزاج دے کر بنایا ہے لیکن ہر ایک کی شکل و صورت چال ڈھال الگ الگ رکھی ہے اس لیے ہر ایک کے کام جدا جدا ہیں اور ظاہر ہے کہ اسی لیے ہر ایک کا انجام دوسرے کے انجام سے مختلف ہوگا۔ چنانچہ ضروری ہوگیا کہ اس کے فیصلے کا ایک دن مقرر ہو اور امانتدار فرشتے مقرر کر دیے جائیں کہ ہر انسان کے اعمال ایک ایک کر کے لکھتے رہیں۔ سن لو کہ اس کا انتظام ہوگیا ہے۔ اور ہوشیار، خبردار فرشتے اس کام کے لیے مقرر کر دیے گئے ہیں۔ وہ تمہارے کام جانتے ہیں اور انہیں فوراً لکھ لیتے ہیں ۔

Marfat.com

فیصلہ کا دن

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿١٣﴾ وَّاِنَّ
تحقیق نیک لوگ البتہ جنت میں ہیں اور تحقیق

الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿١٤﴾ یَّصْلَوْنَهَا
بدکار البتہ دوزخ میں ہیں داخل ہوں گے اس میں

یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا
جزا کے دن اور نہیں وہ اس سے

بِغَآئِبِیْنَ ﴿١٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
غائب ہونے والے اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا
جزا کا دن پھر کس نے بتایا تجھے کیا ہے

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿١٨﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
جزا کا دن وہ دن کہ نہ مالک ہوگا کوئی شخص

لِّنَفْسٍ شَیْئًا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع
واسطے کسی شخص کے کسی چیز کا اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہے

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿١٣﴾ وَاِنَّ
بے شک نیک لوگ بہشت میں ہوں گے اور بے شک

الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿١٤﴾ یَّصْلَوْنَهَا
گنہ گار دوزخ میں ہوں گے ڈالے جائیں گے

یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا
اس میں انصاف کے دن اور وہ اس سے جدا ہونے والے

بِغَآئِبِیْنَ ﴿١٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
نہ ہوں گے اور تجھ کو کیا خبر ہے کہ انصاف

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا
کا دن کیا ہے پھر بھی تجھے کیا خبر کہ انصاف

یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿١٨﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
کا دن کیسا ہے جس دن کوئی شخص کسی شخص کا کچھ

لِّنَفْسٍ شَیْئًا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع ١٩ ٨
بھی بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہے

اَبْرَار (نیک لوگ) بَرٌّ کی جمع ہے۔ فُجَّار (بدکار لوگ) فَاجِر کی جمع ہے اس کی جمع فَجَرَۃٌ بھی ہے جو سورۃ عبس میں گزر چکی ہے
یَصْلَوْنَ (جلیں گے) مضارع کا صیغہ ہے ص۔ ل۔ ی۔ صَلَّی النَّار کے معنی آگ میں جلنا۔ جھلسنا۔

ارشاد ہے کہ ہر انسان کے کام جو دنیا میں کر رہا ہے۔ فرشتے لکھ رہے ہیں جو اسی کام کے لیے مقرر ہیں کہ ہر ایک کا کام دیکھتے ہیں اور کرنے کے ساتھ ہی فوراً لکھ لیتے ہیں قیامت کے دن ہر ایک کا کام قرآن حکیم کی کسوٹی پر کس کر دیکھا جائے گا۔ جو اس کے مطابق ہوگا۔ وہ نیک کام ہوگا اور اس کا کرنے والا نیکوں میں شمار ہوگا۔ اور جو کام اس کے خلاف ہوگا وہ برا سمجھا جائے گا اور اس کے کرنے والے کا شمار بدکاروں میں ہوگا۔ پھر نیک لوگ جنت میں داخل کر دیے جائیں گے اور وہ ہمیشہ آرام و آسائش کے ساتھ وہیں رہیں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں جھونک دیے جائیں گے۔ جہاں وہ اس کی گرمی اور تپش سے بیتاب ہوں گے لیکن نہ اس سے نکل ہی سکیں گے اور نہ دم بھر کے لیے اس سے جدا ہو سکیں گے ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ سب کچھ قیامت میں ہوگا۔ جس کی بابت تفصیل کے ساتھ کچھ زیادہ نہیں بتایا جا سکتا۔ مختصر یہ کہ وہ بڑا ہولناک اور ڈراؤنا دن ہوگا۔ ہر طرف مصیبت ہی مصیبت نظر آئے گی اتنا اور سن لو کہ وہاں کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ کوئی کسی کو ذرہ بھر بھی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ وہاں فقط اللہ ہی کا حکم چلے گا اور کوئی کچھ نہ کر سکے گا۔

Marfat.com

سورۃ انفطار کا خلاصہ

سورۃ انفطار تمام ہوئی۔ اس میں ہر انسان کو بتایا گیا ہے کہ اے انسان تو کس غفلت میں پھنسا ہوا ہے۔ ہوش کی دوا کر ایک دن یہ تمام کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ ستارے ٹوٹ کر بکھر پڑیں گے۔ سمندر دریا جوش مار کر ابل پڑیں گے اور آپس میں مل جائیں گے قبریں الٹ پلٹ کر دی جائیں گی، ہر طرف ہو کا عالم ہو گا۔ پھر جب اللہ کو منظور ہو گا عالم آخرت کا ظہور ہو گا۔ سب انسان پھر زندہ کئے جائیں گے اور ہر ایک کے سامنے اس کا اعمال نامہ آ جائے گا۔ ہر ایک کو اپنے کاموں کی ساری حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ یہ باتیں کسی خاص شخص قوم یا فرقے کو نہیں بتائی جا رہی ہیں۔ بلکہ ہر انسان سے خطاب کر کے کہا جا رہا ہے کہ ہر ایک ان کو اچھی طرح سمجھ لے اور اپنے رب کو دنیا ہی میں پہچان لے کہ وہ کریم اور مہربان ضرور ہے لیکن ہر انسان کو اس نے اپنے اپنے کام کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور ہر ایک کی صورت شکل اور استعداد الگ الگ مقرر کی ہے قیامت کے دن ہر ایک کا حساب لیا جائے گا۔ اور جیسے جس کے کام ہوں گے ویسی ہی اسے جزا سزا ملے گی۔ دنیا میں جو وہ کر رہا ہے اسے معتبر فرشتے لکھ رہے ہیں حساب کتاب کے دن کوئی کسی کا مددگار یا حمایتی یا سفارشی نہ ہو گا۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہ چلے گا۔ اور فیصلہ وہی ہو گا۔ جو وہ کرے گا۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

ترتیب کے لحاظ سے سورت کا عدد ۸۳ ہے اور یہ انہی سورتوں میں سے ایک ہے جو قیام مکہ کے ابتدائی زمانے میں نازل ہوئیں اس سورت میں ایک ایسی برائی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں انسان خودغرضی اور لالچ کی وجہ سے پھنس جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں یہ برائی نمایاں طور پر مدین والوں میں ظاہر ہوئی وہ لوگ ناپ تول میں دوسروں کے لیے کمی کرتے تھے۔ خود لیتے تو ٹھیک بلکہ کچھ زیادہ ناپ کر لیتے اور دوسرے کو دیتے تو کچھ کم دیتے حضرت شعیبؑ نے انہیں سمجھایا کہ ایسی بے انصافی سے وہ دنیا کی کسی بڑی آفت میں پھنس سکتے ہیں۔ کیونکہ اس سے انسان کی اجتماعی زندگی کا بگڑ جانا یقینی ہے اور یہی زندگی انسان کے لیے دنیا میں ضروری ہے۔ اس میں اگر باہمی معاملات صاف نہ رہے تو فساد کا زبردست خوف ہے۔ یہ برائی عرب میں بھی بڑی حد تک موجود تھی۔ قرآن کی اس سورت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس میں دنیا کے علاوہ آخرت کی خرابی بھی ہے۔ قیامت کے دن ایسا کرنے والے سخت مصیبت میں پھنسیں گے جب کہ انہیں اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اس کا جواب دینا ہو گا کہ بتاؤ تم نے دنیا میں ایسا کیوں کیا تھا۔ کیا تمہیں قرآن میں بتایا نہیں گیا تھا۔ کہ برے کام کی سزا مرنے کے بعد دوزخ میں جانا ہے۔ اس سورت میں جنت اور دوزخ کی کیفیت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جنت میں وہ جائیں گے۔ جنہوں نے دنیا میں اللہ سے ڈر کر برے کام چھوڑے ہوں گے اور اپنے اچھے کام اختیار کیے ہوں گے۔ جنت کی زندگی میں آرام ہی آرام ہے دکھ اور رنج کا وہاں کچھ کام نہیں اور دوزخ کی زندگی میں دکھ اور رنج کے سوا کچھ نہیں اور آرام اور اطمینان کا وہاں نام نہیں۔

Marfat.com

اٰیاتُھا ٣٦ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ رکوعھا ١

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ (٨٣)

خودغرضی بری چیز ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا
خرابی ہے گھٹانے والوں کی وہ کہ جب ماپ کریں
عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ
لوگوں سے تو پورا پورا لیں اور جب ماپ کر دیں انھیں
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ
یا تول کر دیں انھیں تو گھٹا کر دیں کیا نہیں یقین رکھتے
اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤
یہ لوگ کہ وہ اٹھائے جانے والے ہیں
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ
واسطے ایک دن بڑے کے جس دن کہ کھڑے ہوں گے لوگ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦
سامنے پروردگار عالم کے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا
گھٹانے والوں کے لیے خرابی ہے جو لوگوں سے ماپ کریں
عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَاِذَا كَالُوْهُمْ
تو پورا بھریں اور جب انھیں ماپ
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ
کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں کیا یہ لوگ خیال
اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤
نہیں رکھتے کہ انھیں اس بڑے دن کے واسطے
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ
اٹھنا ہے جب لوگ جہان کے مالک کے
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦
سامنے کھڑے ہوں گے۔

اَلْمُطَفِّفِيْنَ (کم کر کے دینے والے) اَلْمُطَفِّفُ کی جمع ہے جو تَطْفِيْفٌ اسم فاعل ہے اس کا مادہ ط۔ف۔ف ہے۔ طَفٌّ کے معنی ہیں کم ہو جانا۔ تَطْفِيْف کم کر دینا۔

ارشاد ہے۔ کہ جو لوگ آپ تو دوسروں سے اپنا حق پورا پورا وصول کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو دیتے ہیں تو ناپ تول میں کچھ کمی کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کا انجام اچھا نہیں۔ وہ بڑی مصیبت میں پھنسیں گے۔ ان کے حق میں بہتر یہی ہے کہ ناپ تول کے معاملہ میں انصاف سے کام لیں۔ آپ دوسروں سے لیتے وقت پورا پورا لیتے ہیں تو دوسروں کو بھی دیتے وقت پورا پورا دیں۔ ان لوگوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ مر کر دوبارہ جینا ہوگا اور سب لوگ اٹھ کر اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہوں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ اپنے ہی نفع کے خیال میں کیوں پھنسے ہوئے تھے اور دوسروں کو نقصان پہنچا کر اپنا خزانہ بھرنے کے فکر میں ہر وقت کیوں لگے رہتے تھے۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ اس جہاں کا پیدا کرنے والا جیسے تمہارا رب ہے۔ ایسے ہی وہ سارے جہان کا بھی رب ہے۔ اگر دنیا میں تم دوسروں پر زیادتی کرو گے تو قیامت میں تم سے اس کا جواب طلب کیا جائے گا کہ تم نے بے انصافی سے کیوں کام لیا اور یہ کیسے سمجھ لیا کہ ہم چاہے جو کچھ کریں کوئی ہم سے پوچھنے والا نہیں یہ ہے قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ یعنی اللہ سے ڈر کر برے کاموں سے بچو ورنہ اس کی سخت سزا دے گا۔

Marfat.com

بدکاروں کا انجام (۱)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝۷
ہرگز نہیں تحقیق اعمال نامہ بدکاروں کا البتہ سجین میں ہے

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ
اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے سجین ایک دفتر ہے

مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰
لکھا ہوا خرابی ہے اس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱
جو جھٹلاتے ہیں روز جزا کو

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ
اور نہیں جھٹلاتا اسے کوئی مگر ہر شخص

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲
حد سے نکل جانے والا گنہگار

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝۷
ہرگز نہیں بے شک گنہ گاروں کا اعمال نامہ سجین میں ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ
اور تجھ کو کیا خبر کہ سجین کیا ہے وہ ایک لکھا ہوا

مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰
دفتر ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱
جو انصاف کے دن کو جھوٹ جانتے ہیں

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ
اور اسے وہی جھٹلاتا ہے جو بڑھ نکلنے والا

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲
گنہ گار ہے

سِجِّيْنٌ (دفتر محفوظ) اسم ہے س۔ج۔ن سِجْنٌ کے معنی قید خانے کے ہیں۔ سِجِّيْن وہ جگہ یا دفتر جہاں چیزیں بڑی حفاظت سے رکھی جاتی ہوں۔

مَرْقُوْمٌ نشان لگا ہوا) اسم مفعول ہے ر۔ق۔م سے یہاں رقم کے معنی ہیں کوئی خاص علامت لگا دینا۔

ارشاد ہے کہ یہ تمہارا خیال بالکل غلط ہے۔ کہ ہم جا ہے جو کچھ کریں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ہرگز ایسا خیال مت کرو۔ تم جو کچھ کر رہے ہو وہ برابر لکھا جا رہا ہے اور وہی تمہارا اعمالنامہ ہے ہر برے شخص کا اعمالنامہ اس کے مرنے کے بعد ایک دفتر میں محفوظ کر دیا جاتا ہے جس کا نام سجین ہے اس اعمال نامہ پر ایک خاص علامت یا مہر لگا دی جاتی ہے۔ جس سے وہ فوراً پہچان لیا جائے گا۔

قیامت کے دن یہ اعمال نامہ نکال کر اسے دے دیا جائے گا۔ اس دن لوگوں کی بہت بری گت بنے گی جو نبیوں کی باتوں کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور جزا سزا کے دن کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں۔ کہ قیامت یونہی جھوٹ موٹ کی گھڑی ہوئی بات ہے یاد رکھو قیامت کو کوئی سمجھ دار سنجیدہ آدمی نہیں جھٹلائے گا۔ بلکہ جس کا دماغ چل گیا ہوگا اور جس کی عقل فکر کی مقرر حدوں کو توڑ کر باہر نکل چکی ہو گی۔ بدکاری کو وہ اپنا شغل بنا چکا ہوگا۔ اور گناہوں میں پھنسا رہتا ہوگا۔

Marfat.com

بدکاروں کا انجام (ب)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ
جب پڑھی جائیں اس کے سامنے ہماری آیتیں کہے
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ
کہانیاں ہیں پہلوں کی ہرگز نہیں بلکہ زنگ ہوگیا ہے
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
ان کے دلوں پر وہ جو تھے کمائی کرتے
كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
ہرگز نہیں تحقیق وہ سے اپنے رب اس دن
لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا
البتہ روک دیے جائیں گے پھر تحقیق وہ البتہ گرنے والے ہیں
الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا
دوزخ میں پھر کہا جائے گا یہ ہے
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾
وہ کہ تھے تم جس کو جھٹلاتے

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ
جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جائیں کہے
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ
کہانیاں ہیں پہلوں کی کوئی نہیں پر زنگ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
بن گیا ہے ان کے دلوں پر جو وہ کماتے تھے۔
كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
کوئی نہیں وہ اس دن اپنے رب سے
لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا
روک دیے جائیں گے پھر یقیناً وہ دوزخ میں
الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا
گرنے والے ہیں پھر کہا جائے گا یہ
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾
وہی ہے جسے تم جھوٹ جانتے تھے۔

رَانَ (زنگ ہوکر جم گیا) ماضی کا صیغہ ہے۔ ر۔ ی۔ ن ، رَيْنٌ کے معنی میل۔ زنگ ؎

ارشاد ہے کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ہماری آیتیں فرضی اور خرافاتی باتوں کا مجموعہ ہو، یہ کہنا ان لوگوں کی سمجھ کا قصور ہے جنہیں ان کی رشد و ہدایت کی روشنی سجھائی نہیں دیتی۔ ان کی عقل پر غلط خیالات کی میل جم گئی ہے اور دلوں پر بُرے اعمال کی نحوست زنگ بن کر بیٹھ گئی ہے۔ ان کی نظر میں یہ آیتیں پرانی حکایتوں کا طومار اور اگلے قصّے کہانیوں کے انبار ہیں۔ یہ ان آیتوں میں بتائی ہوئی باتوں کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ آخر کار اس کفر اور انکار کا وبال ان کے اوپر پڑنے والا ہے ؎

قیامت میں جب ایماندار اپنے رب کے دیدار سے مشرف اور محظوظ ہوں گے یہ بدبخت دیدار سے محروم رہیں گے۔ اور اپنی قسمت کو روئیں گے۔ حکم ہوگا کہ ان کو اٹھا کر دوزخ میں ٹپک دو۔ ان کے لیے آج یہاں اور کچھ نہیں فقط جہنم کی آگ میں جلنا اور دکھ اور رنج کی وجہ سے چیخنا چلانا ہے۔ اس پر یہ ایک اور کوفت ہوگی کہ ان سے کہا جائے گا۔ کیوں کچھ اپنی ڈھٹائی کا مزہ چکھا یہی ہے وہ دوزخ جس سے تمہیں دنیا میں ہمارے رسول ڈراتے تھے مگر تم ان کا کہنا خاطر میں نہ لاتے تھے ؎

Marfat.com

نیکوں کا انعام

كَلَّآ - اِنَّ - كِتٰبَ - الْاَبْرَارِ - لَفِيْ
ہرگز نہیں تحقیق اعمال نامہ نیکوں کا البتہ
عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ - اَدْرٰىكَ - مَا - عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾
علیین میں ہے اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے علیین
كِتٰبٌ - مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ - الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾
ایک دفتر ہے لکھا ہوا دیکھتے ہیں اسے اللہ کے مقرب بندے
اِنَّ - الْاَبْرَارَ - لَفِيْ - نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ
تحقیق نیک لوگ البتہ نعمت اور آرام میں مسہریوں پر بیٹھے
يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ - فِيْ - وُجُوْهِهِمْ
دیکھتے ہوں گے پہچانے گا تو چہروں پر ان کے
نَضْرَةَ - النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾
تروتازگی نعمت کی

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
ہرگز نہیں بے شک نیکوں کا اعمال نامہ علیین
عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾
میں ہے اور تجھ کو کیا خبر علیین کیا ہے
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾
ایک لکھا ہوا دفتر جسے نزدیک والے (فرشتے) دیکھتے ہیں
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ
بے شک نیک لوگ آرام میں مسندوں پر بیٹھے
يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
دیکھتے ہوں گے تو ان کے چہروں پر آرام و آسائش
نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾
کی تازگی پائے گا۔

عِلِّيِّيْن ، عِلِّيُّوْنَ (ایک بلند مقام ہے) یہ جمع کی شکل میں ایک مقام کا نام ہے جو بہت بلندی پر واقع ہے۔ اور جہاں نیک لوگوں کے اعمالنامے محفوظ ہیں ۔

نَضْرَةٌ (رونق۔ تازگی بشاشت) اسم ہے ن۔ ض۔ ر سے نعیم، خوشحالی۔ آرام کی زندگی اسم ہے۔ نَضْرَةُ النَّعِيْمِ خوشی کی زندگی کی رونق ۔

ارشاد ہے کہ برے اور اچھے کبھی ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ بروں کا حال تو تم سن چکے اب اچھے لوگوں کا حال سنو۔ ان کے اعمالنامے عِلِّيِّيْن میں محفوظ ہیں۔ لیکن تمہیں کیا خبر کہ عِلِّيِّيْن کیا ہے۔ سنو! وہ ایک دفتر ہے جہاں نیک لوگوں کے اعمالنامے حفاظت سے رکھے جاتے ہیں اور وہاں اللہ کے وہ بندے جو مرتبہ میں اللہ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ انہیں دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور وہ وہیں حاضر رہتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کے نیک بندے راحت اور آرام سے مسندوں اور مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اور جنت کے دلفریب منظر دیکھ رہے ہوں گے ان کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہونگے۔ ہر شخص جو انہیں دیکھے گا ان کے چہرے کی رونق اور بشاشت ہی سے پہچان لے گا کہ وہ دل میں بہت خوش اور مگن ہیں۔ ان کی حالت ان لوگوں سے بالکل مختلف ہوگی جو دنیا میں برے کاموں میں عمر بھر پھنسے رہے۔ انہیں یہ چین یہ آرام یہ راحت کہاں نصیب ہوگی۔ جنت کا خوشنما منظر اور اللہ کا دیدار ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوگا۔ اچھے لوگ اس سب کا لطف اٹھا رہے ہوں گے ۔

Marfat.com

اچھے لوگوں کی مہمانی

يُسْقَوْنَ - مِنْ رَّحِيْقٍ - مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ
پلائے جائیں گے خالص شراب سربمہر مہر جس کی

مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ - فَلْيَتَنَافَسِ
مشک پر لگی ہے اور اسی کی طرف پس چاہیے کہ آگے بڑھیں

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ - مِنْ
آگے بڑھنے والے اور ملاوٹ اس کی سے

تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا - يَّشْرَبُ - بِهَا
تسنیم کی جو ایک چشمہ ہے پیتے ہیں جس میں سے

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ - الَّذِيْنَ - اَجْرَمُوْا
اللہ کے مقرب بندے تحقیق جو لوگ گنہ گار تھے

كَانُوْا - مِنَ - الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا
تھے وہ ان سے جو ایمان لائے تھے

يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾
ہنسی کرتے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ
پلائی جائے گی انھیں خالص شراب مہر لگی ہوئی جمی ہوئی مہر

مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
اس کی مشک پر اسی کی طرف بڑھنا چاہیے

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ
بڑھنے والوں کو اور ملونی اس میں ہے

تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
تسنیم کی جو ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
مقرب پیتے ہیں یہ گنہ گار لوگ

كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ایمان والوں پر ہنسا

يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾
کرتے تھے۔

رَحِيْقٍ (خالص شراب) اس کا مادہ ر-ح-ق ہے جس کے معنی خالص ہوتے ہیں۔ اسی سے رَحِيْقٌ اور رُحَاقٌ دونوں خالص شراب کے نام سے ہیں خِتَامٌ (مہر لگانے کا مسالہ) یہاں عموماً موم یا لاکھ لگا کر اس پر مہر جماتے ہیں۔ جنت کی شراب کی بوتلوں کے منہ پر مشک رکھ کر مہر جمائی ہوئی ہوگی۔ فَلْيَتَنَافَسِ امر غائب کا صیغہ ہے مُتَنَافَسٌ سے جس کا مادہ ن-ف-س ہے نفاسۃ اور نفیس اسی سے بنے ہیں۔ تَنَافُسٌ کے معنی ہیں نفیس چیز کے لینے میں مقابلہ کرنا۔ مُتَنَافِسٌ اسی سے اسم فاعل ہے جس کی جمع مُتَنَافِسُوْنَ ہے۔ تَسْنِيْم جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے۔

ارشاد ہے کہ نیک لوگ جنت کے خوشنما منظروں کے نظارے سے مسندوں پر بیٹھے لطف اٹھا رہے ہوں گے۔ وہاں ان کو پینے کے لیے خاص ستھری شراب دی جائے گی جس کی بوتلوں پر مشک سے مہریں جمائی گئی ہوں گی اور اس میں تسنیم کا پانی ملایا گیا ہوگا۔ جو جنت میں ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے مقرب لوگ پانی پیئیں گے۔ اسی کا پانی اس شراب میں ملا کر ان نیک لوگوں کو پلایا جائے گا۔ دنیا کی گندی بدمزہ عقل بگاڑنے والی شراب میں کیا دھرا ہے جو نفیس چیزوں کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اس جنت کی شراب حاصل کرنے کیلئے دل و جان سے کوشش کریں یعنی دنیا میں ایمان لا کر نیک کام کریں اور برے کام چھوڑ دیں آگے بُروں اور اچھوں کا ایک اور حال بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے کہ برے لوگ دنیا میں اچھوں کی ہنسی اڑاتے ہیں اور انہیں بیوقوف سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

دنیا میں بُروں کا طرزِ عمل

وَاِذَا - مَرُّوْا - بِهِمْ - يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور جب گزرتے ہیں ان کے پاس آنکھ کے اشارے کرتے ہیں

وَاِذَا - انْقَلَبُوْٓا - اِلٰٓى اَهْلِهِمُ - انْقَلَبُوْا
اور جب واپس آتے ہیں اپنے گھر تو واپس آتے ہیں

فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا - رَاَوْهُمْ - قَالُوْٓا - اِنَّ
دل لگی کرتے اور جب دیکھتے ہیں انھیں کہتے ہیں بیشک

هٰٓؤُلَآءِ - لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ - اُرْسِلُوْا
یہ لوگ البتہ گمراہ ہیں حالانکہ نہیں بھیجے گئے وہ

عَلَيْهِمْ - حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ - الَّذِيْنَ
اوپر ان کے چوکیدار پس آج وہ لوگ

اٰمَنُوْا - مِنَ الْكُفَّارِ - يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾
جو ایمان لائے کافروں پر ہنستے ہیں

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور جب ان کے پاس ہو کر نکلتے ہیں تو آپس میں آنکھ مارتے ہیں

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا
اور جب اپنے گھر لوٹتے ہیں تو باتیں بناتے

فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ
لوٹتے ہیں اور جب انھیں دیکھتے ہیں کہتے ہیں یہ لوگ

هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا
بے شک بہک رہے ہیں اور انھیں ان پر نگہبان

عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ
بنا کر نہیں بھیجا سو آج ایمان والے

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾
منکروں سے ہنستے ہیں۔

يَتَغَامَزُوْنَ (باہم آنکھ سے اشارے کرتے ہیں) مضارع کا صیغہ ہے تَغَامُزٌ ہے جس کا مادہ غ ۔ م ۔ ز ہے۔ غمزہ آنکھ کے اشارے کو کہتے ہیں۔ تَغَامُزٌ آپس میں اشارے کرنا۔ فَكِهِيْن (ہنسی اڑاتے) فَكِهٌ کی جمع ہے دل لگی کرنیوالا اس کا مادہ ف ۔ ک ۔ ہ ہے جس سے بنے ہوئے لفظ سورت الواقعہ اور دوسری سورتوں میں گزر چکے ہیں ؛

ارشاد ہے کہ یہ دنیادار گنہ گار لوگ جب دنیا میں ان دیندار پرہیزگار لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں۔ تو کنکھیوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں اور ارشارے کرتے ہیں کہ ان بے وقوف عقل کے کچے لوگوں کو ذرا دیکھنا کہ نماز روزے وعظ و نصیحت ہی میں پھنسے رہتے ہیں اور کھیل تماشہ تفریح ہنسی دل لگی ناچنا گانا حسینوں میں دل بہلانا سب کچھ چھوڑ رکھا ہے بھلا دیکھو تو سہی جب دنیا میں یہی مزے چھوڑ بیٹھے تو اور کیا رکھا ہے جس کے لیے جینے کی تمنا کریں سارے لوگ ترقی کرتے چلے جا رہے سائنس سے کیا کیا نئی چیزیں نکال لی ہیں اور یہ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں دن بدن گرتے چلے جا رہے ہیں ؛

ان دنیاداروں سے یہ تو پوچھو کہ تم ان لوگوں کے پیچھے کیوں پڑے ہو کیا تمہیں دنیا میں ان کا چوکیدار مقرر کیا گیا ہے کہ ان کی نگرانی کرو اور ان سیدھے سادے لوگوں کو جو کسی کی برائی میں نہیں گمراہ اور احمق بناؤ۔ تم اگر ان کی نہیں سننا چاہتے تو تم جانو۔ سنو یا مت سنو خواہ مخواہ ان کی جان کیوں کھائے جاتے ہو ؛

اس کے بعد ارشاد ہے کہ قیامت کے دن پانسہ پلٹ جائے گا اور ان ایماندار پرہیزگار کی باری آئے گی اور وہ ان اللہ کو چھوڑ بیٹھنے والوں دین کے انکار کرنے والوں کی ہنسی اڑائیں گے ؛

Marfat.com

کرتوتوں کا بدلہ

ل الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ
وں پر بیٹھے دیکھتے ہیں تحقیق
ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا
دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ تھے
يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾
تے

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ
مسندوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں منکروں نے
ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا
اب اس کا بدلہ پایا ہے جو وہ
يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾
کرتے تھے۔

ع ٣٦ ٨

ثُوِّبَ (بدلہ دیا گیا) ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ تَثْوِيْبٌ سے جس کا مادہ ث۔ و۔ ب ہے۔ ثَوْبٌ کے معنی ہیں لوٹنا۔ واپس آنا
ب کام کا بدلہ۔ تَثْوِيْبٌ بدلہ دینا۔ جزا دینا۔

ارشاد ہے کہ دنیا میں انکار کرنے والے ایمان والوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے اور ایماندار صبر سے برداشت کرتے تھے۔ قیامت
دن ایماندار انکار کرنے والوں کی ہنسی اڑائیں گے اور کہیں گے کہ کیا اس ہنسی کا مزہ چکھا جو تم اڑاتے تھے۔ متکبر لوگ اپنے کئے پر
ن ہوں گے اور پچھتائیں گے کہ کاش ہم نے ان ایمان والوں کا کہنا مان لیا ہوتا۔ دنیا میں ان ہی جیسے ہو جاتے تو آج یہ روزِ بد دیکھنا
یب نہ ہوتا۔ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ تمام ہوئی۔ اس میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ دنیا میں اس طرح رہو کہ تم سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ یہ بڑی
ہے کہ تم اپنے ہی قدح کی خیر مناؤ اور دوسروں کا خیال نہ کرو۔ ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے نفع کے لیے دوسروں کو نقصان
انا ایسی بات ہے۔ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے جو ایسا کرے گا۔ اس کی قیامت کے دن بڑی شامت آجائے گی۔

اس سورت میں ہر انسان کو صاف طور پر بتا دیا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک بعض کام برے ہیں ان سے بچنا چاہیے اور بعض کام
ے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ انہی کاموں کو اختیار کرے جو اللہ کے نزدیک اچھے ہیں۔ اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جو کچھ وہ کر
ہے۔ اسے فرشتے برابر لکھ رہے ہیں جب وہ مر جائے گا تو اس کا اعمالنامہ ایک محفوظ جگہ میں رکھ دیا جائے گا وہ محفوظ جگہ بروں
ے لیے سجین اور اچھوں کے لیے علیین مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر ایک کے اعمالنامے پر ایک خاص نشانی لگی ہوئی ہو گی جس سے وہ
ف پہچان لیا جائے گا اور قیامت کے دن ہر ایک کو اس کا اپنا اعمالنامہ دے دیا جائے گا۔

اس سورت سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں سے وہی شخص بچ سکتا ہے جسے یہ یقین ہو کہ قیامت آنے والی ہے اور ایک روز
ں کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ تم نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کیوں کی تھی تمہیں تو اس کے
ل نے صاف صاف بتا دیا تھا۔ کہ ایک دن ہر ایک کے اعمال کی پوچھ گچھ ہو گی برے دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے اور
ے جنت میں مزے اڑائیں گے۔ جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

Marfat.com

سورۃ الانشقاق

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۴ ہے اور یہ قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انسان کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ قرآن کی باتیں کوئی گھڑے ہوئے قصے یا افسانے نہیں ہیں۔ اس میں سراسر حقیقت کا اظہار ہے ؂

سنو! یہ آسمان اور زمین باوجود شاندار اور مضبوط نظر آنے کے اللہ عزوجل کے حکم کے تابع ہیں اور اور اس کے فرمان کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں جب تک وہ انہیں اس شکل میں قائم رکھنا چاہتا ہے یہ قائم ہیں۔ جس وقت وہ حکم دے گا کہ ختم ہو جاؤ۔ یہ ختم ہو جائیں گے یہ اس کے حکم کے خلاف نہیں چل سکتے۔ چنانچہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا زمین اپنے اندر کی سب چیزیں باہر پھینک کر چلتی بنے گی اے انسان سن تو اس دنیا میں محنت مشقت اٹھاتے اٹھاتے ایک دن یہاں سے چل دے گا اور اپنے رب کے سامنے پیش ہو گا دنیا میں تو بہت خوش نظر آتا ہے اور سمجھتا ہے کہ تو ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔ لیکن یہ تیرا خیال غلط ہے دنیا کے حالات کے تغیر و تبدل سے سمجھ لے کہ تجھے بہت سے مرحلوں سے گزرنا ہو گا۔ پھر یہ سب باتیں سنتے ہوئے بھی یہ لوگ اللہ پر ایمان لا کر اس کے سامنے کیوں نہیں جھکتے۔ بعض لوگ اللہ کا انکار ہی کئے جاتے ہیں۔ اچھا اللہ کو ان کا کچا چٹھا معلوم ہے۔ مرنے کے بعد ایماندار نہایت اچھی حالت میں ہونگے اور بدکار سر پکڑ کر روئیں گے ؂

اس وقت ہر ایک سے پوچھا جائے گا کہ بتا دنیا کے اندر تو کن محلوں میں پھنسا رہا جو تجھے اس کا ہوش نہ آیا کہ ایک دن دنیا کو چھوڑ کر چل دینا ہو گا اور اپنے رب کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ آج تجھے اپنے اعمال کیا یاد ہوں گے۔ لے یہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ کر دیکھ کہ دنیا میں تو نے کیا کوتک کئے چنانچہ ہر ایک کو اس کا اعمالنامہ دے دیا جائے گا جس کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں آئے گا۔ اس کو حساب میں کچھ مشکل نہیں پڑے گی اور جس کو پیٹھ کے پیچھے سے اس کے ہاتھ میں اعمال نامہ پکڑا دیا جائے گا۔ وہ مشکل میں پھنس جائے گا ؂

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

یہ کارخانہ تلپٹ ہو جائے گا

اٰیَاتُهَا ۲۵ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّة ۸۴ رُكُوْعُهَا ۱

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ
جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲ وَاِذَا الْاَرْضُ
کا حکم سن لے گا اور آسمان اسی لائق ہے اور جب زمین
مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴
پھیلا دی جائے گی اور نکال ڈالے گی جو اس میں ہے اور خالی ہو جائے گی
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا
اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور زمین ہے بھی اسی لائق اے
الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
آدمی تجھے اپنے رب تک پہنچنے میں سراسر تکلیف
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶
اٹھانی ہے پھر اس سے ملنا ہے

اَذِنَتْ (سن لیا) ماضی مونث ہے اَذَنٌ سے جس کے معنی ہیں کان لگا کر سننا مصدر ہے۔ ا۔ذ۔ن سے اُذُنٌ کان کو کہتے ہیں۔ حُقَّتْ (لائق اور سزاوار ہے) ماضی مجہول مونث ہے۔ ح۔ق۔ق سے حَقٌّ مصدر کے معنی واجب کر دینا مقرر کر دینا حُقَّتْ مقرر کر دی گئی وہ زمین اسلئے کہ سُنے کَدْحٌ (مشقت اٹھانا) کَادِحٌ اسی سے اسم فاعل ہے۔ محنت مشقت کرنے والا۔

ارشاد ہے کہ یاد رکھو کہ ایک وقت آنے والا ہے جب یہ آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا کیونکہ اس کے موجود رہنے کی ضرورت ختم ہو جائے گی اور اللہ اسے حکم دے گا کہ پھٹ کر غائب ہو جا۔ اور وہ خود اس کے حکم کی تعمیل کرے گا اور اس کا کام ہی یہ ہے کہ اللہ کا حکم مانے۔ ادھر زمین کو کھینچ کر پھیلا دیا جائے گا۔ جتنی چیزیں اس کے اندر ہیں سب باہر نکل پڑیں گی اور وہ خالی ہو جائے گی۔ پہاڑ ٹیلے وغیرہ سب مٹ کر برابر ہو جائیں گے زمین کی بابت یہی اللہ کا حکم ہوگا اور وہ اس کے حکم کی تعمیل کرے گی۔ اور اس کا کام یہی ہے کہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرے۔ اے انسان سن لے کہ تجھے دنیا میں محنت اور مشقت کی زندگی بسر کرنی ہے، خواہ وہ محنت اور مشقت اللہ کے حکموں کے بجا لانے میں ہو یا اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں ہو۔ اس کے بعد اللہ کا حکم تیرے لیئے صادر ہو چکا ہے۔ کہ تو دوبارہ زندہ ہوگا اور تجھے اس کا پھل مل کر رہے گا۔ جو تو نے دنیا میں کیا۔

Marfat.com

اعمالنامہ کی تقسیم

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷
پس جو دیا گیا کتاب اپنی اپنے دائیں ہاتھ میں

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸
پس عنقریب حساب لیا جائے اس سے حساب آسان

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹
اور لوٹے گا طرف لوگوں اپنے کے خوش خوش

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ
اور وہ جو دیا گیا کتاب اپنی پیچھے

ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱
پیٹھ اپنی کے پس عنقریب پکارے گا وہ موت کو

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲
اور داخل ہوگا آگ میں

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷
سو جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں ملا

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸
تو اس سے آسان حساب لیں گے

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹
اور وہ اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر پھر آئے گا

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ
اور جسے اس کا اعمالنامہ پیٹھ کے پیچھے

ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا
سے ملا سو وہ موت موت پکارے گا

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲
اور آگ میں پڑے گا

ثُبُوْرٌ (تباہی۔موت) یہ لفظ سورۃ الفرقان میں گزر چکا ہے ۔

ارشاد ہے کہ انسان کو دنیا میں اس کا خیال رکھنا چاہیے ۔ کہ وہ یہاں محنت و مشقت کرتا کرتا آخر کار مر جائے گا اور پھر دوبارہ کے اٹھایا جائے گا اور اپنے رب کے سامنے پیش ہوگا اور جو کچھ اس دنیا میں کیا ہوگا وہ سارے کا سارا باقاعدہ لکھا ہوا اس کو دے دیا جائے گا ۔ یہ اس کا اعمالنامہ ہوگا ۔ جو کسی کے داہنے ہاتھ میں سامنے سے ملے گا اور کسی کو اس کی پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا ۔ کیونکہ اعمالنامہ بانٹنے والے اس کے سامنے آکر اس کی صورت تک دیکھنا پسند نہ کریں گے ، پیچھے سے اس کے ہاتھ میں پکڑا کر چلے جائیں گے ۔

جس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا وہ اسے پڑھ کر خوشی سے پھولا نہ سمائے گا اور مسکراتا ہوا خوشی خوشی اپنے اہل اور مسلمان بھائیوں کے پاس اپنی مسرت کا حال سناتا ہوا آئے گا ۔ لیکن جس کا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے پکڑا جائے گا وہ ہائے واویلا مچانے لگے گا اور موت کو پکارے گا کہ آکر اس کا خاتمہ کر دے ۔ تاکہ اس کی جان ان آفتوں سے چھوٹے جو اسے اب پڑتی نظر آرہی ہوں گی ۔ لیکن وہاں موت کہاں ؟ وہاں تو اسے دوزخ کی آگ سے پالا پڑے گا اور اسے اس کی دہکتی میں ڈال دیا جائے گا ۔

Marfat.com

منکروں کی حالت

اِنَّهٗ - كَانَ - فِيْٓ اَهْلِهٖ - مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾
تحقیق وہ تھا اپنے اہل وعیال میں خوش وخرم

اِنَّهٗ - ظَنَّ - اَنْ - لَّنْ - يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾
تحقیق وہ گمان کیا تھا اس نے کہ ہرگز نہ واپس جائے گا

بَلٰٓى - اِنَّ - رَبَّهٗ - كَانَ - بِهٖ - بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾
ہاں ہاں تحقیق رب اس کا تھا اسے دیکھنے والا

فَلَآ - اُقْسِمُ - بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ
پس کچھ نہیں قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور رات کی

وَمَا - وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ - اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾
اور جو سمٹ آئے اور چاند کی جب وہ مکمل ہو جائے

لَتَرْكَبُنَّ - طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾
البتہ ضرور چڑھو گے تم درجہ پر ایک درجہ کے

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾
وہ اپنے گھر میں بے غم ہو رہا تھا۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾
اس نے خیال کیا تھا کہ وہ پھر کر نہ جائے گا

بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾
کیوں نہیں اس کا رب اسے دیکھتا تھا

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ
سو قسم شام کی سرخی کی اور رات کی

وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾
اور وہ جو چیزیں اس میں سمٹ آتی ہیں اور چاند کی جب پورا ابھر جائے

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾
کہ تم کو چڑھنا ہے سیڑھی بہ سیڑھی

معانقہ ۱۴

يَحُوْرَ (لوٹے گا) مضارع کا صیغہ ہے ح - و - ر سے حَوْر کے معنی بہت سے ہیں یہاں لوٹنا - واپس جانا مراد ہیں۔

ارشاد ہے کہ یہ وہی تو ہے کہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں خوش وخرم رہتا تھا آخرت کا خیال تک دل میں نہ لاتا تھا۔ اور اگر کوئی اس سے کہتا کہ دنیا میں اس قدر مت پھنسو کہ آخرت کو بھول کر بھی یاد نہ کرو تو کہتا میاں جانے بھی دو آخرت کیا چیز ہے دیکھتے نہیں دنیا میں کیا کیا مزے ہیں اور نئی نئی ایجادوں سے کتنی ترقی ہو گئی ہے۔ اس کے دل میں یہ بیٹھ گیا تھا۔ کہ مر کر دوبارہ زندہ ہونا اور اللہ کے سامنے حساب کتاب کے لیے پیش ہونا ایک وہمی بات ہے اس لیے وہ دنیا میں جو چاہتا تھا کرتا تھا۔ اے انسان اچھی طرح سن لے کہ تو ضرور اللہ کے روبرو حساب دینے کھڑا ہو گا۔ تیرا رب تیرے سب کام دیکھ رہا ہے اور تیرے سارے حالات سے واقف ہے۔ اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ برے کام کرنے والوں کو سزا دی جائے گی اور اچھا کام کرنے والے ہمیشہ راحت اور آرام سے رہیں گے۔ ہرگز یہ مت خیال کر کہ اس ادنیٰ بدلتی دنیا میں تیرا حال ایک سا رہے گا کیا دیکھا نہیں کہ دن ختم ہو کر شام آتی ہے۔ شفق کی سرخی پھیلتی ہے۔ پھر رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پھر چاند نکلتا ہے پہلے چھوٹا سا نظر آتا ہے پھر بڑھ کر پورا ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح گھٹتا بڑھتا ہے اسی طرح اے انسانو تم بھی مختلف حالات میں گزرو گے بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ موت تو سب جانتے ہیں یہ بھی جان لو کہ موت کے بعد بھی حالات بدلیں گے۔ انسان سب کے سب پھر زندہ ہو جائیں گے اور پھر ان حالات میں سے گزریں گے جو ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ایمان کیوں نہیں لاتے؟

فَمَا - لَهُمْ - لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا
پس کیا ہوا انھیں کہ نہیں ایمان لاتے اور جب

قُرِئَ - عَلَيْهِمُ - الْقُرْاٰنُ - لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾
پڑھا جاتا ہے ان پر قرآن تو نہیں سجدہ کرتے

بَلِ - الَّذِيْنَ - كَفَرُوْا
بلکہ جنہوں نے انکار کیا

يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ - اَعْلَمُ - بِمَا
وہ جھوٹا بتاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اسے جو

يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾
وہ محفوظ کیے ہوئے ہیں۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا
پھر کیا ہوا ہے انھیں کہ یقین نہیں لاتے اور جب

قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾
ان کے سامنے قرآن پڑھیے وہ سجدہ نہیں کرتے

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اوپر سے اور یہ کہ منکر

يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾
ان کے اندر بھرا ہوا ہے۔

يُوْعُوْنَ حفاظت سے رکھے ہوئے ہیں مضارع کا صیغہ ہے۔ اِيْعَاءٌ جس کا مادہ و۔ع۔ی ہے۔ وَعْيٌ اور اِيْعَاءٌ دونوں کے معنی سمیٹ کر رکھنا ہیں یہاں اس سے ان کے فاسد اور برے خیالات مراد ہیں ؂

ارشاد ہے کہ جب زمانہ کی حالت اولٹی بدلتی دیکھ کر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی بھی حالتیں اسی طرح بدلتی رہتی ہیں اور بدلیں گی تو پھر انہیں یقین کیوں نہیں آتا کہ جیسے بچپن کے بعد جوانی جوانی کے بعد بڑھاپا اور بڑھاپے کے بعد موت آتی ہے ایسے ہی موت کے بعد قبر حشر نشر حساب کتاب اعمال کی جانچ، پل صراط سے گزرنا یہ سارے مرحلے پیش آئیں گے اور ہر ایک مرحلہ بعد کے مرحلہ کا پیش خیمہ ہوگا۔ کوئی وجہ نہیں کہ یہ قرآن کی خبروں کو سچا نہ مانیں اور وہ جو ان مرحلوں سے گزرنے کے لیئے تیاری کرنا سکھاتا ہے۔ اسے دل و جان سے منظور نہ کریں۔ بجائے اس کے یہ لوگ قرآن کی ہدایت کے خلاف چلتے ہیں۔ اور اللہ عزوجل کے سامنے نہیں جھکتے اور اسے سجدہ نہیں کرتے بلکہ بعض انکار کرنے والے تو قرآن مجید کو نعوذ باللہ جھوٹا تک کہنے سے نہیں چوکتے۔ ان کے دلوں میں جو برے جذبات اور خیالات بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں خوب جانتا ہے۔ ان کے برے اعمال کی انہیں یقیناً سزا ملے گی ؂

Marfat.com

نہ ماننے والوں کی سزا

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا
پس خوشخبری سنا انھیں عذاب دکھ دینے والے کی مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کیے انھوں نے اچھے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾
ان کے لیے ثواب ہے نہ نبڑنے والا

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا
سو انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جو لوگ یقین لائے اور کام بھی انھوں نے اچھے کیے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع ۱ ۲۵ ۹
ان کے لیے ثواب ہے بے انتہا۔

اس کے سب الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔ ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ دنیا میں تم جو کچھ کر رہے ہو اس کا پھل مرنے کے بعد آخرت میں ضرور مل کر رہے گا۔ کسی کا کام اکارت نہ جائے گا۔ برے کام کرنے والے دکھ بھرا عذاب اٹھائیں گے۔ اور ایمان لاکر اچھے کام کرنے والے بہت اچھا بدلہ پائیں گے جو کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے گا۔ سورۃ الانشقاق ختم ہوئی۔

اس سورۃ میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ دنیا کا حال یکساں نہیں رہتا ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ آخر کار ایک دفعہ ایسا تغیر ہوگا کہ سب کچھ نیست و نابود ہو جائے گا۔ اس کے بعد انسان کو پھر زندہ کیا جائے گا اور اس کے کاموں کا حساب لیا جائے گا، بدکار لوگ دوزخ میں سخت عذاب بھگتیں گے اور نیکوکار جنت میں جائیں گے، جہاں وہ ہمیشہ آرام سے رہیں گے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۵ ہے اس سورت میں ان لوگوں کو دھمکی دی گئی ہے جو مسلمانوں کو ستاتے تھے اور مسلمانوں کو دلاسا دیا گیا ہے، اس میں یمن کے شہر نجران کے یہودی بادشاہ ذونواس کے حال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس نے ایک خندق کھود کر اس میں آگ دہکائی اور ایماندار عیسائیوں کو اس میں ڈال کر جلا دیا۔ عیسائیوں نے جلنا منظور کیا۔ لیکن اپنا دین نہ چھوڑا۔ آخر یہ بادشاہ تباہ ہوا اور بعد میں اس کے ملک یعنی یمن پر حبش کے بادشاہ کا قبضہ ہو گیا۔ جو "عام الفیل" تک رہا (عام الفیل وہ سال ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے) ذونواس اور یہودی لوگ خندق کے پاس بیٹھے ایمان دار عیسائیوں کے جلنے کا تماشا دیکھ رہے تھے کہ وہ آگ بھڑک کر سارے شہر میں پھیل گئی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا۔ اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے مکہ کے کافروں کو یہ جتلانا مقصود ہے کہ اللہ پر ایمان رکھنے والے مردوں اور عورتوں کو صرف ان کے ایمان کی وجہ سے ستانا ستانے والوں کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ جو دیر یا سویرا انہیں نصیب ہو کر رہتی ہے۔ دنیا میں اگر بچ بھی گئے تو مرنے کے بعد آخرت میں وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گے۔ اور ایمان والے صبر و تحمل کے ساتھ اپنے ایمان پر قائم رہنے کی بدولت جنت میں داخل ہو کر ہمیشہ آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ اس کے بعد تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ عزوجل کی گرفت بڑی سخت ہے وہ بڑی قدرت والا ہے وہ غفور رحیم، مالک و مختار ہے۔ اس لئے اس کا حکم مانو جو اس قرآن میں موجود ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

سنانے والے تباہ ہوئے!

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (٨٥) اٰيَاتُهَا ٢٢ رُكُوْعُهَا ١

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ
قسم آسمان کی جس میں برج ہیں اور اس دن کی
الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾
جس کا وعدہ ہے اور حاضر ہونے والے دن کی اور اس دن
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ
کی جس میں حاضر ہوتے ہیں مارے گئے کھائیاں کھودنے والے جو
ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾
آگ تھی ایندھن والی جب وہ اس پر بیٹھے تھے
وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
اور جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے تھے
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾
اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ
قسم آسمان کی جس میں برج ہیں اور اس دن کی
الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾
وعدہ کیا گیا ہے اور حاضر ہونے والے کی اور جس میں حاضر ہوتے ہیں
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ
مارے گئے خندق والے جو آگ تھی
ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾
ایندھن والی جب وہ اس کے اوپر بیٹھے تھے
وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
اور وہ اس پر جو کرتے تھے
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾
ساتھ ایمان والوں کے گواہ تھے

ذَاتِ الْبُرُوْجِ (برجوں والا) بُرُوْج بُرْجٌ کی جمع ہے۔ برج بلند عمارت یا کسی عمارت کا اٹھا ہوا علیحدہ حصہ، یہاں آسمان کے وہ ۱۲ حصے مراد ہیں، جن میں سے سورج سال بھر میں گزرتا ہے اور ہر برج میں سے گزرنے کی مدت ایک مہینہ ہوتی ہے۔ الیوم الموعود سے قیامت کا دن مراد ہے شاھد (حاضر ہونے والا سے) مراد جمعہ کا دن ہے جو ہر ہفتہ آموجود ہوتا ہے مَشْهُوْدٌ (جس میں لوگ حاضر ہوں) اس سے مراد عرفہ کا دن ہے یعنی ۹ ذی الحجہ جس میں حج کے لئے سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔ آسمان، قیامت، جمعہ اور عرفہ کی قسم سے یہ جتلانا مقصود ہے کہ اللہ ہر جگہ اور ہر زمانے کا مالک ہے۔ اس لئے اس کا نافرمان کبھی اور کہیں نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ یمن کا یہودی بادشاہ اور اس کے اہالی موالی جنہوں نے ایماندار عیسائیوں کو جلانے کے لئے خندق کھود کر اس میں بہت سا ایندھن جلا کر آگ دہکائی تھی۔ تباہ و برباد ہوئے۔ یہ لوگ خندق کے ارد گرد بیٹھے ان کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اور اپنی طاقت اور اختیار کا اثر دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ نجران کے ان یہودیوں کو سزا دے رہے تھے جو ایک عیسائی راہب کے سمجھانے سے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آتے تھے۔ اور اوروں کو بھی سمجھاتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم سے فائدہ اٹھاؤ۔ وہ اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ یہودی حضرت عیسیٰؑ کو رسول نہ مانتے تھے اور طرح طرح کی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ نجران یمن کے علاقے میں تھا۔ اور یمن کے یہودی بادشاہ ذونواس کے زیر فرمان تھا۔ اس لئے اس نے ان عیسائی ہو جانے والوں کو یہ سزا دی۔ تاکہ اور لوگ ڈر جائیں اور عیسائی نہ بنیں۔

Marfat.com

ایمان کی وجہ سے دشمنی

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
اور نہیں بدلہ لیا انھوں نے ان سے مگر اس کا کہ ایمان لائے
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ
اللہ پر جو زبردست ہے خوبیوں والا ہے اور جس
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ
کے لیے بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ اِنَّ
اوپر ہر چیز کے نگاہ رکھنے والا ہے تحقیق
الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جنھوں نے مصیبت میں ڈالا مسلمان مردوں اور عورتوں کو
ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا
پھر نہ توبہ کی

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
اور ان سے بدلہ نہ لیتے تھے مگر اسی بات کا کہ وہ یقین لائے
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ
اللہ پر جو زبردست ہے تعریفوں والا جس کا
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ
راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ اِنَّ
کے سامنے ہے ہر چیز تحقیق
الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو دین سے
ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا
بچلائیں اور پھر توبہ نہ کریں

نَقَمُوْا (بدلہ لیا) ماضی کا صیغہ ہے ن۔ق۔م سے نَقْمٌ کے یہاں وہی معنی ہیں جو انتقام کے ہوتے ہیں یعنی بدلہ لینا۔ فَتَنُوْا (آفت میں ڈالا) ماضی کا صیغہ ہے ف۔ت۔ن سے فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ کے معنی مصیبت میں پھنسانا آزمائش میں ڈالنا۔ سورۃ طٰہٰ میں گزر چکا ہے۔

ارشاد ہے کہ وہ یہودی ان لوگوں کو جو آگ میں ڈال کر جلا رہے تھے تو اس لئے نہیں کہ انھوں نے کوئی جرم کیا تھا۔ ایسی سزا تو باغیوں کو بھی نہیں دیتے۔ وہ تو انھیں فقط اس لئے جلا رہے تھے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے تھے۔ جو یقیناً اس کا حق رکھتا ہے۔ کہ اس پر ایمان لایا جائے۔ کیوں کہ وہ سب سے زیادہ قوی اور زبردست ہے اور اس کے اندر ساری خوبیاں موجود ہیں۔ آسمان میں اور زمین میں اسی کی بادشاہت ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہی سب کا مالک اور ہر چیز کے حالات سے خوب واقف ہے اور وہ ہر بات اور ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ ایسے باخبر مالک و مختار کے ماننے والوں پر ایسا ظلم کرنا خالی نہیں جا سکتا۔ وہ ان ظالموں سے ضرور بدلہ لے گا۔ چنانچہ ان ظالموں کو اس نے برباد کر دیا۔ اسی طرح وہ اب بھی ظالموں کو برباد کر دے گا۔ اچھی طرح سن لو کہ جو لوگ ان ایمان والے مردوں اور ایمان لانے والی عورتوں کو دکھ پہنچائیں گے اور اپنی حرکت سے باز نہ آئیں گے تو ان کی خیر نہیں۔

Marfat.com

ایمان والوں کے دشمنوں کا انجام

فَلَهُمْ - عَذَابُ - جَهَنَّمَ - وَ - لَهُمْ
پس ان کے لیے عذاب ہے دوزخ کا اور ان کے لیے
عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ - الَّذِينَ - آمَنُوا
عذاب ہے جلنے کا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - لَهُمْ - جَنَّاتٌ
اور کیے انھوں نے نیک کام ان کے لیے باغ ہیں
تَجْرِي - مِنْ - تَحْتِهَا - الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ
بہتی ہی نیچے ان کے نہریں یہ ہے
الْفَوْزُ - الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ - بَطْشَ
کامیابی بڑی تحقیق گرفت
رَبِّكَ - لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾
تیرے رب کی البتہ سخت ہے

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ
ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور ان کے لیے
عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
عذاب ہے جلنے کا بے شک جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ
اور انھوں نے بھلائیاں کیں ان کے لیے باغ ہیں
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ ہے
الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ بَطْشَ
ان کے لیے بڑی کامیابی بیشک تیرے رب
رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾
کی پکڑ زبردست ہے

آیۃ خمسۃ ۱۲

حَرِيقٌ (سوزش۔تپش) یہ حاصل مصدر ہے احتراق سے جو ح - ر - ق سے بنا ہے حَرُقَ کے معنی جلانا احترا
جلنا، حریق۔جلن۔تپش۔ بَطْشٌ (گرفت۔پکڑ) اس سے ماضی کا صیغہ ہے۔ سورۃ الشعرا میں گزر چکا ہے ؎

ارشاد ہے کہ جو ایمانداروں کو محض ان کے ایمان کی وجہ سے دکھ پہنچائیں گے اور باوجود سمجھانے کے ان کے ستانے سے باز نہ
گے وہ مرنے کے بعد دوزخ کا عذاب بھگتیں گے اور آگ میں جلیں گے۔ ایسے فسادیوں کو اپنے فساد پھیلانے کا نتیجہ دنیا میں
ملے گا۔ جیسا کہ خندق میں جلانے والوں کو ملا جن کا اوپر بیان ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یقینی اور طے شدہ امر ہے کہ جو لوگ د
میں اللہ کو دل سے اپنا معبود اور رب مان کر اس کا حکم بجالائیں گے۔ اور اچھے کام کریں گے۔ ان کو مرنے کے بعد جنت میں
داخل کر دیا جائے گا۔ اور وہاں ہرے بھرے پھلے پھولے باغوں میں محلوں کے اندر رہیں گے جن کے درختوں اور محلوں کے نیچے نہریں
ہر طرف بہتی ہوں گی اور ہر طرف بہار ہی بہار نظر آئے گی۔ درحقیقت جن کو جنت نصیب ہوگی یقیناً وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے اور انہوں
سب سے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ دنیا میں جتنے سرکش لوگ اپنی دھن میں مست ہیں اور رسول کا سمجھانا خاطر میں نہیں لاتے۔ و
کان کھول کر سن لیں کہ اللہ کے برابر کسی میں قوت اور طاقت نہیں۔ اس کے نافرمان اس کی سخت گرفت سے نہیں بچ سکتے اور نہ اس
گرفت سے کوئی انہیں چھڑا سکتا ہے ؎

Marfat.com

اللہ کی عظمت و شان

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾
تحقیق وہ وہی ابتدا کرتا ہے اور وہی لوٹاتا ہے

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ
اور وہی ہے بخشنے والا محبت کرنے والا عرش کا مالک

الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾
بڑی شان والا جو چاہے کر ڈالنے والا

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾
کیا تجھے بات پہنچی فرعون اور

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ
ثمود کے لشکروں کی بلکہ منکر لوگ

كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ
جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾
نے ان کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾
بے شک وہی پہلے بناتا ہے اور وہی دوبارہ بنائے گا

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ
اور وہی ہے بخشنے والا محبت کرنے والا عرش کا مالک

الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾
بڑی شان والا کر گزرنے والا جو چاہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾
کیا آئی تجھ تک بات لشکروں

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ
فرعون اور ثمود کی بلکہ وہ جنھوں نے

كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ
کفر کیا جھٹلانے میں مصروف ہیں اور اللہ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾
ہر طرف سے انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

جب تک اللہ کی قدرت اور قوت کو جیسا پہچاننا چاہیے نہ پہچان لیا جائے آدمی کے خیالات کی تنظیم نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں ساری سرکشی تمام فسادات اور ساری خرابی اسی لیے پھیلی ہوئی ہے کہ اللہ کو اس کا اقرار کر لینے والے تک بھی اس طرح نہیں مانتے جس طرح ماننا چاہیے اور تو کیا مانیں گے ان آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے سب کچھ پہلی بار بھی اسی نے بنایا اور دوبارہ بھی وہی بنائے گا۔ وہ دنیا میں بھی سزا دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا۔ پھر یہ بھی جان لو کہ وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا بھی ہے وہی سب سے بڑے تخت و سلطنت کا مالک ہے۔ ہر چیز اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں اس لیے اس کی بخشش کی امید بھی رکھو اور اس سے ڈرتے بھی رہو۔ وہ بڑے بڑے سرکشوں کو ذرا سی دیر میں تباہ کر ڈالتا ہے۔ فرعون اور ثمود کا حال تم نے سنا وہ کتنے سرکش تھے۔ مگر اس کے سامنے کسی کی کچھ نہ چلی۔ منکر لوگ بڑی غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں وہ ہر وقت قرآن کی آیتوں کو اور اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے ہی میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہر طرح اللہ کے قبضے میں ہیں اور اس کی سزا سے کہیں نہیں بچ سکتے۔

Marfat.com

جھٹلانا بیکار ہے

بَلْ - هُوَ - قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ
کچھ نہیں وہ قرآن ہے بزرگی والا لوح

مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾
محفوظ کے اندر

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ
کوئی بات نہیں قرآن بڑا شان والا ہے لکھا ہوا

مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾
لوح محفوظ میں

ارشاد ہے کہ ان کے جھٹلانے سے قرآن کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی شان بہت بڑی ہے اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ تو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جہاں سے کسی کی مجال نہیں جو اسے مٹا سکے کیونکہ وہ تو ایک ایسی تختی ہے جس کی حفاظت کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے اس پر جو لکھا گیا ہے وہ نہ کبھی مٹ سکتا ہے اور نہ کوئی اسے مٹا سکتا ہے سورۃ البروج تمام ہوئی۔ اس سورت میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے۔ کہ جو اللہ کو سچے دل سے مان چکے ان کے مخالف کبھی نہیں پنپ سکتے مخالف لوگ اس وجہ سے بے فکر ہو کر نہ بیٹھ جائیں کہ انہیں آزادی حاصل ہے اور ان کے پاس قوت اور طاقت سب کچھ ہے وہ جو چاہے کریں کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ ان کو مہلت دی جا رہی ہے کہ شاید سب نہیں تو کچھ ہی سنبھل جائیں، ورنہ جب اللہ نے انہیں پکڑ لیا تو پھر وہ چھوٹ نہیں سکتے ۔

سُوْرَةُ الطَّارِق

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد چھیاسی ہے اور یہ قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ دنیا میں انسان جو کچھ کرتا ہے۔ وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ اور جب وقت آئے گا اور قیامت قائم ہوگی تو اس کے سامنے اس کا اعمالنامہ پیش کر دیا جائے گا۔ اگر قیامت میں شبہ ہو اور سمجھ میں نہ آئے کہ مرنے کے بعد انسان پھر کیسے پیدا ہوگا تو انسان کو اپنی پہلی پیدائش پر غور کرنا چاہیے کہ جس نے پہلی بار منی کی ایک اچھل کر نکلنے والی پانی کی بوند سے انسان کو پیدا کر دیا۔ یقیناً اسی طرح وہ دوبارہ بھی اسے زندہ کر سکتا ہے۔ قیامت کی دن انسان کی ساری چیزیں جنہیں وہ چھپا کر رکھتا تھا۔ اور تمام باتیں جنہیں وہ چھپ کر کرتا تھا۔ بالکل ظاہر ہو جائیں گی اور مجرموں کو سزا سے بچانے کے لیے ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ملے گا ۔

ارشاد ہے کہ یہ قیامت کے آنے کی خبر جو قرآن میں دی گئی ہے۔ یہ کوئی جھوٹ موٹ کی بناوٹی بات نہیں ہے۔ بالکل قطعی اور فیصلہ شدہ بات ہے۔ اب ان کافروں سے جو تمہیں ستا رہے ہیں کہہ دو کہ تمہاری کچھ نہ چلے گی۔ تمہاری ساری تدبیریں بے کار ہو جائیں گی اور اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا اس وقت ان کافروں کو مہلت دو۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا ۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

ہر شخص کی دیکھ بھال ہو رہی ہے

سُوْرَةُ الطَّارِق مَكِّيَّةٌ - ۸۶

اٰيَاتُهَا ۱۷ رُكُوْعُهَا ۱

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی اور تو کیا

مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾
سمجھا کہ اندھیرے میں آنے والا کیا ہے وہ تارا ہے چمکتا ہوا

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾
کوئی جی نہیں جس پر ایک نگہبان نہیں

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ
اب انسان دیکھ لے کہ کاہے سے بنا ہے بنا ہے

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ایک اچھلتے ہوئے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ

الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾
اور چھاتی کے بیچ سے

طَارِقٌ: (اندھیرے میں آنے والا اسم فاعل ہے - ط - ر - ق سے طُرُوْقٌ کے معنی میں ٹھوکنا، کوٹنا رات کو آنے والے کو دروازہ ٹھونکنا، بجانا پڑتا ہے - اس لیے اسے طارق کہنے لگے - دَافِقٍ (کودنے والا - اسم فاعل ہے - د - ف - ق دَفْقٌ کے معنی ہیں کودنا - اچھلنا تَرَائِبُ (سینہ) تَرِيْبَةٌ کی جمع ہے سینہ کے اوپر کے حصہ کو کہتے ہیں ۔

ارشاد ہے کہ آسمان کی طرف نظر کرو اور رات کے وقت چمکدار تاروں کے اپنے اپنے وقت پر نکلنے کو دیکھو تم کو ایک عجیب نظام نظر آئے گا جس میں کسی قسم کا خلل نہیں واقع ہوتا۔ جیسے اس آسمانی نظام کی حفاظت کی جاتی ہے - اسی طرح ہر ایک انسان کے ساتھ کچھ فرشتے رہتے ہیں جو اسے بلاؤں سے بچاتے ہیں اور اس کے اعمال لکھتے ہیں - انسان کو اللہ نے پیدا کیا اور دنیا میں اس کی حفاظت کا انتظام کیا پھر مرنے کے بعد اسے وہ دوبارہ پیدا کرے گا - اور ہر ایک کے اعمال کے مطابق اسے بدلہ دے گا اللہ کی قدرت کا اندازہ اپنی پہلی پیدائش پر غور کر سکتے ہو - انسان کی پیدائش نطفہ سے ہے - اور وہ انسان کے اندر اسی غذا سے پیدا ہوتا ہے جو وہ کھاتا ہے - پھر مرد اور عورت کے ملنے سے کود کر مرد کی پیٹھ اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے اور عورت کے رحم میں پرورش پا کر انسان بن جاتا ہے - یہ قاعدہ اللہ نے عام انسان کے پہلی مرتبہ پیدا ہونے کا مقرر کیا - اسی طرح مرنے کے بعد دوسری بار پیدا ہونے کا قاعدہ بھی وہ مقرر کر سکتا ہے اس میں شبہ کی کیا بات ہے - مر کر دوبارہ پیدا ہونے کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے اپنی پہلی پیدائش پر غور نہیں کیا - غور کرنے والے اس میں شبہ نہیں کرتے ۔

Marfat.com

جو کہہ دیا گیا وہ اٹل ہے!

اِنَّهٗ - عَلٰى - رَجْعِهٖ - لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ
تحقیق وہ اس کے دوبارہ لوٹانے پر البتہ قادر ہے جس دن
تُبْلَى - السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا - لَهٗ - مِنْ
جانچے جائیں گے بھید پس نہیں واسطے انسان کے کوئی
قُوَّةٍ - وَّلَا - نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ
قوت اور نہ مددگار قسم آسمان
ذَاتِ الرَّجْعِ - ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ - ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾
چکر کاٹنے والے کی اور زمین پھٹ جانے والی کی
اِنَّهٗ - لَقَوْلٌ - فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا - هُوَ
تحقیق وہ البتہ بات ہے فیصلہ کن اور نہیں وہ
بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾
ہنسی کھیل

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ
بیشک وہ اس کو دوبارہ پیدا کر سکتا ہے جس دن
تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ
بھید جانچے جائیں گے تو اس وقت انسان میں نہ
قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ
کچھ زور ہوگا اور نہ اس کا کوئی مددگار قسم ہے چکر
ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾
مارنے والے آسمان کی اور زمین پھٹ جانے والی کی
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ
بے شک یہ دوٹوک بات ہے یہ کوئی ہنسی
بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾
کی بات نہیں

سَرَآئِر (بھید) سَرِیْرَۃٌ کی جمع ہے۔ (اندر چھپی ہوئی چیز) ذَاتِ الرَّجْعِ (بار بار لوٹنے والا) جس کے چکر کاٹنے سے موسم کی تبدیلی ہوتی ہے۔ بارش آتی ہے۔ ذَاتِ الصَّدْعِ (پھٹ جانے والی) جس کے پھٹنے سے غلّہ اگتا ہے۔

ارشاد ہے کہ جس نے پہلے پیدا کر دیا وہ یقیناً دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ کیونکہ کسی چیز کو پہلی مرتبہ بنانا زیادہ مشکل ہے۔ جب ایک دفعہ بن گئی تو دوبارہ بنانا تو آسان ہے۔ بہر حال قیامت آنی ہے اور انسان دوبارہ پیدا ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینے اپنے رب کے سامنے ضرور حاضر ہوگا۔ سارے بھید ظاہر ہو جائیں گے کوئی بات چھپی نہ رہے گی انسان بالکل بے بس ہوگا جس کا جرم ثابت ہو جائے گا۔ اس کے سزا سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اس میں نہ اپنا کچھ زور ہوگا اور نہ کوئی اس کا حمایتی اور مددگار ہوگا۔ یہ باتیں جو انسان کو بتائی جا رہی ہیں۔ دنیا کے حالات کے تغیرات پر غور کرنے سے اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ بالکل سچ ہیں جیسے آسمان کے حالات بدلنے سے بارش ہوتی ہے۔ اور زمین پھٹ کر اس میں سے غلہ گھاس وغیرہ پھوٹ نکلتے ہیں۔ اسی طرح ایک دن حالات ایسے بدلیں گے کہ ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ اور پھر ایسے حالات نمودار ہوں گے کہ ان کے مناسب جو کچھ ضروری ہوگا دوبارہ پیدا ہو جائے گا یہ بات قطعی اور فیصلہ شدہ ہے کوئی ہنسی دل لگی کی بات نہیں ہے جو یونہی منہ سے نکل گئی ہو۔

Marfat.com

منکروں کی کچھ نہ چلے گی

اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيدُ
تحقیق وہ تدبیر کر رہے ہیں ایک تدبیر اور میں تدبیر کر رہا ہوں

كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ
ایک تدبیر پس مہلت دے منکروں کو مہلت دے انھیں

رُوَيْدًا ﴿١٧﴾
تھوڑے دن

اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيدُ
البتہ وہ ایک داؤ کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور میں ایک داؤ

كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ
کرنے میں لگا ہوا ہوں سو منکروں کو کچھ دن

رُوَيْدًا ﴿١٧﴾ ع ١٧ ١١
ڈھیل دے

رُوَيْدًا (ٹھہر ٹھہر کر) یہ مصدر مصغّر ہے ر - و - د سے اس کی تصغیر و ترخیم یعنی تلفظ کو سہل بنانے کے لیے ہے ۔

ارشاد ہے کہ یہ قیامت کے منکر لوگ اعمال کے نتیجوں سے غافل ہو کر اسلام کی مخالفت میں جوڑ توڑ کر رہے ہیں اور اس کو ناکام بنانے کے لیے کوشش میں لگے ہوئے ہیں ۔ بہر حال یہ یاد رکھیں کہ میں بھی اپنی تدبیر کر رہا ہوں اور وہ خفیہ خفیہ اپنا کام کر رہی ہے ۔ ظاہر ہے کہ میری تدبیر کے آگے ان کے چھل بٹے نہ چلیں گے اور انہیں سزا مل کے رہے گی ۔ اس لیئے ان کو تھوڑے دن اور مہلت دو ۔ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا ۔ سورۃ الطارق ختم ہوئی ۔ اس میں اسلام کے مخالفوں کو بتایا گیا ہے ۔ کہ انسان ضرور دوبارہ پیدا ہوگا ۔ اور اپنے اعمال کا بدلہ پائے گا مفسدوں کو عنقریب دنیا میں ہی کچھ مزہ مل جائے گا ۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۷ ہے ۔ قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اس میں بتایا گیا ہے ۔ کہ اللہ عزوجل نے ہر چیز پیدا کی اور اس کی قابلیتوں کا اندازہ کیا پھر جہاں تک اسے پہنچنا تھا ۔ وہاں تک پہنچنے کی اسے راہ بتائی ۔ جانداروں کے لیے چارہ اور غلہ پیدا کیا پھر اسے خشک کر کے ذخیرہ کرنے کا راستہ کھولا انسان کی ہدایت کے لیے قرآن مجید کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ۔ اس کے بعد آپؐ کو ارشاد ہے کہ یہ قرآن ہم آہستہ آہستہ سارے کا سارا تمہیں پڑھا دیں گے اور تم اس میں سے کوئی حصہ بھولنے نہ پاؤ گے ۔ لیکن ہاں جو اللہ بھلانا چاہے گا ۔ وہ تم بھول جاؤ گے کیونکہ اس کی آئندہ ضرورت ہی نہ پڑے گی ۔ اللہ تمام چھپی اور کھلی مصلحتوں اور بھیدوں سے واقف ہے ۔ وہ تمہیں ساری کام کی باتیں سہولت کے ساتھ کرنے کا طریقہ بتا دے گا ۔ اب تم وعظ و نصیحت ان لوگوں کو کرو جن سے یہ امید ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے ۔ ہاں تبلیغ عام کرو ۔ جس کے دل میں خوفِ خدا اور عاقبت کا ڈر ہوگا ۔ وہ تمہارا پیغام مانے گا ۔ اور بدبخت لوگ تمہاری نہ سنیں گے ۔ جو نہ مانے گا ۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا ۔ جہاں وہ نہ زندہ ہوگا نہ مردہ بلکہ ہمیشہ مصیبت میں بسر کرے گا انسان کو یہ پیغام پہنچا دو کہ جس نے ستھرا اور پاکیزہ بن کر اللہ کا نام لیا اور نماز پڑھی اس نے کامیابی حاصل کی لیکن لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ دنیا ہی کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر اور پائدار ہے یہی پیغام حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں موجود ہے اور سارے نبی اسی کی تبلیغ کرتے چلے آتے ہیں ۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کی تسبیح کرو!

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (۸۷)

اٰيَاتُهَا ۱۹ رُكُوْعُهَا ۱

سَبِّحِ - اسْمَ - رَبِّكَ - الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِيْ
تسبیح کر نام کی رب اپنے کے جو سب سے بلند ہے جس نے
خَلَقَ - فَسَوّٰى ۝۲ وَالَّذِيْ - قَدَّرَ
پیدا کیا پھر ہر جوڑ کو ٹھیک ٹھیک بٹھا دیا اور جس نے اندازہ ٹھہرایا
فَهَدٰى ۝۳ وَالَّذِيْ - اَخْرَجَ - الْمَرْعٰى ۝۴
پھر راہ دکھائی اور جس نے زمین سے نکالا چارہ
فَجَعَلَهٗ - غُثَآءً - اَحْوٰى ۝۵
پھر کر دیا اسے کوڑا سیاہ

سَبِّحِ - اسْمَ - رَبِّكَ - الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِيْ
پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر ہے جس نے
خَلَقَ فَسَوّٰى ۝۲ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
بنایا پھر ٹھیک کیا اور جس نے اندازہ ٹھہرایا
فَهَدٰى ۝۳ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝۴
پھر راہ بتائی اور جس نے چارہ نکالا
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝۵
پھر کر ڈالا اس کو کوڑا سیاہ

سَوّٰى : (درست اور ٹھیک کیا) ماضی ہے تَسْوِيَةٌ سے سورۃ الانفطار میں گزر چکا ہے ۔

قَدَّرَ (اندازہ لگایا گیا) ماضی کا صیغہ ہے ۔ تقدیر سے اور بار بار گزر چکا ہے یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کی قابلیت کا اندازہ کر کے اس کی مقدار مقرر کی ۔ غُثَآءٌ (کوڑا کرکٹ) اسم ہے ۔ غ ۔ ث ۔ و سے وہ خشک گھاس پھوس جسے پانی بہا لے جائے اور کونے میں اکٹھا کر دے (اَحْوٰى ۔ سیاہی مائل سبز یا سرخ) صفت مشبہ ہے ح ۔ و ۔ ی سے حُوَّةٌ سانولا رنگ ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ذریعے آپ کے ماننے والوں کو ارشاد ہے کہ زبان سے کہو اور دل سے مانو کہ اللہ جو سب سے اوپر اور بلند ہے ۔ ہر عیب اور کمی سے پاک ہے اور اس کا نام بڑا مقدس اور منزہ ہے وہی ہے جس نے سب کچھ بنایا اور ہر ایک مخلوق کے کل پرزے ٹھیک ٹھیک اپنی اپنی جگہ پر بٹھائے ۔

پھر ہر ایک انسان کی حد اس کی قابلیت کے اندازہ سے مقرر کی اور ہر ایک کو اس کے کمال تک پہنچنے کا راستہ سمجھایا ظاہر ہے کہ ہر ایک کے کمال کی حد اس کی قابلیت کے مطابق ہو گی پھر یہ بھی اسی کا کام ہے کہ جانوروں کے لیے چارہ زمین سے اگایا ۔ پھر اس کو سکھا کر سیاہی مائل اور ہلکا پھلکا کر دیا جسے پانی کی رو بہا کر اِدھر اُدھر لے جاتی ہے ۔ اور وہ اس کے اوپر جمع ہو جاتا ہے ۔ اب چونکہ انسان کی قابلیت چاہتی تھی کہ اس کے لیے زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ واضح کر دیا جائے اس لیے ہم نے اسے ہمارے رسول تیرے اوپر قرآن نازل کیا ۔ اب ہم اسے آہستہ آہستہ تجھے پڑھائیں گے ۔ اور تجھے اس کا ایک ایک حرف اور ہر لفظ ہمیشہ کے لیے یاد ہو جائے گا ۔ اور تو اس میں سے کوئی چیز بھولنے نہ پائے گا ۔ مگر وہ بات جس کے یاد رکھنے کی ضرورت نہ ہو گی ۔ ہم اسے اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق بھلا دیں گے ۔ جیسا کہ آگے ارشاد ہے ۔

Marfat.com

قرآن جوں کا توں باقی رہے گا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا
ابھی ہم پڑھائیں گے تجھے پس نہ بھولے گا تو مگر جو
شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
چاہے اللہ تحقیق وہ جانتا ہے ظاہر کو اور جو
يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾
چھپا ہوا ہے اور بآسانی پہنچائیں گے ہم تجھے طرف آسانی کے
فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ
پس سمجھا دے اگر نفع دے سمجھانا عنقریب سمجھ لے گا
مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ
وہ جو ڈرے گا اور بچے گا اس سے بڑا بدبخت جو
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾
داخل ہوگا آگ میں سب سے بڑی

ارشاد ہے کہ یہ قرآن ہم تمہیں اس طرح پڑھائیں گے کہ تمہارے دل میں بیٹھ جائے گا اور تم اس میں سے کچھ نہ بھولنے پاؤ گے۔ سوا اس کے کہ جس کی ضرورت نہ رہی ہو اور ہم اسے بھلانا بھی چاہیں اور جس کے بھلانے میں کوئی حرج نہ ہو۔ سنو! اللہ عزوجل جس نے یہ قرآن نازل فرمایا ہے۔ تمام کھلی ہوئی باتوں اور چھپے ہوئے بھیدوں سے واقف ہے اور اچھی طرح جانتا ہے کہ انسان کے لیے نفع پہنچانے والی بات کیا ہے۔ اور اسے ضرور پہنچانے والی بات کون سی ہے۔ چنانچہ ہم اس مقصد کے پورا کرنے کے لیے تمہارے لیے سہولتیں پیدا کر دیں گے اور تمہارے ذریعے سے انسان کے لیے ایک مکمل اور آسان طریقہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کا مقرر ہو جائے گا۔ اب تم ایسا کرو کہ جو لوگ تمہاری باتیں سننے کے لیے تیار ہوں اور قرآن کی ہدایت سے پورا نفع اٹھانا چاہیں۔ انہیں اس کی باتیں اچھی طرح سمجھا دو اور ان پر عمل کرنا سکھا دو تاکہ وہ دوسروں کے لیے نمونہ بنیں اور لوگ ان کو دیکھ دیکھ کر قرآن کے مطابق چلنا سیکھیں تمہارے وعظ سے وہ شخص ضرور فائدہ اٹھائے گا جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا لیکن جس بدبخت کی قسمت میں ہدایت پانا ہے، وہ نہیں وہ تمہاری نصیحت کی باتوں سے بھاگے گا اور ان سے بچتا پھرے گا۔ یہی وہ شخص ہے جو مرنے کے بعد اپنے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم کی زبردست آگ میں گرے گا اور ہمیشہ اس میں جلتا رہے گا۔ ان آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی معاشرے میں اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کی ایک ایسی منظم جماعت ضرور موجود ہونی چاہیے جو کسی دنیاوی غرض سے نہیں بلکہ محض اسلام کی خوبیاں انسان پر ظاہر کرنے کے لیے اللہ کے واسطے قرآن و حدیث کا علم حاصل کرے اور دوسروں کے لیے پیشوا بنے ۔

Marfat.com

فلاح کا راستہ

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ
پھر نہ مرے گا اس میں اور نہ جئے گا تحقیق
اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ
فلاح پائی اس نے جو پاک صاف ہوا اور یاد کیا نام
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ
رب اپنے کا پھر نماز پڑھی بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی
الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾
دنیا کی حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ
یہی ہے البتہ صحیفوں میں پہلے صحیفے
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾
ابراہیم اور موسیٰ کے

ارشاد ہو رہا ہے کہ جو قرآن حکیم کے حکموں کو نہ مانے گا وہ سب سے بڑا بدبخت ہے اس کا انجام یہ ہوگا کہ مرنے کے بعد وہ بڑی تیز دہکتی ہوئی آگ میں جھونکا جائے گا پھر اس میں اس کی بہت بری گت بنے گی مصیبتوں اور دکھوں سے بھری ہوئی کوئی زندگی نہیں اس لیے اس کا شمار زندہ لوگوں میں نہ ہوگا۔ لیکن ادھر اس کو موت بھی نہ آئے گی۔ تاکہ مر کر ہی مصیبتوں سے چھوٹ جائے۔ اس لیے اس کا شمار مردوں میں بھی نہ ہوگا۔ غرض دوزخ والے دوزخ میں نہ مریں گے نہ جئیں گے۔ جب تک اس میں رہیں گے مصیبتوں ہی میں دن کاٹیں گے ۔

پھر ارشاد ہے کہ کامیاب یقیناً وہ شخص ہے۔ جو پلیدیوں اور نجاستوں سے الگ رہے اور بری عادتوں سے بھی بچا رہے۔ نماز سے پہلے اگر غسل ضروری ہو تو غسل کرے ورنہ وضو ہی کر کے پاک صاف ہو۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہے اور نماز پڑھے۔ جو آدمی پاکیزگی اور ستھرائی کا طریقہ اختیار کرے گا اور نماز پڑھتا رہے گا۔ وہ یقیناً آخرت میں کامیاب ہوگا لیکن مصیبت یہ ہے کہ لوگ آخرت کا خیال نہیں کرتے اور اسی دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ لیکن جو آخرت چھوڑ کر اسی کو اختیار کرتے ہیں وہ کیسے فلاح پا سکتے ہیں۔ آخر میں ارشاد ہے کہ یہی وہ پیغام ہے جو ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی کتابوں میں درج تھا۔ اب وہی پیغام یہ قرآن انسان کو پہنچاتا ہے ۔

سورۃ الاعلیٰ تمام ہوئی۔ اس سے ہمیں یہ سیکھنا ہے کہ اللہ عزوجل کو پہچانیں اور اس پر ایمان لائیں اور حضرت محمد رسول اللہ کے طرز عمل کو اپنے لیے نمونہ قرار دیں جو سراسر قرآن کی تعلیم کے مطابق ہے اگر ہم ایسا کریں گے تو یقیناً دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہونگے بھائیو! اس پیغام کو سنو اور اس کو دل و جان سے قبول کرو ۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْغَاشِيَه

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۸ ہے اور یہ قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس میں قیامت کے دن کے ہولناک واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیامت ایک مصیبت ہوگی جو ہر طرف سے کائنات پر چھا جائے گی اور سب کو ہر طرف سے ڈھانپ لے گی انسانوں کے اس دن دو بڑے گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ کے چہروں پر ذلت مشقت اور تکان کے آثار نمایاں ہوں گے ان کا ٹھکانا بھی دوزخ ہوگا۔ جہاں وہ دہکتی ہوئی آگ میں جلیں گے اور کھولتے چشمے کا پانی پئیں گے ان کے لیے کھانے کو کانٹوں دار جھاڑ ہوں گے جن سے نہ وہ موٹے ہوں گے اور نہ ان کی بھوک بجھے گی دوسرے گروہ کے چہرے خوشی اور بشاشت سے دمک رہے ہوں گے اور وہ اپنے دنیا کے کاموں سے مطمئن اور خوش و خرم ہوں گے۔ وہ اونچے اونچے باغوں میں ہوں گے۔ جہاں کوئی لغویات سننے میں نہ آئیں گی چشمے ہر طرف سے بہہ رہے ہوں گے اونچے اونچے تخت بچھے ہوں گے۔ اور آبخورے لذیذ شربتوں سے بھرے سامنے رکھے ہوں گے غالیچے برابر بچھے ہوں گے مخمل کے گدے چاروں طرف پھیلے ہوں گے۔ اس کے بعد انسان کی توجہ دلائی گئی ہے کہ اللہ کی مخلوقات کو دیکھ کر اس کی قدرت اور حکمت کا اندازہ کرے اور اس کی عبادت میں مصروف ہو جائے ان مخلوقات میں سے ایک اونٹ ہے۔ جس کی بابت مشہور ہے۔ کہ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔ منہ ہونٹ۔ گردن۔ ٹانگیں غرض جو کچھ ہے۔ نرالے ہی انداز کا ہے۔ لیکن آن ٹیڑھے۔ بانکے۔ لمبے اعضا کو جوڑ کر اللہ عزوجل نے ایک چلتا پھرتا خاص طور کی سمجھ اور عادتیں رکھنے والا شاندار جانور بنا دیا ہے جس کے بغیر خشک ملکوں میں سفر اور باربرداری کا کام اب تک بھی مکمل نہیں ہوتا ہے۔ دوسری مخلوق آسمان ہے کہ جسے اٹھا کر بغیر سہارے ہمارے سر پر کھڑا کر دیا ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ جتنے اونچے جاؤ اتنا ہی اونچا نظر آتا ہے جتنا تھا۔ پھر پہاڑوں کو دیکھو جن کے کہیں خوشنما کہیں ہولناک منظر دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور پھر زمین ہے جس کے عجائبات کا آج تک پورا اندازہ نہیں ہو سکا۔ ان چیزوں کو دیکھو اور ان سے ان کے پیدا کرنے والے کی عظمت کا اندازہ کرو۔

بہر حال اے رسول تمہارا کام سمجھا دینا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے تمہیں زبردستی بات منوانے کے لیے نہیں بھیجا گیا ہے۔ جو منہ پھیرے گا اور انکار کرے گا۔ اللہ اسے زبردست عذاب دے گا۔ آخر سب ہماری طرف لوٹ کر آئیں گے اور ہم ہی ان کا حساب لیں گے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قیامت کے دن کیا ہوگا

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (٨٨)

اٰيَاتُهَا ٢٦ رُكُوْعُهَا ١

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ①
کیا آئی تیرے پاس بات اس ڈھانپ لینے والی کی

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ② عَامِلَةٌ
کتنے منہ اس دن ذلیل عاجز خستہ عمل کرنے والے

نَّاصِبَةٌ ③ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ④ تُسْقٰى
مشقت اٹھانے والے داخل ہوں گے آگ۔ دہکتی ہوئی میں پلائے جائیں گے

مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ⑤ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
ایک چشمے کھولتے ہوئے سے نہ ہوگا واسطے ان کے کھانا

اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑥ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ
مگر کانٹے دار جھاڑ کا جو نہ موٹا کرے اور نہ بے پروا کرے

مِنْ جُوْعٍ ⑦ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ⑧
بھوک سے کتنے منہ اس دن تروتازہ ہوں گے

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨
اپنی کوشش سے راضی ہوں گے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ①
تجھے کچھ خبر پہنچی اس ڈھانپ لینے والی کی

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ② عَامِلَةٌ
کتنے منہ اس دن ذلیل محنت کش اور

نَّاصِبَةٌ ③ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ④ تُسْقٰى
تھکے ہوئے ہوں گے دہکتی ہوئی آگ میں گریں گے پانی پئیں گے

مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ⑤ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کے پاس کوئی کھانا نہیں

اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑥ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ
مگر کانٹوں دار جھاڑ جو نہ موٹا کرے اور نہ بھوک

مِنْ جُوْعٍ ⑦ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ⑧
میں کام آئے کتنے منہ اس دن تروتازہ ہوں گے

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨
اپنی کمائی سے راضی

الغاشیہ قیامت اسم مونث ہے غ۔ ش۔ ی سے غشیان کے معنی اوپر سے ڈھانک لینا سورۃ طٰہٰ۔ الاعراف وغیرہ میں گزر چکا ہے۔ عَامِلَةٌ (کام میں پھنسے ہوئے) اسم فاعل مونث ہے ع۔ م۔ ل سے یہاں عمل کے معنی کام کی مشقت میں پھنسا ہوا ہوتا ہے نَاصِبَةٌ (تھک کر چور) اسم فاعل مونث ہے۔ ن۔ ص۔ ب سے نَصَبٌ کے معنی کام کرتے کرتے تھک جانا اٰنِيَةٌ (انتہائی گرم) اسم فاعل مونث ہے ا۔ ن۔ ی سے اَنٰی کے معنی انتہا درجہ کا گرم ہو جانا اسکا مذکر اٰنٍ سورۃ الرحمٰن میں گزر چکا ہے۔ ضَرِيْعٌ (کانٹے دار سوکھی گھاس) ایک قسم کی کانٹوں دار گھاس ہے جس کی تازہ قسم کو شبرق اور سوکھی ہوئی کو ضریع کہتے ہیں ارشاد ہے کہ کیا تو نے اس آفت کا ذکر کسی سے سنا ہے جو سارے جہان کو آکر ڈھانک لے گی سو وہ قیامت ہے جس کی سختیاں اور مصیبتوں کا تم یہاں ٹھیک اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس دن بعض لوگوں کے چہرے تو ایسے ہوں گے جیسے سخت کام کرنیوالوں کے نڈھال اور تھک کر چور چہرے ہوتے ہیں ان پر ذلت برس رہی ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دوزخ کی دہکتی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے، پیاس لگے گی تو گرم کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پینے کو ملے گا۔ ان کو وہاں کے کھانے کے لیے فقط ایک قسم کی سوکھی کانٹے دار گھاس ملیگی جس سے نہ غذائیت ہی حاصل ہوگی اور نہ بھوک ہی مٹے گی دوسری طرف ایسے لوگ ہوں گے جنکے چہرے ہشاش بشاش ہونگے انہوں نے دنیا میں جو اللہ کیلیے کوشش کیساتھ نیک کام کیے تھے ان کا نتیجہ دیکھکر وہ مطمئن اور خوش ہو رہے ہونگے ۔

Marfat.com

جنّتیوں کا حال

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا
میں باغ اونچے کان میں ان کے نہیں پڑتی اس میں

لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾
لغویات اس میں چشمہ ہے بہتا ہوا

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ
اس میں تخت ہیں اونچے اٹھائے ہوئے اور آبخورے ہیں

مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾
رکھے ہوئے اور غالیچے ہیں برابر برابر بچھے ہوئے

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ
اور گدے ہیں ادھر ادھر بکھرے ہوئے کیا پس نہیں نظر کرتے وہ

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾
اونٹوں کی طرف کیسے پیدا کیے

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا
اونچے باغ میں نہ سنیں گے اس میں

لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ وقف لازم
بکواس اس میں ایک بہتا ہوا چشمہ ہے

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ
اس میں اونچے بچھے ہوئے تخت ہیں اور آبخورے

مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾
سامنے چنے ہوئے اور غالیچے برابر بچھے ہوئے

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ
اور مخمل کے گدے جا بجا پھیلے ہوئے بھلا کیا اونٹوں کی

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾
طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے ہیں

لَاغِيَةً (فضول بکواس) اسم مصدر ہے ل - غ - و سے لاغیہ کے وہی معنی ہیں جو لغو کے ہیں۔ سورۃ الواقعہ میں گزر چکا ہے اکواب (آبخورے) کُوْبٌ کی جمع ہے، کُوْبٌ پانی کا برتن جس کا دستہ نہ ہو سورۃ الواقعہ میں گزر چکا ہے۔ نَمَارِقُ گاؤ تکیے نُمْرُقٌ کی جمع ہے۔ گاؤ تکیہ یا موٹا نرم گدا زَرَابِيُّ (قالین زربیۃٌ کی جمع ہے۔ قالین یا غالیچے کو کہتے ہیں ؂

ارشاد ہے کہ یہ لوگ جن کے چہرے قیامت میں ہشاش بشاش ہوں گے ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک باغ ہوگا۔ جس میں کیچڑ اور دلدل بالکل نہ ہوگی۔ بلکہ وہ اونچے صاف شفاف جگہ پر واقع ہوگا اور اس میں ایسے لوگ بالکل نہ ہوں گے جو فضول بک بک کرتے ہوں۔ ایسی بے کار اور لغو باتیں جنت والوں کے کان میں نہ پڑیں گی۔ اس باغ میں ایک چشمہ ہوگا جو ہر طرف بہہ رہا ہوگا اور ہر طرف اونچی اونچی جگہوں پر عالیشان تخت بچھے ہوں گے اور گلاس مفرح شربت سے بھرے سامنے سجے ہوں گے۔ بیٹھنے کے لیے ہر طرف مسند۔ گدے۔ اور تکیے پھیلے پڑے ہوں گے۔ جہاں چاہیں آرام سے بیٹھیں۔ اے لوگو! اللہ ان سب باتوں کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کی مخلوق پر نظر ڈالو۔ اسی دنیا میں ایسی ایسی چیزیں اس نے پیدا کیں ہیں۔ جن میں اللہ کی قدرت کے کرشمے صاف نظر آتے ہیں ذرا اونٹوں کی طرف ہی دیکھو کہ اس کی کیسی عجیب و غریب ساخت ہے ؂

Marfat.com

قدرت کے کرشمے

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى
اور طرف آسمان کی کیسا بلند کیا گیا وہ اور طرف
الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ
پہاڑوں کی کیسے جما کر کھڑے کیے گئے اور طرف زمین کی
كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
کیسی صاف بچھائی گئی وہ پس یاد دلائے جا سوائے اس کے نہیں کہ تو ہے
مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾
یاد دلانے والا نہیں تو ان پر مسلط
اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ
مگر ہاں جس نے منہ موڑا اور کفر کیا پس عذاب دے گا اسے
اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ
اللہ عذاب بڑا تحقیق ہماری طرف
اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾
لوٹنا ہے ان کا پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے حساب ان کا

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى
اور آسمان کو کہ کیسا اسے بلند کیا ہے اور پہاڑوں
الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ
کو کہ کیسے کھڑے کر دیے ہیں اور زمین کو کہ کیسی
كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
صاف بچھائی ہے سو تو سمجھائے جا تیرا کام ہی
مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾
سمجھانا ہے تو ان پر داروغہ نہیں
اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ
مگر جس نے منہ موڑ لیا اور منکر ہو گیا سو اللہ اسے عذاب
اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ
دے گا بڑا عذاب بے شک ان کو ہمارے
اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾
پاس پھر آنا ہے پھر ہم نے ان سے حساب لینا ہے۔

مُصَيْطِرٍ : زبردستی کرنیوالے) اصل میں مُصَيْطِرٌ ہے جو اسم فاعل ہے سَيْطَرَةٌ سے مَيْطَرَةٌ کے معنی زبردستی کرنا ہیں مُيَطِرٌ وہ شخص جو دوسروں پر مسلط کیا گیا ہو کہ زبردستی قانون کی پابندی کرائے کوتوال داروغہ ط کے قریب آنے کی وجہ سے س کو ص سے بدل لیا گیا ہے۔

ارشاد ہے کہ یہ لوگ کائنات کی نمایاں چیزوں پر غور نہیں کرتے ورنہ ان کو اللہ عزوجل کی قدرت کا کچھ اندازہ ہو جاتا اور قیامت کی بابت یقین کر لیتے اوّل تو اونٹ ہی کی بناوٹ اللہ کی قدرت اور حکمت ظاہر کرتی ہے پھر سر کے اوپر چھایا ہوا بلند آسمان بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے۔ کہ بغیر ظاہری سہارے کے سر پر چھت کی طرح چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر پہاڑ کیسی مضبوطی کے ساتھ سیدھے کھڑے ہیں اور زمین کس قدر صاف بچھی ہوئی ہے۔ لوگ ان چیزوں پر غور کریں تو ان سے انہیں اللہ کی قدرت کا کچھ پتہ چل سکتا ہے اور پھر یہ ان باتوں کا جو انہیں قیامت جنت اور دوزخ کی بابت بتائی جا رہی ہیں اچھی طرح یقین کر سکتے ہیں بہر حال اے ہمارے رسول تمہارا کام تو قرآن کی باتوں کو صاف صاف کھول کر سمجھا دینا اور بتا دینا ہے۔ ہم نے تمہیں ان پر کوتوال یا داروغہ بنا کر مسلط نہیں کیا ہے کہ ان کو زبردستی مار مار کر سیدھا کرو تم تو بس سمجھائے جاؤ اب اگر کوئی نہیں سمجھتا اور تمہاری بات نہیں مانتا اور منہ پھیر کر چل دیتا ہے اور انکار کیے جاتا ہے تو اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو وہ اسے ایسا عذاب چکھائے گا کہ جس سے بڑا کوئی عذاب نہیں۔ یہ بالکل طے شدہ بات ہے کہ یہ سب مرنے کے بعد ہمارے ہی پاس لوٹ کر آئیں گے اور ہم نے اس کا ذمہ لے لیا ہے۔ کہ ان کے دنیا کے کرتوتوں کا ان سے رتی رتی حساب لیں گے اور ان کو اس کی سزا جزا دیں گے سورۃ الغاشیہ تمام ہوئی ۔

Marfat.com

سورۃ الغاشیہ کا خلاصہ

اس سورت میں انسان کو زندگی کی حقیقت سمجھا دی گئی ہے۔ کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اصل زندگی آخرت کی ہے جو قیامت کے دن کے فیصلہ کے بعد شروع ہوگی۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ لوگوں سے اسے زبردستی منوایا جائے۔ رسول تو فقط اس لیے تشریف لائے ہیں کہ انسان کو قرآن کا مطلب سمجھا دیں اور اس پر عمل کر کے دکھا دیں۔ ان کا کام یہ نہیں کہ نافرمانوں کے ہاتھ پاؤں میں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈال دیں اور زبردستی اپنی بات منوا کر چھوڑیں۔ بہرحال اچھی طرح سمجھ لو کہ قیامت کے دن بدکاروں کا حال برا ہوگا۔ اور نیک لوگ جو قرآن کو مان کر اس پر خلوص کے ساتھ عمل کرتے ہیں خوش و خرم ہوں گے اور جنت کے باغوں میں چین سے بیٹھے ساری نعمتوں سے محظوظ ہو رہے ہوں گے جو اس کا انکار کرے اسے چھوڑ دو۔ آخر تو سب ہمارے پاس ہی آئیں گے۔ ہم ہر ایک سے ذرہ ذرہ کا حساب لیں گے اور ان کو ان کی بداعمالیوں کی سزا دیں گے۔ جو دوزخ میں جائیں گے انہیں کانٹے دار درخت کھانے کو ملیں گے اور پینے کو کھولتا ہوا پانی یا بدن سے بہتی ہوئی پیپ ملے گی۔ ان چیزوں سے نہ پیٹ بھرے گا۔ اور نہ پیاس بجھے گی۔ بلکہ الٹی اور بے چینی اور پریشانی بڑھے گی ؛

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۸۹ ہے اور یہ ان سورتوں میں سے ہے۔ جو قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئیں اس سورت میں صبح کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی قسم کھا کر ان باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کا اس سورت میں ذکر ہے یعنی انسان کی عزت اور ذلت کا معیار اس کا خوشحال اور دولت مند ہونا نہیں۔ اللہ کے ہاں اس کی عزت اور ذلت اس کے اعمال اور برتاؤ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ آدمی دولت اور مال ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے۔ اور جب مل جائے تو اتراتا پھرتا ہے۔ اور نہ ملے تو منہ بنا کر پڑ جاتا ہے ؛

ارشاد ہے کہ اے انسانو! تمہارا حال یہ ہے کہ تم مال کے پیچھے دیوانوں پاگلوں کی طرح دوڑتے ہو اور اس کے حاصل کرنے میں جائز اور ناجائز طریقوں کی پروا نہیں کرتے۔ یاد رکھو کہ ہم تمہاری ہر بات دیکھتے رہتے ہیں۔ اور وقت آنے پر سب کچھ تمہارے سامنے کھول کر رکھ دیں گے۔ اس دن تمہیں معلوم ہوگا کہ اللہ نافرمانوں کو سخت ترین سزا دینے والا ہے اور وہ اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنی رحمت سے جنت کے اندر داخل کرنے والا ہے لیکن اس وقت معلوم ہونے سے انسان کو فائدہ نہ ہوگا۔ فائدہ تو جب پہنچ سکتا ہے جب ان باتوں کو اللہ کے رسول کے سمجھانے اور قرآن کے اندر غور کرنے سے یہیں دنیا میں مان لیا جائے۔ نجات کا دارومدار اس پر ہے کہ دنیا میں سوچ سمجھ سے کام لے کر ان سب باتوں کو دل سے مانے جو اللہ نے اپنے رسول بھیج کر اور انہیں قرآن دے کر اچھی طرح واضح کر دیں ہیں۔ ورنہ مرنے کے بعد تو حقیقت حال سب معلوم ہو جائے گی اس وقت ماننا کچھ کام نہ دے گا۔ وہاں تو فقط اچھے کاموں کی جزا ملے گی ؛

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

توجّہ کے قابل واقعات

اٰیاتها ٣٠ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (٨٩) رُكُوْعُهَا ١

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾
قسم فجر کی اور راتوں دس کی

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا
اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب

يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ
وہ چلے تحقیق اس میں شاندار قسم ہے

لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾
واسطے عقل مندوں کے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾
قسم فجر کی اور دس رات کی

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا
اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب

يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ
وہ چلے ان چیزوں کی قسم معتبر ہے

لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾
ہر عقلمند کے نزدیک

فَجْر (پو پھٹنے کا وقت) اللَّیْل (رات) یہ وقت فجر کے مقابلہ کا ہے۔ کیونکہ جیسے اس کے بعد روشنی بڑھتی رہتی ہے اسی طرح رات کے بڑھنے سے روشنی گھٹتی چلی جاتی ہے ؛

لَيَالٍ عَشْرٍ (دس رات) ہر مہینہ میں دس پہلی دس پچھلی اور دس بیچ کی راتیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر دس کی کیفیت الگ الگ ہوتی ہے ؛

الشَّفْعُ الْوَتْرُ (جفت اور طاق) یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں ؛

اِذَا يَسْرِ (جب چلے) اصل میں یَسْرِیْ ہے اذا کی وجہ سے آخر میں جزم ہو گیا اور یا گر گئی۔ اس کا مادہ س۔ ر۔ ی سُرًی کے معنی رات کے اندھیرے میں چلنا۔ یہاں خود رات کا چلنا مراد ہے ؛

ارشاد ہے کہ فجر اور رات مہینہ کی دس دس راتوں کا مجموعہ اور جفت اور طاق ان حالتوں میں سے ہر حالت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اور یہ اختلاف غور کے قابل ہے۔ اور اس کی قسم کھا کر اس کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اسی طرح آدمی کے اپنے حالات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ دنیا کے سارے ادلتے بدلتے حالات ختم ہو جائیں گے اور آخرت کا دور دورہ ہوگا۔ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں انسان کے اپنے حالات کیسے بدلے اور ان کا کیا نتیجہ ہوا ان کا بیان سنو اور اس سے اپنے لیے مفید نتیجے نکالو اور پھر ایسی باتیں اختیار کرو جن سے آخرت میں بھلا ہو اور آرام کی زندگی ملے ؛

Marfat.com

انسان کے خیالات کی اصلاح

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾
کیا نہ دیکھا تو نے کیسا معاملہ کیا تیرے رب نے ساتھ عاد

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ
ارم کے ستونوں والے وہ جو کہ نہیں بنایا گیا

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ
اس جیسا شہروں میں اور ثمود کے ساتھ جنھوں نے

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ
کاٹے سخت پتھر وادی میں اور فرعون کے ساتھ

ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾
جو میخوں والا تھا یہ وہ تھے جنھوں نے سرکشی کی ملکوں میں

فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ
پس بہت مچایا ان میں فساد پس ڈال دیا

عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾
ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا

اِرَمَ عاد کے باپ دادوں میں سے ایک کا نام ہے، یا اسی شہر کا نام ہے۔ جہاں عاد رہتے تھے۔ ذَاتِ الْعِمَادِ (ستونوں والے) عاد کی صفت ہے یہ لوگ اونچے ستونوں والی عمارتیں بناتے تھے یا شہر ارم کی صفت ہے کہ اس میں اونچے اونچے ستونوں کی عمارتیں بنی ہوئی تھیں، جابوا (کاٹتے تھے) ماضی کا صیغہ ہے ج۔ و۔ ب سے جَوْبٌ کے معنی کاٹنے اور تراشنے کے ہیں۔ صَخْر سخت چٹان) یہ لوگ بڑے سنگ تراش تھے۔ چٹانوں کو کاٹ کر ان کے گھر بناتے تھے۔ ذِي الْأَوْتَادِ (میخوں والے) ذی کے معنی والا اوتاد وَتَدٌ کی جمع ہے میخ کو کہتے ہیں۔ فرعون بڑے لاؤ لشکر والا تھا۔ جسے خیمے طنابیں گاڑنے کے لیے بہت سی لوہے کی میخوں کی ضرورت پڑتی تھی۔ نیز وہ لوگوں کو چت لٹا کر چاروں ہاتھ پاؤں میں میخ ٹھونک کر زمین سے جما دیتا تھا۔

ارشاد ہے کہ عاد اپنے وقت میں بڑے سخت اور طاقتور لوگ تھے۔ بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے اور سمجھتے کہ ان کی طاقت ہمیشہ بنی رہے گی۔ اسی طرح ان کے بعد ثمود کی قوم ہوئی۔ یہ لوگ پہاڑوں کو کاٹ کر گھر بناتے اور اس میں رہتے تھے۔ کہ ہم ہمیشہ ایسے ہی دندناتے رہیں گے۔ ایسے ہی مصر کا بادشاہ فرعون تھا بڑے سامان اور لشکر والا تھا۔ وہ بھی سمجھتا تھا کہ میری طاقت ہمیشہ بنی رہے گی۔ چنانچہ ان سب لوگوں نے اپنے اپنے وقت میں شر اور فساد پھیلایا اور کمزوروں کو دبایا۔ آخر اللہ کے عذاب نے انہیں آگھیرا اور وہ طرح طرح کی آفتوں میں پھنس کر دنیا سے چلتے بنے۔

Marfat.com

انسان کیا سوچتا ہے؟

اِنَّ - رَبَّكَ - لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا
تحقیق رب تیرا البتہ گھات میں ہے پس یہ جو
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا
بے شک تیرا رب گھات میں ہے سو یہ جو آدمی

الْاِنْسَانُ - اِذَا مَا - ابْتَلٰىهُ - رَبُّهٗ - فَاَكْرَمَهٗ
انسان ہے جب کبھی جانچتا ہے اسے اس کا رب پس عزت دیتا ہے اسے
الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ
ہے جب اس کو اس کا رب جانچے پھر اس کو عزت

وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ - رَبِّيْٓ - اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾
اور نعمت عطا کرتا ہے اسے پس کہتا ہے میرے رب نے عزت بخشی مجھے
وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾
دے اور نعمت دے تو کہے میرے رب نے مجھے عزت دی

وَاَمَّآ - اِذَا مَا - ابْتَلٰىهُ - فَقَدَرَ
اور یہی ہے کہ جب کبھی جانچتا ہے اسے اس کا رب پس اندازہ سے دیتا ہے
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ
اور جس وقت اسے جانچے پھر اس پر روزی کی

عَلَيْهِ - رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ - رَبِّيْٓ
اسے رزق اس کا تو کہتا ہے میرے رب نے
عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ
کھینچ کرے تو کہے میرے رب نے

اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾
رسوا کیا مجھے
اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾
مجھے ذلیل کیا

اَكْرَمَنِ اصل میں اَكْرَمَنِيْ ہے ی وقف کی وجہ سے گر گئی۔ اَهَانَنِ اصل میں اَهَانَنِيْ ہے ی وقف کی وجہ سے گر گئی یہ اَهَانَةٌ سے ماضی ہے۔ اِهَانَةٌ کے معنی ذلیل کرنا رسوا کرنا۔

ارشاد ہے کہ اللہ جس نے سارے جہان کو پیدا کیا اور اس میں ادلتے بدلتے حالات رکھے ہر شخص کو کام کرتے بھانپ رہا ہے۔ ہر ایک پہ اس کی نگاہ ہے۔ ہر ایک کے اعمال کے مطابق اسے دنیا اور آخرت دونوں میں جزا سزا دیتا ہے۔ آگے انسان کی حالت کا بیان ہے کہ کسی انسان کو اللہ عزت مرتبہ مال و دولت خوب عطا کرتا ہے۔ تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے۔ اور اتراتا پھرتا ہے کہ اللہ نے مجھے عزت اور دولت دونوں دے کر مجھ پر بڑا کرم کیا ہے۔ دوسری طرف اگر کسی انسان کو پنی تلی روزی دیتا ہے۔ اور اس کے پاس خرچ کرنے کے بھی گنے ہوئے پیسے ہوتے ہیں۔ تو وہ ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ایسا ذلیل اور حقیر کر دیا کہ لوگوں کی نگاہ میں میری ذرا بھی وقعت نہیں۔ انسان کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ دنیا میں تونگری یا مفلسی ہر ایک کو ملتی ہے اس سے اس کا امتحان لینا مقصود ہے۔ یہ اترانے کے لیے یا منہ بنا کر بیٹھنے کے لیے نہیں ہے۔

Marfat.com

ہونا کیا چاہیے؟

كَلَّا - بَلْ - لَّا تُكْرِمُوْنَ - الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
ہرگز نہیں بلکہ تم عزت نہیں کرتے یتیم کی اور نہیں

تَحٰٓضُّوْنَ - عَلٰى - طَعَامِ - الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾
ترغیب دیتے آپس میں اوپر کھانے محتاج کے

وَتَاْكُلُوْنَ - التُّرَاثَ - اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾
اور کھا جاتے ہو مردہ کا مال کھانا سب سمیٹ کر

وَّتُحِبُّوْنَ - الْمَالَ - حُبًّا - جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ - اِذَا
اور محبت کرتے ہو مال سے محبت بہت ہرگز نہیں جب

دُكَّتِ - الْاَرْضُ - دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ -
برابر کردی جائے زمین کوٹ کوٹ کر اور آئے

رَبُّكَ - وَالْمَلَكُ - صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِاْيٓءَ
تیرا رب اور فرشتے پرے کے پرے اور لائی جائے

يَوْمَئِذٍ - بِجَهَنَّمَ - يَوْمَئِذٍ - يَّتَذَكَّرُ
اس دن دوزخ اس دن سوچے گا

الْاِنْسَانُ - وَاَنّٰى - لَهُ - الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾
انسان اور کہاں موقع اس کے لیے سوچنے کا

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
کوئی نہیں پر تم یتیم کو عزت سے نہیں رکھتے اور نہیں

تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾
ہیں محتاج کے کھلانے کی تاکید نہیں کرتے

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾
کھا جاتے ہو مردہ کا مال سارا سمیٹ کر

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا
اور پیار کرتے ہو مال کو جی بھر کر کوئی نہیں جب

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ
پست کردی جائے زمین کوٹ کوٹ کر اور تیرا رب

رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِاْيٓءَ
آئے اور فرشتے قطار در قطار اور اس

يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ
دن لائی جائے دوزخ اس دن آدمی

الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾
سوچے گا اور کہاں ملے اسے سوچنا

تَحٰٓضُّوْنَ (اکساتے۔ترغیب دیتے) مضارع کا صیغہ ہے۔ تَحَاضٌّ ہے اصل میں تَتَحَاضَضُوْنَ ہے استعمال میں پہلی تے گر گئی اور ضاد کو ضاد میں ادغام کر دیا۔ اس کا مادہ ح۔ض۔ض ہے۔ حَضٌّ کے معنی ابھارنا۔اکسانا۔تَحَاضٌّ کے معنی ایک دوسرے کو اکسانا لَمًّا (جمع کر کے سمیٹ کے) مادہ ل۔م۔م ہے لَمٌّ سب سمیٹ لینا پہلے گذر چکا ہے جَمٌّ (ڈھیر۔زیادہ) صفت کا صیغہ ہے ج۔م۔م سے جَمٌّ بہت زیادہ چیز اور ڈھیر کو کہتے ہیں۔ دُكَّتْ کوٹ دی جائے ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ د۔ک۔ک سے دَكٌّ کے معنی کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دینا دَكًّا اس کے بعد مفعول مطلق کے طور پر مذکور ہے۔ ارشاد ہے کہ مال اس لیے نہیں ملا کہ اتراؤ اور نہ مفلسی ذلت کی کوئی نشانی ہے۔ یہ تو دنیا کے مختلف حالات ہیں جن میں سے گزار کر ہر شخص کا امتحان مقصود ہے انسان کو چاہیے کہ مال ملا ہے تو اس سے یتیموں کی پرورش کرے مسکینوں کو خود بھی کھلائے اور دوسروں کو بھی کھلانے کو کہے مال جمع کرنے کے لیے نہیں عنقریب قیامت آئے گی اور سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ اور دربار الٰہی منعقد ہوگا۔ جہنم کو سامنے لا کر رکھ دیا جائے گا۔ اس وقت انسان کی آنکھیں کھلیں گی لیکن اس وقت سمجھنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ سمجھنا ہے تو آج سمجھ لو ورنہ پھر خیر نہیں۔

Marfat.com

آخری منظر

يَقُولُ يٰلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾
کہے گا اے کاش کہ بھیج دیتا میں پہلے بوقت زندگی اپنی کے
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾
پس اس دن نہ عذاب دے گا اس کا سا عذاب کوئی اور
وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰأَيَّتُهَا
نہ گرفتار کرے گا اس کا سا گرفتار کرنا کوئی اے
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ
نفس اطمینان حاصل کیے ہوئے واپس چل طرف
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي
رب اپنے کے خوش خوش پسند کیا ہوا پس داخل ہو
فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾
بندوں میں میرے اور داخل ہو جنت میں میری

يَقُولُ يٰلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾
کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ میں کچھ اپنی زندگی میں آگے بھیج دیتا
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾
پھر اس دن اس کا سا عذاب نہ دے گا کوئی اور
وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰأَيَّتُهَا
نہ باندھے گا اس کا باندھنا کوئی اے وہ جی
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ
جس نے چین پکڑ لیا پھر چل اپنے رب
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي
کی طرف، تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس داخل
فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾
ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں

لِحَيَاتِي (اپنی زندگی کے زمانے میں) یعنی جب دنیا میں زندہ تھا۔ یہ لام وقت ظاہر کرتا ہے جیسے لِعِدَّتِهِنَّ میں جو سورۃ الطلاق میں گزرا
يُوثِقُ (باندھے گا) مضارع کا صیغہ ہے اِيْثَاقٌ سے جو اصل میں اِوْثَاقٌ ہے جو و۔ث۔ق سے بنا ہے وَثُوقٌ اعتماد مضبوطی اِيْثَاقٌ
مضبوط کرنا جکڑنا۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (وہ نفس جسے اطمینان حاصل ہو گیا ہو) نفس کی تین حالتیں سورۃ القیٰمۃ میں بیان ہوئیں جن کی بنا
پر اس کا لقب امارۃ۔ لوامۃ۔ مطمئنۃ ہوتا ہے۔ راضیۃ خوش اسم فاعل مؤنث ہے۔ ر۔ض۔ و سے رضا کے معنی کسی سے خوش ہو جانا
مَرْضِيَّةً (پسندیدہ) اسم مفعول مونث ہے۔ ر۔ض۔ و سے رضو کے معنی انتخاب کرنا پسند کرنا۔

ارشاد ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص جس نے دنیا میں اللہ کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن حکیم کا کہنا نہ مانا تھا۔ کہے گا جب کہ اس وقت اس کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ کاش میں جب دنیا میں زندہ تھا۔ اس وقت ایسے نیک کام کر لیتا۔ جو آج یہاں کام آتے۔ افسوس لوگ آج اللہ کو بالکل بھول چکے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ قیامت کے دن اللہ اپنے نافرمانوں کو ایسا سخت عذاب دے گا۔ جو دوسرا کوئی نہیں دے سکتا۔ اور ایسی کڑی بندش میں جکڑے گا۔ کہ کوئی ویسی بندش میں نہیں جکڑ سکتا۔

اس کے مقابلہ میں جس شخص نے اللہ کی باتوں سے دنیا میں مطمئن ہو کر نیک عمل کئے تھے اور ان باتوں میں کوئی شک و شبہ اس کے دل میں نہ رہا تھا۔ اس سے کہا جائے گا کہ آج تو اپنے رب کی طرف خوشی خوشی چل تو اس سے خوش اور وہ تجھے اپنا بندہ بنانے میں خوش۔ ارشاد ہوگا۔ کہ آج تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں رہ۔

Marfat.com

سورۃ الفجر کی تعلیم

یہ سورت انسان کو ایک بہت ہی ضروری بات بتائی ہے۔ جس کی طرف وہ بہت کم توجہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس کو اچھی طرح سمجھے بغیر اسے کبھی کامیابی کی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ انسان دنیا کی ظاہری حالتوں کے الٹ پھیر میں الجھ کر رہ جاتا ہے وہ صبح شام کے تغیر و تبدل کو دلچسپی کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس سے لطف اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ موسم کے تغیر تبدل سے مزا اٹھاتا ہے۔ اور ہر موسم میں اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کے سامان اکھٹے کرتا ہے۔ وہ دنیا کی چیزوں کو مختلف تعداد میں جمع ہوتے دیکھتا ہے بعض تعداد دو پر تقسیم نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً ۱-۳-۵ وغیرہ انہیں وہ طاق کہتا ہے اور بعض ۲ پر تقسیم ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ۲-۴-۶-۸ وغیرہ ان کا نام جفت رکھتا ہے۔ پھر ان میں سے کسی کو اپنے لیے مبارک اور بعض کو منحوس سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی زندگی کو فقط بیرونی حالات کا مجموعہ قرار دیتا ہے۔ اگر اسے مال ملنے لگتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اگر مفلسی نصیب ہوتی ہے۔ تو رنجیدہ اور اداس ہوتا ہے ۔

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان زندگی کے مختلف حالات کو زندگی مانتا ہے اور انہیں کے ادھیڑ پن میں مصروف ہو جاتا ہے۔ مال و دولت کو زندگی کا خلاصہ سمجھتا ہے اور اسی کے جمع کرنے میں لگ جاتا ہے۔ پیسہ نہیں ہوتا تو اس کے فکر میں اس کی جان پر بن آتی ہے۔ انسان کو اس سورت میں بتایا گیا ہے۔ کہ تیری زندگی کچھ اور ہی چیز ہے۔ مالداری اور مفلسی میں کچھ نہیں رکھا۔ اصل زندگی اللہ عزوجل پر ایمان لانا اور اس کے آگے سر جھکا کر اس کے حکم بجالانے کا نام ہے۔ دنیا کے حالات میں تغیر و تبدل رکھ کر اور خود انسان کے اپنے حالات کو مختلف بنا کر انسان کا امتحان لینا مقصود ہے۔ اسے چاہیے کہ جس حال میں ہو یا جس ماحول میں ہو۔ اس کے مطابق اور مناسب اللہ کے حکموں کی تعمیل کرے اور ہر حال میں اللہ کو راضی کرنے کی دھن میں لگا رہے۔ اگر مالدار ہے۔ تو یتیموں اور محتاجوں کی مدد میں اپنا مال صرف کرے۔ اس کے جمع کرنے میں نہ لگ جائے بلکہ جتنا اللہ نے دیا ہے۔ اس میں سے اپنے اہل و عیال اور محتاج رشتہ داروں کی ضرورتیں پوری کرے اور اچھے اخلاق سیکھے اور سکھائے۔ انسان کو اپنے سے پہلوں کے حالات سے سبق سیکھنا چاہیے۔ ان لوگوں نے زندگی کے اصل مقصد کو بھلا دیا۔ اور دنیاوی شان و شوکت کے حاصل کرنے میں لگ گئے اور سمجھے کہ مال و زر اکٹھا کرنا اور دوسروں کو دبا کر رکھنا ہی اصل زندگی ہے۔ اس کا خمیازہ انہوں نے بھگتا اور اللہ نے انہیں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کر کے تباہ کیا اور آخرت میں وہ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ زندگی کی اصل کامیابی اس میں ہے کہ ہر حالت میں اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری کو آنکھوں کے سامنے رکھے۔ خوشحالی میں اس کا شکر کرے اور محتاجوں اور مسکینوں کی مدد کرے۔ اگر تنگ دستی ہو تو اپنے آپ کو نہ ذلیل سمجھے اور نہ دوسروں کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ بلکہ بہر حال میں اللہ کا حکم بجالائے اور اس کا بندہ بن کر رہے۔ ایسے ہی لوگ جنت کے مستحق ہوں گے ۔

Marfat.com

سورۃ البلد

ترتیب قرآنی کے مطابق اس سورت کا عدد ۹۰ ہے اور یہ مکہ میں بہت ہی شروع کے زمانے میں نازل ہوئی پہلی سورت میں انسان کو بتایا گیا کہ دنیا کے ادلتے بدلتے حالات کی دلچسپیوں اور فکروں میں ہر وقت مت پھنسے رہا کرو تمہیں ہر حال میں اپنی زندگی سنوارنے کا بندوبست کرنا چاہیے۔ اور وہ عقیدے اور کام اختیار کرنے چاہئیں جس سے تمہارا دنیا و آخرت دونوں میں بھلا ہو۔ اس سورت میں انسان کو شہر کے اندر مل جل کر رہنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کیونکہ انسان شہر بنائے بغیر اجتماعی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور اجتماعی زندگی انسان کی اصل زندگی کی تکمیل کے لیے ضروری ہے اس لیے شہر والوں پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کا اسے علم ہونا چاہیے ؛

ارشاد ہے کہ اس شہر مکہ کی حالت پر غور کرو جہاں اے رسول خود تمہیں رہنا پڑ رہا ہے شہر کی زندگی میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہاں باہمی رشتوں اور قرابتوں کا لحاظ ہر کام میں کرنا پڑتا ہے اور ہر شخص کو اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ محنت اور مشقت کرنی ضروری ہوتی ہے انسان کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ہر طرح اللہ کی قدرت کے تحت ہے اسے اس بات پر اترانا نہ چاہیے کہ اس کے پاس بہت سا مال ہے اور وہ اسے جیسے اور جس طرح چاہے خرچ کر سکتا ہے کوئی اس کا دیکھنے والا اور اس سے پوچھ گچھ کرنے والا نہیں ہے۔ انسان کو نہ چاہیے کہ اللہ عزوجل کو بھول جائے۔ اللہ نے اس کی بہترین شکل بنائی۔ دو آنکھیں۔ ایک زبان اور دو ہونٹ دیئے۔ جس سے اس کا چہرہ بالکل ہی موزوں ہو گیا پھر اسے سمجھ اور عقل عطا فرمائی جس سے اگر وہ ٹھیک کام لے تو اپنا بھلا برا اچھی طرح پہچان سکتا ہے۔ اور سمجھ سکتا ہے۔ کہ کن باتوں میں اس کا نفع ہے اور کن باتوں میں نقصان ہے۔ افسوس ہے کہ اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ دین کے اونچے اونچے اور بڑے بڑے کام انجام دیتا۔ قیدیوں کو چھڑاتا۔ حاجت مندوں کی حاجتوں کو پوری کرنے کا بندوبست کرتا مسکینوں کو مصیبت سے نجات دیتا قحط کے زمانے میں اپنے جمع کیے ہوئے غلہ میں سے مفلسوں کی خبرگیری یتیموں کی خیر خبر رکھنا نادار رشتہ داروں کی ہر طرح مالی اور جانی مدد کرتا۔ پھر اس کے ساتھ ہی اللہ پر ایمان لاتا اور لوگوں سے کہتا کہ مصیبت کے وقت گھبرایا مت کرو صبر سے کام لے کر اللہ کی طرف رجوع کیا کرو۔ آپس میں ایک دوسرے پر شفقت اور مہربانی کیا کرو۔ جو لوگ شہری زندگی کے ان فرائض کو ادا کریں گے۔ اللہ پر ایمان لائیں گے۔ اور آپس میں نیک کاموں کے اندر میل جول بڑھائیں گے۔ یہ لوگ ہر جگہ کامیاب رہیں گے دنیا اور آخرت دونوں جگہ ان کا بھلا ہو گا۔ لیکن جو لوگ ہماری آیتوں کو خاطر میں نہ لائیں گے۔ ان کو جھوٹ سمجھیں گے۔ وہ لوگ بدبختی میں گرفتار ہوں گے۔ دنیا میں جیسے تیسے گزر کرنے کے بعد جب وہ قیامت میں دوبارہ پیدا ہوں گے۔ تو ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا جو انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی ؛

Marfat.com

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ٩٠ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيٰتُهَا ٢٠ - رُكُوْعُهَا ١

شہری زندگی کی طرف نظر کرو

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَاَنْتَ حِلٌّۢ
یہ بات نہیں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تو ٹھہرا ہوا ہے

بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝٣ لَقَدْ
اس شہر میں اور والد کی اور جو پیدا ہوا اس کے ہاں البتہ تحقیق

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤ اَيَحْسَبُ اَنْ
پیدا کیا ہم نے انسان کو مشقت میں پھنسا ہوا گمان کرتا ہے وہ کہ

لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ
ہرگز نہ قدرت رکھتا ہے اس پر کوئی کہتا ہے خرچ کر ڈالا میں نے

مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ
مال ڈھیر سارا کیا گمان کرتا ہے کہ نہیں دیکھا اسے

اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨
کسی نے کیا نہیں بنائیں ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠
اور زبان اور ہونٹ دو اور سمجھائے ہم نے اسے دو راستے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَاَنْتَ حِلٌّۢ
قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی اور تو اترا ہوا ہے

بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝٣ لَقَدْ
اس شہر میں اور باپ کی اور اس کی اولاد کی تحقیق

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤ اَيَحْسَبُ اَنْ
ہم نے محنت میں گرفتار بنایا انسان کو کیا وہ یہ خیال

لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ
رکھتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا کہتا ہے میں نے

مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ
ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس

اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨
کو کسی نے نہیں دیکھا بھلا ہم نے نہیں دیں اسے دو آنکھیں

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠
اور زبان اور دو ہونٹ اور دکھلا دیں اسے دو گھاٹیاں

حِلٌّ (نازل مقیم) اسم ہے ح - ل - ل سے حَلَّ کے معنی اترنا - نازل ہونا اسی سے حَلَالٌ بنا ہے - جس کے معنی ہیں جائز جو حرام کے مقابل ہے اگر حِلٌّ اس سے اسم مانا جائے تو اس کے معنی ہوں گے - کسی کام کرنے کی اجازت رکھنے والا اس وقت یہ اس کی طرف اشارہ ہوگا کہ اے رسول اس شہر میں تمہیں ایک دفعہ قتل اور قید کرنے کی اجازت ہوگی یعنی فتح مکہ کے دن كَبَدٌ محنت مشقت سے مراد یہ ہے کہ انسان محنت اور کام کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے لُبَدٌ (ڈھیر سارا) لِبْدَةٌ کی جمع ہے - جس کی ایک جمع لِبَدٌ ہے - جو سورۃ الجن میں گزری نجدین نَجْدٌ کا تثنیہ منسوب ہے - نجد اونچے مقام کو کہتے ہیں - یہاں اس سے مراد اونچا اور بڑا درجہ ہے - یعنی بھلے برے میں تمیز کرنا ارشاد ہے کہ تم جو سوچتے ہو وہ بات نہیں ہے - اس شہر مکہ کی حالت کو دیکھو جسے ایک روز نمونہ کا شہر بننا ہے اور جس میں ہمارا رسول ایک دن بہ حیثیت فاتح داخل ہوگا - انسان اور اس کی اولاد کے اکٹھے ہونے سے شہری زندگی شروع ہوتی ہے - ہر انسان کو اپنے شہری فرض ادا کرنے چاہییں - کسی کو نکما ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے کی اجازت نہیں ہے - اللہ اس پر ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے - مالدار اتراتا نہ پھرے کہ میں نے جیسے چاہا ڈھیر مال خرچ کر دیا - وہ سمجھے کہ میں ہر طرح سے اللہ کے بس میں ہوں اور وہ میرے سب کام دیکھ رہا ہے انسان کو اللہ ہی نے چہرہ کو خوبی عطا کی دو آنکھیں ایک زبان اور دو ہونٹ اپنی اپنی جگہ سجا دیئے اور پھر عقل دی جس سے کام لیکر وہ اپنے فائدے اور نقصان کو پہچانے ؛

Marfat.com

افسوس جو کرنا تھا نہ کیا

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
پس نہ داخل ہوا وہ گھاٹی میں اور کس نے بتایا تجھے
مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ
کیا ہے وہ گھاٹی چھڑانا گردن کا یا کھانا کھلانا
يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾
دن بھوک والے میں یتیم کو جو قرابت والا ہو
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ
یا محتاج کو جو خاک میں مل رہا ہو پھر ہو
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور آپس میں نصیحت کی صبر کی
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
اور آپس میں نصیحت کی رحم کرنے کی یہی لوگ خوش نصیب ہیں
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ
اور جنھوں نے انکار کیا ہماری آیتوں کا وہی ہیں
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾
بدبخت ان پر آگ ہے بند کی ہوئی

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
پس وہ گھاٹی پر آ کر نہ دھمکا اور تو کیا سمجھا کیا ہے
مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ
وہ گھاٹی آزاد کرنا اسیر کا یا بھوک کے
يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾
دن میں کھلانا یتیم کو جو قرابت والا ہے
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ
یا محتاج کو جو خاک میں مل رہا ہے پھر ہو
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
ایمان والوں میں جو آپس میں تحمل کی تاکید کرتے ہیں اور رحم
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
کھانے کی آپس میں نصیحت کرتے ہیں وہ لوگ بڑے نصیب والے ہیں
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ
اور جو ہماری آیتوں سے منکر ہوئے وہ
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾
کم بخت ہیں انہی کو آگ میں موند دیا ہے

اِقْتَحَمَ (ہمت کر کے گھس گیا) ماضی ہے اِقْتِحَامٌ سے جو ق - ح - م سے بنا ہے تَقَحُّمٌ کے معنی بے دھڑک اندر چلے آنا اِقْتَحَمَ کے بھی یہی معنی ہیں۔ مگر ذرا مبالغہ کے ساتھ مَسْغَبَةٌ (بھوک) مصدر میمی ہے س - غ - ب سغب اور سغبۃ دونوں کے معنی بھوک کے ہیں بھوک کے دن سے مراد قحط کا زمانہ ہے مَتْرَبَةٌ (مٹی خاک) مصدر میمی ہے ت - ر - ب سے تُرَاب اور مَتْرَبَة دونوں کے معنی مٹی کے ہیں۔ مٹی میں ملنے سے مراد محتاج ہونا ہے۔ مُؤْصَدَةٌ (سب طرف سے بند) اسم مفعول مؤنث ہے ایصاد سے جس کا مادہ ا - ص - د ایصاد کے معنی ہر طرف سے بند کر دینا۔ انسان کی اجتماعی زندگی چاہتی ہے۔ کہ ہر شخص اپنی خواہشوں کو روک کر جو کچھ اس کے پاس ہے دوسروں کے لیے خرچ کرے اور چونکہ یہ دشوار کام ہے اسلیئے ایسا سمجھو جیسے پہاڑ پر چڑھنا۔ انسان کو چاہیے کہ غلاموں اور قیدیوں کو دوسروں کی گرفت سے نجات دلائے اور جب غلہ مہنگا ہو اور لوگ بھوکے مر رہے ہوں تو اپنے رشتہ دار یتیموں کو اور خاک پر پڑے ہوئے محتاجوں کو کھانا کھلائے اور اس کے ساتھ ہی اللہ پر ایمان لائے اور لوگوں کو تحمل اور برداشت کی تلقین اور آپس میں رحم کھانے کی تاکید کرتا رہے۔ جو یہ باتیں اختیار کرے گا وہ بڑا خوش قسمت ہے دوسری طرف جو لوگ ہماری آیتوں کا انکار کریں گے وہ بڑے بدقسمت لوگ ہیں۔ ان کی دنیا میں تو خیر جیسے تیسے بسر ہو جائے گی اور گرتے پڑتے قبر تک پہنچ جائیں گے لیکن مرنے کے بعد انہیں دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا اور آگ میں ڈال کر ہر طرف سے اس کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے ۔

Marfat.com

سورۃ البلد سے سبق

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ اسلام میں ایک شہری کے فرائض کیا ہیں تو اسے اس سورت کو غور سے پڑھنا چاہیے اور گہرے فکر سے کام لینا چاہیے اسے اس کا پتہ بخوبی چل جائے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ ہی کے باشندے ہیں۔ لیکن اس وقت مکہ والوں نے ان کے ساتھ اس قدر بدسلوکی پر کمر باندھی تھی کہ جس کا ذکر سن کر ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس میں انسان کو بتایا گیا ہے۔ کہ شہر بنا کر رہنا انسان کی فطری ضرورت ہے کیونکہ جب انسان گھر بساتا ہے اور اولاد ہونی شروع ہوتی ہے تو خواہ مخواہ آبادی بڑھ جاتی ہے۔ آپس میں مل جل کر رہنے کا سب سے پہلا اصول یہ ہے۔ کہ ہر انسان سمجھ لے کہ معاشی زندگی میں وہ نکمے پڑے رہنے کے لیے پیدا نہیں ہوا ہے ہر ایک انسان کو اپنے مقدور بھر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے میں کوشش محنت اور مشقت کرنی چاہیے۔ چونکہ ہر ایک کی ذہنی اور جسمانی قوتیں یکساں نہیں ہیں اس لیے ہر ایک کی کوشش کا نتیجہ الگ الگ ہوگا۔ کسی کا دماغ تیز ہوگا۔ کسی کے ہاتھ پاؤں خوب چلتے ہوں گے۔ کوئی تھوڑی سی کوشش سے مالدار ہو جائے گا۔ کوئی پاپڑ بیلنے کے باوجود بہت تھوڑا کما سکے گا۔ بہر حال مالدار ہو یا مفلس ہر ایک شخص کو خیال رکھنا چاہیے کہ جس نے یہ ساری کائنات پیدا کی ہے۔ اسی کے قدرت کے تحت میں بھی ہوں۔ مالدار کو ہرگز یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے مال کو جس طرح چاہے خرچ کرے خوب گلچھڑے اڑائے اور دوسروں کو ترسا ترسا کر خوب کھائے پیئے شادی بیاہ میں بے تکا خرچ کرے اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کرائے۔ وہ یاد رکھے کہ اس کے کرتوت اس کا مالک اور رب خوب دیکھ رہا ہے۔ کیا یہ اپنے رب کو پہچانتا نہیں۔ اس کی آنکھیں زبان ہونٹ اسی نے اس کے چہرے پہ سجائے ہیں اسی نے اسے اتنی عقل دی ہے کہ اپنے بھلے بُرے کو اچھی طرح پہچان لے۔ اچھا اے انسان اب سن لے کہ تجھے اپنی خواہشیں دبا کر اپنی دولت کس طرح خرچ کرنی چاہیے۔ جو شخص دوسرے کی غلامی کی زندگی بسر کر رہا ہو یا کسی اور مصیبت میں پھنسا ہوا ہو۔ اس کی گردن اس غلامی اور مصیبت سے چھڑانے میں اپنی دولت صرف کر قحط کے زمانے میں یتیموں اور محتاجوں کو کھلا پلا اور ان کو بھوک پیاس کی آفتوں سے نجات دینے میں مدد کر۔ اللہ پر ایمان لا اور لوگوں کو اچھے اخلاق سکھا۔ ان کو تعلیم دے۔ کہ مصیبت سے گھبرائیں نہیں صبر اور تحمل سے کام لیں اور باہم ایک دوسرے پہ رحم اور مہربانی کرتے رہیں۔ جنہوں نے ان اصولوں کی پابندی کی وہ لوگ واقعی خوش قسمت ہیں۔ اور ان کا دونوں جہاں میں بھلا ہو گا۔ اور جنہوں نے قرآن حکیم کی آیتوں کو جھوٹ موٹ کی باتیں سمجھا وہ بدبخت شقی اور کم نصیب ہیں۔ انہیں دنیا ہی میں معلوم ہو جائے گا کہ وہ سراسر غلط چال چل رہے تھے۔ اور پھر جب مرنے کے بعد وہ دوبارہ پیدا ہوں گے۔ تو ان کی سزا یہ ہو گی کہ وہ آگ کے ڈھیر میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ان کے چاروں طرف آگ ہی آگ ہو گی اور کھڑکیاں دروازے سب بند کر دیئے جائیں گے۔

نعوذ باللہ

Marfat.com

سورۃ الشّمس

ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۹۱ ہے اور یہ مکّہ میں پہلی سورت کے ساتھ ہی نازل ہوئی۔ پچھلی سورت میں انسان کو شہری زندگی کے اصول سمجھائے گئے تھے۔ اس سورت میں اسے اپنی ذاتی اصلاح کا طریقہ بتایا جارہا ہے کیونکہ کسی انسان کو اپنی زندگی بہتر بنانے سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کا انتظام اس پر قائم ہے کہ اس میں ایک دوسرے کی مقابل کی چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ سورج کی گرم۔ چاند کی ٹھنڈی روشنی دن کا اجالا۔ رات کی تاریکی اونچا آسمان اور نیچی زمین دنیا کی گرمی اور ٹھنڈک اجالے اور اندھیرے بلندی اور پستی کا نمونہ انسان کے اپنے اندر موجود ہے اس کے نفس میں بھلائی اور برائی دونوں کی استعداد رکھ دی گئی ہے۔ اگر یہ بھلائی کی طرف جھکے گا تو زندگی میں کامیاب ہوگا اور برائی کی طرف جھکے گا تو تباہ و برباد ہوگا ؂

ثمود کی قوم کے حالات پر نظر کرو۔ وہ لوگ برائی کی طرف مائل ہوئے اور ان کے ایک بدبخت شخص نے اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی کو کاٹ کر ڈال دیا۔ آخر اللہ نے اس قوم کو تباہ کیا کیونکہ اللہ کے اختیار میں سب کچھ ہے اور اسے اپنے کام کے نتیجوں کا کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اس سورت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے جس طرح عالم کے ظاہری انتظام کے لیے سورج، چاند، دن، رات اور زمین بنائے ہیں۔ اسی طرح انسان کی ہدایت کا بھی اسی سے ملتا جلتا انتظام کیا ہے۔ انسان کا بدن تو عالم ظاہری سے تعلق رکھتا ہے اس لیے وہ ان چیزوں سے فائدہ اٹھائے گا۔ جو عالم ظاہری کے انتظام کی غرض سے بنی ہیں۔ جیسے سورج چاند وغیرہ لیکن اس کے اندر ایک چیز اور ہے جسے نفع یا روح کہتے ہیں۔ اس کے لیے دنیا کے ظاہری سامان میں پھنس جانا تباہی کا باعث ہے اس لیے اسے سیدھی راہ بتانے کے لیے الگ بندوبست کیا گیا ہے دنیا کے سورج کی طرح ایک اندرونی سورج ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے بعد آپ کے صحابہ اور علماء امت چاند کی طرح ہیں جس طرح چاند سورج سے روشنی لے کر ہر جگہ پھیلاتا ہے اسی طرح صحابہ اور علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نورِ ہدایت لے کر دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ یہ اگر ذرا کسی کو زیادہ ملا تو وہ اس کے لیے گویا دن ہے۔ اور تھوڑا سا ملا تو وہ رات ہے۔ اس طرح ظاہری نظام کی طرح ایک روحانی نظام بھی اندر اندر چل رہا ہے۔ جس سے آدمی کا نفس بھلائی کو برائی سے الگ پہچان سکتا ہے۔ اور چونکہ نفس کو اختیار حاصل ہے۔ کہ بھلائی کو پسند کرے یا برائی میں پھنس کر رہ جائے اس لیے انسان کی ایک جماعت دوسری جماعت سے الگ نظر آتی ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جس نے برائی کو جان کر یا غفلت سے کسی طرح اختیار کیا اس کا انجام برا ہوگا جیسے ثمود کی قوم کا ہوا ؂

Marfat.com

سورۃ والشمس مَكِّيَّةٌ ٩١ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اٰيٰتُهَا ١٥ رُكُوْعُهَا ١

دنیا اور انسان کی پیدائش

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا
قسم سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی اور چاند کی جب اس کے
تَلٰهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ
پیچھے آئے اور دن کی جب اسے روشن کرے اور رات کی
اِذَا يَغْشٰهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿٥﴾
جب وہ ڈھانک لے اور آسمان کی اور جس نے قائم کیا اسے
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا
اور زمین کی اور جس نے پھیلایا اسے اور انسان کے جی کی اور جس
سَوّٰىهَا ﴿٧﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿٨﴾
نے ٹھیک کیا اسے پس اندر ڈالی اس کے بدکاری اس کی اور پرہیزگاری اس کی

وَالشَّمْسِ - وَضُحٰهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ - اِذَا
قسم سورج کی اور اس کی چڑھی ہوئی دھوپ کی اور چاند کی جب وہ
تَلٰهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ - اِذَا - جَلّٰهَا ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ
اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب وہ روشن کرے اسے اور رات کی
اِذَا - يَغْشٰهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَآءِ - وَمَا بَنٰهَا ﴿٥﴾
جب وہ ڈھانک لے اسے اور آسمان کی اور جس نے قائم کیا اسے
وَالْاَرْضِ - وَمَا - طَحٰهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ - وَّمَا
اور زمین کی اور جس نے پھیلایا اسے اور انسان کے جی کی اور جس
سَوّٰىهَا ﴿٧﴾ فَاَلْهَمَهَا - فُجُوْرَهَا - وَتَقْوٰىهَا ﴿٨﴾
نے ٹھیک کیا اسے پس اندر ڈالی اس کے بدکاری اس کی اور پرہیزگاری اس کی

طَحٰهَا پھیلایا - ماضی کا صیغہ ہے - ط - ح - و طَحْوٌ کے معنی کسی چیز کو پھیلانا - بچھانا

فجور ٹھیک راستہ سے ہٹ جانا پہلے گزر چکا ہے -

ارشاد ہے کہ سورج کو اور اس کی دھوپ چڑھنے کے وقت کو دیکھو - چاند پر نظر ڈالو جب وہ سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے سورج کی روشنی گرم ہے - چاند کی ٹھنڈی - پھر دن کو دیکھو جو سورج کو ظاہر کرتا اور چمکاتا ہے - پھر رات کو دیکھو جب وہ آکر سورج کو چھپا لیتی ہے - اور ڈھانک لیتی ہے آسمان کی طرف نظر کرو اور اس نظام کو سوچو جس نے اسے ایک حال پر اپنی جگہ ٹھہرا رکھا ہے - زمین کو دیکھو اور اس نظام پر غور کرو جس کے تحت وہ دور دور تک پھیلی ہوئی ہے - پھر انسان کے نفس کی طرف دھیان کرو کہ کس نے اس کے اندر دنیا کی ہر چیز کا نمونہ اور ہر حالت کا نشان اپنی اپنی مناسب جگہ بٹھا رکھا ہے - اور اس کو اس قدر سمجھ دی ہے کہ غلط اور صحیح راستہ میں فرق کرے اور اتنی طاقت دی ہے کہ چاہے تو غلط راستہ اختیار کرے اور چاہے صحیح راستہ پر چلے ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد تم اللہ کی عجیب صنعت اور قدرت کا کچھ اندازہ کر سکو گے اس کے بعد تمہیں اس کا سمجھنا آسان ہو جائے گا کہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی عقل اور طاقت کو اپنی اصلاح میں صرف کرے اور اللہ کے بھیجے ہوئے رسول اور اس کی نازل کی ہوئی کتاب کی روشنی میں صحیح راستہ پر چلا چلے - اسی میں اس کی بھلائی اور کامیابی ہے - اگر ایسا نہ کیا تو وہ اپنا ناس کرے گا اور سراسر نقصان اٹھائے گا اور اپنی بداعمالیوں کا پھل اوّل تو دنیا ہی میں اسے مل جائے گا اور اگر یہاں بچ گیا تو آخرت میں تو بہر حال سزا پائے گا ؂

Marfat.com

منکروں کا انجام

قَدْ - اَفْلَحَ - مَنْ - زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ - خَابَ
تحقیق کامیاب ہوا جس نے پاک کیا اسے اور تحقیق نامراد ہوا
مَنْ - دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ - ثَمُوْدُ - بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾
جس نے خاک میں دبایا اسے جھٹلایا ثمود نے بوجہ سرکشی اپنی کے
اِذِ - انْۢبَعَثَ - اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ - لَهُمْ
جب کہ اٹھ کھڑا ہوا بدبخت ترین ان کا پس کہا ان سے
رَسُوْلُ اللّٰهِ - نَاقَةَ اللّٰهِ - وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾
اللہ کے رسول نے خبردار رہو اللہ کی اونٹنی کا اور اس کی پینے کی باری کا
فَكَذَّبُوْهُ - فَعَقَرُوْهَا - فَدَمْدَمَ
پس جھوٹا ٹھہرایا انھوں نے اسے پس ٹانگیں کاٹ دیں اونٹنی کی پس تباہی ڈالی
عَلَيْهِمْ - رَبُّهُمْ - بِذَنْۢبِهِمْ - فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾
ان پر ان کے رب نے بسبب گناہ کے ان کے پس برابر کر دیا انھیں
وَلَا - يَخَافُ - عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾
اور نہیں ڈرتا وہ نتیجہ سے اس کے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ
تحقیق مراد کو پہنچا جس نے اسے سنوار لیا اور نامراد ہوا
مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾
جس نے خاک میں ملا چھوڑا جھٹلایا ثمود نے اپنی شرارت سے
اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ
جب اٹھ کھڑا ہوا ان میں کا بڑا بدبخت پھر ان سے اللہ کے
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾
رسول نے کہا خبردار رہو اللہ کی اونٹنی سے اور اس کی پانی پینے کی باری سے
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ
پھر انھوں نے جھٹلایا پھر ان کے پاؤں کاٹ دیئے پھر تباہی ڈالی
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾
ان پر ان کے رب نے بسبب ان کے گناہوں کے پھر سب کو برابر کر دیا
وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾
اور وہ نہیں ڈرتا ان کے انجام سے

طَغْوٰی (سرکشی) یہ ط - غ - و سے اسم مصدر (حاصل مصدر ہے) اس کے معنی ہیں قانون کی حد سے باہر نکل جانا۔ دَسّٰی (خاک ڈالنا مٹی میں دبانا) دَسَّسَ ہے د - س - س سے آخری س کو یا سے بدل لیا گیا۔ دَسّ اور دَسَّسَ کے معنی ایک ہیں دَسّ دَسّ کا اور تدسیس دسس کا مصدر ہے۔ دوسرے میں مبالغہ ہے۔ دَمْدَمَ (تباہ کرنا) دَمْدَمَةٌ (تباہ کرنا) د - م - م سے رباعی ہے اس کے بعد عَلٰی آئے تو یہ تباہ کرنے کے معنی دیتا ہے۔۔۔ ارشاد ہے کہ پہلی آیتوں میں انسان کو بتا دیا گیا کہ دنیا کی بناوٹ میں ایک دوسرے سے مخالف باتیں اور قوتیں داخل ہیں۔ یہ متضاد باتوں کا مجموعہ جب بن کر تیار ہو گیا اور اس کے اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ٹھیک کام دینے لگے تو اس کا خلاصہ اور نمونہ انسان کی بناوٹ میں رکھا گیا چنانچہ جب انسان کا نفس بنا تو انسان میں یہ سب باتیں موجود تھیں۔ فرق اتنا تھا کہ اس کو کافی سمجھ بھی دی گئی تھی۔ جس سے اسے معلوم ہو سکتا تھا کہ ان باتوں میں سے بعض اس کے لیے مفید ہیں اور بعض مضر اسلیے اسے چاہیے کہ اپنے نفس کو اس طرح سدھائے کہ مضر باتیں مفید باتوں پر غالب نہ آنے پائیں ورنہ نتیجہ اسکے لیے اچھا نہ ہوگا۔ اسی لیے ارشاد ہے کہ جس انسان نے اپنے نفس کو اس طرح سدھایا کہ وہ برائیوں میں لت پت نہ ہونے پائے اور ہمارے رسول اور کتاب کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر اپنے آپ کو نقصان دینے والی باتوں سے بچایا وہ شخص ہر طرح کامیاب ہوگا اور آخر اپنی مراد کو پہنچے گا لیکن جو اپنے نفس کو برائیوں میں پھنسا دے گا اور اسے مضر باتوں سے بچانے کی فکر نہ کریگا وہ سراسر نقصان میں رہیگا اور مرنے کے بعد دکھ درد میں زندگی گزارے گا یہ ہے وہ بیش بہا نصیحت جو اس سورت میں انسان کو دی گئی ہے اور سورت کے آخری حصہ میں اسکو قوم ثمود کی مثال دیکر اچھی طرح واضح کر دیا گیا ہے ۔

Marfat.com

قوم ثمود کی مثال

ثمود کی قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت صالحؑ کا کہنا نہ مانا۔ ان کی آزمائش کے لیے اللہ نے ان میں ایک اونٹنی پہاڑ سے نکال کر بھیجی جس کا قصہ سورۃ الاعراف اور الشعراء میں گزر چکا ہے اور حضرت صالحؑ نے ان کو ہدایت کر دی کہ اس کی حفاظت کرو اور جس دن اس کے پانی پینے کا دن ہو اس دن اپنے کسی جانور کو پانی نہ پلاؤ۔ ثمودؑ کے مالداروں پر یہ شاق گزرا۔ آخر ان کا ایک آدمی قدار بن سالف اٹھا اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔ اللہ نے اس نافرمانی کی سزا میں قوم کی قوم کو کڑک اور زلزلے سے تباہ کر دیا۔ اللہ جب سزا دینے پر آتا ہے تو وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ لوگ اس سے بگڑ بیٹھیں گے اور بغاوت پھیل جائے گی۔ کیونکہ اس سے زیادہ زبردست کوئی نہیں۔ سورۃ الشمس تمام ہوئی۔ اور اس سے جو سیکھنا ہے وہ واضح ہے ؂

سُوْرَۃُ اللَّیْلِ

ترتیب قرآنی کے مطابق اس سورت کا عدد بانوے ۹۲ ہے اور یہ مکہ کے اندر شروع ہی کے زمانے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں مختصر اور واضح طور انسان کے ارادوں کا اور کاموں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا اور ان پر ہر ایک کے لیے مختلف نتیجے مرتب ہونا بتایا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جیسے دنیا میں مختلف حالات اور باتیں ہیں ایسے ہی انسان کی کوششیں بھی مختلف ہیں جو جیسا راستہ اختیار کرے گا اس کے لیے اس پر چلنے کی آسانیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی برا ہو گا تب بھی اس کے لیے اس پر چلنے کا سامان میسر ہو جائے گا۔ لیکن پہلے کا انجام اچھا ہو گا دوسرے کا برا۔ اس کے بعد اچھے اور برے راستہ کی نشانیاں واضح کر دی گئی ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کس راستہ پر چل کر انسان کہاں پہنچے گا۔ فیاضی سے نیک کاموں میں مال خرچ کرنا۔ اللہ سے ڈر کر بری باتوں اور کاموں سے بچنا اور قرآن حکیم کی بتائی ہوئی اچھی باتوں کو سچ جاننا اور ان کو بے چون و چرا قبول کر لینا یہ سب اچھے راستے کی نشانیاں ہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ٹھیک راستہ پر چل رہے ہیں۔ برخلاف اس کے بخل کرنا۔ اللہ کی بتائی ہوئی باتوں سے بے پروائی کرنا، جنت اور دوزخ کی ہنسی اڑانا۔ اچھے کاموں اور اچھی عادتوں کو محض بناوٹی باتیں سمجھنا اور کہنا کہ یہ بعض لوگوں نے کسی غرض سے گھڑ لی ہیں۔ یہ سب برے راستہ کی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اچھا راستہ اختیار کیا وہ آرام آسائش کی جگہ یعنی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جنہوں نے برا راستہ اختیار کیا وہ مشکل میں پھنس جائیں گے اور دوزخ ان کا ٹھکانا ہو گا۔ مال اور دولت پر مغرور ہونا بے کار ہے۔ یہ انسان کے کسی کام نہ آئے گا۔ یہ صرف اسی کو نفع دے گا جو اسے اللہ عزوجل کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرے گا اور کسی پر احسان نہ جتائے گا۔ ایسے لوگ جنت میں ہنسی خوشی جائیں گے اور باقی ماندہ دوزخ میں جلیں گے ؂

Marfat.com

سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ (۹۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اٰیٰتُھَا ۲۱ رُکُوْعُھَا ۱

حالات کا اور اعمال کا اختلاف

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝۱ وَالنَّھَارِ اِذَا
قسم رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب
تَجَلّٰی ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝۳
روشن ہو اور جس نے پیدا کیے نر اور مادہ
اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ۝۴ فَاَمَّا مَنْ
تحقیق کوشش تمہاری الگ الگ ہے پس رہا وہ جس نے
اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝۶
دیا اور پرہیزگار رہا اور سچ جانا بھلی بات کو
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝۷ وَاَمَّا مَنْ
پس عنقریب سہل کر دیں گے ہم اس پر آرام آسانی اور رہا وہ جس نے
بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝۸ وَکَذَّبَ
بخل کیا اور غنی بن بیٹھا اور جھٹلایا
بِالْحُسْنٰی ۝۹ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۝۱۰
بھلی بات کو پس عنقریب سہل کر دیں گے ہم ان پر سختی

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝۱ وَالنَّھَارِ اِذَا
قسم رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب
تَجَلّٰی ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝۳
روشن ہو اور اس کی جو اس نے نر مادہ پیدا کیے
اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ۝۴ فَاَمَّا مَنْ
تمہاری کمائی طرح طرح کی ہے سو جس نے
اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝۶
دیا اور ڈرتا رہا اور بھلی بات کو سچ کہا
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝۷ وَاَمَّا مَنْ
تو ہم اسے سہج سہج آسانی میں پہنچا دیں گے اور جس نے نہ دیا
بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝۸ وَکَذَّبَ
اور بے پروا رہا اور بھلی بات کو
بِالْحُسْنٰی ۝۹ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۝۱۰
جھوٹ جانا تو ہم اسے سہج سہج سختی میں پہنچا دیں گے

شَتّٰی (متفرق۔ الگ الگ) شَتِیْتٌ کی جمع ہے جو۔ ش۔ ت۔ ت سے اسم صفت ہے شَتٌّ پراگندگی۔ بکھرنا شَتِیْتٌ کے معنی پراگندہ بکھرا ہوا ۔

ارشاد ہے کہ جس طرح دنیا میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی اندھیرا ہے کبھی اجالا اور جیسے یہاں کی چیزیں مختلف ہیں۔ بعض نر ہیں بعض مادہ اسی طرح ہر انسان کی طبیعت اور مزاج بھی ایک دوسرے سے الگ ہے ۔ اور اسی لیے ان کے کاموں میں بھی اختلاف ہے کسی پر ایک دھن سوار ہے تو کوئی ایک اور ہی کام میں لگا ہوا ہے۔ اتنا جان لینے کے بعد یاد رکھو کہ ہر انسان کے ہر اس کام کا جو وہ جان بوجھ کر کرتا ہے اور جس کے لیے وہ دل و جان سے کوشش میں لگا ہوا ہے ۔ ایک نتیجہ نکلے گا۔ جو اس کے حق میں اچھا ہو گا یا برا اس کے لیے ایک ضابطہ مقرر ہے ۔ اسے دھیان لگا کر سنو! اللہ فرماتا ہے جو شخص فیاض طبیعت ہو گا۔ اور اپنے مال اور ہنر سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے گا۔ اللہ سے ڈر کر بری باتوں سے بچے گا اور قرآن میں جو اچھی باتیں بتائی گئی ہیں۔ ان کو دل سے سچا مانے گا۔ اسے ہم آہستہ آہستہ آرام اور آسائش میں پہنچا دیں گے اور جو اپنے مال اور ہنر سے دوسروں کو فائدہ نہ پہنچائے گا بلکہ ہاتھ کھینچ کر بیٹھ جائے گا بخل پر کمر باندھے گا۔ بے پروا بن کر زندگی بسر کرے گا۔ اور اسلام کی اچھی باتوں کو جھوٹ جانے گا۔ اس کے لیے ہم تنگی اور سختی کی راہ آسان کر دیں گے اور وہ وہاں آہستہ آہستہ پہنچ جائے گا اور اپنے کئے کا پھل پائے گا ۔

Marfat.com

اللہ کی سزا سے مال نہیں بچا سکتا

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾

اور نہ فائدہ دے گا اسے مال اس کا جب نیچے گرے گا

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

تحقیق ہمارے ذمہ ہے البتہ راہ دکھانا اور تحقیق ہمارے پاس ہے البتہ آخرت

وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

اور دنیا پس ڈرا دیا میں نے تمہیں آگ سے جو بھڑک رہی ہے

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ

نہ داخل ہوگا اس میں مگر بڑا بدبخت جس نے

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

جھوٹ جانا اور منہ پھیر لیا

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾

اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جب وہ گڑھے میں گرے گا

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

ہمارے ذمہ ہے سمجھا دینا اور ہمارے ہاتھ میں آخرت

وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

اور دنیا ہے سو میں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ کی خبر سنا دی

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ

اس میں وہی گرے گا جو بڑا بدبخت ہے جس نے

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

جھٹلایا اور منہ پھیر لیا

مَا يُغْنِيْ عَنْهُ (نہ کام آئے گا) تَرَدّٰى گڑھے یا کنوئیں میں گرا، ماضی کا صیغہ ہے تَرَدِّيْ سے جو ر - د - ی سے بنا ہے۔ رَدْيٌ اور رَدَيَانٌ کے معنی اونچی جگہ سے نیچے گرنا۔ تَرَدِّيْ کے بھی یہی معنی ہیں تَلَظّٰى (بھڑک رہی ہے) ماضی کا صیغہ ہے تَلَظِّيْ سے جو ل - ظ - ی سے بنا ہے۔ لَظٰى کے معنی شعلہ کے ہیں۔ اور یہ جہنم کا نام بھی ہے۔ تَلَظِّيْ جو اصل میں تَلَظُّيٌ ہے۔ بھڑکنا، شعلے مارنا۔

ارشاد ہے کہ انسان جب دنیا میں برے کام اختیار کرتا ہے تو اس کی سزا اسے ضرور ملتی ہے۔ کبھی دنیا میں بھی ورنہ آخرت میں تو ضرور ملیگی اور جب وہ گڑھے میں گرے گا تو کوئی اس کا بچانے والا نہ ہوگا۔ کسی کا مال اسے اس سزا سے نہیں بچا سکتا۔ مال اس معاملہ میں کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔ آگے ارشاد ہے کہ راہ سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ زبردستی ہم کسی پر نہیں کرتے اور دنیا اور آخرت سب ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہر جگہ جزا سزا دے سکتے ہیں۔ سنو میں تمہیں دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں اس میں وہی گرے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہوگا جو ہماری باتوں کو جھٹلائے گا اور منہ موڑ کر چل دے گا۔

آدمی کو اس دھوکے میں نہ رہنا چاہیے کہ اسے آخرت میں بھی اسی طرح رشوت لے کر چھوڑ دیا جائیگا جیسے وہ دنیا کے حاکموں کی سزا سے مال دے کر بچ جاتا ہے۔ وہاں کا حاکم تو اللہ عزوجل ہے۔ جو ہر حاجت سے پاک ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کا مال وہاں بھی کام آئے گا اوّل تو جس قدر آشنا اس کے پاس ہے وہ اسے یہیں چھوڑ کر چل دے گا۔ اور بالفرض وہاں اس کے پاس ہوا بھی تو وہاں اسے لینے والا کوئی نہیں اللہ پورے طور پر بے نیاز ہے اور اس کی درگاہ کے مقرب لوگ اسی سے لیتے ہیں۔ جو کچھ لیتے ہیں وہ کسی اور کی طرف کیوں دیکھنے لگے جب وہاں نہ سفارش چلے گی نہ رشوت تو اب اچھی طرح سمجھ لو کہ گنہ گاروں کے لیے وہاں دہکتی ہوئی آگ تیار ہے۔ اس میں صرف وہی شخص گرے گا جس نے دنیا میں رسول کا کہنا نہ مانا تھا اور قرآن کی طرف سے منہ موڑ لیا تھا۔ اس وقت اسے معلوم ہوگا کہ وہ سب سے زیادہ بدبخت ہے کیونکہ اس کا بچانے والا تو کوئی کیا ہوتا۔ کوئی اس کی بات پوچھنے والا بھی نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن بے کسی سے بچائے۔ آمین

Marfat.com

آگ سے کون بچے گا؟

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ
اور عنقریب بچا لیا جائے گا اس سے وہ بڑا پرہیزگار جو دیتا ہے

مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
مال اپنا پاک صاف ہونے کے لیے اور نہیں کسی کا اس پر

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ
کوئی احسان جس کا بدلہ دیا جائے لیکن ڈھونڈنے کو

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾
رضامندی رب اپنے سب سے برتر کی اور البتہ عنقریب راضی ہوگا وہ

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ
اور بڑے ڈرنے والے کو اس سے بچا دیں گے جو مال اپنا دیتا ہے

مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
دل پاک کرنے کو اور اس پر کسی کا احسان

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ
نہیں جس کا بدلہ دے مگر اپنے رب کی مرضی

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾
حاصل کرنے کے لیے جو سب سے برتر ہے اور وہ راضی ہوگا

ارشاد ہے کہ دوزخ کی آگ سے اس کو بچا لیا جائے گا۔ جو برے کاموں سے سب سے زیادہ بچتا ہے اور اپنا مال اس لیے خرچ کرتا ہے کہ بخل طمع حرص وغیرہ سے اپنے دل کو پاک کرے دکھاوا یا نام نمود اسے منظور نہیں ہوتا اور نہ اس پر کسی کا احسان ہے جسے وہ اتارنے کے لیے مال دیتا ہے۔ اس کا تو مقصد مال خرچ کرنے سے فقط اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنا ہے۔ یہ اس کا مقصد بہت جلد حاصل ہو کر رہے گا اور اسے راضی اور خوش و خرم کر دیا جائیگا یہی حکم سب کے لیے ہے۔ لیکن یہ باتیں حضرت ابوبکر صدیقؓ میں سب موجود تھیں۔ اس لیے ان کے لیے یہ خاص خوشخبری ہے سورۃ الیل تمام ہوئی اس میں انسان کو صاف صاف بتا دیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص کے دنیا میں ویسے ہی کام ہوں گے جیسی اس کی طبیعت ہوگی اور جیسا اس کے مزاج کا تقاضا ہوگا اور ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق جزا سزا ملے گی۔ جو اپنے اخلاق سنوارے گا۔ وہ دونوں جہان میں کامیاب ہوگا اور برے اخلاق والا دوزخ میں گریگا اس کا مال اسے نہ بچا سکے گا۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى

قرآن کی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ۹۳ ہے۔ اور یہ مکہ کے اندر شروع کے زمانے میں نازل ہوئی نازل ہونے کا موقعہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابتدا میں جبرئیلؑ دو ایک مرتبہ وحی لے کر آئے اور پھر ایک مدت دراز تک وحی کا آنا بند رہا۔ اس پر مخالف کہنے لگے کہ اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ نے ان کو چھوڑ دیا اور ان سے ناراض ہو گیا۔ آپ کو اس کا بڑا رنج ہوا اور غمگین رہنے لگے۔ تھوڑے دن بعد یہ سورت نازل ہوئی اور آپ کو یقین دلایا گیا کہ تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ بلکہ آئندہ تجھے وہ کچھ ملنے والا ہے کہ تو راضی ہو جائے گا تیرے مخالف لوگ جو کچھ کہتے ہیں یہ سب غلط ہے دنیا میں اجالا اور اندھیرا باری باری سے آتا ہے۔ اندھیرے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے بعد اجالا نہ ہوگا۔ یہ اللہ نے اپنی حکمت سے دنیا میں قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ یہاں کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں اور ہر حالت کے مطابق جیسا مناسب ہوتا ہے۔ انتظام کیا جاتا ہے۔ ارشاد ہے کہ تیرے رب نے تجھ پر بڑی مہربانیاں کی ہیں۔ یتیم ہونے کی حالت میں تیری پرورش کا بندوبست کیا تجھے گمراہی میں ادھر ادھر بھٹکنے سے بچایا اور تجھے مالدار کیا یقین کر کہ تیرا انجام اس سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔ یہ پیشگوئی اس وقت کی جا رہی ہے کہ آپ کی عمر پچاس کے لگ بھگ ہے اور ساری آبادی نے آپ کے خلاف کمر باندھ رکھی ہے۔ اس وقت کون سمجھ سکتا تھا کہ آپ کی حالت بہت اچھی ہو جائے گی۔ آخر وہی ہوا جو اس سورت میں کہا گیا تھا۔ اور آئندہ تقریباً دس سال میں وہ حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ جس کو دیکھ کر دنیا آج تک دنگ ہے۔

Marfat.com

سورۃ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اٰیَاتُھَا ١١ - رُکُوْعُھَا ١

اللہ نے تجھے ہرگز نہیں چھوڑا

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾
قسم ہے دھوپ چڑھنے کی اور رات کی جب چھا جائے
مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ
نہ تو چھوڑا تجھے تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا اور البتہ پچھلی حالت
خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ
بہتر ہے تیرے لیے پہلی سے اور البتہ عنقریب
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ
دے گا تجھے رب تیرا پس تو راضی ہو جائے گا کیا نہیں پایا تجھے
يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
یتیم پس ٹھکانا دیا اور پایا تجھے بھٹکتا
فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾
پس راہ دکھائی اور پایا تجھے مفلس پس مالدار کیا

سَجٰی (چھا جائے) ماضی کا صیغہ ہے۔ س۔ ج۔ و سے سَجْوٌ کے معنی ڈھانک لینا۔ قَلٰی (ناراض ہوا) ماضی کا صیغہ ہے۔ ق۔ ل۔ ی سے قَلًی کے معنی دشمنی، ناراض۔ عَائِلٌ (نادار، مفلسی) اسم فاعل ہے عَیْلَۃٌ (مفلسی) سے جو سورۃ توبہ میں گزرا ہے۔

ارشاد ہے کہ چاشت کے وقت پر نظر کرو جس وقت دھوپ خوب چمکتی ہے اور رات کو دیکھو جب وہ سب پر چھا جاتی ہے اور سب کو ڈھانپ لیتی ہے۔ یہ تو دنیا کی ادلتی بدلتی حالتیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کے بعد آتی جاتی رہتی ہیں۔ ان سے اصل شے نہیں بدلتی۔ اگر اے رسولؐ کچھ دن تجھ پر وحی نہیں آئی۔ تو یہ ایک عارضی بات ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تیرے رب کی خاص توجہ تیری طرف سے ہٹ گئی ہے۔ اور وہ تجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔ اے ہمارے رسولؐ یقین رکھ کہ آگے چل کر تیری پچھلی حالت پہلی حالت سے بہتر ہونے والی ہے اور تجھ کو تیرا رب اپنے خزانۂ رحمت سے اتنا کچھ دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا اپنے اوپر ہماری پہلی مہربانیاں یاد کرو۔ تو یتیم تھا۔ ہم نے تیری پرورش اور حفاظت کا بندوبست کیا چنانچہ پہلے تجھے تیرے دادا عبدالمطلب نے پھر تیرے چچا ابوطالب نے تیری حمایت کی پھر مدینہ کے لوگ تیرے معین اور مددگار ہوئے ہم نے تجھے ادھر ادھر پریشانی میں بھٹکنے نہ دیا بلکہ سارے فضول کھیل کود سے بچا کر اپنی طرف متوجہ کر لیا پھر تجھے مفلس پا کر حضرت خدیجہؓ کے ذریعے مالدار کیا۔ ان عنایتوں کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ تیرا رب جس نے تجھ پر اتنی مہربانیاں کیں تجھے چھوڑ دے گا۔

Marfat.com

اب کیا کرنا چاہیے

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا
پس وہ جو یتیم ہو پس مت ڈانٹ اسے اور وہ جو

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا
مانگتا ہے مت جھڑک اسے اور وہ جو

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١
نعمت ہے تیرے رب کی پس بیان کر

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا
سو جو یتیم ہو اسے مت دبا اور جو

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا
مانگتا ہو اسے مت جھڑک اور جو تیرے رب کا

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١
کا احسان ہے سو بیان کر

ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول اب تم اللہ کے فضل پر پورا بھروسہ کرو کسی یتیم کو تنگ نہ کرو اور اسے کسی طرح نہ ستاؤ اور اگر کوئی حاجت مند تم سے سوال کرے تو اس کو گھر کو مت اور جھڑ کو مت اور اللہ نے جو تم پر مہربانیاں اور عنایتیں کیں ہیں ان کا شکر گزاری کی نیت سے ذکر کرتے رہا کرو سورۃ الضحیٰ تمام ہوئی۔ یہ سورت بطفیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایمان والے کی زندگی کا سہارا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے حالات کی عارضی تبدیلیوں سے تنگ دل نہ ہونا چاہیے بلکہ اس اصلی خیال پر جمے رہنا چاہیے کہ اللہ کی توجہ اور مہربانی ایمانداروں پر ہر وقت رہتی ہے اس لیے کسی حال میں اس سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ اس کی پچھلی عنایتوں کو یاد کر کے آئندہ کی بہتری کی اس کے فضل سے توقع رکھنی چاہیے اور اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی مصیبت زدہ بے کس جذبات کو تمہاری ذات سے ٹھیس نہ لگے۔ یتیموں پر مہربانی کرو مانگنے والوں کو مت جھڑکو اور اللہ کی مہربانیوں کا ذکر کرتے رہا کرو۔ کیونکہ یہ بھی شکر گزاری میں داخل ہے مفسر کہتے ہیں کہ آج کل کے سائلوں کو جھڑکنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ نرمی سے نہیں مانتے اور چھچھری ہو کر چمٹ جاتے ہیں ؂

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح

قرآن کی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد چورانوے ۹۴ ہے، یہ سورت اس سے پہلی سورت کے قریب ہی نازل ہوئی۔ اس میں بھی آپ کو یقین دلایا گیا ہے کہ جیسے تم پر پہلے مہربانیاں ہوتی رہی ہیں اسی طرح آئندہ بھی ہوں گی۔ اللہ کی رحمت کے امیدوار رہو اور عارضی مصیبتوں سے مت گھبراؤ یقیناً ہر سختی کے بعد آسانی لازمی ہے۔ تمہارا نام دنیا میں بلند ہوگا اور ہر جگہ اذانوں میں پکارا جائے گا۔ اب تم جب اپنے معمولی کاموں سے فارغ ہو تو اللہ کی عبادت کے لیے کھڑے ہو جاؤ اس کی بندگی میں محنت کرو اور اللہ ہی سے دل لگاؤ۔ یہ سورت جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی مصیبتوں کا ہمت کے ساتھ مقابلہ کرنا سکھاتی ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان کے لیے تسلی اور تشفی کا بے مثال سبق ہے۔ اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنے متعلقہ معمولی کاموں سے فارغ ہو کر کیا کام کرے ؂

اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو جو نعمت یا سمجھ ملی ہے وہ سب اللہ عزوجل کی جانب سے ہے۔ ہر موقعہ پر وہی سیدھا راستہ سمجھاتا ہے۔ وہی مصیبتوں اور مشکلوں سے چھڑاتا ہے۔ عزت ملتی ہے۔ تو اسی کی طرف سے شہرت اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ تو اس کی عنایت سے ایک قاعدہ ہر وقت دل میں رکھو اور پھر کسی مشکل کی پروا مت کرو اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر مشکل دو آسانیوں کے بیچ میں ہوتی ہے اسکے اوّل بھی آسانی ہوتی ہے اور آخر میں بھی ؂

Marfat.com

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ۹۴ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيَاتُهَا ۸ - رُكُوْعُهَا ۱

مصیبت کے بعد راحت

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا
کیا نہیں کھول دیا ہم نے تیرے لیے سینہ تیرا اور اتار کر رکھ دیا
عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳
تجھ پر سے تیرا بوجھ وہ جس نے توڑ رکھی تھی کمر تیری
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
اور بلند کیا ہم نے تیرے لیے ذکر تیرا پس تحقیق ساتھ دشواری کے
يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا
آسانی ہے تحقیق ساتھ دشواری کے آسانی ہے پس جب
فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸ ع
فارغ ہو تو کھڑا ہو جا اور طرف اپنے رب کے پس رغبت کر

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا
کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں دیا اور تجھ پر سے تیرا
عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳
بوجھ اتار کر رکھ دیا جس نے تیری پیٹھ جھکا دی تھی
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا سو البتہ مشکل کے ساتھ
يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا
آسانی ہے البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے سو جب
فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸ ع ۱ ۱۶
تو فارغ ہو تو محنت کر اور اپنے رب سے دل لگا

اس زمانے میں جب یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد دشمن بہت زیادہ اور ماننے والے بہت کم تھے دشمنوں کے ہاتھوں جو اذیتیں آپ نے برداشت کیں۔ اس کی ہمت آپؐ میں انہی آیتوں سے پیدا ہوئی جن میں یہ دھڑک اعلان کر دیا گیا کہ تیرے دل میں برداشت کی طاقت ہماری عطا کی ہوئی ہے اور منصب رسالت کی بھاری ذمہ داریوں کے کمر توڑنے والے بوجھ اٹھانے کی ہمت تجھے ہمیں نے دی اور تیرا ذکر پیغمبروں اور فرشتوں میں ہمیں نے بلند کیا۔ آئندہ تیرا نام تا قیامت ہر جگہ آذانوں میں پکارا جائے گا۔ یاد رکھ ہر مشکل کے ساتھ دو آسانیاں لگی ہوئی ہیں تیری دنیا کی مشکلیں بھی تمام آسان ہونے والی ہیں۔ اب تیرا کام یہ ہے۔ کہ تجھے جب اپنے کام سے فراغت حاصل ہو تو اللہ کی عبادت کے لیے کمربستہ ہو کر ڈٹ جا اور ہر طرف سے منہ موڑ کر اللہ سے دل لگا۔ سورۃ الانشراح تمام ہوئی۔ اس سے ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کریں اور اس کا شکر ادا کریں مشکل میں ہمت نہ ہاریں اللہ کی عبادت محنت کے ساتھ کریں اور اسی سے لو لگائیں وہ ہر مشکل کو آسان کر دے گا۔

سُوْرَةُ وَالتِّيْنِ

قرآنی ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد پچانوے ۹۵ ہے اور قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں انسان کی جسمانی اور روحانی پرورش کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے انسان کی ہر طرح کی تربیت اور پرورش کا انتظام کر دیا۔ پھر اس کی بناوٹ بھی ایسی بنائی جو ہر طرح سے اچھی ہے۔ ہمارے رسول اور ہماری کتابیں سب اسی کی گواہی دیتی ہے۔ اس میں سب طرح کی قوتیں اچھی اور بری جمع ہیں۔ اسے اگر اس کی بری قوتوں نے دبا لیا تو یہ سب سے نیچے چلا جائے گا اور اگر اس نے اچھی باتیں اختیار کیں تو اسے اس کا اچھا بدلہ ملے گا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔ جب آدمی کو اس امتحان میں پھنسا دیا گیا۔ تو اب کون ہے جو قیامت کے دن کو اور جزا سزا کو جھوٹا سمجھے گا۔ یاد رکھو یہ دنیا اس اٹل قانون اور فیصلے کے تحت ہے۔ جو اس کے لیے اللہ نے جو احکم الحاکمین ہے مقرر کیا ہے ؂

Marfat.com

سورۃ والتین مکیۃ ۹۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ اٰيَاتُهَا ۸ - رُكُوْعُهَا ۱

انسان کی نجات کا انتظام

وَالتِّيْنِ - وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲
قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی

وَهٰذَا - الْبَلَدِ - الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ -
اور اس شہر امن والے کی البتہ تحقیق

خَلَقْنَا - الْاِنْسَانَ - فِيْٓ - اَحْسَنِ - تَقْوِيْمٍ ۝۴
ڈھالا ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں

ثُمَّ - رَدَدْنٰهُ - اَسْفَلَ - سَافِلِيْنَ ۝۵
پھر لوٹا دیا ہم نے اسے سب نیچوں سے نیچے

اِلَّا - الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - وَعَمِلُوا - الصّٰلِحٰتِ
مگر جو ایمان لائے اور عمل کیے انھوں نے اچھے

فَلَهُمْ - اَجْرٌ - غَيْرُ - مَمْنُوْنٍ ۝۶
پس ان کے لیے ثواب ہے نہ ختم ہونے والا

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲
قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ
اور اس امن والے شہر کی ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴
انسان کو خوب انداز پر بنایا ہے

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۝۵
پھر اس کو نیچوں سے نیچے پھینک دیا

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مگر جو یقین لائے اور انھوں نے کام بھی اچھے کیے

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶
سو ان کے لیے ثواب ہے بے انتہا

تَقْوِيْم : (بناوٹ۔ سانچا) یہ اسم مصدر ہے ق - و - م سے قوم کے معنی کھڑا ہو جانا۔ تقویم کھڑا کر دینا۔ یہاں اس کا استعمال خاکہ۔ نقشہ سانچے کے معنی میں ہوا ہے۔ یہاں اس سے مراد انسان کی ساخت اور بناوٹ ہے جس میں ظاہری اور باطنی خوبیاں جمع ہیں۔

مَمْنُوْن (کٹا ہوا۔ نبڑا ہوا) اسم مفعول ہے۔ م - ن - ن سے مَنٌّ کے معنی کاٹ ڈالنا ختم کر دینا۔ غَيْرُ مَمْنُوْن جو ختم نہ ہو اور نہ نبڑے انجیر اور زیتون کی طرف پہلے توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ یہ دونوں انسان کی بدن کے لیے غذا کا بہت اچھا ذخیرہ ہیں۔ اس کے بعد طور سینین کو یاد دلایا۔ جسے طور سینا بھی کہتے ہیں۔ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملی جس میں انسان کی روحانی غذا کا کافی سامان موجود ہے۔ اس کے بعد شہر مکہ کا ذکر کیا جہاں آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری کتاب نازل ہوئی اور انسان کی بدنی اور روحانی دونوں غذاؤں کا خوب کھول کر بیان کر دیا گیا انسان کی پرورش اور تربیت کے اس پورے سامان کا ذکر کر کے ارشاد ہے۔ کہ انسان کو ہم نے بہترین سانچے میں ڈھالا ہے اور اس میں ظاہری اور باطنی قوتیں دونوں نہایت مناسب طور پر رکھی گئی ہیں۔ پھر اس کے لیے پرورش اور ہدایت کا بھی پورا پورا انتظام کر دیا ہے۔ لیکن دنیا میں اسے سب سے نیچے درجہ میں پھینک دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کا امتحان ہو کہ یہ اپنی اچھی قوتوں کے تابع ہو کر ترقی کرتا ہے۔ یا بری قوتیں اسے اپنے پھندے میں پھنسا لیتی ہیں۔ اب اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جو شخص اچھی قوتوں کے تابع ہو کر رہے گا اور اچھے کام کرے گا اور ساتھ ہی اللہ پر ایمان لائے گا۔ اسے ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا اور ایسی ترقی نصیب ہوگی جو اس دنیا سے رخصت ہو کر بھی برابر جاری رہے گی اور جو برے کاموں میں پھنسا رہے گا۔ وہ دنیا میں بھی پریشانی میں گرفتار ہوگا اور آخرت میں بری سزا پائے گا۔

Marfat.com

پھر روزِ جزا کو کیوں نہیں مانتے

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷

پھر کونسی چیز جھوٹا کہلوا رہی ہے تجھے اس کے بعد دین کو

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷

پھر اس کے بعد تو دین کو کیوں جھٹلائے

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸ ع

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔

يُكَذِّبُ (جھوٹ جاننے پر آمادہ کرتا ہے۔ مضارع کا صیغہ ہے تَكْذِيْبٌ سے كَذِبٌ سے بنا ہے۔ كَذِب جھوٹ کو کہتے ہیں تکذیب کے معنی یہاں جھوٹ سمجھنے پر آمادہ کرنا ہیں۔

ارشاد ہے کہ جب معلوم ہو گیا۔ کہ انسان کو ہر طرح کی قوتوں میں سے حصہ دے کر دنیا میں سب سے نیچے پھینک دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ اپنی کوشش سے اللہ کو پہچان کر اچھے کام کرے اور اوپر چڑھے اور اللہ سے اس کا سب سے اچھا بدلہ لے تو اب کوئی وجہ نہیں کہ قیامت کو نہ مانا جائے۔ آخر انسان کے لیے اتنا بندوبست کر کے اور اسے عقل اور سمجھ دے کر پھر اسے کیا یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور برے کو سزا اور اچھے کو جزا نہ دی جائے گی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرنے کے بعد سب کو خاک میں ملا کر چھوڑ دے اللہ احکم الحاکمین کی نسبت تو ایسا گمان ہو ہی نہیں سکتا۔ سورۃ التین ختم ہوئی اس میں زبردست دلیل کے ساتھ انسان کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ قیامت ضرور آئے گی اور بروں کو سزا اور اچھوں کو جزا دی جائے گی۔ اگر اللہ کو یہ منظور نہ ہوتا تو وہ انسان کی ہدایت کا اتنا زبردست انتظام دنیا میں کیوں کرتا ؂

سُوْرَةُ الْعَلَق

قرآن کی ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۹۶ ہے۔ اور یہ مکہ میں ابتدائی زمانہ کے اندر نازل ہوئی بلکہ اس کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلی وحی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ آپ بہت دن سے غارِ حرا میں اللہ سے لو لگائے بیٹھے تھے آخر ایک دن حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر آئے اور آپ سے کہا اِقْرَأْ (پڑھو) آپ نے کہا مَآ اَنَا بِقَارِئٍ (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں) جبرئیلؑ نے آپ کو زور سے دبایا اور پھر وہی کہا۔ آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ حضرت جبرئیلؑ نے زور سے دبا کر کہا۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (پڑھو اپنے رب کے نام کی برکت اور مدد سے اگر پڑھے ہوئے نہیں تو کیا ہے۔ اللہ کا نام لینا تمہیں پڑھنا سکھا دے گا وہ جو صفت جس میں چاہے پیدا کر سکتا ہے تمہارا رب وہ ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا اور انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ اب تم اپنے رب کا نام لے کر پڑھو وہ بڑا کریم ہے اسی نے انسان کو سب کچھ قلم کے ذریعے سے سکھایا اور جو وہ نہ جانتا تھا اسے بتایا۔ یہاں تک پہلی وحی میں نازل ہوا۔ اس کے بعد جب مکہ والوں نے آپ کی بات نہ سنی اور ستانے پر تل گئے اور ابوجہل نے آپ کو نماز پڑھنے میں ستایا اور مغروروں کی سی باتیں کیں تو آگے کی آیتیں نازل ہوئیں ؂

ارشاد ہوا کہ انسان بے پروا ہو کر سرکشی پر کمر باندھتا ہے اس کو جاننا چاہیے کہ وہ پھر دوبارہ اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جائے گا جو اس سے پوچھے گا کہ بتا سرکشی کس گھمنڈ پر کی تھی۔ آگے ابوجہل کی ہٹ دھرمی کا بیان ہے۔ اور اس کو سختی کے ساتھ دھمکایا گیا ہے ؂

Marfat.com

سُوْرَةُ الْعَلَق ٩٦ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتُهَا ١٩ رُكُوْعُهَا ١

اللہ کا نام لے کر پڑھ

اِقْرَاْ - بِاسْمِ - رَبِّكَ - الَّذِيْ - خَلَقَ ۝١ خَلَقَ
پڑھ ساتھ نام رب اپنے کے جس نے پیدا کیا پیدا کیا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ
پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا ہے اس نے

الْاِنْسَانَ - مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ - وَرَبُّكَ - الْاَكْرَمُ ۝٣
انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور رب تیرا بڑا فیاض ہے

الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣
آدمی کو جمے ہوئے خون سے بنایا پڑھ اور رب بڑا کریم ہے

الَّذِيْ - عَلَّمَ - بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ - الْاِنْسَانَ - مَا لَمْ
جس نے سکھایا بذریعہ قلم کے سکھایا انسان کو جو وہ

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ
جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہ

يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّآ - اِنَّ - الْاِنْسَانَ - لَيَطْغٰٓى ۝٦
نہ جانتا تھا ہرگز نہیں تحقیق انسان البتہ سرکشی کرتا ہے

يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝٦
جانتا تھا کوئی نہیں آدمی اس سے سر چڑھتا ہے

اَنْ - رَّاٰهُ - اسْتَغْنٰى ۝٧ اِنَّ - اِلٰى - رَبِّكَ - الرُّجْعٰى ۝٨
اس لیے کہ دیکھتا ہے اپنے آپ کو بے پروا تحقیق طرف رب تیرے کے لوٹنا ہے

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝٧ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝٨
کہ اپنے آپ کو بے پروا دیکھے بے شک تیرے رب کی طرف پھر جانا ہے

اَرَءَيْتَ - الَّذِيْ - يَنْهٰى ۝٩ عَبْدًا - اِذَا - صَلّٰى ۝١٠
ذرا دیکھ اس شخص کو جو روکتا ہے ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝٩ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝١٠
تو نے اسے دیکھا جو منع کرتا ہے ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھے

اَرَءَيْتَ - اِنْ - كَانَ - عَلَى الْهُدٰٓى ۝١١ اَوْ - اَمَرَ
کیا اچھا ہوتا اگر ہوتا وہ ٹھیک راہ پر یا کہتا

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝١١ اَوْ اَمَرَ
بھلا دیکھ تو اگر ہوتا نیک راہ پر یا سکھاتا

بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ - اِنْ - كَذَّبَ - وَتَوَلّٰى ۝١٣
پرہیزگاری کرنے کو کیا ہوا اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا

بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٣
ڈرنا بھلا دیکھ تو اگر جھٹلایا اور منہ موڑا

عَلَقٌ (جما ہوا خون) سورۃ المؤمنون میں گزر چکا ہے اَلْاَكْرَمُ سب سے زیادہ خطاؤں سے درگزر کرنے والا اور بے دھڑک دینے والا اسم تفضیل ہے۔ ک - ر - م سے کَرَمٌ مہربانی درگزر فیاضی بہت سی اچھی صفتوں کا مجموعہ ہے۔ کریم وہ جس میں یہ سب صفتیں ہوں۔ اَلْاَكْرَمُ اس کا افعل تفضیل ہے۔ الرُّجْعٰى لوٹنا مصدر ہے ر - ج - ع سے واپس جانا۔ ارشاد ہے کہ اے محمدؐ اللہ کے حکم سے اس کا نام لے کر پڑھ۔ تیرا رب وہی ہے جس نے یہ سارا جہان پیدا کیا۔ وہ جانتا ہے کہ کونسی چیز کس طرح پیدا کی جاتی ہے۔ اس کی قدرت کا اندازہ اس سے کر کہ اس نے انسان کو ایک بے جان مادہ سے پیدا کیا۔ جو ایک جمے ہوئے خون کی شکل کا تھا نہ کچھ جانتا تھا نہ پوچھتا تھا اسی نے اسے سب کچھ جو وہ نہ جانتا تھا۔ سکھایا اور سکھانے کا ذریعہ قلم کو بنایا لیکن باوجود اس کے انسان عموماً غلطی پر ہے بات یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بے پروا اور آزاد دیکھ کر کھیل کھیلتا ہے اور سرکشی کرتا ہے۔ لیکن بات یہ نہیں ہے البتہ وہ مر کر دوبارہ اپنے رب کی طرف لوٹے گا۔ اس ابوجہل کو دیکھو کہ وہ اللہ کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ اس کا بھلا اس میں تھا کہ سیدھے راستہ پر چلتا اور دوسروں کو بھی چلاتا لیکن افسوس اس نے جھٹلانے پر کمر باندھی اور منہ موڑ لیا۔

Marfat.com

نہ مانے گا تو تباہ ہوگا

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ
کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھتا ہے کوئی نہیں اگر
لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾
باز نہ آئے گا تو ہم چوٹی پکڑ کر گھسیٹیں گے
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ
کیسی چوٹی جھوٹی گنہ گار اب بلالے اپنے
نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾
مجلس والوں کو ہم بھی بلاتے ہیں پیادوں کو السجدة
كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة
کوئی نہیں اس کا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور نزدیک ہو

اَلَمْ يَعْلَمْ ۔ بِاَنَّ ۔ اللّٰهَ ۔ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا ۔ لَئِنْ
کیا اتنا نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے ہرگز نہیں البتہ اگر
لَّمْ ۔ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا ۔ بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾
نہ باز آیا تو البتہ ضرور گھسیٹیں گے ہم پیشانی کے بال پکڑ کر
نَاصِيَةٍ ۔ كَاذِبَةٍ ۔ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ
کیسی پیشانی جو جھوٹی اور گنہ گار ہے پس بلالے
نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ ۔ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾
جتھے کو اپنے ہم بھی بلاتے ہیں پیادوں کو السجدة
كَلَّا ۔ لَا تُطِعْهُ ۔ وَاسْجُدْ ۔ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾
مت مان اس کی بات اور سجدہ کر اور نزدیک ہو

ع ١٩ ٢١

لَنَسْفَعَنْ (البتہ ہم ضرور گھسیٹیں گے) مضارع متکلم بالام تاکید ونون تاکید خفیفہ ہے۔ س۔ ف۔ ع سَفْعٌ کے معنی کھینچنا اور گھسیٹنا ہے۔ زَبَانِيَةَ (سزا دینے والے پیادے) زَبْنِيَةٌ کی جمع ہے۔ جو ز۔ ب۔ ن سے اسم ہے زَبْنٌ کے معنی پکڑ کر دفع کرنا زبنیۃ وہ سرکاری پیادہ جو حکم ملتے ہی کسی شخص کو دھکے دے کر مار مار کر نکال دے اور دفع کر دے ۔

ارشاد ہے کہ اس شخص نے سرکشی اختیار کی اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو دیکھ رہا ہے ۔ اور سمجھا کہ بس میں ہی میں ہوں جو چاہے کروں ہرگز یہ بات نہیں اگر یہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے اور گڑھے میں ڈال دیں گے اس کی پیشانی جھوٹ اور دغابازی سے بھری ہوئی ہے اور نافرمانی اور گناہ سے پر ہے ۔ اب اگر یہ کہتا ہے کہ میرے طرفدار اور حمایتی بہت ہیں تو اس سے کہہ دو کہ انہیں بلالے ہم بھی اپنے سزا دینے والے پیادوں کو پکار لیتے ہیں ۔ ہرگز یہ بات نہیں جو یہ سوچ رہا ہے تم اس کی ایک نہ سنو اپنے رب کو سجدہ کر اور اللہ کی نزدیکی حاصل کرو چنانچہ بدر کے دن یہی ہوا کہ مسلمانوں نے اس کے مغرور سر کے بال پکڑ کر اسے گھسیٹا اور کنوئیں میں ڈال دیا ۔ اور آخرت میں فرشتے اس کے بال پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اسے دوزخ میں جھونک دیں گے ۔

سورۃ العلق تمام ہوئی اس میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے قرآن سکھایا اور اس میں انسان کو کام کی ساری باتیں بتا دیں ۔ اب اگر کوئی ابوجہل کی طرح سرکشی اختیار کرتا ہے ۔ تو اس کو دین دنیا میں ویسی ہی سزا ملے گی ۔ جیسی اسے ملی اس میں گر کی بات یہ بتائی ہے کہ انسان اپنے آپ کو طاقتور اور لشکر والا دیکھ کر سمجھتا ہے کہ میں جو چاہے کر سکتا ہوں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس کا رب یعنی اللہ اسے دیکھ رہا ہے اور وہ اسی کے پاس لوٹ کر جائے گا اور کئے کی سزا پائے گا ۔

Marfat.com

سورۃ القدر

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ستانوے ہے اور یہ مکہ کے ابتدائی زمانے میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس قرآن مجید کا دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول شب قدر میں شروع ہوا۔ جو رمضان کے عشرۂ آخر میں سے کوئی سی رات ہے۔ یہ رات قدر و منزلت کے لحاظ سے ہزار مہینے سے زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ اور اسی رات میں وہ سارے حکم جو اللہ کیطرف سے سال بھر کے لیے مقرر ہو چکے ہوتے ہیں۔ حضرت جبرئیلؑ فرشتوں کے ایک گروہ کو ساتھ لے کر نیچے اترتے ہیں۔ اور اس وقت سے خیر و برکت کا خاص نزول ہوتا ہے۔ اور سلامتی کا اور امن و امان کا منظر ساری رات عالم میں صبح کے طلوع ہونے تک چھایا رہتا ہے۔ قرآن اسی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کے ذریعہ نازل ہونا شروع ہوا۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے دنیا میں انسان کی ہدایت کے لیے نازل کرنے کا فیصلہ شعبان کی پندرہوں رات کو ہوا۔ پھر لیلۃ القدر میں اسے لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیا اور بیت العزت میں رکھا گیا۔ پھر وہاں سے جبرئیلؑ علیہ السلام اسے موقعہ بہ موقعہ تھوڑا تھوڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے رہے۔ اور تیئس سال کی مدت میں پورا قرآن آپ کو پہنچا دیا۔ اسی لیئے لیلۃ القدر کی بڑی فضیلت ہے۔ اس سورت میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ ایک رات جسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

حدیث میں اس کی بابت آیا ہے۔ کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاکر اور اس سے ثواب کی پختہ امید رکھ کر اس رات کو اللہ کی عبادت کرے گا۔ اس کے سارے گناہ جو وہ اس سے پہلے کر چکا ہوگا معاف کر دیے جائیں گے۔ یہ رات کب ہے اور کون سی ہے۔ اس کی بابت حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات اس ارادہ سے باہر نکلے تھے۔ کہ اس کی بابت لوگوں کو بتا دیں کہ یہی وہ رات ہے۔ جسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے۔ لیکن آپ نے باہر آتے ہی دیکھا۔ کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کی آپس کی لڑائی کی شامت سے لیلۃ القدر کو تم سے چھپا دیا گیا۔ اب تم اس کو تلاش کرو گے تو تمہیں ملے گی اور شاید اسی میں تمہارے لیے بہتری ہو۔ اب تم اسے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اسی لیے آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کرنے کی سنت جاری کی تاکہ شاید لیلۃ القدر میں عبادت کرنے کا موقعہ ہاتھ آ جائے۔ کیونکہ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی بڑھ کر ہے۔ جیسا کہ اس سورت سے معلوم ہوتا ہے پھر اس کی جستجو کے لیے اور راتوں میں بھی عبادت نصیب ہوگی۔

Marfat.com

سورۃ القدر مکیۃ ۹۷ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ایاتھا ۵ - رکوعھا ۱

قرآن شب قدر میں اترنا شروع ہوا

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ
ہم نے اسے اتارا شب قدر میں اور تو نے
اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
مہینہ سے بہتر ہے اس میں فرشتے
وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ
اور روح اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے
اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ ع
امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ - فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ
تحقیق ہم اتارا ہم نے اسے شب قدر میں اور کس نے
اَدْرٰىكَ - مَا - لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
بتایا تجھے کیا ہے شب قدر شب قدر
خَيْرٌ - مِّنْ - اَلْفِ - شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ - الْمَلٰٓئِكَةُ
بہتر ہے ہزار ماہ سے اترتے ہیں فرشتے
وَالرُّوْحُ - فِيْهَا - بِاِذْنِ - رَبِّهِمْ - مِّنْ - كُلِّ
اور جبرئیل اس میں حکم سے اپنے رب کے سے ہر
اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ - هِيَ - حَتّٰى - مَطْلَعِ - الْفَجْرِ ۝۵ ع
کام امن وامان ہے وہ صبح کے طلوع ہونے تک

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۱ ۵ ۲۲

ارشاد ہے کہ ہم نے یہ قرآن شب قدر میں اتارا شب قدر کی بابت تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایک رات ہزار ماہ سے بہتر ہے اس رات جبرئیلؑ دیگر فرشتوں کے ساتھ دنیا میں ہر کام کی بابت جو اس سال ہونے ہیں احکام لے کر اترتے ہیں اور صبح تک امن و امان اور خیر و برکت کا نزول ہوتا رہتا ہے سورۃ القدر تمام ہوئی سورۃ الدخان میں شعبان کی پندرھویں رات کی بابت بھی یہی کہا گیا ہے۔ جو یہاں لیلۃ القدر کی بابت کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں راتوں کا آپس میں تعلق ہے۔ ایک میں اجمالی اور دوسری میں تفصیلی احکام نازل ہوتے ہیں۔ سورۃ البینۃ قرآن کی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد اٹھانوے ۹۸ ہے۔ اور یہ مدینہ میں ہجرت کے پہلے سال نازل ہوئی۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ دنیا میں دیندار اور بے دین دونوں کی حالت خراب ہو چکی تھی۔ یہود نصاریٰ اور مشرک دونوں اللہ کا انکار کر بیٹھے تھے اور اپنے اپنے معبود الگ الگ بنا کر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور آپس میں لڑائی جھگڑوں اور فساد کا بازار گرم تھا۔ کوئی عقل مند یا زور آور آدمی ایسا نہ تھا۔ کہ جو لوگوں کو سمجھا کر سیدھے راستہ پر ڈال دے۔ ایک فقط یہی صورت رہ گئی تھی کہ ایک بڑے مرتبہ والا عظیم الشان اللہ کا رسول آئے اور صاف ستھری آیتیں پڑھ کر سنائے جن میں ساری پکی اور پختہ باتیں موجود ہوں۔ چنانچہ وہ رسول آیا اور بات بالکل واضح ہو چکی۔ لیکن لوگ پھر بھی اپنی ضد اور ہٹ کی وجہ سے ویسے ہی فرقہ بندی اور جھگڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کو اتفاق اور اتحاد کا گر بتا دیا گیا تھا۔ کہ اللہ کو مانو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور یہی پختہ اور مکمل دین ہے مگر انہوں نے اسے نہ مانا اب یہ اہل کتاب اور مشرک لوگ بھی سن لیں کہ وہ بدترین مخلوق ہیں اور مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ ہاں جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک کاموں میں اس دنیا کے اندر لگے رہیں گے وہ بہترین مخلوق ہیں۔ انہیں مرنے کے بعد جنت ملے گی اور وہ اللہ سے اور اللہ ان سے راضی ہو جائے گا اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ نجات کا اصل ذریعہ اللہ کا ڈر ہے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مدنية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتُهَا ۸ رکوعها ۸

ہدایت کی فقط ایک ہی صورت ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ
نہ تھے وہ لوگ جو اللہ کے منکر ہوئے کتاب والوں میں سے اور

الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۱
مشرکوں میں سے باز آنے والے یہاں تک کہ آئے ان کے پاس صاف بات کھلی

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲
ایک رسول اللہ کی طرف سے جو پڑھے ورقے پاک صاف

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۳ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ
جن میں لکھی ہوئی ہوں مضبوط باتیں اور نہیں الگ الگ ہوئے وہ جنہیں

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴
دی گئی کتاب مگر بعد اس کے کہ آگئی ان کے پاس صاف کھلی بات

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ
جو لوگ منکر ہیں اہل کتاب اور مشرک وہ باز آنے والے

الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۱
نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی بات پہنچے

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲
اللہ کا ایک رسول پاک ورق پڑھتا ہوا

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۳ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ
جن میں مضبوط باتیں لکھی ہوں اور اہل کتاب میں پھوٹ

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴
پڑی سو جب کہ ان کے پاس کھلی بات آ چکی

مُنْفَكِّيْنَ (باز آنے والے) مُنْفَكٌّ کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے۔ اِنْفِكَاكٌ سے جو ف۔ ک۔ ک سے بنا ہے۔ فَكٌّ کے معنی جدا کر دینا چھڑا دینا۔ روک دینا سورۃ البلد میں گزر چکا ہے اِنْفِكَاكٌ اس کا لازم ہے الگ الگ ہو جانا چھوڑ دینا۔ باز آجانا بَيِّنَةٌ (صاف واضح بات) سورۃ الاعراف وغیرہ میں گزر چکا ہے۔ كُتُبٌ (لکھی ہوئی باتیں) کتاب کی جمع ہے۔ جو لکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں قَيِّمَةٌ (کھری راسخ مضبوط) قَيِّمٌ جو سورۃ الروم میں گزر چکا ہے۔ کی مونث ہے۔ یعنی مضبوط۔

ارشاد ہے کہ دنیا میں دین کی صورت بگڑ چکی تھی۔ کتاب والے ہوں یا مشرک سب اللہ کو چھوڑ بیٹھے تھے۔ انہیں سمجھانا کسی کے بس کا نہ تھا فقط ایک صورت تھی کہ اللہ کا ایک معزز رسول ایک نئی کتاب لے کر آئے جس میں ساری مضبوط باتیں جمع ہوں اور وہ انہیں پڑھ کر سنائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پہلے حضرت عیسیٰؑ اور ان کے بعد آخری رسول محمد رسول اللہ علیہ وسلم صاف صاف باتیں لے کر آئے لیکن لوگوں نے دونوں کو انہیں ٹھکرا دیا حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اختلاف کر کے بہت سے فرقے یہودیوں عیسائیوں کے بن گئے اور پھر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح پہچان لینے کے باوجود ضد پر اتر آئے اور نئے نئے فرقے بنا کر بیٹھ گئے چنانچہ اب تک بجائے اس کے کہ دین اسلام پر متحد ہو جاتے اپنا اپنا دین لیے بیٹھے ہیں اور ہر گروہ اپنے دین کو سب سے اچھا سمجھتا ہے اور دوسرے کے دین کے مٹانے کی فکر میں ہے اسلام کے صاف پیغام کے بعد اس ہٹ دھرمی کا نہ کوئی موقعہ ہے اور نہ اس پر جمے رہنے کا کوئی معقول عذر ہے۔ قرآن نے سمجھا دیا کہ ملک قومیت وطنیت انسان کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس کے تعصب میں پھنس کر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کی تیاری کرتے رہنا انسانیت کا خون کرنا ہے سیدھی بات ہے کہ سیدھا راستہ انسان کے لیے ایک ہی ہے۔ اپنا رب فقط اللہ کو مانے اور اسی کے آگے جھکے اس کی عبادت کرے اور جو کچھ اس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد ہے وہ محتاجوں اور ضرورتمندوں کی حاجتیں اور ضرورتیں پوری کرنے کیلئے خرچ کرے اسی بنیاد پر انسان کو اپنی تنظیم قائم کرنی چاہیے اور سب فائدے بیچ اور بے کار ہیں

Marfat.com

بات تو بہت اچھی بتائی گئی تھی

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
اور نہیں حکم ہوا تھا انھیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرکے
لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اس کے لیے اطاعت منہ موڑ کر سب سے اور قائم رکھیں نماز
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵
اور دیتے رہیں زکوٰۃ اور یہی ہے راستہ مضبوط لوگوں کا
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
تحقیق جو لوگ انکار کر بیٹھے اللہ کا کتاب والوں میں سے
وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اور مشرکوں میں سے آگ میں ہوں گے جہنم کی ہمیشہ رہنے والے اسی میں
اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶ اِنَّ
وہ لوگ وہی ہیں بدترین خلائق تحقیق
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کیے انھوں نے اچھے
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷
وہ لوگ وہ ہیں بہترین خلائق

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
اور ان کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں خالص اسی کی
لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
بندگی منہ موڑ کر اور نماز قائم کریں
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵
اور زکوٰۃ دیں اور یہی راہ ہے مضبوط لوگوں کی
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اور وہ جو منکر ہوئے اہل کتاب
وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اور مشرک دوزخ کی آگ میں ہوں گے سدا رہیں گے
اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶ اِنَّ
اس میں اور وہ لوگ ہیں سب خلق سے بدتر وہ لوگ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جو ایمان لائے اور کیے انھوں نے بھلے کام
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷
وہ لوگ ہیں سب خلق سے بہتر

حُنَفَآءَ (سب سے منہ موڑنے والے) حنیف کی جمع ہے جو حضرت ابراہیمؑ کا لقب ہے اور سورۃ النساء دیکھ میں گزر چکا ہے سب سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف جھکنے والا بَرِيَّةَ (مخلوق) فعل بمعنی مفعول ہے ب۔ ر۔ ی سے بَرَأَ کے معنی پیدا کرنا بَرِيَّةٌ۔ خَلَقَ۔ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ یعنی دین الامۃ القیمۃ۔

ارشاد ہے کہ لوگوں کو آخری رسول نے کچھ اور تو نہیں کہا تھا۔ فقط یہی کہا تھا کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور سب کو چھوڑ کر خالص دین کے ساتھ اسی کی فرمانبرداری کرو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو یہی ہمیشہ سے مستحکم اور مضبوط امت کا طریقہ رہا ہے پھر خبر نہیں اس پر سب متحد کیوں نہیں ہو جاتے بہرحال وہ اہل کتاب ہوں یا مشرک جو اللہ کا انکار کر بیٹھیں گے۔ وہ دوزخ میں جائیں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اور یہی ہیں مخلوق میں سب سے بُرے لوگ۔ ہاں جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے وہ لوگ مخلوق میں سب سے اچھے ہیں۔ یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام سارے انسانوں کے لیئے ہے کسی خاص قوم یا گروہ کا مذہب نہیں جو لوگ اسلام کو نہ ماننے کا یہ بہانہ ڈھونڈھتے ہیں کہ یہ تو فقط مسلمانوں کا مذہب ہے ہمیں اس سے کیا سروکار، ہمارا مذہب وہی ہے جو قدیم سے ہمارے ملک کا اور ہمارے باپ دادا کا مذہب چلا آتا ہے یہ لوگ بڑی سخت غلطی کر رہے ہیں قرآن کا اعلان ہے کہ تمام انسانوں کیلیئے خواہ وہ یورپ کے ہوں یا ایشیا کے کالے ہوں یا گورے دین فقط ایک ہے اور وہ اسلام ہے قرآن ہر انسان کو یہی سمجھانے آیا ہے جو نہ مانے گا اسے مرنے کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ وہ سخت غلطی پر تھا۔

Marfat.com

ایمان والوں کی جزا

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
بدلا ان کا نزدیک ان کے رب کے باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں رہا کریں گے
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ
ان میں ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾
یہ واسطے اس کے ہے جو ڈرا اپنے رب سے

عَدْنٌ (ہمیشہ رہنے کے لیے) اسم مصدر ہے جس کے معنی ہیں وہ جگہ جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ ارشاد ہے کہ ایمان لاکر نیک کام کرنیوالوں کی جزا اللہ کے ہاں یہ ہے۔ کہ ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے باغ تیار ہیں جن کے نیچے مقاموں پر نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ انہی باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ اللہ ان سے راضی ہوگا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یاد رکھو یہ مرتبہ اسے ملے گا جو دنیا میں اللہ سے ڈر کر برے کاموں سے بچے گا اور اس کی نافرمانی نہ کرے گا۔ سورۃ البینۃ تمام ہوئی اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا کی حالت ابتر ہو چکی تھی۔ آدمیوں کے درست ہونے کی کوئی صورت نہ تھی سوا اس کے کہ ان کے پاس اللہ کا رسول آئے اور کھری کھری باتیں اس کی کتاب میں سے پڑھ کر انہیں سنائے تعجب اور افسوس ہے کہ اس سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا اور اب تک برابر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں انہیں بتایا گیا تھا کہ سب طرف سے ہٹ کر اللہ کی خالص دل سے بندگی کرو نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ ہر پائدار امت کا یہی طریقہ رہا ہے اور یہی رہے گا۔ لیکن آدمیوں کو اور کچھ سوجھا انہوں نے کہا کہ یہ تو ایک خاص قوم کا مذہب ہے ہم اسے کیوں مانیں ہم اپنا مذہب مانیں گے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَال

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ننانوے ۹۹ ہے مدینہ کے شروع کے زمانے میں نازل ہوئی اس میں انسان کو اس سخت واقعہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس کا نام قیامت ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی خداوند عالم زمین کو حکم دے گا کہ اپنے آپ کو ہلا ڈالے چنانچہ اسمیں جتنا سخت زلزلہ ہو سکتا ہے آئے گا۔ کوئی اونچی عمارت ٹیلہ پہاڑ وغیرہ باقی نہ رہے گا۔ ساری زمین ہموار چٹیل میدان ہو جائے گی اور اپنے اندر کی ساری چیزیں باہر نکال پھینکے گی۔ سونا چاندی قیمتی معدنیات سب چیزیں باہر نکل پڑیں گی اور سارے انسان حیرت زدہ ہو کر کہیں گے کہ آج زمین کو کیا ہو گیا اس وقت زمین اپنی ساری خبریں کہہ ڈالے گی کہ مجھ پر رہتے ہوئے انسان نے کیا کیا کوتک کئے زمین کا ہر حصہ وہ ساری باتیں بتائے گا جو اس نے وہاں کی ہوں گی کیونکہ اللہ نے اسے یہی حکم دیا ہوگا کہ سب کچھ کہہ ڈالے سارے انسان اپنی اپنی قبروں سے یا جہاں کہیں بھی ہوں گے اپنے اپنے اعمال کے مطابق گروہ گروہ بن کر باہر نکل پڑیں گے۔ تاکہ ہر ایک کے اعمال اس کے سامنے رکھ دیئے جائیں ہر ایک اپنی اپنی ذرہ ذرہ بھلائی برائی جو اس نے کی ہوگی اپنے سامنے دیکھ لے گا۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں باغ ہیں ہمیشہ رہنے کو
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں رہیں گے اس میں
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ
ہمیشہ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾
یہ اسے ملتا ہے جو ڈرے اپنے رب سے

Marfat.com

سورۃ الزلزال مدنیۃ ۹۹ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ آیتہا ۸ رکوعہا ۱

قیامت کا زلزلہ (۱)

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱
جب ہلا ڈالا جائے زمین کو اس کے بھونچال سے

اِذَا - زُلْزِلَتِ - الْاَرْضُ - زِلْزَالَهَا ۝۱
جب ہلا ڈالی جائے گی زمین جنبش سے اپنی

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ
اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر کے بوجھ اور آدمی

وَاَخْرَجَتِ - الْاَرْضُ - اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ
اور باہر نکال ڈالے گی زمین بوجھ اپنے اور کہے گا

الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴
کہے گا اس کو کیا ہو گیا اس دن وہ اپنی باتیں کہہ ڈالے گی

الْاِنْسَانُ - مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ - تُحَدِّثُ - اَخْبَارَهَا ۝۴
انسان کیا ہو گیا اسے اس دن کہہ ڈالے گی زمین خبریں اپنی

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ
اس واسطے کہ تیرے رب نے اسے حکم بھیجا اس دن باہر آئیں گے

بِاَنَّ - رَبَّكَ - اَوْحٰى - لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ - يَّصْدُرُ
کیونکہ تیرے رب نے حکم دیا اسے اس دن باہر نکلیں گے

النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ
لوگ مختلف گروہوں میں کہ انھیں ان کے عمل دکھائے جائیں گے سو

النَّاسُ - اَشْتَاتًا - لِّيُرَوْا - اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ
لوگ مختلف گروہوں میں تاکہ دکھائے جائیں انھیں اعمال ان کے پس جس نے

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ
جس نے ذرہ بھر بھلائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے

يَّعْمَلْ - مِثْقَالَ - ذَرَّةٍ - خَيْرًا - يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ
کی ہو گی برابر ذرہ کے بھلائی دیکھے گا وہ اسے اور جس نے

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸ ع
ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا

ع ۲۴

زُلْزِلَتْ : (ہلا دی جائے) ماضی مجہول ہے فعل رباعی سے جس کا مصدر زَلْزَلَةٌ اور زِلْزَال ہے اس کے معنی ہیں زور سے ہلا ڈالنا۔ زِلْزَالَهَا یعنی زمین کے زبردست بھونچال سے يَصْدُرُ لوٹیں گے مضارع کا صیغہ ہے۔ ص۔ د۔ ر سے مصدر کے معنی کسی جگہ سے جا کر واپس آنا۔ یعنی انسان دوبارہ زمین پر واپس آئے گا۔ اَشْتَاتٌ (بکھرے ہوئے) شَتٌّ کی جمع ہے جو صفت کا صیغہ ہے متفرق کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ جماعت جماعت کی جماعتوں میں بنے ہوئے نکلیں گے ؛

ارشاد ہے کہ انسان کیا دنیا میں بھول کر اور اپنے رب کو بھول کر بیٹھا ہے یہ مر کر زمین میں ملنے والا ہے۔ لیکن یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جائے گا۔ ایک دن زمین کو زور سے ہلا دیا جائے گا۔ پہاڑ ٹیلے کچھ نہ رہیں گے۔ یہاں سے وہاں تک صاف میدان ہو جائے گا اس دن زمین اپنے اندر کی ساری چیزیں باہر نکال کر پھینک دے گی، جتنی قیمتی چیزیں اس کے اندر ہیں سب آپ ہی آپ باہر نکل پڑیں گی آج انسان یہاں بڑی محنت سے سونا۔ چاندی۔ کوئلہ۔ تیل۔ اس کے اندر سے کھود کر نکالتا ہے۔ اس دن یہ سب چیزیں خود بخود باہر آجائیں گی اور کوئی لینے والا نہ ہوگا انسان حیرت سے تکے گا کہ آج اس زمین کو کیا ہو گیا ہے۔ خود بخود ساری چیزیں اپنے اندر سے باہر پھینکے دے رہی ہے ؛

Marfat.com

قیامت کا زلزلہ (ب)

اس دن زمین کا ایک اور حال عجیب ظاہر ہوگا۔ اللہ جو اس کا رب ہے اسے حکم دے گا کہ آج وہ سب باتیں بیان کر دے جو انسان نے تیرے اوپر رہتے وقت کی ہیں۔ چنانچہ زمین کا ہر حصّہ وہ ساری باتیں بیان کر دے گا جو کسی وقت انسان نے وہاں کی ہوں گی کہیں سے آواز آئے گی کہ یہاں چوری کی گئی کہیں سے قتل ظلم لوٹ مار کی خبریں سنائی جا رہی ہوں گی یہ تو زمین کا حال ہوگا۔ انسان پر یہ بیت رہی ہوگی کہ ہر ایک انسان زمین کے اندر سے جس میں وہ مر کر مل گیا تھا۔ اٹھ کر دوبارہ باہر نکلے گا پھر سارے انسان اپنے اپنے اعمال کے مطابق ٹولیوں میں بٹ جائیں گے کوئی چوروں کی ٹولی ہوگی کوئی زناکاروں کی کوئی شرابیوں کی لٹیروں کی اور ظالموں وغیرہ کی ہوگی اور ہر ایک میدان حشر کی طرف دوڑے گا۔ تاکہ وہاں اپنے اعمال کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے جس نے ذرا سی بھی بھلائی کی ہوگی وہ اس کے آگے آجائے گی اور جس نے ذرا سی بھی برائی کی ہوگی وہ اس کے سامنے موجود ہو جائے گی۔ سورۃ زلزال تمام ہوئی اس میں قیامت کا وہ مختصر مگر جامع نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ جسے انسان کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ہرگز کسی کو یہ خیال نہ ہونا چاہیے کہ میں دنیا میں آزاد ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں کسی کو حق نہیں کہ میرے کاموں میں دخل دے۔ اسے خیال رکھنا چاہیے کہ خود زمین بلکہ خود اس کے ہاتھ پاؤں تک بھی اس کا سارا حال ہو بہو کہہ ڈالیں گے کچھ کرتے دھرتے بن نہ پڑے گی۔ اچھے کام ہوں گے۔ تو سکھ پائے گا برے ہوں گے تو دکھ اٹھائے گا۔

سُوْرَةُ العٰدِيٰتِ

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد سو ہے۔ اور یہ مکہ کے قیام کے ابتدائی زمانے میں نازل ہوئی اس سورت میں انسان کی توجہ گھوڑوں کی طرف متوجہ کی گئی ہے۔ جن سے تمام انسان خاص کر عرب بہت سے کام لیتے ہیں اور وہ بالکل ان کی خواہش کے مطابق ان کا کام انجام دیتے ہیں اور وہ بھی محض اس لیے کہ ان کے مالک ان کے لیے چارہ اور پانی کا خاطر خواہ انتظام کرتے ہیں۔ عرب کے گھوڑے اپنے مالک کے وفادار خاص طور پر مشہور ہیں۔ اس لیئے ان کو اس طرف توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تم نے گھوڑے سے یہ سبق سیکھا ہوتا۔ کہ اپنے مالک کے خادم اور وفادار بنتے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنے رب کا جس نے اسے سب کچھ دیا ناشکرا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی آنکھوں سے گھوڑوں کی اپنے مالک سے وفاداری اور اس کی شکرگزاری صاف صاف دیکھ رہا ہے۔ انسان کو مال جمع کرنے کی دھن نے بھی کہیں کا نہ رکھا یہ ہر وقت اپنے فائدے کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور اپنے رب اور مالک کا اسے خیال بھی نہیں آتا۔ اچھا عنقریب قبروں میں سے سب دوبارہ زندہ کر کے نکال لیئے جائیں گے اور دلوں میں جو خیالات بھرے ہوئے تھے۔ وہ سب ظاہر ہو جائیں گے اس روز انسان سمجھے گا اور اس کو جتلا بھی دیا جائے گا۔ کہ اللہ اس کے سارے حالات سے واقف ہے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مكية — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ — اٰيٰتُهَا ۱۱ — رُكُوْعُهَا ۱

گھوڑوں کی وفاداری

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾
قسم دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپتے ہوئے پھر روشن کرنے والے آگ جھاڑ کر
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾
پھر لوٹ ڈالنے والے صبح کو پھر اٹھائیں اس میں گرد
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ
پھر بیچ میں گھسیں اس وقت فوج میں تحقیق انسان
لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ
اپنے رب کا البتہ ناشکرا ہے اور تحقیق وہ اس پر البتہ
لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
گواہ ہے اور بیشک وہ مال کی محبت میں البتہ سخت ہے
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾
کیا پس نہیں جانتا جب باہر نکالا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ
اور سامنے آجائے گا جو کچھ سینوں میں ہے تحقیق
رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع
رب ان کا ان کی اس دن خبر رکھتا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾
قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر پھر آگ سلگانے والے جھاڑ کی
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾
پھر غارت کر ڈالنے والے صبح کو پھر اٹھانے والے اس میں گرد
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ
پھر اس وقت فوج میں گھس جانے والے بے شک آدمی اپنے
لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ
رب کا ناشکرا ہے اور وہ آدمی اس کام کو سامنے
لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
دیکھتا ہے اور آدمی مال کی محبت میں بہت پکا ہے
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾
کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب نکال لیا جائے جو قبروں میں ہے
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ
اور باہر لایا جائے جو کچھ دلوں میں ہے بیشک
رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع ۲۱ ۲۵
ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے

ضَبْحٌ (زور سے سانس لینا) دوڑتے وقت گھوڑوں کا ہانپنا الْمُغِيْرَات (ایک دم حملہ کرنے والے) مُغِيْرَةٌ کی جمع ہے۔ جو اِغَارَةٌ سے اسم فاعل ہے اس کا مادہ غ۔و۔ر ہے غَوْرٌ کسی کے پیچھے پکڑنے کو دوڑنا۔ اِغَارَةٌ چھاپا مارنا۔ لوٹنے کے لیے حملہ کرنا اَثَرْنَ اٹھاتے ہیں ماضی کا صیغہ ہے۔ اِثَارَةٌ سے جس کا مادہ ث۔و۔ر ہے ثَوْرٌ کے معنی جوش اِثَارَةٌ خاک اکھاڑ کر اڑانا نَقْعٌ غبار دھول جو گھوڑوں کی ٹاپوں سے اڑے اور ہر جگہ چھا جائے كَنُوْدٌ (نمک حرام) صفت کا صیغہ ہے ک۔ن۔د سے كُنُوْدٌ احسان فراموش کرنا بُعْثِرَ نکال کر باہر لایا جائے ماضی مجہول ہے۔ بُعْثَرَةٌ رباعی سے جس کے معنی پھیلانا اور بکھیر دینا ہیں ؛

ارشاد ہے کہ گھوڑوں کی طرف غور کرو کہ یہ اپنے مالک کے کیسے وفادار خادم ہوتے ہیں اس کے اشارے پر زور سے دوڑتے ہیں اور ہانپتے جاتے ہیں اور پتھر پر سم مار کر آگ جھڑاتے ہیں اور آدمیوں کو پیٹھ پر اٹھا کر صبح ہی صبح لوٹنے کے لیے اچانک حملہ کر دیتے ہیں۔ اپنے ٹاپوں سے گرد و غبار اڑاتے ہیں اور اسی وقت دشمنوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں۔ اور اپنے مالک کیلئے جان تک دینے سے دریغ نہیں کرتے ؛ (آگے کے سبق میں)

Marfat.com

گھوڑوں سے سبق

کیا انسان کو اس سے یہ سبق نہیں سیکھنا چاہیے کہ وہ اپنے مالک کی خدمت میں دل و جان سے حاضر رہے اور جو حکم ہو فوراً بجالائے افسوس برخلاف اس کے انسان اپنے رب کا احسان بھول جاتا ہے اور اس کی ناشکری کرتا ہے۔ حالانکہ یہ گھوڑوں اور بعض اور جانوروں کے حالات اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ یہ اس قدر خود غرض ہے کہ دنیا کا مال و متاع جمع کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور جب کچھ فاعدہ حاصل ہو جائے تو مگن ہو کر بیٹھ جاتا ہے اپنے رب کا خیال بھی نہیں کرتا۔ اس کو یہ معلوم نہیں کہ ایک دن جو کچھ قبروں میں گڑا ہوا ہے۔ سب کو باہر نکال لیا جائے گا اور انسان کے دل میں جو کچھ خیالات بھرے ہوئے تھے سب کھلم کھلا سامنے رکھ دیے جائیں گے اس وقت ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ اپنے بندوں کے حال سے ذرّہ ذرّہ واقف ہے اس وقت اس کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور غفلت کا پردہ سامنے سے ہٹ جائے گا۔ سورۃ العٰدیٰت تمام ہوئی اس میں انسان کو سرزنش کی گئی ہے کہ وہ مالک کی وفاداری اور شکر گزاری میں گھوڑوں سے بھی گیا گزرا ہے گھوڑا اپنے مالک کی خاطر جان تک کی بازی لگا دیتا ہے اور ایک اشارے میں جدھر کہے چل پڑتا ہے۔ بڑے خطروں میں مالک کی طرف کود پڑتا ہے لیکن انسان کو اس کا بھی پتہ بہت کم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اس کی ساری ضرورت کی چیزیں ہر وقت دیتا رہتا ہے۔ اسے اسکا شکر گذار اور فرمانبردار ہو کر رہنا چاہیے انسان دنیا کے فائدے اور مال و متاع حاصل کرنے کی دھن میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔ حالانکہ گھوڑوں اور دیگر جانوروں کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنے مالک کے کیسے فرمانبردار ہیں۔ اچھا ایک دن وہ زمین میں سے اٹھ کر اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو گا اور دیکھ لے گا کہ وہ اس کا حال سارا جانتا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ایک سو ایک ہے مکہ کے قیام کے شروع ہی کے زمانے میں نازل ہوئی۔ اس میں انسان کو قیامت سے ڈرایا گیا ہے۔ کہ اس سے غافل ہو کر مت بیٹھ رہنا۔ جب وہ آئے گی انسان کے ہوش و حواس بگاڑ دے گی اور اندر سے باہر تک ہر چیز کو زور سے ہلا ڈالے گی آدمی پروانوں اور پتنگوں کی طرح ادھر ادھر بکھرے ہوں گے اور بے تحاشا دوڑے چلے جا رہے ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اڑ رہے ہوں گے اس دن ہر انسان کے اعمال تولے جائیں گے جن کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہو گا انہیں خوشی اور خرمی نصیب ہو گی اور جن کا نیک اعمال کا پلہ ہلکا ہو گا وہ دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیے جائیں گے اس بات کو دھیان میں رکھ کر انسان کرے جو کچھ کرے۔

اس سورت میں قیامت کے واقعہ کو بہت ہی صاف الفاظ میں واضح کر دیا گیا ہے اب کسی کو یہ کہنے کی گنجائش نہیں کہ اس مضمون پر قرآن شریف میں خاص طور پر زور نہیں دیا گیا۔ اس سورت میں کسی مضمون کو نہیں چھیڑا گیا فقط اتنا ہی کہا گیا ہے اور بہت زوردار الفاظ میں کہا گیا ہے کہ قیامت میں شک کی گنجائش نہیں اس میں شک مت کرو وہ آئے گی تو سب چیزوں کو ہلا ڈالے گی اور آدمی اس طرح بکھرے ہوئے ہوں گے جیسے پروانے چراغ کے گرد پھیلے ہوتے ہیں پھر ان کو جمع کر کے ان کا حساب لیا جائے گا جن کے اچھے اعمال وزنی ہوں گے وہ نجات پائیں گے اور جن کے ہلکے ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

Marfat.com

سورۃ القارعۃ مکیۃ ۱۰۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتُهَا ۱۱ رُكُوْعُهَا ۱

قیامت کیا ہے؟

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ
کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور کس نے بتایا تجھے

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ
وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور تو کیا سمجھا

مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی جس دن لوگ بکھرے ہوئے

مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی جس دن ہوں گے آدمی

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
پتنگوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ جیسے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
مانند پروانوں کے بکھرے ہوں گے اور ہوں گے پہاڑ

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
رنگی ہوئی اون دھنی ہوئی پس وہ جس کی تول

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
مانند رنگین اون دھنکی ہوئی کے پس وہ جو بھاری ہوئے

مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا
بھاری ہوئی من مانی زندگی میں ہوگا اور جس کی

مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا
اعمال اس کے پس وہ ہے بیچ عیش پسندیدہ کے اور وہ

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹
تول ہلکی ہوئی تو اس کا ٹھکانا گڑھا ہوگا

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹
جو ہلکے ہوئے اعمال اس کے پس ٹھکانا اس کا گڑھا ہوگا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱ ع ۱ ۲۲ ۲۶
اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے وہ آگ ہے دہکتی ہوئی

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱
اور تو کیا سمجھا وہ کیا ہے آگ ہے دہکتی ہوئی

ارشاد ہے کہ قیامت جب آئے گی پکڑ کر ہلا ڈالے گی۔ اس کا حال سنو آدمی پروانوں اور پتنگوں کی طرح بکھرے ہوں گے پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ اس دن جس کے اچھے کام بھاری ہوئے وہ خوش و خرم ہوگا۔ اور جس کے اچھے کام ہلکے ہوئے وہ گہرے گڑھے میں گرے گا جہاں دہکتی ہوئی آگ ہوگی سورۃ القارعہ تمام ہوئی۔ انسان کو چاہیے کہ جو کچھ کرے سوچ سمجھ کر کرے اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ اور جزا سزا ملے گی۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُر

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ایک سو دو ۱۰۲ ہے۔ مکہ کے اندر ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اس وقت عرب کے لوگ قبیلوں کے اندر بٹے ہوئے تھے۔ اور ہر قبیلہ دوسرے سے مال و دولت، عزت، شہرت میں بڑھا رہنا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ اپنے آدمیوں کی تعداد بھی دوسروں سے زیادہ دکھانا چاہتا تھا۔ دنیا کے جھگڑوں میں اس قدر پھنسے رہنے سے نہ اللہ کا خیال باقی رہتا ہے اور نہ آخرت کا کچھ دھیان آتا ہے لوگوں کو اس پر جھڑکا جا رہا ہے کہ دنیا کے سامان کی زیادتی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش عمر بھر کرتے رہتے ہو یہاں تک کہ موت آجاتی ہے۔ اور قبر میں جا پہنچتے ہو بلکہ وہاں بھی اپنے آدمیوں کی تعداد دوسروں سے زیادہ ثابت کرنے کے لیے قبروں کو گننے لگتے ہو کہ ہمارے مردے تمہارے مردوں سے زیادہ ہیں۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مال، اولاد، احباب و اقارب کی زیادتی کسی کام کی چیز نہیں ہے۔

Marfat.com

سورۃ التکاثر مکیۃ ۱۰۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ایتھا ۸ رکوعھا ۱

نری دنیا ہی نہیں آخرت بھی ایک چیز ہے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲
بھلائے رکھا تمھیں ایک دوسرے سے بڑھنے نے یہاں تک کہ دیکھ لیں تم نے قبریں

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ
ہرگز نہیں عنقریب جان لوگے تم پھر ہرگز نہیں عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵
جان لوگے تم ہرگز نہیں کاش جانتے تم یقین کا جاننا

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷
البتہ ضرور دیکھو گے تم دوزخ کو پھر البتہ ضرور دیکھو گے تم اسے یقین کی آنکھ سے

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸
پھر البتہ پوچھے جاؤ گے تم اس دن بابت نعمتوں کی

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲
غفلت میں رکھا تمھیں بہتات کی حرص نے یہاں تک کہ قبریں جا دیکھیں

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ
کوئی نہیں عنقریب جان لوگے پھر کوئی نہیں آگے

تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵
جان لوگے کوئی نہیں اگر جانتے تم یقین کر کے

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷
بیشک تمھیں دیکھنی ہے دوزخ پھر دیکھنا اسے یقین کی آنکھ سے

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸
پھر اس دن تم سے آرام کی حقیقت پوچھیں گے

عِلْمَ الْيَقِيْنِ دلیلوں سے اس قدر جان لینا کہ یقین آجائے۔ عَيْنَ الْيَقِيْنِ وہ یقین جو آنکھوں سے دیکھ کر اور مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ سورۃ الواقعہ میں حق الیقین گزر چکا ہے۔ جو یقین کا آخری درجہ ہے جو دلیلوں سے اور مشاہدوں سے حاصل کئے ہوئے یقین سے کہیں زیادہ ہے تُكَاثُر (کثرت میں مقابلہ) اس کا مادہ ک۔ ث۔ ر ہے كَثْرَةٌ زیادتی میں مقابلہ ہو

ارشاد ہے کہ تمہیں دنیا کے اندر مال اور اولاد سازو سامان میں ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کی کوشش نے اپنے اندر الجھا رکھا ہے اور آخرت سے غافل کر رکھا ہے یہاں تک کہ مر کر قبروں میں جا پہنچتے ہو اور وہاں بھی آپس میں مقابلہ رہتا ہے کہ دیکھیں کس کی قبریں زیادہ ہیں یہ حد درجہ کی غفلت اور بھول ہے خبردار اس خیال میں نہ رہنا کہ جو کچھ ہے دنیا ہی ہے عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اصل چیز آخرت ہے۔ کاش تمہیں نظر و فکر سے اس کا یقین ہو جاتا تو اچھے رہتے ورنہ اس غفلت کی سزا دوزخ ہے اور وہ تم مرتے ہی دیکھ لو گے پھر قیامت کے دن تو آنکھوں سے دیکھ کر یقین آجائے گا اس دن تم سے پوچھا جائیگا کہ دنیا کی نعمتیں غفلت میں کیوں برباد کیں اپنے منعم حقیقی اللہ کو راضی کرنے کا کام ان سے کیوں نہ لیا۔ سورۃ التکاثر تمام ہوئی ۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ایک سو تین ۱۰۳ ہے اور یہ مکہ کے اندر نازل ہونے والی پہلی سورتوں میں سے ہے اس میں کہا گیا ہے کہ انسان اپنی زندگی کے زمانہ کی قدر کرے یہ دم بہ دم گھٹتا چلا جائے گا اور آخر میں انسان خسارہ اور ٹوٹا اٹھائے گا۔ اگر خسارے اور ٹوٹے سے بچنا ہے۔ تو اس میں یہ کام کرو کہ اللہ پر ایمان لاؤ نیک کام کرو آپس میں ایمانداری اور راستی کی نصیحت کرو اور ایک دوسرے کو ہدایت کرو کہ اچھے کاموں میں جو مشکلات پیش آئیں انہیں صبر و استقلال کے ساتھ جھیلنا چاہیے۔ اور مصیبتوں کی پروا نہ کر کے شریعت پر قائم رہنا چاہیے ۔

Marfat.com

سورۃ العصر مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتُهَا ۳ رُكُوْعُهَا ۱

راہِ نجات

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲
قسم زمانہ کی تحقیق انسان البتہ خسارے میں ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کیے انھوں نے اچھے

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳ ع
اور کہتے رہے دین پر قائم رہنے کو اور کہتے رہے برداشت کرنے کو

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲
قسم عصر کی البتہ انسان ضرور ٹوٹے میں رہے گا

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مگر جو لوگ یقین لائے اور بھلے کام کیے اور آپس میں

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳ ع ۱/۲ ۲۸
تاکید کرتے رہے سچے دین کی اور تحمل کی

تَوَاصَوْا آپس میں حکم کرتے رہے ماضی کا صیغہ ہے تَوَاصِیْ سے جو اصل میں تَوَاصُیٌ ہے بعد تعلیل کے تَوَاصِیْ ہوگیا۔ اس کا مادہ و۔ ص۔ ی سے وَصْیٌ اس کا مصدر ہے کسی کو کوئی کام سپرد کرنا حکم کرنا تَوَاصِیْ باہم ایک دوسرے کو کہتے رہنا۔ وَصِیَّۃٌ اسی سے اسم ہے سورۃ البقرہ میں اور کئی جگہ گزر چکا ہے۔ اَلْحَقُّ (سچائی حقیقت) یہاں اس سے مراد وہ سچائی ہے جو وحی کے ذریعے انسان کو بتائی گئی یعنی دین اسلام صَبْرٌ (تحمل برداشت پختہ ہمت) اچھے کاموں میں دل سے لگے رہنا۔ برے کاموں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ان دونوں میں پختہ ہمت کی ضرورت ہے۔ ارشاد ہے کہ زمانہ ہر لمحہ گزرتا چلا جا رہا ہے۔ اگر زمانہ کو یونہی گزرنے دیا۔ تو انسان گھاٹے میں رہے گا۔

اسے یہ چار باتیں کرنی چاہئیں: (۱) اللہ پر، اس کے رسول پر اور آخرت پر ایمان لائے۔ (۲) ایک دوسرے سے مل جل کر نیک کاموں میں مصروف رہے (۳) آپس میں ایک دوسرے کو حق اور سچائی پر قائم رہنے کی ہدایت کرتا رہے۔ (۴) اچھے کاموں سے کبھی اکتائے نہیں۔ اور مصیبت میں ہمت نہ ہارے اور دوسروں سے بھی یہی کہتا رہے۔ جنہوں نے یہ باتیں اختیار نہ کیں ان کے حالات اور ان کی تاریخ دیکھو ان کو کبھی اصلی کامیابی نہ نصیب ہوئی اور نہ ہوگی۔ سورۃ العصر تمام ہوئی۔ ان چھوٹی سی تین آیتوں میں وہ سب کچھ کہہ دیا ہے۔ جو انسان کو معلوم ہونا چاہیے سارا قرآن اسی کی تفصیل ہے۔ انسان اس سورت کے مضمون پر غور کرتا رہے تو بیڑا پار ہے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

ترتیب قرآنی کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ایک سو چار ۱۰۴ ہے اور یہ قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انسان کو خبردار کیا گیا ہے۔ کہ جن کاموں اور باتوں میں وہ یہاں ہر وقت پھنسا رہتا ہے وہ اسے انجام کار دوزخ میں لے جاکر جھونک دیں گی اکثر انسانوں کا طرز عمل یہ ہے کہ دوسروں کو اپنے سے کم درجہ کا سمجھ کر ان کا بیان حقارت سے کرتے ہیں اور انہیں طعنے دیتے ہیں اور ان کے عیب سچے یا جھوٹے اچھالتے رہتے ہیں اور ان کا اپنا خاص شغل یہ ہے کہ پیسہ جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اسے بار بار گن گن کر تجوریوں میں رکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ پیسہ ہی سب کچھ ہے اور وہ سب آفتوں سے بچالے گا یاد رکھو کہ پیسہ کسی کے پاس ہمیشہ نہ رہے گا۔ اگر تمہارے یہی لچھن رہے تو مرنے کے بعد دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جاؤ گے اور پھر ہر طرف سے اس کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔

Marfat.com

سورة الهمزة مكية ١٠۴ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اٰيتها ٩ رُكُوعُهَا ١

وہ اعمال جن کی سزا دوزخ ہے

وَيْلٌ - لِّكُلِّ - هُمَزَةٍ - لُّمَزَةِ ۝١ نِالَّذِيْ - جَمَعَ
تباہی ہے اسطے ہر طعنہ زن عیب جو کے جو جوڑتا ہے

مَالًا - وَّعَدَّدَهٗ ۝٢ يَحْسَبُ - اَنَّ - مَالَهٗ
مال اور گنتا ہے اسے گمان کرتا ہے کہ مال اس کا

اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا - لَيُنْۢبَذَنَّ - فِي الْحُطَمَةِ ۝٤
ہمیشہ رکھے گا اسے ہرگز نہیں البتہ پھینکا جائے گا وہ ضرور حطمہ میں

وَمَآ - اَدْرٰىكَ - مَا - الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ - اللّٰهِ
اور کس نے بتایا تجھے کیا ہے حطمہ آگ ہے اللہ کی

الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ - تَطَّلِعُ - عَلَى - الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧
سلگائی ہوئی جو جا پہنچے گی دلوں پر

اِنَّهَا - عَلَيْهِمْ - مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ - عَمَدٍ - مُّمَدَّدَةٍ ۝٩
تحقیق وہ آگ ان پر موندی جائے گی بیچ ستونوں دراز کے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ
خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے کی جس نے مال سمیٹا اور

مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ
گن گن کر رکھا خیال کرتا ہے کہ اس کا مال سدا

اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤
اس کے ساتھ رہے گا کوئی نہیں پھینکا جائے گا وہ حطمہ میں

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ
اور تو کیا سمجھا حطمہ کیا ہے اللہ کی سلگائی

الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧
ہوئی آگ ہے جو دل کو جھانک لیتی ہے

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩ ع ١ ٢٥
اس میں ان کو بند کر دیا ہے لمبے لمبے ستونوں میں

هُمَزَةٍ (کچوکنے والا۔ طعنے دینے والا) اسم صفت ہے ھ۔ م۔ ز سے ھمز کے معنی کوئی چیز چھبونا باتوں سے اشاروں سے دوسروں کا دل دکھانا۔ اسی سے ھمّاز سورۃ القلم میں گزر چکا ہے۔ لُمَزَةٍ (لوگوں کے عیب بیان کرنے والا چغل خور) اسم صفت ہے ل۔ م۔ ز سے لَمْزٌ کے معنی زبان سے یا اشارے سے کسی کا عیب کھولنا پیٹھ پیچھے کسی کی برائیاں کرنا اَخْلَدَ (ہمیشہ زندہ رکھنا) ماضی کا صیغہ ہے اخلادٌ سے جو خ۔ ل۔ د سے فعل متعدی ہے خلود ہمیشہ رہنا اخلاد ہمیشہ رکھنا اَلْحُطَمَةُ پاؤں میں روند کر توڑ ڈالنے والی اسم صفت ہے۔ ح۔ ط۔ م سے حَطْمٌ توڑ ڈالنا یہاں دوزخ کو یہ نام دیا گیا ہے۔ مُّؤْصَدَةٌ بند کی ہوئی ہر طرف سے سوراخ دروازہ کھڑکی بند کی ہوئی) اسم مفعول مؤنث ہے ایصاد سے جس کا مادہ و۔ ص۔ د ہے وَصْدٌ کے معنی ایک جگہ قائم ہو جانا۔ اِيْصَادٌ دروازے بند کر دینا عَمَدٌ ستون کی جمع ہے جو پہلے سورۃ والفجر میں گزر چکا ہے ۔

ارشاد ہے کہ لوگوں کو منہ پر طعنے دے دے کر برا کہنے والا پیٹھ پیچھے کسی کے عیب ظاہر کرنے والا مال کے جمع کرنے میں لگے رہنے والا اور گمان کرنے والا کہ یہ مال مجھے ہمیشہ زندہ رکھے گا اور ہمیشہ میرے پاس رہے گا سخت آفت میں پھنسے گا بڑی مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ اس کا خیال غلط ہے وہ مرے گا اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ جو باہر سے اندر دل تک جا پہنچے گی اس آگ کے بڑے بڑے ستونوں کے درمیان ہر طرف سے دروازے بند کر کے اسے قید کر دیا جائے گا ۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ایاتها ۵، رکوعاتها ۱

کعبہ کا واقعہ یاد کرو

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱
کیا نہ دیکھا تو نے کیا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ
کیا نہ کر دیا داؤ ان کا بے کار اور بھیج دیے

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
ان پر اڑتے جانور غول کے غول مارتے تھے ان کو پتھریوں سے

مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵
کنکر کی پس کر دیا انھیں جیسے بھس کھایا ہوا

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱
کیا تو نے نہ دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا کیا

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ
کیا ان کا داؤ غلط نہیں کر دیا اور ان پر اڑتے

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
جانور بھیجے غول کے غول پھینکتے تھے ان پر پتھریاں

مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵ ع ۱ ۳۰
(کنکر) کی پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس کھایا ہوا

تَضْلِيْل (گمراہ کرنا) ناکام کر دینا مراد ہے۔ حِجَارَة پتھر حَجَرٌ کی جمع ہے۔ سِجِّيْل کنکر سورۃ ہود میں گزر چکا ہے عَصْفٌ (چارا کا چورا) پہلے گزر چکا ہے۔ قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ۱۰۵ ہے اور مکہ کے اندر نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اس سورت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ابرہہ نے جو حبش کے بادشاہ کی طرف سے یمن کا حاکم تھا۔ کعبہ کو ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کی فوج لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی تھی۔ تاکہ لوگ اس کے کعبہ کی طرف جو اس نے صنعاء یمن میں بنایا تھا رجوع کریں۔ جب یہ کعبہ کے قریب پہنچا تو آسمان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ جمع ہوئے اور ان پر کنکریاں برسا کر انہیں تباہ کر دیا۔

ارشاد ہے کہ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے تم میں سے بہت سوں کو یاد ہوگا کہ ہم نے ہاتھی والوں کو ان کے مقصد میں بری طرح ناکام کیا۔ جب وہ کعبہ کے سامنے آئے تو ان کے سر پر غول کے غول پرندے آکر جمع ہو گئے اور ان پر سخت کنکریاں پھینکیں جن سے وہ تباہ ہو گئے جس پر پڑی وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اور سارا لشکر ایسا نظر آتا تھا جیسے بھس جسے جانور کھاتے کھاتے چھوڑ دیتے ہیں مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے ۵۰ دن پہلے ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ اسی روز پیدا ہوئے جس دن یہ واقعہ ہوا اس کے یاد دلانے سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ ہم نے جیسے کعبہ کی حفاظت کی اسی طرح ہم اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے اور وہ ملت ابراہیمی کو نئے سرے سے دنیا میں پھیلائیں گے کوئی فسادی اور شریر آدمی یا فرقہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ

قرآنی ترتیب کے لحاظ سے اس کا عدد ایک سو چھ ہے اور مکہ کے اندر شروع زمانے میں نازل ہوئی اس میں قریش کو یاد دلایا گیا ہے کہ تم جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف تجارتی قافلوں میں جاتے ہو اور وہاں سے نفع کما کر اور کام کی چیزیں لا کر آرام اور اطمینان کے ساتھ مکہ میں رہتے ہو جہاں تمہیں نہ فاقوں کا خوف نہ لڑائی کا ڈر۔ پھر تم کعبہ کے رب کی عبادت کیوں نہیں کرتے جس نے تمہارے لیے یہ سب کچھ سہولتیں پیدا کر دیں۔

Marfat.com

سورۃ القریش مکیۃ ۱۰۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتُهَا ۴ رکوعها ۱

اللہ کو مانو جو تمہارا محسن ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ
بوجہ مانوس کرنے قریش کے مانوس کرنے کے انھیں سفر سے

الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ
جاڑے اور گرمی کے پس چاہیے کہ عبادت کریں وہ رب کی

هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ
اس گھر کے وہ رب جس نے کھانا دیا انھیں

جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴
بھوک میں اور امن دیا انھیں ڈر سے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ
اس واسطے کہ مانوس رکھا قریش کو مانوس رکھنا ان کو جاڑے

الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ
کے اور گرمی کے سفر سے تو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی

هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ
بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں کھانا دیا

جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴
اور ڈر میں امن دیا

مکہ ایک خشک اور پتھریلی زمین میں واقع ہے اس میں زراعت نہیں ہو سکتی اس لیے وہاں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس سرزمین میں قریش جو نضر بن کنانہ کی اولاد کا لقب تھا۔ رہتے تھے۔ ان کو سال بھر میں دو بار سفر کرنا پڑتا تھا۔ جاڑے میں یمن کی طرف جو گرم ملک ہے۔ اور گرمیوں میں شام کی طرف جو سرد ملک ہے اور وہاں ہر قسم کی خوب پیداوار ہوتی ہے اور چونکہ قریش کعبۃ اللہ کے خادم تھے جس کی حرمت تمام عرب کے دل میں تھی۔ اس لیے ان کی سب خدمت کرتے تھے۔ چاروں طرف لوٹ مار کا بازار گرم رہتا تھا۔ لیکن مکہ والوں سے کوئی کچھ نہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے کچھ دن پہلے یمن کے حبشی حاکم ابرہہ نے کعبہ پر ہاتھی لے کر چڑھائی کر دی تھی۔ اس سے سارے شہر کے برباد ہونے کا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس سے انہیں تھوڑے دن ہی پہلے غیر متوقع طور پر نجات ملی تھی۔ اس سورت میں قریش کو اس طرف متوجہ کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ سارے باتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو اس کعبہ کا رب ہے اسی نے تمہارے دل میں ڈالا کہ یمن اور شام کا سالانہ سفر کیا کرو جس سے تمہیں خاطر خواہ نفع پہنچے گا۔ پھر کعبہ کے طفیل لوگوں کے دلوں میں قریش کی عظمت بٹھائی اور سب کو ان کی خدمت پر آمادہ کیا۔ ابرہہ کے لشکر پر پرندوں کے غول سے کنکریاں پھینکوا کر انہیں تباہ کیا۔ اس لیے قریش کو چاہیے کہ اللہ کی بندگی پر جو اس کعبہ کا رب ہے۔ کمر باندھیں اور اس کے رسول کو نہ ستائیں ورنہ بڑی سزا ملے گی ۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

قرآنی ترتیب کے مطابق اس کا عدد ایک سو سات ہے اور قیام مکہ کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اس میں مکہ کے ولید بن مغیرہ وغیرہ قسم کے شریروں کو دھمکی دی گئی ہے۔ اور آگے چل کر منافقوں کی عادتوں کی بھی قلعی کھولی ہے جو مدینہ والوں کے ایک فرقہ نے اختیار کی تھیں مکہ کے یہ لوگ ایسے سنگدل تھے کہ اعمال کی سزا کے قائل نہ تھے۔ انتہا درجہ کے بخیل اور بے رحم تھے کسی پر ترس نہ کرتے تھے مدینہ میں منافق لوگ نماز میں دیکھا دیکھی شریک ہو جاتے اور دکھاوے کو نیک بنے رہتے۔ یہ سب لوگ اتنے بخیل تھے کہ معمولی روزمرہ کے برتنے کی چیزیں بھی اٹھا کر رکھ دیتے تھے کہ کوئی استعمال نہ کر لے۔ یہ سورت ان سب بخیل۔ تنگ دل اور ریاکاروں کو بتاتی ہے کہ یہ اپنے حق میں اپنے برے اعمال سے کانٹے بو رہے ہیں ۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنَ مَكِّيَّة ۱۰۷ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتُهَا ۷ رُكُوْعُهَا ۱

اکھڑ اور بداخلاق لوگ

اَرَءَيْتَ - الَّذِيْ - يُكَذِّبُ - بِالدِّيْنِ ۝١
کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو جھٹلاتا ہے جزا سزا کو

فَذٰلِكَ - الَّذِيْ - يَدُعُّ - الْيَتِيْمَ ۝٢ وَلَا
پس یہ وہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو اور نہیں

يَحُضُّ - عَلٰى - طَعَامِ - الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ
آمادہ کرتا کھانے پر مسکین کے پھر تباہی ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ - هُمْ - عَنْ
واسطے ان نمازیوں کے جو کہ وہ سے

صَلَاتِهِمْ - سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ - هُمْ
اپنی نماز بے خبر ہیں وہ کہ جو

يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ - الْمَاعُوْنَ ۝٧
دکھاوا کرتے ہیں اور روک رکھتے ہیں برتنے کی چیز

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١
تو نے اسے دیکھا جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ وَلَا
سو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور نہیں

يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ
آمادہ کرتا محتاج کے کھلانے پر پھر خرابی ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ
بے خبر ہیں وہ جو دکھاوا

يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧ ع ۱ ۷ ۳۲
کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگی نہیں دیتے

مَاعُوْنَ (معمولی برتنے کی گھریلو چیزیں) اسم ہے م - ع - ن سے مَعُنَ کے معنی آسانی سے ہو جانا اسی سے لفظ مَعِيْنٌ بنا ہے جو سورۃ الملک میں گزرا یعنی آسانی سے بہنے والا - اس سورت کے باقی الفاظ سب گزر چکے ہیں ۔

ارشاد ہے کہ اس آدمی کو ذرا دیکھنا جو روز جزا کو نہیں مانتا اور اس لیے بھلے برے اعمال میں تمیز نہیں کرتا - چنانچہ اس نے یہ اندھیر مچا رکھا ہے - کہ یتیم کو دھکے دے کر نکال دیتا ہے - اور محتاج کو نہ آپ کھلاتا ہے نہ دوسروں سے کہتا ہے کہ انہیں کھلاؤ - ایسے لوگوں کی پوری پوری شامت آنے والی ہے - ایسے ہی ان لوگوں کی بھی جو ظاہر میں مسلمان ہیں لیکن نماز پڑھتے ہیں تو دھیان کہیں اور ہوتا ہے - ہر کام دکھاوے کے لیے کرتے ہیں اور اتنے کنجوس ہیں کہ روزمرہ کی کام آنے والی چیزوں کو دوسروں سے روک کر رکھتے ہیں - مثلاً دیا سلائی، سوئی دھاگا - دیگچی وغیرہ جو ضرورت کے وقت آپس میں ایک دوسرے سے بے تکلف مانگ لیا کرتے ہیں - وہ کسی کو نہیں دیتے - ان باتوں کا انجام اچھا نہیں ان سے بچنا چاہیے ۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَر

قرآنی ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ۱۰۸ ہے مکہ میں ابتدائی زمانہ بعثت کے اندر نازل ہوئی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی گئی ہے - کہ عالم کی ساری خیر و برکت ہم نے تمہیں عطا کر دی اب تم اپنے رب کی عبادت میں جان و مال سے مصروف ہو جاؤ جو لوگ تمہیں کہتے ہیں کہ اس کا نام و نشان باقی رکھنے والی کوئی نرینہ اولاد نہیں دراصل انہی کا نام و نشان مٹنے والا ہے ۔

Marfat.com

سورۃ الکوثر مکیۃ (۱۰۸) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيٰتها ۳ رکوعها ۱

اللہ کی فرمانبرداری میں لگو

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ
بے شک ہم نے تجھے کوثر دیا سو اپنے
لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ
رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر بے شک جو تیرا دشمن
هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳
ہے وہی رہ گیا پیچھا کٹا

اِنَّآ - اَعْطَيْنٰكَ - الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ
تحقیق ہم دیا ہم نے تجھے کوثر پس نماز پڑھ
لِرَبِّكَ - وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ - شَانِئَكَ
واسطے رب اپنے کے اور قربانی کر بلیشک تیرا دشمن
هُوَ - الْاَبْتَرُ ۝۳
وہی ہے پیچھا کٹا

الکوثر سب سے بڑی اچھی چیز اسم رباعی ہے ایسی چیز کو کہتے ہیں جس میں ساری بھلائیاں اور خوبیاں جمع ہو گئی ہوں - یہاں اس سے مراد قرآن حکیم ہے جو حشر کے دن حوض کوثر کی شکل میں نمودار ہوگا ۔

اَبْتَرُ دم کٹا صفت کا صیغہ ہے ب - ت - ر - بَتَرٌ سے دم کاٹ دینا - مراد وہ شخص ہے جس کا نام لیوا ہی کوئی نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم کا جب انتقال ہو گیا تو مکہ میں آپ کے دشمن بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ اب یہ اپنی زندگی میں جو کر سکے کرے اس کے بعد اس کا نام اور کام چلانے والا کوئی نہیں ایسے شخص کو ان کے ہاں ابتر کہتے ہیں - جس کے لیے ہندی لفظ پنوتا ہے - اس سورت میں آپ کو دلاسا دیا گیا ہے کہ ساری خیر و خوبی کا مجموعہ یہ قرآن حکیم ہے جو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو عطا کر دیا - جو اس سے یہاں فائدہ اٹھائے گا - اسی کو قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی پینے کو ملے گا باقی سب پیاسے رہیں گے ان لوگوں کو جو یہ کہتے ہیں کہنے دو تمہیں جو یہ ابتر کہہ رہے ہیں - یہ خود ہی اس لقب کے مستحق ہیں - تم بے فکری کے ساتھ بدن اور دل دونوں سے کام لے کر اپنے رب کے سامنے حاضر ہو کر نماز پڑھو اور جان و مال اس کی راہ میں قربان کرو اور جیسے یہ مشرک بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ان کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں تم یہ سب کچھ اللہ کے لیے کرو تمہارا نام دنیا اور آخرت میں روشن ہوگا اور تمہارے دشمن حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے ۔

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

ترتیب قرآنی کے مطابق اس سورت کا عدد ۱۰۹ ہے اور یہ مکہ میں ابتدائے بعثت کے زمانے میں نازل ہوئی - جب کہ مکہ کے کافروں نے آپ سے کہا کہ آؤ دین کے بارے میں آپس میں کچھ سمجھوتا کر لیں ، ایک سال تمہارا دین چلے اور ایک سال ہمارا دین اور اس طرح سب مل جل کر رہیں - اللہ کو ہم بھی مانتے ہیں پھر آپس میں سمجھوتہ کیوں نہ ہو جائے اس سورت میں ان سے صاف کہہ دیا گیا کہ اللہ کو جیسا ہم مانتے ہیں - ویسا تم نہیں مانتے اس بارے میں ہمارا تمہارا سمجھوتا ناممکن ہے - اسلام لگی لپٹی نہیں رکھتا یا اسے مانو یا تم جانو تمہارا کام ۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيٰتُهَا ٦ رُكُوْعُهَا ١

دین کے بارے میں کوئی سمجھوتا نہیں ہوسکتا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ
کہدے اے انکار کردینے والو نہیں پوجتا ہیں

مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
جسے تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا
جسے میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجنے والا ہوں جسے

عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
تم نے پوجا اور نہ تم پوجنے والے ہو جسے میں

اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦
پوجتا ہوں تمہارے لیے دین تمہارا اور میرے لیے دین میرا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ
تو کہہ اے منکرو میں اسے نہیں پوجتا

مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
جسے تم پوجتے ہو اور نہ تم اسے پوجو جسے

مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا
میں پوجتا ہوں اور نہ مجھے اسے پوجنا ہے جسے

عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
تم نے پوجا اور نہ تمہیں پوجنا ہے اسے جسے

اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦ ع ٢ ٣٤
میں پوجوں تمہارے لیے تمہاری راہ اور میرے لیے میری راہ

ارشاد ہے کہ دین کے بارے میں جو یہ کافر تم سے سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کو ہم بھی مانتے ہیں فرق یہ ہے کہ ہم ان بتوں کو اللہ کی درگاہ میں اپنا سفارش کرنے والا سمجھتے ہیں۔ اس لیئے اللہ کو بھی ہم پوجنے کو تیار ہیں۔ ادھر تمہیں چاہیے کہ تم بھی کبھی کبھی بتوں کے پوجنے میں کچھ مضائقہ نہ سمجھو۔ ان سے کہہ دو کہ تم جنہیں پوجتے ہو میں نے انہیں نہ کبھی پوجا اور نہ کبھی پوج سکتا ہوں۔ علاوہ بریں تمہارا پوجنے کا طریقہ اور ہے تم ننگے ہوکر کعبہ کا طواف کرتے ہو۔ تالیاں بجاتے ہو۔ شور مچاتے ہو۔ ہم ادب کے ساتھ اللہ کی عبادت بجالاتے ہیں۔ جب معبود الگ اور عبادت کا طریقہ الگ تو ہم میں پھر دین کے بارے میں باہم سمجھوتا کیسے ممکن ہے اس لیئے اچھی طرح سن لو کہ یا تو اسلام کو پوری طرح مانو اور یا باپ دادا کی بت پرستی پر قائم رہنے کا فیصلہ کرو ایک دن ہمارے تمہارے درمیان اللہ عزوجل فیصلہ فرمادے گا اس وقت تک ہمارا دین ہمارے لیئے اور تمہارا تمہارے لیے اس سورت میں معلوم ہوا کہ دین کے معاملہ میں کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاسکتی۔ کسی کی خاطر ہم دین کے مقرر طریقے سے ایک انچ بھی نہیں ہٹ سکتے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ایک سو دس ہے اور یہ ان سورتوں میں سے ہے جو آخر میں نازل ہوئیں، اس کو مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں مانا جاتا ہے۔ لیکن یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہجرت کے دسویں سال میں نازل ہوئی اس وقت سارا عرب مسلمانوں کے قبضہ میں تھا۔ اور لوگ ہر طرف سے آکر اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ اس سورت کے نازل ہوتے ہی حضرت ابوبکرؓ سمجھ گئے کہ اب رسول اللہؐ ہمارے پاس سے بلالیے جائیں گے، کیونکہ دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام جو آپ کے ذمہ تھا جب ختم ہوچکا تو اب ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لیے آپ رونے لگے۔ واقعی یہ بات طرز بیان سے ظاہر ہے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّصْرِ مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰیتھا ۳ رکوعھا ۱

اللہ کی تسبیح کرو اور بخشش طلب کرو!

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ
جب آجائے مدد اللہ اور فتح اور دیکھے تو

النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
لوگوں کو کہ داخل ہو رہے ہیں دین میں اللہ کے

اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
گروہ کے گروہ پس تسبیح کر خوبیاں بیان کر کے اپنے رب کی

وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع
اور بخشش مانگ اس سے تحقیق وہ ہے توجہ کرنے والا

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ
جب اللہ کی مدد اور اس کا فیصلہ پہنچ چکے اور تو اللہ کے

النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
دین میں لوگوں کو غول کے غول داخل ہوتے

اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
دیکھے تو پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیوں

وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع ۳۵
کے ساتھ اور گناہ بخشوا اس سے بے شک وہ معاف کرنے والا ہے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے مشکل الفاظ سب سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ارشاد ہے کہ جب اللہ عزوجل کی مدد تمہارے شامل حال ہوئی اور تمہارے سارے دشمن تم سے دب گئے اور مکہ فتح کر لیا جس سے تمام عرب نے سمجھ لیا کہ فیصلہ اسلام کے حق میں ہوا اور مخالف ہار گئے اور سب طرف سے لوگ گروہ کے گروہ آ آکر اللہ کے دین اسلام میں داخل ہونے لگے تو رسول کے بھیجنے کی غرض پوری ہو چکی اور دنیا میں جو تمہیں انسان کی تنظیم اور خلافت الٰہیہ کے قیام کا کام کرنا تھا۔ اس کی پختہ بنیاد قائم ہو گئی۔ تو اب تم ہمہ تن اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاؤ۔ اس کا شکر ادا کرو اللہ کے تمام عیبوں اور کوتاہیوں سے پاک ہونے کا زبان سے اقرار کرو اس کی خوبیوں کا ذکر کرو اور چونکہ وہ تمہارا رب اور محافظ ہے اس لیے بندہ ہونے کی حیثیت سے اس سے معافی مانگو اور اس کی بخشش طلب کرو اور دل و جان سے اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور سب کو چھوڑ کر اس سے دھیان لگاؤ۔ اس کے سوا کسی سے دلی تعلق نہ رکھو وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ جو بندہ بن کر اس کی طرف جھکے وہ فوراً اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور اس کو اپنی بخششوں اور عطاؤں سے مالا مال کرتا ہے۔ یہ سورت آخر عمر میں اتری اور آپ سمجھ گئے کہ اب یہاں کا کام ختم ہوا۔ اب آخرت کا سفر درپیش ہے ۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ایک سو گیارہ ہے ابولہب آنحضرتؐ کے حقیقی چچا عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب کا لقب تھا۔ یہ آپ سے دشمنی کرنے میں سب سے آگے آگے تھا۔ یہ مجمع میں آپ پر پتھر پھینکتا اور ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں کو آپ کی باتیں سننے سے روکتا۔ اس کی بیوی اُمّ جمیل آپ کے راستہ میں کانٹے دار جھاڑیاں ڈالتی اور دشمنی کی آگ اپنے فعلوں اور باتوں سے بھڑکاتی۔ یہ سورت ان دونوں کے حق میں نازل ہوئی اور ان کی کھلم کھلا تباہی کی پیشگوئی کی گئی بدر کے سات روز بعد ابولہب کے ایک زہریلی پھنسی نکلی اور سب نے اسے گھر سے باہر نکال کر ڈال دیا۔ مرنے کے بعد اس کی لاش حبشی غلاموں نے لکڑی سے سرکا کر ایک گڑھے میں پھینک دی صرف یہی ایک شخص ہے جس کا نام لے کر اس کی مذمت کی گئی ہے ۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اٰیٰتُھَا ۵ رُکُوْعُھَا ۱

ابولہب اور اس کی بیوی

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰی
ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو اس کا مال

عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ۝۲ سَیَصْلٰی نَارًا
اور جو اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا اب وہ لپٹیں مارتی

ذَاتَ لَھَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُہٗ ۭ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۝۴
آگ میں پڑے گا اور اس کی جورو جو سر پر ایندھن لیے پھرتی ہے

فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵ ع
اس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہوگی

تَبَّتْ یَدَآ - اَبِیْ لَھَبٍ - وَّتَبَّ ۝۱ مَآ - اَغْنٰی
تباہ ہو گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور تباہ ہوا وہ نہ کام دیا

عَنْہُ - مَالُہٗ - وَمَا - کَسَبَ ۝۲ سَیَصْلٰی - نَارًا
اسے مال نے اس کے اور جو اس نے کمایا عنقریب جا پڑے گا ایک آگ

ذَاتَ لَھَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُہٗ ۭ حَمَّالَۃَ - الْحَطَبِ ۝۴
شعلہ والی میں اور اس کی بیوی لاد کر لانے والی ایندھن

فِیْ - جِیْدِھَا - حَبْلٌ - مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵
گردن میں اس کی ایک رسی ہے مضبوط ریشوں کی

ابولہب حضرت کا چچا تھا۔ لہب آگ کی لپٹ یا شعلہ کو کہتے ہیں اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کا یہ لقب پڑ گیا تھا حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ (ایندھن اٹھا کر لانے والی) سنا ہے وہ باوجود مالدار ہونے کے بخل کی وجہ سے ایندھن جنگل سے خود چن کر لاتی تھی۔ مَسَد مضبوط بٹی ہوئی رسی) وہ رسی جو مونجھ ناریل یا کھجور کے ریشوں سے خوب مضبوط گتھ کر بٹی جاتی ہے اور اوپر سے کھردری اور سخت ہوتی ہے اور بدن میں چبھتی ہے۔ ارشاد ہے کہ یہ ابولہب کیا ہاتھ مٹکا مٹکا کر لوگوں کو اپنی باتوں سے ورغلاتا ہے۔ اس کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے اور یہ خود تباہ و برباد ہوگا اس کی کمائی اولاد اور دولت اس کے کام نہ آئے گی۔ دنیا میں رسوا ہوگا اور مرنے کے بعد شعلہ مارتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی بیوی کا بھی یہی حشر ہوگا۔ یہی جو ایندھن اٹھا کر لاتی پھرتی ہے۔ اس کی گردن میں ایک مضبوط موٹی رسی پڑ جائے گی۔ سنا ہے کہ وہ اسی طرح مری کہ اس کے گلے میں اس گٹھے کی رسی جو وہ اٹھا کر لا رہی تھی پھنس گئی اور سانس رک کر دم نکل گیا۔ اس سورت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اللہ کے دشمن ضرور تباہ ہوں گے۔ خواہ وہ رسول کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ان کا رشتہ مال دولت عزت انہیں آفت سے نہ بچا سکے گی۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

قرآنی ترتیب کے مطابق اس سورت کا عدد ایک سو بارہ ہے اور اسے ان سورتوں میں شامل کیا گیا ہے جو قیام مکہ کے شروع کے زمانہ میں نازل ہوئیں اس میں ان سب خیالات کا رد کر دیا گیا ہے جو اللہ کی بابت لوگوں نے قائم کر رکھے تھے بلکہ اب بھی قائم کر رکھے ہیں مجوسی دو مستقل خدا مانتے ہیں، یزدان اور اہرمن پہلا بھلائی کا اور دوسرا برائی کا۔ بعض لوگ اللہ کو بھی ان چیزوں کا محتاج مانتے ہیں جن کا محتاج انسان ہوتا ہے۔ مثلاً درباری کام کرنے والے نوکر چاکر مددگار وغیرہ بعض لوگ اللہ کا بیٹا مانتے ہیں اور بشر کو اس کے برابر خدا ٹھہراتے ہیں۔ بعض لوگ اور چیزوں کو اس کے برابر کا ٹھہراتے ہیں اس سورت میں ان سب خیالات کو غلط قرار دیا گیا اور خالص توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم کرنا ہو کہ اسلام میں اللہ کا کیا تصور پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس سورت کو پڑھے اور اس پر غور کرے۔

Marfat.com

سورۃ الاخلاص مکیۃ ١١٢ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ آیاتھا ۴ رکوعھا ۱

اللہ کی صفتیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ
کہہ دے وہ اللہ ایک ہے اللہ
الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
کسی کا محتاج نہیں نہیں جنا اس نے کسی کو اور نہ
يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
جنا اسے کسی نے اور نہیں ہے اس کا
كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ④

ہمسر کوئی

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ
تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ
الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
بے نیاز ہے نہ کسی کو اس نے جنا اور نہ کسی نے
يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
اسے جنا اور نہیں اس کے
كُفُوًا اَحَدٌ ④

جوڑ کا کوئی

اَلصَّمَدُ (بے پروا۔ جسے کسی کی حاجت نہ ہو) اس کا مادہ ص ۔ م ۔ د جس کے معنی ٹھوس مضبوط اور کسی کی مدد سے بے پروا ہونے کے ہیں۔ كُفُوًا (جوڑ کا۔ برابر ہمسر)

مشرکین عرب نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت سے منع کرتے ہیں تو پوچھا کہ آخر بتایئے تو کہ وہ اللہ کیسا۔ اس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ جس میں صاف صاف اللہ کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ اسے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ خود سب کے لیے سہارا ہے۔ اس کے کوئی اولاد نہیں نہ اس کا کوئی باپ یا ماں ہے اس کے جوڑ کا کوئی نہیں جو مرتبہ میں اس کے برابر کا ہو پھر اس کے بیوی کہاں سے ہو سکتی ہے کیونکہ وہ تو برابر کے مرتبہ کی ہونی چاہیے۔ اس میں مجوسی، یہودی، عیسائی غرض تمام فرقوں کے ان خیالات کو غلط قرار دے دیا گیا ہے۔ جو وہ اللہ کی بابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

قرآنی ترتیب کے لحاظ سے اس سورت کا عدد ایک سو تیرہ ہے اور یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں سکھایا گیا ہے کہ انسان بہت سے خطروں میں گھرا ہوا ہے۔ جو اس کے ارد گرد دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان خطروں سے محفوظ رہنے کے لیے اسے چاہیے کہ یوں کہا کرے کہ میں اس رب کی جو رات کے اندھیرے کو پھاڑ کر صبح کی روشنی نکالتا ہے۔ پناہ مانگتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی تمام مخلوقات کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاص کر اندھیرے تاریکی کے شر سے جو منتر پڑھ پڑھ کر تانت۔ ڈوری یا بال میں گرہ لگاتی اور اس پر پھونک مارتی جاتی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جس وقت وہ میرے ستانے پر آمادہ ہو جائے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۱۱۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ آیاتھا ۵، رکوعاتھا ۱

بیرونی خطروں سے اللہ کی پناہ

قُلْ - اَعُوْذُ - بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ - مَا
کہہ پناہ لی میں نے صبح کے رب کی برائی سے اس کی جو
خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ - شَرِّ - غَاسِقٍ - اِذَا - وَقَبَ ۝۳
اس نے پیدا کیا اور برائی سے اندھیرے کی جب وہ چھا جائے
وَمِنْ شَرِّ - النَّفّٰثٰتِ - فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ
اور برائی سے پھونکنے والیوں کی گرہوں میں اور
شَرِّ - حَاسِدٍ - اِذَا - حَسَدَ ۝۵
برائی سے حاسد کی جب وہ حسد کرے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا
تو کہہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آیا ہر چیز کی بدی سے
خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳
جو اس نے بنائی اور اندھیرے کی بدی سے جب سمٹ آئے
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ
اور عورتوں کی بدی سے جو گرہوں میں پھونک ماریں اور
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵
حاسد کی بدی سے جب وہ حسد کرے

ع ۱ ۵ ۳۸

اَلْفَلَقُ (صبح) فَلْقٌ کے معنی چیز دینے کے اور پھاڑ دینے کے ہیں اسی سے اَنْفَلَقَ فعل لازم ہے۔ جو سورۃ الشعرا میں گزرا یعنی پھٹ گیا فَلَقٌ اسی سے اسم ہے۔ یعنی صبح کی روشنی جو اندھیرے کو پھاڑ کر نکلتی ہے۔ غَاسِقٌ (سیاہ کالی اندھری رات یا کوئی اور تاریکی) اسی سے غَسَقٌ کا لفظ سورۃ بنی اسرائیل میں گزر چکا ہے۔ وَقَبَ (پھیل جائے) ماضی کا صیغہ ہے۔ و۔ ق۔ ب سے وَقُوْبٌ چھا جانا۔ پھیل جانا النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (گرہوں میں پھونک مارنے والیاں) عورتیں دشمن کو کوسا کرتی ہیں۔ بعض عورتیں عرب میں یہ بھی کرتی تھیں کہ کسی آدمی کو کوس کوس کر ایک تانت کے ٹکڑے میں گرہیں لگائی جاتیں اور ان میں پھونک مارتی جاتیں۔ پھر اس تانت کو کہیں گاڑ دیتیں اس سے اس شخص پر برا اثر پڑتا تھا۔ جس کے نام سے وہ کوسنیں اور گرہ لگاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستانے میں یہ حربہ بھی عورتوں نے استعمال کیا تھا۔ حاسد ح۔ س۔ د سے اسم فاعل اور حَسَدَ اس سے ماضی کا صیغہ ہے حَسَدٌ کے معنی ہیں کسی کی بہتری سے جلنا اس سورت میں سکھایا گیا ہے۔ کہ ہر بری چیز کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگو اور زبان سے یہ لفظ کہو جو اس سورت میں ہیں تمہارے دل کو قوت حاصل ہوگی اور کسی کی برائی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ اس سورت میں ان چیزوں کا ذکر کر دیا گیا ہے جن سے لوگوں کو اصلی یا وہمی تکلیف ہو جاتی ہے ۔

سُوْرَةُ النَّاس

ترتیب قرآنی کے مطابق اس سورت کا عدد ۱۱۴ ہے اور یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس سے پہلی سورت میں بیرونی مخلوقات کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے اس لیے ان دونوں سورتوں کا اکٹھا نام اَلْمُعَوِّذَتَانِ ہے یعنی بیرونی اور اندرونی برائیوں سے پناہ مانگنے والی دو سورتیں۔ ان میں سکھایا گیا ہے۔ کہ انسان اور ساری سمجھدار مخلوق اللہ کے ہر طرح قبضہ میں ہے۔ وہی ان کا پالنے والا ہے اور وہی ان کا بادشاہ اور وہی معبود ہے۔ اس لیے اسی سے شیطانوں کے ورغلانے اور بہکانے سے پناہ مانگو جو چھپ چھپ کر دل میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں خواہ وہ شیطان آدمیوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے اور کہو کہ اللہ ان سب گھنے شریروں کی ریشہ دوانیوں سے ہمیں بچا۔ آمین ۔

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ۱۱۴ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اٰيَاتُهَا ۶ رُكُوْعُهَا ۱

بُرے خیالات کے اثر سے پناہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲
کہہ پناہ لی میں نے لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی

اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴
لوگوں کے معبود کی برائی سے وسوسہ ڈالنے والے دبک جانے والے کی

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵
جو بُرے خیالات ڈالتا ہے دلوں میں لوگوں کے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶
جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲
تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی

اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴
لوگوں کے معبود کی اس کی بدی سے جو پھسلائے اور چھپ جائے

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵
وہ جو لوگوں کے دلوں میں برے خیال ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶
جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

وَسْوَاس (برا خیال) یہ اسم رباعی ہے و-س-و-س سے وَسْوَسَةٌ اور وَسْوَاس وہ برا خیال یا وہم ہے۔ جو دل میں آئے یہاں دو واؤ محذوف ہے۔ اصل میں ذوالوسواس ہے یعنی وسوسہ اور برے خیالات ڈالنے والا شیطان خواہ جن ہو یا آدمی۔ اَلْخَنَّاس (چھپ جانے والا دبک جانے والا) یہ صفت کا صیغہ ہے خ-ن-س سے خَنْسٌ کے معنی پیچھے ہٹ جانا۔ دبک جانا برے خیالات ڈالنے والا اس وقت اپنا کام کرتا ہے جب آدمی اللہ کی یاد سے غافل ہو۔ جب اللہ کی انسان یاد کرتا ہے تو بہکانے والا پیچھے ہٹ جاتا ہے کہ جب اللہ کی یاد سے غافل ہوگا تو پھر اپنا داؤ کروں گا۔ اسی سے اَلْخُنَّسُ کا لفظ سورۃ اَلتَّكْوِيْر میں گزر چکا ہے۔

ارشاد ہے کہ بہکانے والوں اور برے خیالات دل میں ڈالنے والوں سے اس طرح پناہ مانگو کہ میں لوگوں کے رب بادشاہ اور معبود سے یعنی اللہ سے اس بہکانے اور ورغلانے والے شیطان کی شرارت سے پناہ مانگتا ہوں جو آدمی کو غافل پاکر اپنا داؤ کرتا ہے اور دل میں وسوسے اور برے خیالات ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے جو ان دونوں سورتوں کو پڑھتا رہے گا وہ ہر طرح کی برائی سے محفوظ رہے گا۔ اس سورت کے ساتھ قرآن حکیم کا ترجمہ تمام ہوا۔ انسان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن اُس کی ہدایت کے لیے دنیا میں آیا ہے یہ کسی خاص فرقے یا ملک کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ دنیا بھر کے انسانوں کو دنیا میں زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے انسان کو چاہیے کہ سب سے پہلے وہ ان باتوں پر یقین کرے (۱) دنیا ایک مقرر قانون اور قاعدے کے مطابق چل رہی ہے۔ (۲) اس کے بنانے والا اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں (۳) انسان کی زندگی صرف دنیا کی زندگی نہیں ہے بلکہ اس کی اصلی زندگی مرنے کے بعد شروع ہوگی (۴) انسان جو کچھ کرے قرآن کے حکم کے مطابق کرے اور جن باتوں سے اس نے روکا ہے ان سے رک جائے اسی سے اس کی آخرت کی زندگی درست ہوگی افسوس ہے کہ انسان نے اپنے بیکار خیالات میں پھنس کر قرآن مجید کی طرف توجہ نہ کی بعض نے کہا کہ یہ صرف عرب کے لیے آیا ہے اور وہی اس کو مانیں تو مانیں بعض نے کہا کہ دنیا میں اور بہت سی چیزیں کرنے کی ہیں۔ قرآن حکیم پر غور کرنے کے لیے وقت کہاں ہے غرض سب نے قرآن سے منہ موڑ لیا اور جو اسے مانتے ہیں انہوں نے اسے صحیح طریقے سے دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا نتیجہ یہ ہے کہ انسان مادی ترقی ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے افسوس اس کا انجام سوا تباہی کے کچھ نظر نہیں آتا اے انسان ہوش میں آ۔ الحمد للہ درس قرآن کا یہ سلسلہ پورا ہوا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com